مترجم
تفسیر دُرِّ منثور

جلد ششم

(مؤلف)

امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

(زیر سرپرستی)

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

(مترجمین)

سید محمد اقبال شاہ ٭ محمد بوستان ٭ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور ـ کراچی ـ پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	تفسیر مظہری (جلد ششم)
مصنف	امام مجدد، حضرت قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن قرآن مجید	ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا سید محمد اقبال شاہ، مولانا محمد بوستان، مولانا محمد انور مگھالوی
	اساتذہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر نگرانی	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
	قاری مشتاق احمد [illegible]
سال اشاعت	اپریل 2006ء
ناشر	الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	12 31
قیمت	[illegible]

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411 ۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست مضامین

سورۃ الاحقاف	9	ام حسب الذین فی قلوبہم مرض ان لن	98
حٰم تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز الحکیم	9	یایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول	100
قل ارءیتم ما تدعون من دون اللہ ارونی	9	سورۃ الفتح	103
قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری	11	انا فتحنا لک فتحا مبینا	103
قل ارءیتم ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ	14	ہو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین	111
وقال الذین کفروا للذین اٰمنوا لو کان	17	لیدخل المؤمنین والمؤمنٰت جنٰت تجری	112
ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا	18	انا ارسلنٰک شاہدا ومبشرا ونذیرا	113
والذی قال لوالدیہ اف لکما اتعداننی	22	ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ	115
ویوم یعرض الذین کفروا علی النار	24	سیقول لک المخلفون من الاعراب شغلتنا	116
واذکر اخا عاد اذ انذر قومہ بالاحقاف	27	بل ظننتم ان لن ینقلب الرسول والمؤمنون	117
فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتہم	28	قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی	119
ولقد مکنٰہم فیما ان مکنٰکم فیہ	30	لیس علی الاعمٰی حرج ولا علی الاعرج	120
واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون	32	وہو الذی کف ایدیہم عنکم وایدیکم	128
فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل	35	اذ جعل الذین کفروا فی قلوبہم الحمیۃ	136
سورۃ محمد	36	لقد صدق اللہ رسولہ الرءیا بالحق	141
الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ	38	محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء	145
فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب	39	سورۃ الحجرات	151
یایہا الذین اٰمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم	45	یایہا الذین اٰمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ	151
ان اللہ یدخل الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت	46	یایہا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم	152
مثل الجنۃ التی وعد المتقون	47	ان الذین ینادونک من وراء الحجرٰت	156
ومنہم من یستمع الیک	50	یایہا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنبا	162
ویقول الذین اٰمنوا لولا نزلت سورۃ	89	وان طائفتٰن من المؤمنین اقتتلوا	168
ان الذین ارتدوا علی ادبارہم	97	یایہا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم	172

يا أيها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن	174	ما ضل صاحبكم وما غوى	268
يا أيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى	[illegible]	أفتمارونه على ما يرى	[illegible]
قالت الأعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولكن	[illegible]	وكم من ملك في السماوات	[illegible]
إنما المؤمنون الذين آمنوا بالله ورسوله	199	الذين يجتنبون كبائر الإثم	284
سورۂ ق	201	أفرأيت الذي تولى	289
ق والقرآن المجيد	202	ألا تزر وازرة وزر أخرى	291
كذبت قبلهم قوم نوح وأصحاب الرس وثمود	206	وأن إلى ربك المنتهى	292
ولقد خلقنا الإنسان ونعلم ما توسوس به نفسه	209	وأنه هو أضحك وأبكى	294
وجاءت سكرة الموت بالحق	213	أفمن هذا الحديث تعجبون	297
وأزلفت الجنة للمتقين غير بعيد	221	سورۂ القمر	301
وكم أهلكنا قبلهم من قرن هم أشد	227	اقتربت الساعة وانشق القمر	301
ولقد خلقنا السماوات والأرض وما بينهما	228	ولقد جاءهم من الأنباء ما فيه مزدجر	305
سورۂ الذاریات	233	كذبت قبلهم قوم نوح فكذبوا عبدنا	307
والذاريات ذروا	233	كذبت عاد فكيف كان عذابي ونذر	310
وفي الأرض آيات للموقنين	236	كذبت ثمود بالنذر	313
[illegible]	242	كذبت قوم لوط بالنذر	315
فتول عنهم فما أنت بملوم	246	ولقد جاء آل فرعون النذر	317
سورۂ الطور	249	إن المجرمين في ضلال وسعر	322
والطور	249	سورۂ الرحمن	325
إن عذاب ربك لواقع	253	الرحمن علم القرآن	325
كلوا واشربوا هنيئا بما كنتم تعملون	255	خلق الإنسان من صلصال كالفخار	331
يتنازعون فيها كأسا لا لغو فيها ولا تأثيم	257	مرج البحرين يلتقيان	332
أم يقولون شاعر نتربص به ريب المنون	259	وله الجوار المنشآت في البحر كالأعلام	335
وإن للذين ظلموا عذابا دون ذلك	262	سنفرغ لكم أيه الثقلان	338
سورۂ النجم	264	ولمن خاف مقام ربه جنتان	344
والنجم إذا هوى	265	فيهن قاصرات الطرف لم يطمثهن إنس	340

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تبارک اسم ربک	358	سورۃ الحشر	473
سورۃ واقعہ	367	سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض	473
اذا وقعت الواقعۃ	367	للفقراء المہجرین الذین اخرجوا من دیارہم	495
فاصحب المیمنۃ	369	والذین جاءو من بعدہم یقولون ربنا	504
ثم انکم ایہا الضالون	374	کمثل الذین من قبلہم قریبا ذاقوا وبال امرہم	506
وظل ممدود	383	لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل لرایتہ	514
واصحب الشمال ما اصحب الشمال	387	سورۃ الممتحنۃ	519
افرءیتم ما تمنون	390	یایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی	519
فلا اقسم بمواقع النجوم	392	عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم	527
فلولا ان کنتم غیر مدینین	403	یایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المؤمنت مہجرت	529
سورۃ الحدید	416	یایہا النبی اذا جاءک المؤمنت یبایعنک علی	537
سبح للہ ما فی السموات والارض	416	سورۃ الصف	540
آمنوا باللہ ورسولہ وانفقوا	422	سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض	546
یوم تری المؤمنین والمؤمنت یسعی	424	یایہا الذین آمنوا ہل ادلکم علی تجارۃ	550
الم یان للذین آمنوا ان تخشع	432	سورۃ الجمعۃ	554
والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک	435	یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض	554
ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا	437	مثل الذین حملوا التورۃ ثم لم یحملوہا	556
لقد ارسلنا رسلنا بالبینت	440	یایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ	558
یایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ	444	سورۃ المنافقون	577
سورۃ المجادلۃ	447	اذا جاءک المنفقون قالوا نشہد	577
قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجہا	447	واذا قیل لہم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ	581
الم تر ان اللہ یعلم ما فی السموات	460	یایہا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم	588
یایہا الذین آمنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا	462	سورۃ التغابن	591
یایہا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول	465	یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض	591
الم تر الی الذین تولوا قوما غضب اللہ علیہم	468	زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا	593
استحوذ علیہم الشیطن فانسہم ذکر اللہ	469	انما اموالکم واولادکم فتنۃ	595

سورۃ التین	1035
وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ	1035
سورۃ العلق	1043
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ	1043
سورۃ القدر	1052
اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ	1052
سورۃ البینۃ	1071
لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	1071
سورۃ الزلزال	1077
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا	1077
سورۃ العادیات	1087
وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا	1087
سورۃ القارعۃ	1094
اَلْقَارِعَةُ	1094
سورۃ التکاثر	1099
اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ	1099
سورۃ العصر	1113
وَالْعَصْرِ	1113
سورۃ الھمزۃ	1115
وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ	1116
سورۃ الفیل	1120
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ	
سورۃ قریش	1120
لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ	1128
سورۃ الماعون	1128
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ	1136
سورۃ الکوثر	1135
اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ	142
سورۃ الکافرون	1142
قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ	1151
سورۃ النصر	1151
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ	1156
سورۃ اللہب	1156
تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ	1163
سورۃ الاخلاص	1163
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ	1167
سورۃ الفلق	1167
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ	1183
سورۃ الناس	1183
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ	1194
سورۃ الفلق اور سورۃ الناس سے متعلق روایات کا ذکر	1194
[illegible] ختم قرآن	1197
	1201

آیاتہا ۳۵ | سورۃ الاحقاف | رکوعاتہا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

حٰمٓ ۚ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۝ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝

"حٰم۔ اتاری گئی ہے یہ کتاب اللہ کی طرف سے جو سب پر غالب ہے، بڑا دانا ہے۔ ہم نے نہیں پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ اور مدت مقررہ تک۔ اور کفار اس چیز سے جس سے انہیں ڈرایا جاتا ہے روگردانی کرنے والے ہیں"۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ حٰم (الاحقاف) مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل نقل کیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے سند جید کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے سورۃ حٰم پڑھائی، وہ سورۃ الاحقاف ہے۔ آپ نے فرمایا: کسی سورت کی آیات جب تیس سے زیادہ ہوں تو وہ حوامیم کہلاتی ہے۔

امام ابن ضریس رحمہ اللہ اور دیگر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے مجھے سورۃ الاحقاف پڑھائی۔ اور آپ ﷺ نے ایک دوسرے آدمی کو بھی پڑھائی۔ پھر اس نے اس کی قرأت کی تو اس نے اس طرح پڑھا جیسے رسول اللہ ﷺ نے اسے پڑھائی تھی۔ میں نے کہا: قسم بخدا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کے سوا (کسی اور طریقے) سے پڑھائی ہے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے مجھے یہ سورت اس طرح نہیں پڑھائی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ پھر دوسرے آدمی نے عرض کی: کیا آپ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ پھر حضور ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ ویسے ہی پڑھے جیسے اس نے سنا، بلاشبہ تم سے پہلے لوگ اختلاف کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ

الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ ۖ ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَٰذَا أَوْ
أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤﴾ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ
اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ
غَافِلُونَ ﴿٥﴾ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ
كَافِرِينَ ﴿٦﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ
لَمَّا جَاءَهُمْ هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٧﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ
افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ
كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٨﴾

"فرمائیے (اے کفار!) کبھی تم نے (غور سے) دیکھا ہے جنہیں تم اللہ کے سوا (خدا سمجھ کر) پکارتے ہو (بھلا) مجھے بھی تو دکھاؤ جو پیدا کیا ہے انہوں نے زمین سے یا ان کا آسمانوں (کی تخلیق) میں کچھ حصہ ہے۔ لاؤ میرے پاس کوئی کتاب جو اس سے پہلے اتری ہو یا کوئی (دوسرا) علمی ثبوت اگر تم سچے ہو۔ اور کون زیادہ گمراہ ہے اس (بدبخت) سے جو پکارتا ہے اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبود کو جو قیامت تک اس کی فریاد قبول نہیں کر سکتا اور وہ ان کے پکارنے سے بالکل غافل ہیں۔ اور جب جمع کیے جائیں گے لوگ (روز محشر) تو وہ معبود ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا صاف انکار کر دیں گے۔ اور جب پڑھی جاتی ہیں ان کے سامنے ہماری آیتیں جو روشن ہیں تو کہتے ہیں کفار حق کے بارے میں جب وہ ان کے پاس آیا کہ یہ کھلا جادو ہے۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ نبی نے اس کو خود گھڑ لیا ہے۔ فرمائیے اگر میں نے اس کو خود گھڑا ہے تو تم اس بات کے مالک نہیں کہ مجھے اللہ سے بچا لو وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم مشغول ہو۔ وہ کافی ہے بطور گواہ میرے درمیان اور تمہارے درمیان، اور وہ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔"

امام احمد، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور آپ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ سے مراد خط اور تحریر ہے۔

امام فریابی، عبد بن حمید، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا، ابن مردویہ اور خطیب نے ابو سلمہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ سے مراد "هذا الخط" یعنی تحریر ہے۔

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے، حضرت عطاء بن یسار سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے خط کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک نبی علیہ السلام تھے ان کو یہ علم سکھایا گیا تھا جس کا خط ان کے خط کے موافق ہوا وہ جان لیتا [illegible] حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی اَوۡ اَثٰرَۃٍ مِّنۡ عِلۡمٍ۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی خط کھینچتے تھے جس نے ان کی تحریر کی مثل لکھا وہ عالم ہو جاتا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے اَوۡ اَثٰرَۃٍ مِّنۡ عِلۡمٍ کے بارے میں فرمایا اس سے مراد خط کا حسین ہونا اور خوبصورت ہونا ہے۔

امام طبرانی نے اوسط میں اور حاکم رحمہما اللہ نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے مراد معلوم علم ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد لوگوں میں سے کسی ایسے علم کا باقی رہنا ہے جو ان سے منقول ہو۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس سے مراد خاص علم ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں اس سے مراد کوئی اور کتاب ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اس سے مراد ہے کوئی علم جس کو نقل کرتے ہو اور ارشاد باری تعالیٰ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَا تُفِیۡضُوۡنَ فِیۡهِ کے بارے میں آپ نے کہا ہے کہ تُفِیۡضُوۡنَ کا مفہوم ہے کہ تم جو کچھ اس کے بارے میں کہتے ہو۔

قُلۡ مَا کُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَ لَا بِکُمۡ ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۝

”آپ کہیے میں کوئی انوکھا رسول تو نہیں ہوں اور میں (از خود) نہیں جانتا کہ کیا کیا جائے گا میرے ساتھ اور کیا کیا جائے گا تمہارے ساتھ میں تو پیروی کرتا ہوں جو وحی میری طرف کی جاتی ہے اور میں نہیں ہوں مگر صاف صاف ڈرانے والا۔“

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں قُلۡ مَا کُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ کا معنی ہے آپ سے پہلے کوئی پہلا رسول تو نہیں ہوں اور میں (از خود)

یہ آیت جب نازل فرمائی یہ بات نہ جانی گئی کہ آپ کے ساتھ اور ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ (الفتح: 2) (تاکہ دور فرما دے آپ کے لیے اللہ تعالیٰ جو الزام آپ پر (ہجرت سے) پہلے لگائے گئے اور جو (ہجرت کے بعد لگائے گئے) اور یہ بھی فرمایا لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ (الفتح: 5) (تاکہ داخل کرے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں) اللہ نے اپنے نبی کریم ﷺ اور مومنوں کو بتا دیا کہ وہ آپ سے اور تمام مومنین سے کیا کرے گا۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا کا معنی ہے میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ اسی کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے پہلے بھی رسل علیہم السلام تھے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ کے تحت فرمایا کہ میں نہیں جانتا (کیا ہوگا) کیا مجھے نکال دیا جائے گا یا دوسرے انبیاء کی طرح قتل کیا جائے گا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ناسخ میں عکرمہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ کی تفسیر میں آپ نے فرمایا اسے سورۃ فتح کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ پس آپ ﷺ لوگوں کی جانب تشریف لے گئے اور انہیں "غَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ" کی بشارت سنائی تو اہل ایمان میں سے ایک آدمی نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ آپ کو مبارک ہو۔ تحقیق اب ہم نے جان لیا ہے جو کچھ آپ کے ساتھ کیا جائے گا۔ ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا؟ تب اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں یہ آیت نازل فرمائی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا (الاحزاب: 47) (اور آپ مژدہ سنا دیں مومنوں کو کہ ان کے لیے اللہ کی جناب سے بڑا فضل ہے) اور یہ فرمایا لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا (الفتح: 5) (تاکہ داخل کرے اللہ تعالیٰ ایمان والوں اور ایمان والیوں کو باغوں میں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اور دور فرما دے ان سے ان کی برائیوں کو اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے) پس اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا جو کچھ ان کے ساتھ کیا جائے گا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے عکرمہ اور حسن رحمہما اللہ سے بھی اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، بخاری رحمۃ اللہ علیہ، نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مردویہ نے حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو میں نے کہا اے ابو السائب! تجھ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ میں تجھ پر شہادت دیتی ہوں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھے عزت و تکریم عطا فرمائی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تجھے کس نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے عزت

[illegible]

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا [illegible]

[illegible]

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي

إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ۝ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

[illegible]

(قرآن) تورات کی تصدیق کرنے والی ہے عربی زبان میں تاکہ وہ ڈرائے ظالموں کو اور خوشخبری ہے نیکوکاروں کے لیے۔ بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہی لوگ جنتی ہیں ہمیشہ رہیں گے اس میں یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے"۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہم زیادہ عزت والے ہیں اور ہم بہتر اور افضل ہیں۔ پس اگر اس دین میں خیر اور بھلائی ہوتی تو فلاں آدمی اس دین کو قبول کرنے میں ہم سے سبقت نہ لے جاتے۔ پس مذکورہ آیت نازل ہوئی وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الآیہ

ابن منذر نے عون بن ابی شداد سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ایک کنیز تھی۔ جو آپ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئی اس کا نام زنیرہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے اسلام قبول کرنے کے سبب مارا کرتے تھے۔ تو کفار قریش کہا کرتے تھے اگر یہ دین بہتر ہوتا تو زنیرہ اس کی طرف ہم سے سبقت نہ لے جاتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَیْرًا۔

امام ابو یعلیٰ رحمہ اللہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غفار اور اسلم کے بہت سے لوگ فتنہ میں تھے۔ وہ کہا کرتے تھے اگر اس دین میں بھلائی اور خیر ہوتی تو اللہ تعالیٰ انہیں اس کی طرف پہل کرنے کی توفیق نہ دیتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سب سے پہلے اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۝

"اور ہم نے حکم دیا ہے انسان کو کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اپنے شکم میں اٹھائے رکھا اس کو اس کی ماں نے بڑی مشقت سے اور جنا اس کو بڑی تکلیف سے۔ اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے تک

تک پہنچتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ [illegible] اپنی قوت کو پہنچا [illegible] پس جس کی [illegible] سے [illegible]

[illegible] سے [illegible] والد تک [illegible] میں [illegible]

والدین پر [illegible] ہے [illegible] اور صالح [illegible] سب [illegible]

میں [illegible] بے شک میں [illegible] کی طرف رجوع کرتا ہوں [illegible]

میں سے ہوں۔ یہی وہ (خوش نصیب) ہیں [illegible] جن کے بہترین اعمال کو ہم قبول کرتے ہیں اور

جن کی برائیوں سے ہم درگزر فرماتے ہیں جنتیوں میں سے ہوں گے۔ یہ (سچا) وعدہ ہے [illegible] جو ان سے کیا جاتا تھا۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے کئی سندوں سے حضرت ابو الحسن سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے: حملتہ امہ کرہا کا معنی ہے کہ اس کی ماں نے اسے مشقت سے برداشت کیا اور مشقت ہی سے جنا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وحملہ وفصلہ بغیر الف کے پڑھا ہے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے محمد بن عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے قبیلہ جہینہ کی ایک عورت سے شادی کی۔ جب چھ ماہ مکمل ہوئے تو اس عورت نے ایک بچے کو جنم دیا۔ تو اس کا خاوند حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا تو آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دے دیا۔ جب یہ خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کہا: آپ کیا کرنے لگے ہیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے چھ ماہ مکمل ہونے کے بعد بچہ جنا ہے کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے) اور فرمایا: حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ (البقرہ: 233) (کہ مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں) تو آپ چھ ماہ کے سوا کتنے باقی رہتے ہیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! میں نے یہ نہیں سمجھا۔ مجھ پر لازم ہے کہ میں اس عورت کو واپس لوٹا دوں۔ چنانچہ انہوں نے اسے اس حال میں پایا کہ اس کا کام تمام کر دیا گیا تھا (یعنی اسے رجم کیا جا چکا تھا) اور اس نے پہلی بات کے بعد یہ قول کیا تھا: اے میری بہن! تو غمزدہ نہ ہو، قسم بخدا! اس آدمی کے سوا کسی نے میری شرمگاہ کو نہیں دیکھا۔ راوی کا بیان ہے: وہ بچہ جوان ہوا اور اس آدمی نے اس کا اعتراف کر لیا اور وہ سب سے زیادہ مشابہت اسی کے ساتھ رکھتا تھا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس آدمی کو دیکھا کہ وہ مسلسل اپنے بستر پر رہتا تھا۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ اور حضرت ابو حرب بن ابی الاسود دؤلی رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی اس نے چھ ماہ کا بچہ جنا تھا تو آپ نے اصحاب النبی ﷺ سے اس کے بارے میں مشورہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے لیے رجم

[illegible]

[illegible]

امام [illegible]

امام [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] حق ہے۔

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾

"اور جس نے کہا اپنے والدین کو: اف ہے تم پر! کیا تم مجھے دھمکی دیتے ہو کہ میں (قبر سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ گزر چکی ہیں کئی صدیاں مجھ سے پہلے (ان میں سے تو کوئی واپس نہیں لوٹا) اور اس کے والدین بارگاہ الٰہی میں فریاد کرتے ہیں (اور اسے کہتے ہیں) تیرا ستیاناس ہو ایمان لے آ، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ تو وہ (جواباً) کہتا ہے کہ نہیں ہیں یہ مگر پہلے لوگوں کی فرسودہ کہانیاں۔ یہی وہ (بدبخت) ہیں جن پر ثابت ہو چکا ہے عذاب کا فرمان ان گروہوں میں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں جنوں اور انسانوں میں سے۔ بے شک وہ سراسر گھاٹے میں رہے۔ اور ہر ایک کے لیے درجے ہیں ان کے اعمال کے مطابق۔ اور اللہ تعالیٰ پورا پورا دے گا انہیں ان کے عمل کا بدلہ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا"۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یوسف بن ماہک سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے مروان کو حجاز پر حاکم مقرر کیا۔ اس نے خطبہ دیا اور یزید بن معاویہ کا ذکر کرنے لگا تاکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد یزید کی بیعت کی جائے۔ تو حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کچھ کہا۔ اس پر مروان نے کہا: اسے پکڑ لو۔ تو وہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہو گئے اور وہ آپ کو گرفتار نہ کر سکے۔ تو مروان نے کہا: یہ آیت اسی کے بارے میں نازل ہوئی۔ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا تو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے بارے میں قرآن کریم میں کوئی شے نازل نہیں فرمائی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے میرا عذر نازل فرمایا۔

امام عبد بن حمید، نسائی، ابن منذر اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ نے محمد بن زیاد سے یہ قول بیان کیا ہے: جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے لیے بیعت لی تو مروان نے کہا: یہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی سنت ہے۔ تو عبد الرحمن نے کہا: یہ ہرقل اور قیصر کی سنت ہے۔ تو مروان نے کہا: یہی وہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا الآیہ۔ یہ خبر ام المومنین عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: مروان نے جھوٹ بولا ہے، مروان نے جھوٹ کہا ہے۔ قسم بخدا! وہ اس طرح نہیں ہے، اگر میں اس کا نام لینا چاہوں جس کے بارے میں یہ آیت نازل کی گئی تو میں اس کا نام لے سکتی ہوں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مروان کے باپ پر لعنت کی جب کہ یہ اس کی صلب میں تھا، پس مروان اللہ تعالیٰ کی لعنت سے ایک حصہ ہے (1)۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں اس وقت مسجد میں تھا جب مروان نے خطبہ دیا۔ اس نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین کو یزید کے بارے میں اچھی رائے دکھائی ہے اور انہوں نے اس طرح اسے خلیفہ مقرر کیا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خلیفہ مقرر کیے۔ تو حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا یہ ہرقل کی سنت ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تو اپنی اولاد میں سے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ اور نہ اپنے خاندان میں سے کسی کو، اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے صرف اپنی اولاد کی عزت و تکریم اور ان پر رحمت و شفقت کی خاطر ہی خلیفہ بنایا ہے۔ تو مروان نے کہا: کیا تو وہی نہیں ہے جس نے اپنے والدین کے لیے کہا تھا: "اُفٍّ لَّكُمَآ" (تم دونوں پر افسوس ہے؟) تو حضرت عبدالرحمن نے کہا: کیا تو اس ملعون کا بیٹا نہیں کہ تیرے باپ پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو فرمایا: اے مروان! کیا تو نے عبدالرحمن کو اس طرح باتیں کی ہیں؟ تو نے جھوٹ بولا ہے، قسم بخدا! یہ آیت اس کے بارے میں نازل نہیں ہوئی بلکہ فلاں بن فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ آیت ابن ابی بکر کے بارے میں نازل ہوئی (2)۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ آیت حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے اپنے والدین کو کہا حالانکہ وہ دونوں اسلام قبول کر چکے تھے اور وہ خود اسلام لانے کا انکار کرتے تھے اور وہ دونوں اسے اسلام لانے کا حکم دیتے تھے اور وہ ان دونوں کو رد کرتا تھا اور انہیں جھٹلاتا تھا اور کہتا: فلاں کہاں ہے؟ فلاں کہاں ہے؟ اور قریش کے ان بوڑھوں کے بارے میں پوچھتا جو مر چکے تھے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے اسلام قبول کیا اور اپنے اسلام کو خوب اچھا کیا۔ پس ان کی توبہ اس آیت میں نازل ہوئی: وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا۔

امام عبد الرزاق اور ابن مردویہ نے مینا کی سند سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ آپ اس بات کا انکار کرتی تھیں کہ یہ آیت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ آپ فرماتی تھیں: بلکہ یہ آیت فلاں بن فلاں کے بارے میں نازل ہوئی اور آپ ایک آدمی کا نام بھی لیتی تھیں (3)۔

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 4، صفحہ 528 (8483)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 28، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 201 (2863)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے [illegible]

[illegible] (1)

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ۝

"اور جس روز لا کھڑا کیا جائے گا کفار کو آتش کے سامنے (تو انہیں کہا جائے گا) تم نے ختم کر دیں اپنی لذتیں اپنی دنیوی زندگی میں اور خوب لطف اندوز ہو چکے ہو ان سے۔ آج تمہیں رسوائی کا عذاب دیا جائے گا بوجہ اس گھمنڈ کے جو زمین میں ناحق کیا کرتے تھے اور بوجہ نافرمانی کے"۔

امام احمد نے الزہد میں حضرت حفص بن ابی العاص رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا کھاتا تھا ... تو انہوں نے ... میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ الآیہ

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر، حاکم رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک درہم دیکھا تو فرمایا: یہ درہم کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں اپنے گھر والوں کے لیے گوشت خریدنے کا ارادہ رکھتا ہوں ان کو اس کی خواہش ہوئی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا جب بھی تم کسی چیز کی خواہش کرتے ہو تو اسے خرید لیتے ہو؟ تم اس آیت سے کہاں جاؤ گے: أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا (2)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے الزہد میں حضرت امام ... رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، وہ گوشت اٹھائے ہوئے تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ گوشت ہے جس کی میں نے خواہش کی تو میں نے اسے خرید لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بھی تم کسی شے کی چاہت کرتے ہو تو اسے خرید لیتے ہو؟ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے کہ تم اس آیت کے اہل میں سے ہو جاؤ: أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا (3)

امام ابو نعیم نے الحلیہ رحمہ اللہ میں ... سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ ...، مطبوعہ ... بیروت

2۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 494، حدیث 3696، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ کتاب الزہد، جلد ...، صفحہ 152، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

اسے ملے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان سے ملے وہ ایک گوشت ہاتھ میں لٹکائے ہوئے تھے تو آپ نے
پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ گوشت ہے، میں نے بچوں کے لیے خریدا ہے اور ام کے لیے جو قریب ہے انہوں نے
اس کی خواہش کی تھی۔ تو آپ نے فرمایا: ... جب بھی کسی شے کی خواہش کرتا ہے تو وہ اسے پورا کر لیتا ہے۔ کیا تم
نے اس آیت کو نہیں سنا ... ارشاد ہے ... اور تم اپنی طبیعت پر ... کرتے ہو ...
اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا ... یعنی تم اپنی لذتیں دنیا کی زندگی ہی میں لے چکے۔

امام ابن سعد اور احمد رحمہما اللہ نے حمید بن ہلال رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کچھ اوقات حفص کھانے کے
کھانے پر امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوتے۔ لیکن جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
کے دسترخوان پر کھانا پیش کیا جاتا تو حفص نہ کھاتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے
ہمارے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھاتے؟ انہوں نے کہا: آپ کا کھانا سخت اور کھردرا ہے، میرے لیے جو کھانا تیار کرتے ہیں
وہ آپ کے کھانے کی نسبت زیادہ نرم ہے۔ اور میں اسے آپ کے کھانے کی نسبت زیادہ پسند کرتا ہوں۔ تو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے، کیا تو سمجھتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو میں ایک بکری کا حکم دوں اور بکری کا بچہ
لایا جائے اور اس کا گوشت ... اس کے بال اتار لیے جائیں ... پھر میں آٹے کے بارے حکم دوں کہ اسے
باریک کپڑے میں چھانا جائے اور پھر اس سے نرم روٹی بنائی جائے۔ میں ایک صاع کشمش کے بارے حکم دوں اسے پانی
کے ایک مشکیزہ میں ڈال دیا جائے یہاں تک کہ ... ہرن کی آنکھ کی طرح سرخ ہو جائے۔ حفص نے کہا:
میں دیکھتا ہوں کہ آپ عمدہ کھانا پہچانتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے۔ مجھے قسم ہے اس
ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے یہ پسند نہ ہوتا کہ میری نیکیوں میں کمی کر دی جائے
گی تو میں ضرور تمہارے ساتھ اس نرم خوراک میں شریک ہوتا۔

امام ابن مبارک، ابن سعد، امام احمد رحمۃ اللہ علیہم نے الزہد میں، عبد بن حمید اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے الحلیہ میں حضرت
حسن رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اہل بصرہ کا ایک وفد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ کے لیے ہر روز کھانے پر تین روٹیاں ... کبھی ہم دیکھتے کہ ان پر
روغن زیتون لگایا گیا ہے۔ کبھی ہم دیکھتے کہ گھی لگایا گیا ہے اور کبھی دیکھتے کہ ان پر دودھ لگا ہوا ہے۔ کبھی دیکھتے کہ ان پر خشک
گوشت کا قیمہ بنا کر لگایا گیا ہے اور کبھی ہم دیکھتے کہ ان پر گوشت ... لگایا گیا ہے۔ لیکن یہ بہت کم ہوتا۔ راوی کا
بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں فرمایا: قسم بخدا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے کھانے کو ناپسند کرتے ہو۔
قسم بخدا اگر میں چاہوں تو میں تم سب سے اچھا کھانا کھاؤں اور عمدہ لباس پہنوں اور عیش کی زندگی گزاروں۔ قسم بخدا میں
مرغابی، سینہ، گوشت ... (چربی والی اور ...) ... سے واقف نہیں ہوں۔ لیکن
میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم پر ان کے اس عمل کے سبب عیب لگایا ہے اور فرمایا: اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ

حوالہ: مسند امام احمد بن حنبل ... ۔[1]

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہاں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سفر پر تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ اپنے گھر والوں میں سے سب سے آخر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کرتے اور جب آپ ﷺ واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے۔ پس آپ ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے اور ان کے ہاں گئے۔ جب آپ ان کے دروازے پر پہنچے اور آپ نے حضرت حسن اور حسین کے ہاتھوں میں چاندی کے کنگن دیکھے تو آپ اندر داخل ہوئے بغیر واپس لوٹ آئے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو سمجھ گئیں کہ آپ ﷺ اس وجہ سے اندر تشریف نہیں لائے جو آپ نے دیکھا، چنانچہ انہوں نے پردہ پھاڑ دیا اور بچوں کے کنگن اتار دیے اور انہیں توڑ ڈالا۔ بچے روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے وہ ان سے لے لیے اور فرمایا: اے ثوبان! یہ فلاں کے گھر والوں کی طرف لے جاؤ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے عصب کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ کیونکہ یہ سب میرے اہل بیت ہیں اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ یہ اپنی طیبات دنیوی حیات میں ہی کھا جائیں۔ (الحدیث)

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝

"اے حبیب! ذکر کیجئے قوم عاد کے بھائی (ہود) کا، جب ڈرایا انہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں اور گزر چکے تھے ڈرانے والے ان سے پہلے بھی اور ان کے بعد بھی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، بے شک مجھے ڈر ہے کہ تم پر بڑے دن کا عذاب نہ آ جائے۔ وہ (بد بخت) کہنے لگے: (اے ہود!) کیا تم اس لیے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہمیں ہمارے خداؤں سے برگشتہ کر دو۔ لے آؤ (وہ عذاب) جس کی تم ہمیں دھمکیاں دیتے ہو اگر تم سچے ہو۔ ہود نے فرمایا کہ (اس) عذاب کا علم تو اللہ کے پاس ہے۔ میں تو (صرف) پہنچا رہا ہوں تمہیں وہ پیغام جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے، لیکن میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم جاہل لوگ ہو۔"

[1] مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 46، مطبوعہ دار صادر مصر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٥﴾

[illegible]

[illegible] هذا عارض ممطرنا [illegible]

امام [illegible] بخاری [illegible] حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] عارض ممطرنا [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عارض ممطرنا [illegible]

امام ابن ابی حاتم [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] فلما راوه عارضا مستقبل اوديتهم [illegible]

[illegible]

[illegible]

فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ

[illegible] (1)

[illegible] حضرت [illegible] رسول اللہ [illegible] (2)

[illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible] (3)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ

1 [illegible] (245) [illegible] 2 [illegible] 138 [illegible]

3 [illegible] 25 [illegible] 35 [illegible]

[illegible]

وَّ اَفْـِٕدَةً ۖۚ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾

"اور ہم نے ان کو وہ قوت و طاقت بخشی تھی جو ہم نے تمہیں نہیں بخشی اور ہم نے بنائے تھے ان کے لیے کان، آنکھیں اور دل، لیکن نہ کام آئے ان کے کان، نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل کچھ بھی کیونکہ وہ انکار کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا اور احاطہ کر لیا ان کو اس (عذاب) نے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اور ہم نے برباد کر دیں وہ بستیاں جو تمہارے ارد گرد (آباد) تھیں۔ اور ہم نے مختلف انداز میں اپنی نشانیاں پیش کیں شاید وہ (حق کی طرف) لوٹ آئیں۔ پس کیوں نہ مدد کی ان کی ان معبودوں نے جنہیں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے تقرب کے لیے اپنا خدا بنا رکھا تھا بلکہ وہ تو ان سے غائب ہو گئے اور یہ تھا ان کا جھوٹ اور بہتان جو وہ گھڑتے تھے"۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ کا مفہوم ہے: اور ہم نے انہیں وہ قوت و طاقت بخشی تھی جو قوت ہم نے تمہیں اس میں نہیں دی تھی (1)۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ کی تفسیر میں فرمایا کہ قوم عاد کو ہم نے جو کچھ دیا اور جو قوت و طاقت بخشی تھی وہ اس امت کو عطا نہیں کی۔ وہ انتہائی طاقتور تھے، ان کی [illegible] اور ان کی عمریں بھی بہت طویل تھیں۔

امام ابن منذر اور ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى کے ضمن میں فرمایا: یعنی یمن، شام اور عاد و ثمود کے گھروں کی طرح جو تمہارے ارد گرد تھے ہم نے انہیں برباد کر دیا۔

امام سعید بن منصور نے بیان کیا ہے کہ ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ نے اس طرح قرأت کی ہے "وَ ذٰلِكَ اَفَكَهُمْ"۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ آپ اس حرف کو پڑھتے تھے وَ ذٰلِكَ اَفَكَهُمْ یعنی آپ الف اور فاء کو فتحہ کے ساتھ پڑھتے تھے۔ اور فرمایا: یہ ان کی گمراہی تھی (2)۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 33، [illegible]　2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 31

وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ
قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ۝ قَالُوا يَا قَوْمَنَا
إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي
إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا
بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَمَن لَّا يُجِبْ
دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءُ
أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ
الْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ بَلَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هَٰذَا
بِالْحَقِّ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۝

[illegible]

حاصل کیا گیا۔ کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ نے جنات پر قرآن کریم پڑھا تو آپ سے فرمایا: آپ ﷺ نے ان پر ایک قرآنی کلمہ آپ پڑھا جائے قرآن پڑھا جاتا ہے۔(1)

امام عبد بن حمید، احمد، مسلم اور ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم میں سے کوئی جنات کی رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ نہیں تھا۔ لیکن ہم نے ایک رات آپ ﷺ کو مفقود پایا، تو ہم نے کہا: آپ ﷺ کو اچک لیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا ہے۔ کیا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہم نے انتہائی تکلیف اور پریشانی کے ساتھ وہ رات بسر کی۔ یہ بدترین قوم کی کیفیت میں تھی۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے دیکھا آپ حراء کی جانب سے تشریف لا رہے تھے۔ ہم نے آپ ﷺ کو اپنی پریشانی سے آگاہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا جنات کی طرف سے بلانے والا میرے پاس حاضر ہوا تو میں ان کی طرف چلا گیا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ پھر آپ ﷺ چلے اور آپ نے ہمیں ان کے نشانات اور ان کی آگ جلانے کے آثار دکھائے۔(2)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ جزیرہ موصل کے بارہ جن تھے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ سات جن تھے تین اہل حران میں سے تھے اور چار نصیبین سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے نام یہ تھے: حسی، مسی، شاصر، ماصر، الاردوانیان، الاحقم اور سرق۔

امام طبرانی، ابن مردویہ، ابو نعیم رحمہم اللہ نے صفوان بن معطل رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم حج کرنے کے لیے نکلے جب ہم مقام عرج پر تھے کہ ہم نے ایک سانپ انتہائی اضطرابی حالت میں دیکھا، پھر تھوڑا ہی وقت گزرا کہ وہ مر گیا۔ ایک آدمی نے اسے کپڑے کے ایک ٹکڑے میں لپیٹا اور اسے دفن کر دیا۔ پھر ہم مکہ مکرمہ آ گئے۔ ہم مسجد حرام کے پاس تھے کہ اچانک ایک شخص ہمارے سامنے آ کر کھڑا ہوا اور اس نے کہا تم میں سے صاحب عمرو کون ہے؟ ہم نے کہا: ہم عمرو کو نہیں پہچانتے۔ پھر اس نے کہا تم میں سے صاحب جان کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ہے۔ تو اس نے کہا: یہ ان نو میں سے سب سے آخر میں مرنے والا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے پاس قرآن کریم سننے کے لیے حاضر ہوئے۔(3)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے دلائل میں اور واقدی نے ابو جعفر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جنات کے گیارہویں سال ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جنات حاضر ہوئے۔(4)

واقدی اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب اہل نصیبین میں نو جنات وادی نخلہ سے واپس لوٹے، اور وہ فلاں، فلاں، فلاں، فلاں، الاردوانیان اور الاحقب تھے۔ تو وہ اپنی قوم کے پاس آئے

1. دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 2، صفحہ 233، دار الکتب العلمیہ بیروت
2. سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، کتاب التفسیر، جلد 9، صفحہ 116 (3258)، دار الفکر بیروت
3. مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابہ، جلد 3، صفحہ 585 (6207)، دار الکتب العلمیہ بیروت 4. دلائل النبوۃ از ابو نعیم، جلد 1، صفحہ 128-29

[illegible] ... کی ہدایت ... اور انہیں ... [illegible] ... واللہ اعلم۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾

"پس (اے محبوب!) آپ صبر کیجئے جس طرح اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا اور ان کے لیے (عذاب طلب کرنے) میں جلدی نہ کیجئے، جس روز وہ (اس) عذاب کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو (یوں محسوس کریں گے) گویا وہ نہیں ٹھہرے تھے دنیا میں مگر دن کی ایک گھڑی۔ یہ پیغام حق ہے۔ کیا نافرمانوں کے سوا کوئی اور ہلاک کیا جائے گا"۔

امام ابن ابی حاتم اور دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے ... [illegible] ... رسول اللہ ﷺ ... [illegible] ... بے شک محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لیے دنیا مناسب نہیں ... بے شک اللہ تعالیٰ نے اولوالعزم رسولوں سے پسند نہیں کیا مگر یہ کہ وہ مشکلات اور تکلیف دہ چیزوں پر صبر کریں اور محبوب اور پسندیدہ چیزوں کو چھوڑنے پر صبر اختیار کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں بھی پسند نہیں کیا مگر یہ کہ مجھے بھی ان چیزوں کا پابند بنائے جن کا انہیں مکلف بنایا اور ارشاد فرمایا ہے: فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ تم بھی اسی طرح صبر کرو جس طرح انہوں نے صبر کیا۔ میری کوشش بھی اسی طرح ہوگی جس طرح انہوں نے کوشش کی۔ اور قوت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی تائید سے حاصل ہوتی ہے (2)

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسولوں میں سے اولوالعزم حضور نبی کریم ﷺ، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

امام عبد بن حمید، ابو الشیخ اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر ... [illegible] ... سے روایت نقل کی ہے ... یوں بیان کیا ہے کہ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ سے مراد حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام ...

1۔ [illegible] ... 129 ... 2۔ [illegible] ... 6628 ... [illegible]

[illegible] شغل [illegible] اللہ [illegible] آپ [illegible] صبر [illegible] وہ تین تھے اور جب حضرت محمد ﷺ ان کے ساتھ چوتھے ہو گئے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا: یٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكُمْ مَّقَامِیْ ... ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ (یونس: 71) [illegible] حضرت ہود علیہ السلام نے [illegible] اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ (ہود) [illegible]

[illegible]

[illegible] ان کی [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کے [illegible] فرمایا: قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ [illegible] ان سے [illegible] فرمایا: قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (الانعام: 56) [illegible] حضرت محمد ﷺ [illegible]

امام ابن [illegible] نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اولوالعزم سے مراد حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت ابراہیم، حضرت شعیب اور حضرت موسیٰ علیہم السلام ہیں۔

امام ابن [illegible] نے [illegible] سے بیان کیا ہے کہ اولوالعزم سے مراد حضرت اسماعیل، حضرت یعقوب، حضرت ایوب علیہم السلام [illegible] حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام ان میں سے نہیں تھے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اولوالعزم سے مراد حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام ہیں۔

امام ابن [illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible] علیہم السلام [illegible] حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام ہیں۔

امام ابن [illegible] نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے [illegible] بیان کیا ہے [illegible] کہ رسولوں میں اولوالعزم تین سو تیرہ تھے۔

امام [illegible] حمید اور ابن [illegible] رحمہم اللہ نے [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ [illegible] [illegible] بیان کیا ہے [illegible]

1 [illegible] 2002/20 [illegible]

[illegible]

[illegible] ... والحمد لله رب العالمين [2]

تمت بالخير

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى آله

واصحابه اجمعين

[illegible] 2003 [illegible]

[illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن
رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ
يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ۝

[illegible]

[illegible]

ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ [illegible] الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ [illegible] غَيْرِ الْمَغْضُوبِ [illegible] وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ [illegible]

[illegible] أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ [illegible] کے عمل اول [illegible] قبول نہیں فرمائے گا۔

[illegible] أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ کا [illegible]

[illegible] وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ کا معنی [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ [illegible] باطل سے مراد شیطان ہے۔(3)

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝

"پھر جب (میدان جنگ میں) تمہارا مقابلہ [illegible] ان کی گردن اڑا دو یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کر چکو [illegible] تو احسان [illegible] یا فدیہ لے لو یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے [illegible] اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن وہ آزمانا چاہتا ہے تمہیں بعض کو بعض سے۔ اور جو [illegible] اللہ تعالیٰ کی راہ میں [illegible] ان کے اعمال [illegible] وہ پہنچائے گا انہیں منزل مقصود تک [illegible] ان کے حالات [illegible] داخل کرے گا انہیں جنت میں جس کی پہچان [illegible]"

امام [illegible] رحمہ اللہ نے ابن [illegible] رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ کی تفسیر میں کہا کہ كَفَرُوا سے مراد [illegible] فَضَرْبَ الرِّقَابِ کے بارے فرمایا کہ تم ان کی گردنیں [illegible] یہاں تک کہ [illegible] إِلَّا اللَّهُ۔

[illegible] 25 [illegible] 4 [illegible] 46 [illegible] 26 [illegible] 3 [illegible] 25 [illegible] 46

[illegible] فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم [illegible]

[illegible]

[illegible] فاذا انسلخ الاشهر الحرم فاقتلوا المشركين [illegible] (التوبۃ 9:5) [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] فاقتلوا المشركين حيث ثقفتموهم [illegible]

[illegible] فاما تثقفنهم في الحرب فشرد بهم من خلفهم (الانفال 8:57) [illegible]

[illegible] فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم (التوبۃ 9:5)

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

---

1 [illegible] 26 [illegible] 30 [illegible] 2 [illegible] 4

3 [illegible] 20 [illegible] 30 4 [illegible] 20 [illegible] 40

[illegible]

[illegible]

[illegible] فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ [illegible]

[illegible] (2)

[illegible] فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ [illegible]

[illegible] فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً [illegible]

1 [illegible] 20 [illegible] 50 [illegible]
2 [illegible] 143 [illegible]
3 [illegible] 25 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (5)

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

شرک ختم ہو جائے اور شرک اپنے ہتھیار ڈال دے۔

امام طبرانی نے بیان کیا ہے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا

سے مراد حضرت عیسیٰ [illegible] کا [illegible] ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے

بیان کیا۔ اس اثنا میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ کی صحبت میں ایک آدمی حاضر ہوا

اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! [illegible] گھوڑے [illegible] چھوڑ دیے گئے اور ہتھیار رکھ دیے گئے [illegible] لوگوں نے یہ دعویٰ کیا ہے

کہ جنگ نہیں ہے [illegible] جنگ نے اپنے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہوں نے جھوٹ بولا

ہے۔ ابھی تو جنگ شروع ہوئی ہے اور میری امت کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتا رہے گا اور جو ان سے پیچھے

رہ جائیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایک قوم کے دل ٹیڑھے کر دے گا تا کہ وہ انہیں [illegible] اور وہ

قتال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور گھوڑوں کی پیشانی میں خیر [illegible] رہے گی یہاں

تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور جنگ اپنے ہتھیار نہیں ڈالے گی یہاں تک کہ یاجوج ماجوج نکل آئیں گے۔

امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو فتح

فرمائی گئی۔ تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! [illegible] سلام نے اپنے قدم [illegible] کر دیے ہیں اور جنگ نے اپنے ہتھیار ڈال

دیے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] جنگ اپنے ہتھیار [illegible] مگر اس سے پہلے [illegible]

[illegible] سب سے پہلے [illegible] بیت المقدس کی فتح۔ پھر میری امت کے [illegible] ہوں گے۔ وہ [illegible]

[illegible] کریں گے [illegible] یہاں تک کہ ایک آدمی [illegible] جائیں گے

اور [illegible] ہو جائے گا [illegible] (20)

[illegible] اور ایک [illegible] سال کے برابر [illegible]

[illegible] اس کی قوم اس میں خوب رغبت رکھے گی [illegible] بادشاہ [illegible] گے اور [illegible] گے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ

[illegible] تجھے ہم پر [illegible] گے [illegible] یہاں تک کہ [illegible]

[illegible] اپنے ساتھیوں [illegible]

وہ کہیں گے کہ ہم ان سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ [illegible] ایسا

گمان نہیں کرتا۔ [illegible] حفاظت کریں گے [illegible] کے درمیان [illegible] چھوڑ دیں

گے [illegible] تحقیق ہم نے اپنی اولادوں کو [illegible] کر دیا [illegible] گے اور وہ [illegible] کو [illegible] چھوڑ

دیں گے یہاں تک کہ [illegible] آ جائیں گے۔ اور وہ [illegible] سے مدد طلب کریں گے۔ اور وہ [illegible]

[illegible] ہم [illegible] اپنے [illegible] قربان کر [illegible] یہاں تک [illegible]

[illegible] جب ان [illegible] معاملہ فیصلہ [illegible]
[illegible] کے [illegible] وہاں [illegible]
[illegible] پر آگئے اور [illegible]
[illegible] جو [illegible] ان کی طرف [illegible] کے [illegible]
[illegible] وہ انہیں [illegible]
[illegible] کے ساتھ خلف نہ کرتے تو [illegible]
[illegible] اپنی جگہ ثابت قدم رہے اور اپنی جگہ [illegible]
تعالیٰ ان پر اپنا ظفر [illegible] تو وہ جدا جدا قتل ہو جائیں گے اور ایک جماعت [illegible]
[illegible] کے متعلق [illegible]
[illegible] ان کی طرف [illegible]
[illegible] جگہ پر [illegible]

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا [illegible] ان کے ساتھ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] (1)

امام ابن [illegible] نے بیان کیا ہے [illegible] نے اس ارشاد [illegible] فرمایا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ [illegible] کے
بارے میں [illegible] صحابہ کرام [illegible] شہید ہو گئے۔

امام ابن جریر نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ [illegible] کے ساتھ پڑھا
ہے۔ [illegible]

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر [illegible] رحمہم اللہ نے اسی آیت کے ضمن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے
یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے [illegible] یہ آیت غزوہ احد کے [illegible] رسول اللہ
ﷺ [illegible] اس دن مشرکین نے یہ نعرہ لگایا: اُعْلُ هُبَل [illegible]
نے ان کا جواب اس طرح دیا: اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ۔ مشرکین نے [illegible] بے شک
[illegible] لَنَا عُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى
لَكُمْ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] (۹)

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] عَرَّفَهَا لَهُمْ [illegible]

[illegible]

امام ابن ابی حاتم [illegible] حضرت [illegible] جنت [illegible]

[illegible]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝

"اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا اور (میدان جہاد میں) تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ اور جنہوں نے (حق کا) انکار کیا ان کے لیے ہلاکت ہے اور [illegible] ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ناپسند کیا اسے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا [illegible] ان کے اعمال۔ تو کیا انہوں نے زمین میں سیاحت نہیں کی [illegible] دیکھتے کیسا انجام ہوا ان (منکروں) کا جو ان سے پہلے گزرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر تباہی نازل کر دی اور کفار کے لیے اسی قسم کی سزائیں ہیں

[illegible] آپ کا مشغلہ [illegible] ان کے اعمال کو [illegible]

[illegible] فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ [illegible]

[illegible] ان سے فرمایا [illegible] کے دین [illegible] اور ان کی مدد [illegible]

امام عبد بن حمید [illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اسے عطا کرے جو اس سے سوال کرے [illegible] اور اس کی مدد کرے جو اس کے دین کی مدد کرے۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ کے بارے فرمایا: یہی بات ہے جو وہ کافر ہیں جنہوں نے [illegible] کیا اور دوسری آیت میں عام کفار مراد ہیں۔

امام ابن ابی حاتم، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ [illegible] سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے فرائض کو ناپسند کیا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ کی تفسیر میں انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مختلف قسم کے عذاب کے ساتھ ہلاک کر دیا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا [illegible] اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی [illegible] ان کی جانب سے [illegible]

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا کے تحت یہ فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قوم کے کفار کے لیے بھی اسی قسم کی سزائیں ہیں۔ جیسے کہ ان سے پہلے عذاب کے ساتھ ہلاک کر دیا گیا۔ [illegible] کے ساتھ ہلاک کر دیئے گئے

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا سے مراد ہے کہ کفار کے لیے اسی قسم کی سزائیں ہیں جس طرح فرعون اور [illegible] کے لوگوں کو ہلاک کیا گیا۔ [illegible] اللہ تعالیٰ کی جانب سے کفار کے لیے وعید ہے۔ اور ذٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا کے بارے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا ولی ہے۔ (1)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] کیا ہے کہ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا کے تحت انہوں نے فرمایا کہ اس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مولیٰ نہیں۔ (2)

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ

1۔ تفسیر طبری، [illegible] 26، صفحہ 56، [illegible] بیروت

2۔ [illegible] 49 [illegible]

الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن
قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ
بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ

[illegible]

اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَ لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿15﴾

اس جنت کی صفت جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں نہریں ہیں ایسے پانی کی جس کی بو اور مزہ نہیں بگڑا اور نہریں ہیں ایسے دودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلا۔ اور نہریں ہیں شراب کی جو لذت بخش ہے پینے والوں کے لیے اور نہریں ہیں شہد کی جو صاف شفاف ہے۔ اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں گے۔ (اور بڑی بات) ان کے لیے بخشش ہوگی ان کے رب کی طرف سے (سوچو) کیا یہ ان کی طرح ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا سو وہ کاٹ دے گا ان کی آنتوں کو۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ غیر آسن کا معنی ہے غیر متغیر (یعنی یہ پانی جس کی بو اور مزہ تبدیل نہیں ہوگا) (1)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ پانی [illegible] بدبودار نہیں ہوگا۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جنت میں ایسے دودھ کی نہریں ہیں جو دوہا نہیں گیا۔ (3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ کی تفسیر میں کہا ہے کہ یہ دودھ کی نہریں ہیں جو گایوں اور بکریوں کے درمیان سے نہیں نکلا۔ اور وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ کے بارے فرمایا کہ وہ ایسی شراب کی نہریں ہیں جسے لوگ اپنے پاؤں کے ساتھ نچوڑ کر نہیں نکالیں گے۔ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى فرمایا کہ شہد کی نہریں ہیں جو مکھیوں کے پیٹ سے نہیں نکلا۔

امام احمد، ترمذی [illegible] نے اسے روایت کیا ہے [illegible] حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جنت میں دودھ، پانی، شہد اور شراب کے سمندر ہیں۔ پھر اس کے بعد ان سے نہریں نکلیں گی۔ (4)

1۔ تفسیر [illegible] جلد 26، صفحہ 58 [illegible] 2۔ [illegible] 3۔ [illegible] جلد 26، صفحہ 58
4۔ [illegible] 2571 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّى إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ
أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا أُولَئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ
وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ۝
فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا
فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ۝ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ
لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ۝

"اور ان میں کچھ ایسے ہیں [illegible] اپنی خواہشوں پر چلے [illegible] مومن مردوں اور مومن عورتوں [illegible]"

[illegible] مِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] (1)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] ... [illegible] (2)

[illegible] ... [illegible]

امام [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ [illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

[illegible] ... اہل کتاب [illegible] ... آپ کی بعثت سے پہلے ایمان لائے [illegible] جب آپ ﷺ مبعوث ہوئے تو انہوں نے آپ کے ساتھ کفر کیا۔ انہی کے بارے میں ارشاد گرامی ہے: فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ (آل عمران: 106) اہل کتاب میں سے [illegible] نبی کریم ﷺ کے [illegible] آپ کی بعثت سے پہلے [illegible] پھر جب آپ مبعوث ہوئے تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ بھی ایمان لائے۔ ان کے بارے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: [illegible]

امام ابن جریر [illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ [illegible] ... [illegible] (3)

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے [illegible]

1۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 1، صفحہ 26، [illegible] دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ [illegible] 26، 60
3۔ [illegible] 26 [illegible]
4۔ [illegible] 28، 63

[illegible] آرہے تھے [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہما [illegible] قیامت کی نشانیوں [illegible] گزشتہ [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قیامت کی نشانیوں میں سے [illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] بیان کی [illegible] سال [illegible] انگلی کے [illegible] قیامت اور [illegible] ظاہر ہونا [illegible]

امام [illegible] نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے [illegible] روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] (انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی) [illegible] کے ساتھ [illegible] (1)

امام [illegible] بیان کیا ہے کہ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا کے تحت حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] کرتے تھے قیامت [illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اصحاب [illegible] فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے [illegible] تمہارے [illegible] جس طرح [illegible] گزر چکا [illegible] باقی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میں اور قیامت [illegible] اکٹھے بھیجے گئے قریب تھا کہ وہ مجھ سے سبقت لے جاتی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت [illegible] اس طرح بھیجے گئے۔(2)

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے [illegible] (قیامت) کے ساتھ مبعوث کیا گیا۔

1۔ [illegible] جلد 6 صفحہ 387 (14 [illegible]) [illegible]

2۔ [illegible] 4040 [illegible]

[illegible]

[illegible] قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔(2)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] قیامت [illegible] جنگ کرو گے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ [illegible] قیامت سے پہلے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت [illegible] (5)

1 [illegible] جلد 2 ص 358 [illegible]
2 [illegible] 461 [illegible] 4391 [illegible]
3 [illegible] 15 [illegible] 191 [illegible]
4 [illegible] 2158 [illegible] 9521 [illegible]
5 [illegible] 401 [illegible] 733 [illegible]

امام احمد، ترمذی [illegible] نے حضرت [illegible] سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ [illegible]
[illegible] (1)

امام احمد [illegible] نے حضرت [illegible] سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانہ قریب ہو جائے گا، پس سال مہینے کی طرح ہو جائے گا اور مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن ایک گھنٹے کی طرح ہو جائے گا اور گھنٹہ [illegible] کے جلنے کی طرح ہو جائے گی (2)

مسلم اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین عرب دوبارہ سبزہ زاروں اور نہروں کی طرف لوٹ آئے گی۔ [illegible] (3)

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے گروہ آپس میں لڑیں گے، ان کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوگی، دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ یہاں تک کہ تقریباً تیس جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ یہاں تک کہ علم قبض کر لیا جائے گا، زلزلے کثرت سے ہوں گے، زمانہ قریب ہو جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج یعنی قتل عام ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بہہ پڑے گا حتیٰ کہ مال والے کو فکر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے [illegible] مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ یہاں تک کہ لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں فخر کریں گے اور یہاں تک کہ آدمی کسی آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا، پس جب سورج طلوع ہوگا اور لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے، اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی ہو۔ اور قیامت ضرور قائم ہوگی حالانکہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلایا ہوگا، وہ اس کی خرید و فروخت نہ کر سکیں گے اور نہ اسے لپیٹ سکیں گے۔ اور قیامت ضرور قائم ہوگی حالانکہ آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر چلا ہوگا وہ اسے پی نہیں سکے گا۔ اور قیامت ضرور قائم ہوگی حالانکہ آدمی اپنا حوض لیپ رہا ہوگا وہ اس میں پانی نہیں پلا سکے گا۔ اور قیامت ضرور قائم ہوگی حالانکہ تم میں سے کسی نے اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھایا ہوگا وہ اسے کھا نہیں سکے گا۔ (4)

1۔ [illegible] (2432) [illegible]

2۔ [illegible] 30 [illegible]

3۔ [illegible] (8472) 2152 [illegible]

4۔ [illegible] 234 [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابن ابی شیبہ [illegible] قیامت [illegible] (2)

امام ابن ابی شیبہ [illegible] (3)

امام ابن ابی شیبہ [illegible] قیامت [illegible] (5)

[illegible] قیامت [illegible] (6)

امام ابن ابی شیبہ [illegible] (7)

امام ابن ابی شیبہ [illegible] قیامت [illegible] (8)

امام ابن ابی شیبہ [illegible] (9)

امام ابن ابی شیبہ [illegible] قیامت [illegible] (10)

امام ابن ابی شیبہ [illegible]

1. [illegible] (37548، 50) 2. [illegible] (37549)
3. [illegible] (37550) 4. [illegible] (37551)
5. [illegible] (37552) 6. [illegible] (37553، 56)
7. [illegible] (37553) 8. [illegible] (37534، 50)
9. [illegible] 10. [illegible]

سے پہنچی ہوئی تھی تو وہ حضرت ابو بکر کے پاس گئے۔ اور ان سے منع کیا گیا۔ یہ خوب بڑی مقدار میں روٹی تھی۔ (1)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا سوال یہ ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے کیا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک کہ آپ کو اس میں بیٹھے ہوئے لوگ نہ کہیں کہ اس نے جو بات ہے اس کی تصدیق کرنے والی سے ملنے والی امت سے اس طرح چپکے والی بات جیسے کتاب کو لپیٹا جاتا ہے پاک ہے اور حقوق ہیں۔ پھر یمن کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پاک ہے وہ ذات جو اسے پیدا کرے اس سے اسے بچانے والی ہے۔ حضرت علی نے اس طرح لپیٹے والی ہے جیسے کتاب کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا قیامت کے بارے سوال کرے گا کہاں ہے؟ کسی قوم کے آدمی نے کہا آپ گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا۔ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت جب کہ ائمہ ظلم کریں گے تقدیر کو جھٹلایا جائے گا امانت داری کے ساتھ خیانت کی جائے گی۔ لوگ مال غنیمت کو ملیں گے اور زکوۃ کو ٹیکس سمجھیں گے اور بے حیائی کو ملاقات قرار دیں گے۔ میں نے "الفاحش زیادہ" کے بارے استفسار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو اس میں سے ایک کی ملاقات کو اچھا تیار کرے گا اور والے عورت کے پاس لے کر آئے گا پھر اسے اپنی طرح تیار کرے جس نے تیار کیا ہے جس طرح ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ پھر اس وقت بڑی مصیبت کا وقت ہو جائے گا اے اہل اسلام!

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ سلام معرفت و پہچان کی بنا پر ہو جائے۔ یہاں تک کہ مساجد کو راستے بنا لیا جائے۔ اور کوئی بھی اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سجدہ نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ بات سے گزر جائے گا۔ یہاں تک کہ بچے کو بوڑھے کے ساتھ دو انگلیوں کے درمیان بھیجا جائے۔ یہاں تک کہ تاجر آدمی بازار کی طاقت رکھنے والی زمین کی طرف جائے اور وہ اس میں کوئی فضیلت نہ پاتی ہو۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع فرمایا۔ پھر باب کعبہ کے حلقہ کو پکڑ کر فرمایا اے لوگو! کیا میں تمہیں قیامت کی نشانیاں نہ بتا دوں؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ آپ کے پاس کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ہمیں مطلع کیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک قیامت کی علامات میں سے نماز کو ضائع کرنا ہے، خواہشات کی طرف میلان رکھنا ہے اور مال والے کی تعظیم کرنا ہے۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا یہ بھی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اے سلمان! اس وقت زکوۃ تاوان ہو جائے گی اور مال غنیمت ہو جائے گا۔ جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی، سچ بولنے کو جھٹلا دیا جائے گا قیامت

1۔ ... 309 ... 7106 (

کرنے والے کو سچا سمجھا جائے گا [illegible] عرض کی یا رسول اللہ کیا یہ ہوگا؟
آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، لوگوں میں [illegible] جس نے کسی کا [illegible] لوگوں میں [illegible] سے اللہ تعالیٰ کا انکار کریں
گے۔ سلام ختم ہو جائے گا [illegible] اس کے [illegible] اور جماعت
[illegible] مسجدوں کو سجایا جائے گا [illegible]
منبروں (عورتوں) کے لیے منبر بلند ہوں گے۔ مسجدوں پر [illegible] کریں گے اور [illegible] کے لیے [illegible]
[illegible] ہوگی۔ پس اس وقت مساجد کو اس طرح آراستہ کیا جائے گا جس طرح گرجا گھروں اور کنیسوں کو آراستہ کیا جاتا
ہے [illegible] ہوں گی اور ان کے ساتھ ساتھ دلوں میں ایک دوسرے کا بغض ہوگا اور [illegible]
دوسرے کے مخالف ہوں گی [illegible] حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیا
ایسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! اے سلمان!
اس وقت مومن کا دل [illegible] سے زیادہ [illegible] اس کے پیٹ میں اس طرح پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک
پگھل جاتا ہے [illegible] وہ برائی دیکھے گا اسے بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوگا۔ مرد مردوں کے ساتھ اور
عورتیں عورتوں کے ساتھ اکتفا کریں گی [illegible] کی طرح غیرت [illegible] کی جاتی ہے۔
اے سلمان! اس وقت امراء فاسق ہوں گے، وزراء فاجر ہوں گے اور امین خیانت کرنے والے ہوں گے۔ وہ نمازیں ضائع
کریں گے اور شہوات کی اتباع کریں گے۔ پس اگر تم انہیں پاؤ [illegible] وقت [illegible] اے سلمان! اس وقت کچھ
لوگ مشرق سے آئیں گے اور کچھ لوگ مغرب سے آئیں گے [illegible] ان کے [illegible] ہوں گے۔ پس ان
کے دل شیطانوں کے دلوں کی طرح ہوں گے، وہ کسی چھوٹے پر رحم نہیں کریں گے اور کسی بڑے کی عزت و توقیر نہیں کریں
گے۔ اے سلمان! اس وقت لوگ اس بیت الحرام کا حج کریں گے۔ ان کے بادشاہ سیر و تفریح کے لیے حج کریں
گے، اغنیاء تجارت کے لیے حج کریں گے، مساکین اور فقراء سوال کے لیے حج کریں گے اور ان کے قراء ریاکاری اور شہرت
کے لیے حج کریں گے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیا ایسا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، قسم ہے اس
ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اے سلمان! اس وقت جھوٹ پھیل جائے گا [illegible] ظاہر ہو جائے گا۔
اور عورت تجارت میں اپنے خاوند کی شریک ہوگی اور بازار ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے۔ عرض کی: ان کے قریب ہونے
کا کیا معنی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے کساد بازاری اور قلت منافع کے سبب وہ ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔
اے سلمان! اس وقت اللہ تعالیٰ [illegible] بھیجے گا [illegible] کے سبب ہوں گے [illegible] اٹھائیں گے کہ
جب انہوں نے بے حیائی اور گناہ کو [illegible] عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا ایسا ہوگا؟ تو
آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا۔

امام طبرانی نے معجم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! قیامت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (2)

[illegible] قیامت قائم نہیں ہوگی [illegible]

[illegible] قیامت قائم نہیں ہوگی [illegible] (4)

[illegible] قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ [illegible] (5)

[illegible] قیامت قائم نہیں ہوگی [illegible]

1 [illegible] 37363 [illegible]

2 [illegible] 4 [illegible] 8532 [illegible]

3 [illegible] 152 [illegible] 149 [illegible]

4 [illegible] 8513 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 1

[illegible] 2

[illegible] 3

[illegible] 4

[illegible]

---

1 [illegible] 63794493 [illegible]

2 [illegible] 6-20 [illegible]

3 [illegible]

4 [illegible]

[illegible] ہوگی۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔(1)

[illegible] حدیث بیان کی ہے [illegible] قیامت [illegible] سے [illegible] ان کی [illegible] پیچھے سے [illegible] کی طرف [illegible] ان پر لعنت کی گئی ہے۔ [illegible] سے پہلے [illegible] صحیح [illegible] (یعنی [illegible]) [illegible] ہوگئی ہے [illegible] حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔(2)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث بیان کی ہے [illegible] آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے ان کے پاس کوڑے ہوں گے گویا کہ وہ گائے کی دمیں ہیں وہ صبح کے وقت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں صبح کریں گے اور شام کے وقت اس کی ناراضگی میں شام کریں گے [illegible] حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔(3)

امام بزار اور حاکم رحمہما اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان پر زمین میں دھنسنا، شکلوں کا بگڑنا اور پتھروں کی بارش واقع نہ ہو جائے۔ صحابہ نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ یہ کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم عورتوں کو دیکھو کہ وہ زینوں پر سوار ہونے لگی ہیں [illegible] زیادہ ہوگئی ہیں، جھوٹی شہادتیں عام ہوگئی ہیں، نمازی اہل شرک کے برتنوں (یعنی سونے چاندی کے برتنوں) میں پینے لگے ہیں، مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ مستی کرنے لگی ہیں۔ [illegible] (4)

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے [illegible] ہے [illegible] (علم) [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] (حرج کرنے) [illegible] اور قیامت تمام [illegible] پر [illegible] نے اسے صحیح کہا ہے۔(5)

امام ابن ابی شیبہ، احمد اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ [illegible] تو لوگوں نے جلدی کی اور مدینہ میں داخل ہوگئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے بارے پوچھا [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ وہ اسے چھوڑ دیں گے [illegible] معلوم [illegible] سے آگ نکلے گی [illegible] اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی [illegible] دن کی روشنی کی طرح دیکھیں

1۔ ایضاً (8344)
2۔ [illegible] 8346،463 [illegible]
3۔ ایضاً (8347)
4۔ ایضاً
5۔ [illegible] 38633،34286 [illegible]

ہے۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(1)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا [illegible] حضرموت [illegible] سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ [illegible] شام کی طرف جاتے رہیں گے تو ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم شام کو لازم پکڑو۔ آپ ﷺ نے [illegible] سے ذکر فرمایا [illegible] نکل گئی۔ پس ہم اس کو آ جائیں گے، اس آگ نے پا لیا وہ سے کہا نکلے گی۔(2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے ابوالیمان بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ سے ضعیف سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اس وقت کے بارے میں پوچھا کہ کیا تم کوئی نکلی ہوئی آگ دیکھتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بجلی کہاں ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نہیں جانتے۔ ہماری قوم کا ایک آدمی میرے پاس سے گزرا تو میں نے اس سے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: بجلی سے جس میں سے آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس کا پتہ پوچھا کہ اس کے محل وہاں بجلی میں ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا اور فرمایا: اپنے گھر والوں کو وہاں سے نکال لے کیونکہ عنقریب وہاں سے ایک آگ نکلے گی جس کے سبب بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔(3)

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔(4)

امام احمد اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امت شریعت پر قائم رہے گی جب تک ان میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوں۔ جب تک ان سے علم قبض نہ کر لیا جائے، جب تک زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ نہ ہو جائیں اور جب تک ان میں صقارون ظاہر نہ ہو جائیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: صقارون کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ آخری زمانہ میں ہوں گے ان کا آپس میں سلام نہیں ہوگا، جب کہ ایک دوسرے پر لعن کریں گے کے بجائے ملاقات کریں گے۔ امام احمد نے کہا یہ روایت صحیح ہے اور امام ذہبی نے کہا یہ ضعیف ہے۔(5)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابوسعید سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے قریب کڑک کے سبب مرنے والے زیادہ ہو جائیں گے اور آدمی صبح کرتے ہوئے کہیں گے گزشتہ رات کڑک کے سبب کون کون مرا؟ تو وہ کہیں گے فلاں فلاں کڑک کے سبب مر گئے۔ حاکم نے کہا یہ روایت صحیح ہے۔(6)

امام بزار، ابو یعلیٰ، ابن حبان اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 489 (8366)

2۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 490 (8367)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 490 (8368)

4۔ صحیح مسلم بشرح نووی، کتاب الفتن، جلد 18، صفحہ 24 (42)، دارالکتب العلمیہ بیروت

5۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 439، دار صادر بیروت

6۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 491 (8373)

[illegible] یہاں تک کہ [illegible] قیامت [illegible]

[illegible]

[illegible] یہاں تک کہ [illegible] اس سے اعراض کرتے ہوئے نکل گئے [illegible] اس کے بارے میں خبر دیتے [illegible] (2)۔

[illegible] نے فرمایا: تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی [illegible] یہاں تک کہ [illegible] (3)۔

حاکم نے حضرت [illegible] سے روایت بیان کی ہے کہ [illegible] نے فرمایا: [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا: [illegible] پھر اس کے بعد [illegible] قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا [illegible] زمانہ آئے گا جس میں منافق [illegible] مومن [illegible] کہتے ہوئے [illegible] یہ روایت صحیح ہے (4)۔

ابن ابی شیبہ، احمد اور [illegible] نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں کے ساتھ گفتگو کریں گے یہاں تک کہ [illegible] اپنے کوڑے کے پھندے اور جوتے کے تسمے سے گفتگو کرے گا اور [illegible] اس کے بعد اس کے گھر والوں نے کیا [illegible] خبر دے گی (5)۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے فتنہ ہوگا جس میں لوگ اس کے مقابلہ [illegible] یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا پھر دوسرا فتنہ [illegible] لوگ اس

1۔ [illegible] جلد 4، صفحہ 520 (8367)
2۔ [illegible] جلد 4، صفحہ 501 (8400) [illegible]
3۔ [illegible] جلد 4، صفحہ 502 (8404)
4۔ [illegible] جلد 4، صفحہ 504 [illegible]
5۔ [illegible] جلد 4، صفحہ 514 (8443)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام حاکم [illegible] حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ [illegible]

1 [illegible] 8530، 563 [illegible]
2 [illegible] جلد 4 [illegible] 458، 8568 [illegible]
3 [illegible] 32330 [illegible] 474 [illegible]
4 [illegible] 37790 [illegible]
5 [illegible] جلد 4 [illegible] 562، 8557 [illegible]
6 [illegible] جلد 4 [illegible] 8546 [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... ہے [illegible]

امام [illegible] ابی الدنیا رحمہ اللہ [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] اپنے [illegible] والوں کے ساتھ جنگل میں گھر جائے گی۔ یہاں تک کہ ان کی پشت پر [illegible] اور [illegible] قیامت کے قریب لوگ [illegible] میں [illegible] جائیں گے [illegible] ... [illegible]

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے میری امت میں اس وقت مبعوث فرمائے گا [illegible] زمین کو عدل و انصاف سے [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... امت محمد ﷺ [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے [illegible] نے اپنے بیٹے حضرت حسن [illegible] [illegible] (الحاوی للفتاوی) [illegible] [illegible]

امام احمد، ابو داؤد، ترمذی [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اس میں ایک آدمی مبعوث فرمائے گا جو میرے اہل بیت سے متعلق ہوگا۔ اور ایک روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: شب و روز کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ عرب کی قیادت میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کرے گا، جس کا نام میرے نام کے اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسا کہ اسے ظلم و جور سے بھرا گیا ہوگا۔ ترمذی اور حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس دن کو طویل کر دے گا، یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی والی بن جائے گا، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو داؤد، ابن ماجہ، طبرانی اور حاکم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام میری نسل سے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔ (1)

امام احمد، ابو داؤد، ابو یعلیٰ اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا تو اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ کی طرف آئے گا۔ پس اہل مکہ میں سے لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اسے (امامت کے لیے) نکالیں گے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتا ہوگا۔ پس وہ لوگ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے۔ پھر شام سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا لیکن اسے مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء میں دھنسا دیا جائے گا۔ پس جب لوگ اس صورت حال کا مشاہدہ کریں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی اور اس کی بیعت کریں گی۔ پھر قریش میں سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کے ننھیال بنی کلب میں ہوں گے۔ پس وہ ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا اور وہ ان پر غلبہ پا لیں گے۔ یہی بنی کلب کا لشکر ہے [illegible] جو بنی کلب کے مال غنیمت میں شریک نہیں ہوگا۔ پھر وہ مال تقسیم کرے گا اور لوگوں میں ان کے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کرے گا اور اسلام ساری زمین میں عام ہو جائے گا [illegible]

1۔ [illegible] جلد 2، صفحہ 233 [illegible]

2۔ [illegible] جلد 4، [illegible] 8672 [illegible]

[illegible] تمام مسلمانوں [illegible] ۔1

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے [illegible]

[illegible] بنی ہاشم کے [illegible] نوجوان [illegible] حضور [illegible] کی آنکھیں [illegible]

[illegible]

[illegible] ہم اہل بیت [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

اختیار کیا ہے۔ بے شک [illegible] میرے اہل بیت [illegible] مصیبتوں [illegible]

جائیں گے یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے [illegible] سیاہ جھنڈے [illegible]

بھلائی کا سوال کریں گے [illegible] عطا نہیں کی جائے گی [illegible] مدد کی جائے گی [illegible]

[illegible] میرے اہل بیت میں سے ایک

آدمی کو [illegible] زمین کو عدل و انصاف کے ساتھ اس طرح بھر دے گا جس طرح [illegible] ظلم و جور سے بھر

[illegible] ۔2

امام ابن ماجہ اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے

[illegible] خزانے کے پاس [illegible] وہ تمام خلیفہ کے بیٹے ہوں گے۔ پھر وہ ان میں سے کسی ایک کے پاس نہیں

[illegible] مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے [illegible] تم سے ایسی جنگ [illegible] کسی قوم نے ایسی

جنگ نہیں لڑی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا: جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت

کرو اگرچہ برف پر گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ مہدی ہے۔ حاکم نے [illegible] روایت نقل کی ہے۔3

امام ترمذی اور نعیم بن حماد رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: میری امت [illegible] آخری زمانہ میں ان کے سلطان کی جانب سے شدید آزمائش نازل ہوگی یہاں تک کہ [illegible] تنگ

ہو جائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ میری [illegible] ایک آدمی بھیجے گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جیسا کہ اسے

ظلم و جور سے بھر دیا گیا ہے۔ [illegible] زمین والے اس سے راضی ہو جائیں گے۔ زمین اپنے بیج میں سے کوئی شے نہیں رکھے گی

[illegible] آسمان اپنے قطرات میں سے کوئی قطرہ بھی نہیں روکے گا [illegible]

دوران میں سات [illegible] زندہ رہے گا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] صحابہ کرام میں سے ایک [illegible]

1۔ سنن ابن ماجہ [illegible] 233 [illegible]

2۔ سنن ابن ماجہ [illegible] 4082 [illegible]

3۔ [illegible] 4084 [illegible]

[illegible]

[illegible]

جا [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابن ابی شیبہ [illegible] نے [illegible] سے روایت کیا ہے [illegible]

[illegible] جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس [illegible] آپ [illegible] کے قریب [illegible]

نے فرمایا قیامت سے پہلے چھ چیزیں [illegible] میری موت [illegible] بیت المقدس کی فتح [illegible]

موت تمہیں بکریوں کی [illegible] کی طرح [illegible] مال [illegible] یہاں تک کہ ایک آدمی کو

سو دینار دیے جائیں گے [illegible] پھر فتنہ [illegible]

جس میں [illegible] داخل [illegible] روم [illegible]

کے [illegible] جھنڈوں کے نیچے [illegible] ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار [illegible] مسلمانوں

[illegible] دمشق [illegible] (2)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے چھ چیزیں [illegible] میری موت [illegible] بیت المقدس کی فتح [illegible]

[illegible] بکریوں کی [illegible] کی طرح [illegible] ایک آدمی کو [illegible]

[illegible] دیے جائیں گے [illegible] جھنڈے [illegible]

جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (سپاہی) ہوں گے (3)

امام ابوداؤد اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بڑی جنگ کے دن مسلمانوں کے خیمے غوطہ کے مقام پر ہوں گے۔ اس شہر کو دمشق کہا جاتا ہے جو شام کے شہروں

میں بہترین شہر ہے۔ حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے (4)

امام [illegible] نے حضرت ابو [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible] کے گھروں کے پیچھے

[illegible]

امام مسلم [illegible] نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible]

1. مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 174 [illegible]

2. [illegible] 4087 [illegible] 1272 [illegible]

3. مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفتن، جلد 7، صفحہ 460 (37383) [illegible]

4. سنن ابوداؤد [illegible] جلد 2 صفحہ 234 [illegible]

سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد اس سے جنگ کریں گے۔ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اتریں گے، وہ ہتھیاروں سے جنگ نہیں کریں گے اور نہ تیر چلائیں گے۔ وہ کہیں گے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ تو اس کی ایک جانب گر جائے گی۔ پھر وہ دوسری بار کہیں گے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تو اس کی دوسری جانب گر جائے گی۔ پھر وہ تیسری بار کہیں گے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تو ان کا راستہ کھل جائے گا اور وہ شہر میں داخل ہو جائیں گے اور وہ مال غنیمت جمع کر لیں گے۔ پس اسی دوران کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اچانک چیخنے والا ایک چیخ مارے گا کہ دجال نکل آیا ہے۔ پس وہ ہر شے کو چھوڑ دیں گے اور واپس لوٹ آئیں گے۔ حاکم نے کہا: کہا جاتا ہے کہ یہ شہر قسطنطنیہ ہے اور بے شک یہ کہ اس کی فتح قیامت قائم ہونے کے قریب ہوگی۔ (1)

امام احمد، ابوداود، ابن ماجہ، ابو یعلیٰ، نعیم بن حماد، حاکم نے المستدرک میں، طبرانی، بیہقی نے البعث والنشور میں اور مقدسی نے المختارہ میں حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ سالوں کا فاصلہ ہے اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔ (ایک روایت میں ہے کہ جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ سال کا فاصلہ ہے اور دجال ساتویں سال نکلے گا) (2)

امام ترمذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ قسطنطنیہ قیام قیامت کے قریب فتح ہوگا۔ (3)

امام مسلم اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومی اعماق یا دابق میں اتریں گے اور ان کی طرف مدینہ طیبہ سے زمین کے بہترین اور افضل لوگوں پر مشتمل لشکر آئے گا۔ جب وہ باہم صف بندی کریں گے تو رومی کہیں گے ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان راستہ چھوڑ دو جنہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا ہے ہم ان سے جنگ لڑیں گے۔ تو مسلمان کہیں گے قسم بخدا ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس وہ ان سے جنگ شروع کر دیں گے۔ ان میں سے ایک تہائی شکست خوردہ ہو کر بھاگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا۔ ایک تہائی جام شہادت نوش کریں گے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے۔ اور ایک تہائی بچ جائیں گے جنہیں کبھی فتنہ میں مبتلا نہیں کیا جائے گا۔ وہ قسطنطنیہ پہنچ جائیں گے اور اسے فتح کریں گے۔ پس اس اثنا میں کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے۔ اور وہ اپنی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکائے ہوئے ہوں گے کہ اچانک شیطان چیخ کر کہے گا کہ تمہارے گھروں میں مسیح دجال آ چکا ہے اور اس کا یہ اعلان جھوٹا ہوگا۔ پس جب وہ شام پہنچیں

1۔ صحیح مسلم، شرح نووی، کتاب الفتن، جلد 18، صفحہ 36، حدیث 2920، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ سنن ابن ماجہ، جلد 4، صفحہ 456، حدیث 4093، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ جامع ترمذی، جلد 6، صفحہ 421، مطبوعہ بیروت

[illegible]

[illegible] حاکم رحمہ اللہ [illegible] [illegible]

[illegible] جب مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے [illegible]

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی آبادی یثرب (مدینہ طیبہ) کی خرابی اور تباہی کا باعث ہوگی اور یثرب کی خرابی جنگ کا سبب بنے گی اور جنگ کا شروع ہونا قسطنطنیہ کی فتح کا سبب بنے گا اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے ظاہر ہونے کا سبب بنے گی۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ مارا اور کہا: قسم بخدا یہ بالکل اسی طرح حق ہے جیسا کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔(2)

امام ابو داؤد اور ترمذی رحمہما اللہ [illegible] حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات مہینوں میں ہوگا۔(3)

امام ابو داؤد، ابن ماجہ اور حاکم رحمہم اللہ نے [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: عنقریب روم تمہارے ساتھ [illegible] صلح کریں گے پھر تم اور وہ مل کر ایک دشمن سے جنگ کرو گے [illegible] تمہاری مدد کی جائے گی تم مال غنیمت حاصل کرو گے اور [illegible]

1۔ صحیح مسلم [illegible] جلد 18 صفحہ 7 [illegible]
2۔ سنن ابو داؤد [illegible] جلد 2 صفحہ 234 [illegible]
3۔ سنن ترمذی [illegible] 2238 [illegible]

[illegible] صحیح ہے۔ (1)

امام حاکم [illegible]

[illegible] (2)

امام حاکم [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] حدیث روایت کی ہے [illegible] قیامت [illegible]

[illegible] (3)

امام بیہقی [illegible] حضرت [illegible] حدیث روایت کی ہے [illegible] قیامت [illegible]

[illegible] (4)

امام [illegible] اور حاکم [illegible] حدیث روایت کی ہے [illegible]

[illegible] (5)

امام مسلم اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible]

[illegible] (6) [illegible] صحیح ہے۔

امام مسلم اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

---

1. رقم (8331) 2. [illegible]
3. رقم (8317) 4. [illegible] 5. رقم (8405)
6. صحیح مسلم [illegible]

میں طلوع ہونا شروع نہیں ہوگا۔ پھر ... یہاں تک کہ ... جیسا کہ یہ باب پہلے گزر چکا ہے۔(1)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر مسلسل قتال کرتی رہے گی۔ اور وہ دشمن پر غالب رہیں گے۔ ان کے مخالفین انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا۔ جس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی۔ اور اس کا مس کرنا ریشم کے مس کرنے کی طرح ہوگا (یعنی وہ ریشم کی طرح ملائم اور نرم و نازک ہوگی)۔ پس وہ کسی ایسے انسان کو نہیں چھوڑے گی جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا۔ مگر یہ اس کی روح کو قبض کر لے گی۔ پھر لوگوں میں سے صرف شریر اور ناکارہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی۔ امام حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔(2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا۔ جو کسی بھی ایسے شخص کو نہیں چھوڑے گی جس کے دل میں ایک ذرہ برابر تقویٰ اور عقل ہوگی۔ مگر یہ ہوا اسے قبض کر لے گی۔ اور ہر قوم ان کے ساتھ لاحق ہو جائے گی جس کی زمانہ جاہلیت میں ان کے آباء عبادت کرتے تھے۔ پھر مخلوق میں سے بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے۔ وہ نیکی کا حکم نہیں دیں گے اور نہ برائی سے روکیں گے۔ اور راستوں میں اس طرح جماع کریں گے جس طرح ... جب ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ کا ان پر غضب شدید ہو جائے گا۔ اور وہ قیامت قائم کر دے گا۔(3)

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔ لوگ اس پر لڑیں گے۔ اور سو میں سے ننانوے افراد اس کے سبب قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر آدمی یہ سمجھے گا (4) شاید میں ہی (وہ ہوں جو) نجات پا جاؤں۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: قریب ہے کہ فرات سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کر دے۔ پس جب لوگ اس کے بارے سنیں گے تو اس کی طرف چل پڑیں گے۔ تو اس کے پاس والے کہیں گے اگر ہم نے لوگوں کو چھوڑ دیا کہ وہ اس سے لے لیں تو وہ یہ سارے کا سارا لے جائیں گے۔ فرمایا: پس وہ اس پر لڑائی شروع کر دیں گے اور ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل کر دیئے جائیں گے۔(5)

امام حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ مختلف معادن ظاہر ہوں گی جن میں سے ایک معدن حجاز کے قریب ہے۔ اس کے پاس لوگوں میں سے شریر ترین لوگ آئیں گے۔ اسے فرعون کہا جاتا ہے ... اس میں کام کر رہے ہوں گے کہ اچانک اس سے سونا نکل آئے گا۔ جب اس کا نام نہیں تعجب میں ڈالے گا ...

1۔ ایضاً، ... جلد 18، صفحہ 2، (2907)

2۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن، جلد 4، صفحہ 503 (8409) دار الکتب العلمیہ بیروت   3۔ ایضاً (8407)

4۔ صحیح مسلم بشرح نووی، ... جلد 18، صفحہ 15 (2894) دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ ایضاً، جلد 18، صفحہ 16 (2895)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible]

[illegible] حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں [illegible] ظاہر ہوگی [illegible] لوگ [illegible] کی طرف جائیں گے۔ تو وہ انہیں بندروں اور خنزیروں کی حالت میں پائیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم [illegible] (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا اس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی جب [illegible] (2)

امام ابن ابی شیبہ، بخاری اور مسلم رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت

1۔ [illegible] 7، صفحہ 479، حدیث 37238 [illegible]

2۔ [illegible] 37420، 485

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک آگ جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کرے گی۔(1)

امام ابو نعیم نے الفتن میں اور طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عدن کی گہرائی سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو مغرب کی طرف اکٹھا کرے گی۔ جہاں وہ رات گزاریں گے یہ وہ بھی رات گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے وہ بھی ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔ جو کوئی ان میں سے رہ گیا اور پیچھے رہ گیا اس کے لیے ہوگی۔ پھر اس کو ہانکے گی جیسے اونٹوں کو ہانکا جاتا ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، احمد اور ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت سے قبل حضر موت سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم شام کو لازم پکڑو۔ امام ترمذی نے کہا یہ روایت حسن صحیح ہے۔(3)

یہ ارشاد باری تعالیٰ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ کے بارے میں ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریج سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب قیامت آ جائے گی تو اس وقت ان کو نصیحت کہاں نصیب ہوگی۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس کی تفسیر میں یہ ذکر کیا ہے کہ جب ان پر قیامت آ جائے گی تو ان کے لیے کیسے ممکن ہوگا کہ وہ نصیحت حاصل کریں، توبہ کریں اور عمل کریں۔(4) واللہ اعلم۔

اور ارشاد گرامی فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے بارے میں امام طبرانی، ابن مردویہ اور دیلمی رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا افضل ترین ذکر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور افضل ترین دعا استغفار ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ۔

امام ابو یعلی رحمہ اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر لازم ہے کہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور استغفار پڑھو اور ان دونوں کی خوب کثرت کرو کیونکہ ابلیس نے کہا: میں نے لوگوں کو گناہوں کے سبب ہلاک کیا ہے اور انہوں نے مجھے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور استغفار کے ذریعے ہلاک کیا ہے۔ جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں نے انہیں خواہشات کے سبب ہلاک کر دیا حالانکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

امام احمد، امام طبرانی، حاکم، ترمذی رحمہم اللہ نے نوادر الاصول میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ بھی یہ شہادت دے

1۔ صحیح بخاری، باب کیف الحشر، جلد 2، صفحہ 1034، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ مجمع الزوائد، باب ... جلد 7، صفحہ 314 (12602)، دار الفکر بیروت

3۔ سنن ترمذی مع تحفۃ الاحوذی، باب ما جاء لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار، جلد 6، صفحہ 391، دار الفکر بیروت

4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 63، دار احیاء التراث العربی بیروت

بھی حفاظت فرمایا میں یقین رکھتا ہوں ... تو اس سے کہا ... انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ... آپ ﷺ نے ... پھر ... نے فرمایا ...

امام احمد، مسلم، نسائی، ابن حبان اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس حال میں فوت ہوا کہ وہ جانتا تھا کہ لا الہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! لوگوں کو بشارت دے دو کہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام احمد، ابوداؤد، طبرانی، حاکم، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جس نے یہ شہادت دی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ کو حرام کر دیا ہے۔ (2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لا الہ الا اللہ کہا تو یہ کلمہ اسے زمانے میں سے کسی دن نفع دے گا اس سے پہلے اسے جو پہنچنا ہے پہنچ چکا ہوگا۔ (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے نامہ اعمال سے سابقہ گناہوں کو مٹا دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس کلمہ تک پہنچ جائے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی کا صدق دل سے اس شہادت پر خاتمہ ہوا کہ لا الہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس کسی کا خاتمہ ایسے روزے پر ہوا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔ اور موت کے وقت جس کا خاتمہ کسی مسکین کو کھانا کھلانے پر ہوا جس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

اور قول باری تعالیٰ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ الآیہ کے بارے عبد الرزاق، عبد بن حمید، ترمذی اور ... نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ اس آیت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ستر بار استغفار کرتا ہوں۔ (4)

امام احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید، جلد 1، صفحہ 192 (43)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ ایضاً، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 202 (47)
3۔ شعب الایمان، باب فی الایمان باللہ، جلد 1، صفحہ 109 (97)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ سنن ترمذی، ... جلد 0، صفحہ 115 (3259)، دار الفکر بیروت

روایت بیان کی ہے کہ میں حضور نبی رحمت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری بھی۔ پھر عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ [illegible] تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور تمہارے لیے بھی۔ [illegible] پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو عبیدہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد تلاوت فرمایا: فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ اور فرمایا: میری زبان اپنے گھر والوں کے لیے سخت اور ترش تھی۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے ڈرتا ہوں کہ میری زبان مجھے جہنم میں داخل کر دے گی۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو استغفار سے کہاں ہے؟ بے شک میں ہر روز اللہ تعالیٰ سے سو بار استغفار کرتا ہوں۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، نسائی، ابن سعد، ابن مردویہ اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کبھی کوئی صبح نہیں کی مگر یہ کہ میں نے اس میں سو بار اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، ابن مردویہ رحمہم اللہ نے مہاجرین میں سے ایک آدمی سے جسے اغر کہا جاتا تھا سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: "اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اس کی طرف توبہ کرو، کیونکہ میں ہر روز سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔"

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن حبان اور ابن مردویہ نے اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک میرے دل پر بھی کبھی غبار آ جاتا ہے اور میں دن میں سو بار اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور آپ رحمہم اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

ابن ماجہ، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں آتے تھے، اور آپ کہتے تھے: "رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ" اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور مجھ پر نظر رحمت فرما، بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ آپ ﷺ سو بار کہا کرتے تھے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: "اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ" (4)

امام ابن ابی شیبہ، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ

1۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب اثبات خاتم النبوۃ، جلد 15، صفحہ 81 (2346)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ مستدرک حاکم، کتاب الدعاء، جلد 1، صفحہ 691 (1882)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر، باب استحباب الاستغفار، جلد 17، صفحہ 20 (2702)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ [illegible] جلد 9، صفحہ 7 [illegible]

[illegible] (1)

امام [illegible] نے [illegible] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ [illegible] دنیا میں وَمَثْوَاكُمْ [illegible] آخرت میں [illegible]

تمہارے [illegible] ہوتا ہے۔

امام [illegible] نے [illegible] اور آرام کرنے کی جگہ کا معنی کیا ہے۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝

"اور اہل ایمان کہتے ہیں کیوں نہ اتاری گئی کوئی سورت (جہاد کے بارے میں) پس جب اتاری جاتی ہے کوئی واضح سورت اور اس میں جہاد کا ذکر ہوتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں ان لوگوں کو جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہوتا ہے کہ وہ تکتے ہیں آپ کی طرف جیسے تکتا ہے جس پر موت کی غشی طاری ہو۔ پس ان کے لیے بہتر یہ تھا کہ اطاعت کرتے اور بھلی بات کہتے۔ پھر جب حکم قطعی ہو چکا تو اگر وہ سچے رہتے اللہ تعالیٰ سے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا۔ پھر تم سے یہی توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم فساد برپا کرنے لگو زمین میں اور قطع کر دو اپنی قرابتوں کو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے پس انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے قرآن میں یا ان کے دلوں پر قفل لگا دیے گئے ہیں"۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ الآیہ

1۔ [illegible] جلد [illegible] صفحہ 117 [illegible]

کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے [illegible] روایت کیا ہے [illegible] صدقہ کا حکم [illegible] منسوخ [illegible] ہے [illegible] آیت کریمہ میں [illegible] ہے۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے [illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اہل ایمان [illegible] اللہ [illegible] صدقہ [illegible] اور جب [illegible] نازل ہوئی [illegible] آپ کی طرف [illegible] جس پر [illegible] جاری [illegible] انسانوں کی جانب سے [illegible] ہے۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ [illegible] ہے پھر کلام منسوخ ہو گیا [illegible] فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا (1) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول [illegible] کی اطاعت [illegible] ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] کو [illegible] منسوخ ہو گیا۔ (2)

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا۔ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا الآیۃ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے [illegible] اللہ [illegible] انہوں نے [illegible] نہیں کی [illegible] (4)

امام عبد بن حمید نے [illegible] رحمہ اللہ سے اس آیت کے بارے یہ قول بیان کیا ہے [illegible] آیت [illegible] نازل ہوئی۔

امام [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا [illegible] آپ نے [illegible] فرمایا [illegible] کیسی ہے؟ [illegible] اور [illegible] قریش کی ایک [illegible] ہے آپ نے فرمایا [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible] کی [illegible] بیان کی [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں [illegible] صحابہ کرام نے [illegible] آپ نے [illegible] آیت پڑھی: ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ [illegible]

1۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 28، صفحہ 55 [illegible]

2۔ [illegible] جلد 28، صفحہ 66

3۔ مستدرک حاکم [illegible] جلد 2، صفحہ 279، (3005) [illegible]

4۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 28، صفحہ 67

بے شک رحم رحمٰن کی شاخ ہے۔ وہ قیامت کے دن آئے گی عرش کے نیچے سے، اس کی زبان میں فصاحت ہوگی، اس کو جوڑنے والے سے جوڑا جائے گا اور توڑنے والے سے توڑا جائے گا۔ (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ... سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رحم رحمٰن کے ساتھ معلق ہے، وہ کہتی ہے: اے اللہ! جس نے مجھے جوڑا تو اسے جوڑ، اور جس نے مجھے توڑا تو اسے توڑ۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، امام ترمذی اور حاکم رحمہم اللہ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے اور بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں رحمٰن ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا اور اس کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ پس جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی میں نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی، اور جس نے اس کے ساتھ قطع تعلقی کی میں نے اس کے ساتھ قطع تعلق کر لیا، جس نے اسے برقرار رکھا میں نے بھی اسے برقرار رکھا۔ (3)

علامہ بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ہم عرفہ کی شام رسول اللہ ﷺ کے پاس حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہم قطع رحمی کرنے والے کو اپنے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتے، وہ ہمارے پاس سے اٹھ جائے۔ پس ہم میں سے ایک نوجوان اٹھ کر چلا گیا جو ... بیٹھا ہوا تھا۔ اپنی خالہ کے پاس گیا تو اس نے پوچھا تم کیسے آئے ہو؟ تو اس نے وہ سب کچھ بتایا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، پھر وہ واپس آیا اور آپ ﷺ کی مجلس میں جا کر بیٹھ گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: تجھے کس چیز نے ... کو ملنے سے اٹھایا ہے؟ پس اس نے آپ ﷺ کو وہ بتایا جو اس نے اپنی خالہ سے کہا اور جو خالہ نے کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، اچھا کیا۔ خبردار! ہوا کے ساتھ رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔ (4)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: قطع رحمی کے علاوہ ہر گناہ کی سزا موخر کی جاتی ہے اور قطع رحمی کرنے والے کو جلد سزا دی جاتی ہے۔ (5)

امام حاکم نے حضرت ... سے روایت بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی تو میں اہل

1 ایضاً جلد 13 ص 65 (2040)

2 شعب الایمان بیہقی جلد 6 ص 218 (7936) دار الکتب العلمیہ بیروت

3 ... جلد 14 ص ... (7907) ...

4 شعب الایمان بیہقی جلد 6 ص 223 (7962)

5 ایضاً جلد 6 ص 224 (7966)

اچانک ایک دیہاتی آپ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کی سواری کی مہار تھام لی۔ پھر عرض کی: آپ مجھے بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ... نے عرض کی کہ آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت کے قریب کر دے ... تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، ... زکوٰۃ دے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے ... حاکم نے کہا ہے: یہ روایت صحیح ہے۔(1)

امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں رحمٰن ہوں اور یہ رحم ہے (اس کا نام) میں نے اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ پس جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی میں بھی اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا۔ اور جس نے اس کے ساتھ قطع تعلقی کی میں اس کے ساتھ قطع تعلق کروں گا۔ حاکم نے کہا ہے: یہ روایت صحیح ہے۔(2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم، رحمٰن کا ایک جزو اور شاخ ہے۔ پس جس نے اس سے صلہ رحمی کی اللہ تعالیٰ اس سے صلہ رحمی کرے گا اور جس نے اس کے ساتھ قطع رحمی کی اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ قطع تعلق کرے گا۔ حاکم نے کہا ہے: یہ روایت صحیح ہے۔(3)

امام بخاری، مسلم اور بیہقی رحمہم اللہ نے الادب والصلۃ میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ پس جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی اللہ تعالیٰ اس سے صلہ رحمی کرے گا اور جس نے اس کے ساتھ قطع تعلقی کی اللہ تعالیٰ بھی اس سے قطع تعلق کرے گا۔

امام ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی اور حاکم رحمہم اللہ (ان دونوں نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے) اور بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث بیان کی ہے: رحم کرنے والے، رحمٰن بھی ان پر رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ رحم، رحمٰن کی ایک شاخ ہے۔ پس جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی اللہ تعالیٰ اس سے صلہ رحمی کرے گا اور جس نے اس کے ساتھ قطع تعلقی کی اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ قطع تعلق کرے گا۔(4)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ ﷺ اس وقت تقریباً چالیس آدمیوں کے ہمراہ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے لیے فتوحات ہوں گی، بے شک تمہاری مدد کی جائے گی اور تم ملک اور مال غنیمت حاصل کرو گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پالے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم دے، برائی سے منع کرے اور صلہ رحمی کرے۔ اس کی مثال جو حق کے سوا اپنی قوم کی مدد کرتا ہے اس اونٹ کی طرح ہے جو گر جاتا ہے اور وہ اپنی دم کے ساتھ کھینچا جاتا ہے۔ حاکم نے کہا ہے: یہ روایت صحیح ہے۔(5)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ

1۔ مستدرک حاکم، کتاب البر والصلۃ، جلد 4، صفحہ 165 (7263)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مستدرک حاکم، کتاب البر والصلۃ، جلد 4، صفحہ 173 (7265)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ ایضاً (7266)　4۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 179 (7273)　5۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 176 (7275)

مجھے کوئی نصیحت فرما دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو اور لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے(1)۔

امام ابن ابی شیبہ، حاکم رحمہما اللہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو، رات کے وقت نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے(2)۔

امام احمد، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن حبان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں مجھے فرحت ہوتی ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ سو آپ مجھے ہر شے کے بارے میں بتائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شے پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ میں نے عرض کی: مجھے ایسے امر کے بارے میں آگاہ فرمائیے کہ جب میں اس کے مطابق عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور رات کے وقت اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، پھر سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے(3)۔

امام طبرانی اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کو آباد کرتا ہے اور ان کے لیے اموال کی کثرت کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا کیا ان کی طرف بغض کی نظر سے نہیں دیکھا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اس طرح کیسے ممکن ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کے سبب۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے(4)۔

امام طیالسی، ابو محمد زنجویہ اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے نسبوں کو پہچانو، اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو کیونکہ رشتہ داری کے لیے کوئی قرب نہیں جب تو نے اس سے قطع تعلق کر لیا اگرچہ وہ قریب ہی ہو، اور اس کے لیے کوئی دوری نہیں جب تو نے اس سے صلہ رحمی کی اگرچہ وہ بعید ہو۔ حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے(5)۔

امام ابن ابی شیبہ اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز رشتہ داری حاضر ہوگی اس طرح جیسے تکلا ٹیڑھا ہوتا ہے اور بڑی فصیح زبان کے ساتھ گفتگو کرے گی۔ پس جس نے اس سے صلہ رحمی کی اس سے صلہ رحمی کی جائے گی اور جس نے اس سے قطع تعلق کیا اس سے قطع تعلقی کی جائے گی۔ حاکم نے کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے(6)۔

1۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 178 (7276)　2۔ مستدرک حاکم، کتاب البر والصلۃ، جلد 4، صفحہ 176 (7277)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ ایضاً (7278)　4۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 177 (7282)　5۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 178 (7283)　6۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 179 (7286)

ارشاد باری تعالیٰ [illegible] فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ [illegible] عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم [illegible] [illegible] أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ۔

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے کتاب الصمت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ علم کو ظاہر کریں گے اور عمل ضائع کر دیں گے اور زبانوں کے ساتھ ایک دوسرے سے محبت کریں گے اور دلوں کے ساتھ ایک دوسرے سے بغض رکھیں گے اور رشتہ داری کے معاملات میں قطع تعلقی کریں گے تو ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی ہے۔ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ۔

ارشاد باری تعالیٰ: أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝ اس کے بارے میں اسحاق بن راہویہ، ابن سعد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی تو اہل یمن میں سے ایک نوجوان نے کہا: بلکہ ان پر قفل (تالے) دیئے گئے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی انہیں کھولے گا یا انہیں کشادہ کرے گا۔ یہ بات حضور ﷺ کے دل میں رہی [illegible] یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے [illegible] تو آپ نے اس سے مدد چاہی (1)۔

امام دارقطنی نے الافراد میں اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا: أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک نوجوان حاضر تھا، اس نے عرض کی: بلکہ قسم بخدا! ان پر قفل لگا دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انہیں کھولتا ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امیر المؤمنین بنایا گیا تو آپ نے اس نوجوان کے بارے میں دریافت کیا تاکہ اس سے مدد طلب کریں تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ کے بارے میں کہا: قسم بخدا! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے قرآن کریم میں زجر و توبیخ موجود ہے [illegible] قوم نے اس میں غور و فکر نہیں کی [illegible] قرآن کی متشابہات کو پکڑا اور اس کے سبب وہ ہلاک ہو گئے (2)۔

امام ابن جریر اور ابن المنذر رحمہما اللہ نے حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہر بندے کی چار آنکھیں ہوتی ہیں، دو آنکھیں اس کے چہرے میں ہیں جن کے ساتھ وہ اپنی دنیا اور جو چیزیں اس کی معیشت کی اصلاح کرتی ہیں انہیں دیکھتا ہے اور دو آنکھیں اس کے دل میں ہیں جن کے ساتھ وہ اپنے دین اور جن چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے غیب سے اس کا وعدہ فرمایا ہے انہیں دیکھتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے خیر و بھلائی کا ارادہ فرمائے تو

1۔ [illegible] جلد 26، صفحہ 58 [illegible]

2۔ [illegible]

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ
الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ
كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
إِسْرَارَهُمْ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَ
أَدْبَارَهُمْ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ
فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ

[illegible]

76

سے کہا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے پوشیدہ مشورے ظاہر فرما دیئے۔ پھر اس وقت ان کا کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور چہروں اور پشتوں پر ماریں گے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جو اللہ کو ناراض کرتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى کے بارے میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے دشمن اہل کتاب ہیں۔ وہ حضور نبی رحمت ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے اوصاف پہچانتے ہیں اور آپ کا ذکر تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور پھر وہ آپ کا انکار کرتے ہیں۔ اَلشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ کے بارے میں فرمایا: شیطان نے ان کے لئے مزین کر دیا۔ اور ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ فرمایا: اس سے مراد منافقین ہیں (1)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریج رحمہ اللہ سے مذکورہ آیت کے بارے میں قول نقل کیا ہے: یہ منافقین ہیں، جو ہدایت سے پھر گئے۔ پہچان لینے کے بعد کہ حضرت محمد ﷺ حق پر ہیں۔ اَلشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى لَهُمْ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی مہلت دی اور ان کو ڈھیل دی۔ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں کو کہا جنہوں نے ناپسند کیا جو اللہ نے اتارا، فرمایا: یہودی حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے منافقین کو کہتے ہیں۔ اور وہ ان کے ساتھ بھی مشورے کیا کرتے تھے۔ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ کہ ہم تمہاری بعض باتوں میں اطاعت کریں گے کہ وہ جانتے ہیں کہ محمد ﷺ نبی ہیں۔ انہوں نے کہا یہودیت میں ایک دین ہے۔ یہ منافقین یہودیوں کی ان باتوں میں اطاعت کریں گے جن کے بارے میں یہودیت نے حکم دیا ہے۔ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے ہر مخفی عمل کو جانتا ہے۔ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ فرمایا: یہ موت کے وقت ہوگا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ فرمایا: ان سے مراد منافقین ہیں (2)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ کے بارے انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے چہروں اور ان کی پشتوں پر [illegible] کر کے ہے جو کہ بیان فرمایا ہے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝۲۹ وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ؕ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 70-69، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 69

الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝

"کیا خیال کرتے ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے کہ اللہ تعالیٰ (کبھی) ظاہر نہیں کرے گا ان کے دلی کینوں کو۔ اور اگر ہم چاہیں تو آپ کو دکھا دیں یہ لوگ سو آپ پہچان تو چکے ہیں ان کو ان کے چہرے سے۔ اور آپ ضرور پہچان لیا کریں گے انہیں ان کے انداز گفتگو سے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہارے اعمال کو۔ اور ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں تاکہ ہم دیکھ لیں تم میں سے جو مصروف جہاد رہتے ہیں اور صبر کرنے والے ہیں۔ اور ہم پرکھیں گے تمہارے حالات کو۔ بے شک جو لوگ خود بھی کفر کرتے رہے اور لوگوں کو بھی روکتے رہے اللہ کی راہ سے اور مخالفت کرتے رہے رسول (کریم) کی باوجودیکہ ظاہر ہو چکی تھی ان کے لیے ہدایت وہ قطعاً اللہ تعالیٰ کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو اکارت کر دے گا"۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ کا معنی یہ ہے کیا خیال کرتے ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ظاہر نہیں کرے گا یعنی ان کے خبث نیت اور اس حسد کو جو ان کے دلوں میں موجود ہے (اسے ظاہر نہیں کرے گا) پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو منافقین کے بارے آگاہ فرمایا اور آپ ﷺ منافقین میں سے ہر آدمی کو اس کے نام سے پکارتے تھے۔

امام ابن مردویہ اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ کے بارے فرمایا کہ آپ انہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھنے کے سبب ضرور پہچان لیں گے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں منافقین کو صرف حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے کے سبب پہچانتے تھے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فضیل نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ تو آپ رو پڑے اور یہ کہنے لگے: ہمیں معاف فرما، ہمارے عیب چھپا دے اور ہمارے حالات کو نہ پرکھ (اعلان نہ کر)

"اَللّٰهُمَّ عَفْنَا وَاسْتُرْنَا وَلَا تَبْلُ اَخْبَارَنَا"۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا
أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ
كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ
الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ
أَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾ إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هَا أَنتُمْ
هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ
فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِن تَتَوَلَّوْا
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ [illegible]

امام ابن نصر مروزی [illegible] حضرت ابوالعالیہ [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے [illegible] أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ [illegible] إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ (النساء: 48) [illegible] مغفرت کی امید رکھتے۔

امام [illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ [illegible] فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ [illegible] (2)

امام عبد بن حمید [illegible] فَلَا تَهِنُوا [illegible] وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ [illegible] (3)

[illegible] (4)

امام خطیب [illegible] فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ [illegible]

1۔ [illegible] 74-73 [illegible]

2۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

تمت بالخیر

[illegible]

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

[illegible]

سورۃ الفتح مدنیۃ ۴۸ — آیاتہا ۲۹ — رکوعاتہا ۴

امام ابن مردویہ، نحاس اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ سورۂ فتح مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام ابن اسحاق، حاکم اور ذہبی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے دلائل میں حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان دونوں سے یہ قول نقل کیا ہے۔ سورۂ فتح مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان حدیبیہ کے بارے میں اول سے آخر تک نازل ہوئی (1)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی نے شمائل میں، نسائی اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال اپنے سفر کے دوران سورۂ فتح اپنی سواری پر پڑھی اور اس میں ترجیع کی یعنی آواز کو دہرایا (2)۔

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے مصنف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فجر کی نماز میں اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا کی قراءت کی (3)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾

"یقیناً ہم نے آپ کو شاندار فتح عطا فرمائی ہے تاکہ دور فرما دے آپ کے لیے اللہ تعالیٰ جو الزام آپ پر (ہجرت سے) پہلے لگائے گئے اور جو (ہجرت کے) بعد لگائے گئے اور مکمل فرما دے اپنے انعام کو آپ پر اور چلائے آپ کو سیدھی راہ پر۔ اور تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی ایسی مدد فرمائے جو زبردست ہے۔"

امام مالک، احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن حبان اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو میں نے کسی شے کے بارے میں آپ ﷺ سے تین دفعہ سوال کیا لیکن آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور تمام لوگوں سے آگے نکل گیا۔

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 3 (11) 499، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ صحیح بخاری، کتاب المغازی، جلد 2، صفحہ 612، وزارت تعلیم اسلام آباد
3۔ مصنف عبد الرزاق، باب القراءۃ فی صلاۃ الصبح، جلد 2، صفحہ 76، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے [illegible] طلب فرمایا [illegible] کنویں میں [illegible] ضرورت

کے مطابق پانی [illegible] (1)

امام بیہقی [illegible] حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ [illegible] حدیبیہ سے واپس تشریف [illegible]

[illegible] فتح عظیم [illegible]

[illegible] سورۃ فتح [illegible] (2)

امام سیوطی [illegible] انا فتحنا لک فتحا مبینا [illegible] حدیبیہ کے بارے میں نازل ہوئی [illegible]

[illegible]

2۔ دلائل النبوۃ [illegible] 4/160 [illegible]

[illegible]

[illegible] إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا [illegible]

[illegible] إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا [illegible]

[illegible] إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ [illegible]

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

امام ابن منذر اور امام طبرانی نے اوسط میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ عبادت میں مشغول رہتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم پرانی مشک کی طرح ہو جاتے۔ تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ قیام کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک پھٹ جاتے تھے۔ تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: کیا ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (1)

امام بزار، بیہقی اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک ورم آلود ہو جاتے۔ تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف نہیں فرما دیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (2)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک ورم آلود ہو جاتے تھے۔ (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے تو آپ سے عرض کی گئی: کیا آپ اتنی مشقت کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہوں کی مغفرت فرما دی ہے؟ تو آپ ﷺ فرماتے: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (4)

امام حسن بن سفیان اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ آپ فرماتی ہیں: حضور نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو جاتے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ یہ عبادت کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہوں کی مغفرت فرما دی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (5)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن بشر بن قحیف رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے میرے باپ نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ

1۔ تاریخ ابن عساکر، باب اذا کلمہ، جلد 4، صفحہ 143، دارالفکر بیروت
2۔ سنن بیہقی، جلد 1، صفحہ 73 (2893) دارالکتب العلمیہ بیروت　　3۔ تاریخ ابن عساکر، باب ذکر الکلام فیما جاء فی 138
4۔ شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ، جلد 4، صفحہ 186 (1495) دارالکتب العلمیہ بیروت
5۔ تاریخ ابن عساکر، جلد 4، صفحہ 141

نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے۔ تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ اتنی عبادت کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟(1)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے اوسط میں حسن سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبادت کرتے یہاں تک کہ آپ پرانی مشک کی طرح ہو گئے۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو کیا چیز ہے جو اس ساری مشقت پر آپ کو ابھارتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟(2)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے حلیہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت چار رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔ پھر آپ مسلسل جاری رکھتے تھے اور پھر آپ ﷺ نماز اتنی طویل کرتے یہاں تک کہ مجھے آپ پر ترس آنے لگتا۔ تو میں عرض کرتی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہوں کی مغفرت فرما دی ہے۔ تو آپ ﷺ فرماتے: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟(3)

رہا ارشاد گرامی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا تو اس کے بارے امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد فتح مکہ، فتح خیبر اور فتح طائف ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

"وہی ہے جس نے اتارا اطمینان اہل ایمان کے دلوں میں تاکہ وہ اور بڑھ جائیں (قوت) ایمان میں اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ۔ اور اللہ کے زیر فرمان ہیں سارے لشکر آسمانوں اور زمین کے۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بہت دانا ہے"۔

امام ابن جریر، ابن منذر، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ السکینۃ سے مراد رحمت ہے۔ اور لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ کے بارے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اس شہادت کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس جب مومنین نے اس کی تصدیق کی تو اس نے ان کے لیے نماز کا اضافہ کر دیا۔ پھر جب اس کی تصدیق کی تو اس نے ان میں زکوٰۃ کا اضافہ کر دیا۔ پس جب انہوں نے اس کی تصدیق کی تو اس نے ان میں روزہ کا اضافہ کر دیا۔ پھر جب اس کی تصدیق کر چکے تو ان کے لیے حج کا اضافہ ہو گیا۔ جب اس کی تصدیق کر چکے تو ان میں جہاد کا اضافہ ہو گیا پھر اسی طرح ان

1۔ صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین، جلد 2، صفحہ 142
2۔ مجمع الزوائد، جلد 4، صفحہ 143
3۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 8، صفحہ 289، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible]

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا
عَظِيمًا ۝ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ
الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝ وَلِلَّهِ جُنُودُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

[illegible]

[illegible] ما تقدم من ذنبك وما تأخر [illegible]

[illegible]

[illegible] تو یہ آیت نازل ہوئی لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا (1)

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ [illegible] یا رسول اللہ ﷺ [illegible] لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] (2)

[illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible] إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا [illegible] رسول اللہ ﷺ کے اصحاب [illegible] لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ [illegible] (3)

إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

”بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر (اپنی رحمت کی) خوشخبری دینے والا (عذاب سے) بروقت ڈرانے والا۔ تاکہ (اے لوگو!) تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور تاکہ تم ان کی مدد کرو اور دل سے ان کی تعظیم کرو اور پاکی بیان کرو اللہ کی صبح و شام“۔

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

1۔ [illegible] صفحہ 159، [illegible] بیروت

2۔ مستدرک حاکم، [illegible] جلد 2، صفحہ 499 (3713)، [illegible] العلمیہ

3۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 26، صفحہ 92، [illegible] بیروت

سے جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اسے ڈراتے ہیں۔ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فرمایا تاکہ (اے لوگو) تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر، اس کے وعدے، حساب، دوبارہ اٹھائے جانے، جنت کے ساتھ ایمان لاؤ۔ وَتُعَزِّرُوْهُ فرمایا تاکہ تم اس کی مدد کرو۔ وَتُوَقِّرُوْهُ یعنی تاکہ تم دل سے حضور ﷺ کی عزت کو عظیم کرو اور ان کی عظمت و شان اور ان کے شرف و عظمت کی تعظیم کرتے ہوئے فرمایا۔ بعض قراتوں میں اس طرح ہے ''وَيُسَبِّحُوا اللّٰهَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا'' (1)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ وَتُعَزِّرُوْهُ فرمایا: تاکہ تم اس کی مدد کرو۔ وَتُوَقِّرُوْهُ تاکہ وہ اس کی تعظیم کریں۔ (2)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم بیان کیا ہے: وَتُعَزِّرُوْهُ یعنی تم اس کی بزرگی اور عظمت شان کو بیان کرو۔ وَتُوَقِّرُوْهُ اور تم اس کی تعظیم کرو۔ یعنی محمد ﷺ کی عظمت و شان بیان کرو اور آپ کی تعظیم کرو۔ (3)

امام ابن ابی حاتم، حاکم، ابن مردویہ رحمہم اللہ اور الضیاء نے المختارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بیان کی ہے کہ وَتُعَزِّرُوْهُ فرمایا تم آپ کے سامنے تلوار کے ساتھ جہاد کرو۔ (4)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ضمن میں یہ معنی بیان کیا ہے تم آپ کی معیت میں تلوار کے ساتھ جنگ کرو۔ (5)

امام ابن عدی، ابن مردویہ، خطیب اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے تاریخ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی وَتُعَزِّرُوْهُ تو حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا مفہوم ہے: ''تاکہ تم اس کی مدد کرو''

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ آیت پڑھتے لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فرمایا آپ یہ کہا کرتے تھے: جب تیرا عمل اعمال ہو جائے تو تم اسے یاد پر محمول کرو کیونکہ سارے کا سارا قرآن اسی پر محمول ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے۔ وَتُسَبِّحُوْهُ یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں اس کی ذات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے۔ (6)

امام ابو عبید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ہارون رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 87، داراحیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً　3۔ ایضاً

4۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، سورۃ الفتح، جلد 2، صفحہ 500 (3715)، دارالکتب العلمیہ بیروت

5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 88　6۔ ایضاً

۔۔۔ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا۔

۔۔۔ [illegible] ۔۔۔

"سبحوا اللہ بکرۃ واصیلا"

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ۚ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ⑩

"بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں در حقیقت وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ پس جس نے توڑ دیا اس بیعت کو تو اس کے توڑنے کا وبال اسی کی ذات پر ہوگا اور جس نے ایفا کیا اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا تو وہ اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا۔"

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ ان الذین یبایعونک سے مراد ہے جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں حدیبیہ کے دن (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ان الذین یبایعونک سے مراد وہ صحابہ ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے روز حضور ﷺ کی بیعت کی (2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے جو روایت بیان کی ہے کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت تھی جب کہ آپ ﷺ پر یہ آیت نازل کی گئی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ آیت۔ حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت وہ تھی جس پر لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اور حق کی اطاعت کے لیے آپ ﷺ کی بیعت کی تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت یہ تھی کہ میری بیعت کرو جب تک میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کروں۔ جب میں اس کی نافرمانی کروں تو پھر تم پر میری پیروی کرنا لازم نہیں۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیعت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اور حق کی اطاعت و پیروی کے لیے بیعت کرو۔ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اور حق کی اطاعت کے لیے تھی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے یداللہ فوق ایدیھم (10) یعنی ان کے ہاتھوں پر ہے کہ وہ فرار نہ ہوں گے۔

امام احمد اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی اس پر کہ ہم تنگدستی و خوشحالی اور کسل مندی کے ہر قسم کے حالات میں آپ کا ارشاد سنیں گے اور حکم

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 92، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

کی تکمیل، دین کے غلبہ اور فتوحات پر شکرانے کے حالات میں منتقل ہو رہے ہیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہوں گے۔ اور اس پر بیعت ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ ان کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت ان کے سامنے رکاوٹ نہیں بنے گی۔ وہ اس بات پر بیعت کر رہے ہیں کہ ہم آپ کی مدد کریں گے جب آپ ہمارے پاس تشریف لے آئیں گے اور ہم آپ کی ہر اس شے سے حفاظت کریں گے جس سے ہم اپنی جانوں، بیویوں اور اولادوں کی حفاظت کرتے ہیں اور ہمارے لیے جنت ہو گی۔ پس جس نے وعدہ وفا کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے وعدہ وفا کرے گا اور جس نے توڑ دیا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی ذات پر ہو گا۔

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿۱۱﴾

"عنقریب آپ سے عرض کریں گے وہ دیہاتی جو پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے کہ ہمیں بہت مشغول رکھا ہمارے مالوں اور اہل و عیال نے پس ہمارے لیے معافی طلب کریں۔ (اے حبیب!) یہ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں۔ آپ (انہیں) فرمائیے کون ہے جو اختیار رکھتا ہو تمہارے لیے اللہ کے مقابلے میں کسی چیز کا اگر ارادہ فرمائے تمہارے لیے کسی ضرر کا یا ارادہ فرمائے تمہارے لیے کسی نفع کا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے پوری طرح باخبر ہے"۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت جویبر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب حدیبیہ سے واپس تشریف لائے اور خیبر کی جانب چلے تو بعض دیہاتی لوگ آپ ﷺ سے پیچھے رہ گئے اور وہ اپنے گھروں سے جا ملے لیکن جب انہیں یہ خبر موصول ہوئی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے خیبر فتح کر لیا ہے تو وہ بھی آپ کی طرف چل پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو حکم ارشاد فرمایا کہ جو لوگ بھی آپ سے پیچھے رہے ان میں سے کسی کو بھی خیبر کے مال غنیمت میں سے کچھ عطا نہ فرمائیں۔ اور جو اس جنگ میں شریک ہوئے ہیں انہیں میں ہی اس کا مال غنیمت تقسیم فرمائیں۔ اسی کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو جو حکم ارشاد فرمایا ہے کہ آپ سے پیچھے رہ جانے والوں میں سے کسی کو خیبر کے مال غنیمت میں سے کوئی شے بھی عطا نہ کریں (وہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ کے

[illegible]

بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَ
زُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ
لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ
مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ
مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُلْ
لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ
تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible] نے [illegible] جب [illegible] جائے [illegible] اجازت دو کہ تمہارے پیچھے [illegible] آئیں [illegible] کے [illegible] عقلوں [illegible]

[illegible] تھا [illegible] بہت کم سمجھتے ہیں۔

[illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible] ارشاد باری تعالیٰ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ زُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ کے بارے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ [illegible] حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے بارے میں یہ گمان کر لیا ہے [illegible] اپنے گھر والوں کی طرف [illegible] ہلاک کر دیئے جائیں گے [illegible] پیچھے رہ گئے [illegible] سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا کے بارے فرمایا [illegible] تمہارے ساتھ [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] پہلے [illegible] غنیمت جہاد کے واسطے [illegible] ان لوگوں کے لیے تو [illegible] حدیبیہ میں تھے [illegible] قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ [illegible] کی طرف بلایا گیا [illegible] جہاد میں رغبت [illegible] اللہ تعالیٰ نے معذور لوگوں کے عذر [illegible] لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ (النور: 61) [illegible] حرج ہے [illegible] بیمار پر کوئی حرج ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ [illegible] ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ [illegible] کہ رسول اللہ ﷺ ہرگز [illegible] لوٹ کر نہیں آئیں گے

[illegible] حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ [illegible] چاہتے ہیں کہ [illegible] کتاب اللہ [illegible] مسلمانوں کو جہاد سے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] شَدِيْدٍ کے بارے [illegible] سے مراد فارس ہے۔ (1)

[illegible] سعید بن منصور، ابن جریر [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ [illegible] سے مراد فارس اور روم ہے۔ (2)

1۔ [illegible] 26 [illegible] 35 [illegible] 2۔ [illegible]

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ کے بارے میں آپ نے فرمایا۔ ان سے مراد بارز یعنی کرد قوم ہے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے تفسیر میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد فارس کے بت پرست اور مجوسی ہیں۔

امام ابن منذر اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد بنو حنیفہ ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ (ابو ہریرہ فرماتے ہیں) وہ ابھی تک نہیں آئے۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

"فرمائیے ان پیچھے چھوڑے جانے والے بدوی عربوں کو عنقریب تمہیں دعوت دی جائے گی ایک ایسی قوم سے جنگ کی جو بڑی سخت جنگجو ہے تم ان سے لڑائی کرو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ پس اگر تم نے اس وقت اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اچھا اجر دے گا۔ اور اگر تم نے (اس وقت بھی) منہ موڑا جیسے تم نے پہلے منہ موڑا تو تمہیں اللہ تعالیٰ دردناک عذاب دے گا"۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے۔ آپ نے مدینہ طیبہ کے دیہاتی مسلمانوں سے جہینہ اور مزینہ سے قتال کو بلایا جنہیں حضور نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ کی طرف خروج کے لیے بلایا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں جنگ فارس کی طرف دعوت دی اور فرمایا: "تم اطاعت کرو گے جب تمہیں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) بلائیں گے تو یہ تمہاری جانب سے حضور نبی کریم ﷺ سے پیچھے رہنے کے جرم کی توبہ ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اجر حسن عطا فرمائے گا۔ اور اگر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے تمہیں دعوت دی اور اگر تم نے اس وقت بھی منہ موڑا جیسا کہ تم نے پہلے منہ موڑا تھا جب تمہیں حضور نبی کریم ﷺ نے دعوت دی تھی۔ تو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ دردناک عذاب دے گا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ میں قوم سے مراد اہل فارس اور روم ہیں۔

عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اسی کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ قوم سے مراد بت پرست ہیں۔

فریابی اور ابن مردویہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ قوم سے مراد ہوازن اور بنو حنیفہ ہیں۔

[illegible]

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ
حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ
السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً
يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً
تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ
آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا
عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ
الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ
اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible] لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible]

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک یہ خبر پہنچی کہ لوگ اس درخت کے پاس آتے ہیں اور اس کے نیچے نماز پڑھتے ہیں تو آپ نے اسے کاٹنے کا حکم دیا تو وہ درخت کاٹ دیا گیا۔

امام بخاری اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت طارق رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا ... شجرہ ... تو انہوں نے فرمایا: مجھے میرے والد نے بتایا ... پھر حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ... اور اس کے بعد ... ہم اس کو بھول گئے ... (1)

امام بخاری، مسلم، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اصحاب شجرہ (درخت کے نیچے بیعت کرنے والے) ایک ہزار تین سو تھے۔ (2)

امام سعید بن منصور، بخاری، مسلم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: حدیبیہ کے دن ہم ایک ہزار چار سو تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تم اہل زمین سے بہتر ہو۔ اَنْتُمْ خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ (3)

امام بیہقی نے حضرت سعید بن مسیب ... سے، اور مسلم، ابن مردویہ اور بیہقی نے دلائل میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ... ہم حدیبیہ کے دن ... تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: تم اہل زمین سے بہتر ہو۔ (4)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے ان کے باپ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ درخت کے نیچے بیعت میں چودہ سو افراد شریک ہوئے۔

امام بخاری نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ (ان سے پوچھا گیا:) آپ کس چیز پر بیعت کرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا: موت پر۔ (5)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ حدیبیہ کے مقام پر اترے تو وہاں آپ ﷺ کے پہنچنے کے سبب قریش گھبرا گئے، تو آپ ﷺ نے یہ پسند فرمایا کہ اپنے اصحاب میں سے کوئی آدمی ان کی طرف بھیجیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کی طرف بھیجنے کے لیے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ... اور مکہ میں بنی عدی بن کعب کا کوئی آدمی بھی موجود نہیں ہے۔ اگر ... تو ... میرے لیے ... آپ حضرت

1۔ صحیح بخاری، باب غزوۃ الحدیبیہ، جلد 2، صفحہ 600، مطبوعہ ... 2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 102

3۔ صحیح مسلم ... جلد 13، صفحہ 14 ...

5۔ صحیح بخاری ... جلد 2، صفحہ 599 ...

[illegible] ... ہو گئے۔ ... [illegible]
دیں گے۔ آپ ... مشورہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور انہیں قریش کی
طرف بھیجا اور ... کہ ... ہم ... کے لیے نہیں آئے ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں۔ اور انہیں اسلام
کی طرف دعوت دو۔ اور آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حکم دیا ... مکہ ... مومن مردوں اور مومن عورتوں کے
پاس جاؤ ان کے پاس جو ... کہ وہ ... اور انہیں ... جلد ... ہے۔ ... سے
... جہاں ... میں ... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قریش کی طرف گئے اور انہیں
... اطلاع ... آپ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی دعوت دی ... وہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ... فرمایا ... روح القدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ... ہوئے ہیں ... آپ کو بیعت کا حکم
دیا ... اللہ تعالیٰ ... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کرو۔ ... اطلاع ... ہاتھوں ... سے
... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ... آپ ... درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ ... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر
اس بات کی بیعت کی کہ وہ ... اور ... نہیں ... اللہ تعالیٰ نے قریش ... اس
تمام مسلمانوں ... جنہیں ... اور انہیں ... صلح کی دعوت دی۔ (1)

امام مسلم ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا ہم
حدیبیہ کے دن ... تھے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک
تھامے ہوئے تھے اور آپ ... درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ انہوں نے فرمایا ہم نے اس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیعت کی کہ ہم نہیں بھاگیں گے ... موت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نہیں کی۔ (2)

امام ... مسلم ... نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ... ہوئے
... کے لیے بیعت ... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے بیعت لے رہے تھے ... آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ... سے ... اٹھائے ہوئے تھا ... ہم نے موت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نہیں
کی۔ ... اس بات پر بیعت کی کہ ہم ... نہیں کریں گے۔ (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے ... حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ... ابو سنان اسدی تھا ... آئے ... عرض
کی ... آگے بڑھائیے ... آپ ... بیعت کرتا ہوں ... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ... فرمایا ...

1۔ ... 153،34 ... دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ صحیح مسلم ... 20 ... 401 ... دار ... بیروت
3۔ صحیح مسلم ... 93 ... 1858 ... [illegible]

بیعت پر نہ ہو جو بیعت رضوان میں ... آپ نے ارشاد فرمایا تم آپ کے ... (1)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد کی حیثیت سے اہل مکہ کے پاس تھے۔ لوگوں نے آپ سے بیعت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عثمان تیرے اور تیرے رسول ﷺ کے کام میں گیا ہے۔ سو آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا۔ پس رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ عثمان کے لیے لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے بہتر و افضل ہے۔ فقال ان عثمان فی حاجة الله وحاجة رسوله فضرب باحدی یدیه علی الاخری فکانت ید رسول الله ﷺ لعثمان خیرا من ایدیهم لانفسهم"

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، امام مسلم نے ام مبشر سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان میں سے کوئی بھی جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کیا ہے کہ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ کے بارے آپ نے فرمایا: سکینہ ان پر نازل کیا گیا جن سے وفا کا علم ہوا۔

حضرت سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا سے مراد فتح خیبر ہے۔(3)

امام عبد الرزاق اور ابو داؤد رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ... بیعت میں ... غائب کے ... حاضرین ... کی بیعت تسلیم کر ... اہل حدیبیہ ... لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ... فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ ... اہل حدیبیہ کے لیے ... جو اس میں سے وہاں حاضر تھے اور ... غائب تھے۔(4)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے: لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ ... سکینہ سے مراد اللہ اور ... ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے دن ... آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ اور ... بیان کیا گیا ہے ... درخت کے نیچے ... آپ ﷺ نے اپنے ... بیعت کی تھی۔ ... ان کی تعداد ... تھی۔ انہوں نے اس بات پر آپ سے بیعت کی کہ وہ میدان سے فرار اختیار نہیں کریں گے۔ ...

1۔ ... جلد 4، صفحہ 137، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ صحیح مسلم ... کتاب ... جلد 16، صفحہ 48 (2496)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ ... جلد 4، صفحہ 163 4۔ ... جلد ... صفحہ 3 ...

[illegible] وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا [illegible] لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا [illegible]

[illegible] لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ [illegible]

[illegible] لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ [illegible]

[illegible] وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا [illegible]

[illegible]

[illegible] وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً [illegible] فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ [illegible]

[illegible]

---

1 [illegible]

[illegible] 103-104 [illegible]

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ سے مراد فتح [illegible] ہے۔ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ [illegible] وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ [illegible] فرمایا ہے۔ وہ جس حال پر [illegible] تاکہ یہ تمہارے بعد والوں کے لئے [illegible] (علامت) نشانی ہو جائے۔ یعنی تمہارے بعد آنے والوں کے لئے عبرت ہو جائے۔

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے دلائل میں بیان کیا ہے کہ مروان اور مسور بن مخرمہ دونوں نے کہا: حضور نبی کریم ﷺ حدیبیہ کے سال واپس تشریف لائے تو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان آپ پر سورۃ الفتح نازل ہوئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیبر عطا فرمایا: وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ یعنی خیبر کا۔ پھر حضور نبی رحمت ﷺ ذوالحجہ کے مہینے میں مدینہ طیبہ تشریف لائے، وہاں تھوڑا قیام فرمایا، پھر محرم میں خیبر کی طرف نکل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ رجیع میں جا اترے۔ یہ غطفان اور خیبر کے درمیان ایک وادی ہے۔ آپ ﷺ کو خوف تھا کہ غطفان ان کی مدد کریں گے۔ چنانچہ آپ نے ساری رات وہاں قیام کیا اور صبح کے وقت ان پر حملہ کر دیا (1)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ سے مراد خیبر ہے۔ اور وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ کے بارے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ہاتھ روک دیئے جب کہ مدینہ طیبہ میں ان کے اہل و عیال تھے اور وہ مدینہ طیبہ سے خیبر کی طرف چلے۔ یہ تفسیر حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کی (2)۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ سے مراد فتح خیبر ہے۔

امام ابن منذر نے ابن جریج رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ کے تحت انہوں نے فرمایا: وہ حلیف [illegible] اسد اور غطفان [illegible] ان کے ساتھ [illegible] اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا [illegible] شکست کھا گئے اور حضور نبی کریم ﷺ کے مقابلہ میں نہ آ سکے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ: وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے مراد اسد اور غطفان ہیں۔ لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا۔ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا کے بارے فرماتے ہیں: [illegible] پہلے گزر چکے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی سنت اور دستور یہ ہے کہ جس کسی نے بھی اس کے نبی علیہ السلام کے ساتھ قتال کیا، اللہ تعالیٰ نے [illegible] شکست [illegible] ان کے دشمن [illegible] ہرگز [illegible] پائیں گے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب [illegible] جلد 4 صفحہ 197، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 26 صفحہ 108 [illegible] بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی تفسیر بیان کی ہے۔(1)
امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فَعَجَّلَ لَكُم مِّن قَبْلِ ...
... سے مراد ... ہے۔ واللہ اعلم۔

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ
أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ
كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ
مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن
تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ
مَن يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٢٥﴾

"اور اللہ وہی ہے جس نے روک دیا ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے وادی مکہ میں اس کے بعد کہ تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا، اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ خوب دیکھ رہا تھا۔ (یہ وہی) لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں بھی روکا مسجد حرام سے (اور) قربانی کے جانوروں کو بھی کہ وہ رکے رہیں اپنی جگہ تک پہنچنے سے۔ اور اگر (مکہ میں) چند مسلمان مرد اور چند مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جنہیں تم نہیں جانتے تھے (اور یہ خطرہ نہ ہوتا) کہ تم روند ڈالو گے انہیں اور تمہیں پہنچے گی ان کی وجہ سے ندامت بے خبری میں (تو جنگ کی اجازت دے دی جاتی) تاکہ داخل کرے اللہ اپنی رحمت میں جسے چاہے۔ اگر وہ (کفار سے) الگ ہو جاتے تو اس وقت ہم ضرور عذاب دیتے ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب"۔

امام احمد، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ حدیبیہ میں تھے تو اہل مکہ میں سے اسی مسلح آدمی جبل تنعیم کی جانب سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کی جانب آئے۔ وہ آپ ﷺ کو دھوکہ دینا چاہتے تھے۔ جب آپ ﷺ نے ان کے خلاف بد دعا فرمائی تو وہ پکڑے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں معاف فرما دیا تب یہ آیت نازل ہوئی: وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ۔(3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے اسی آیت کے بارے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہمیں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 108، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، صفحہ 108
3۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 109

[illegible] ... آیت لقد عشتم لاتی (1)

[illegible] حضرت [illegible] ... رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] ... جب مسلمان کے قریب [illegible] ... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] ... حضور نبی کریم ﷺ [illegible] ... خالد بن ولید [illegible] قریش کے [illegible] ... حضور نبی کریم ﷺ [illegible]

1 [illegible]

99

[illegible]

کہ پھر عروہ ... یا محمد بات ... [illegible] نکال دیکھا ... [illegible] اپنی قوم اپنے
[illegible]
اس نے ... [illegible]
[illegible]
حضور نبی رحمت ﷺ نے اس سے بھی اسی طرح گفتگو فرمائی جس طرح بدیل سے فرمائی تھی ... عروہ نے کہا: اے
محمد ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ نے اپنی قوم کو جڑ سے اکھاڑ دیا تو کیا آپ نے عربوں میں سے کسی کے بارے میں سنا ہے کہ
اس نے آپ سے پہلے اپنی اصل کو ہلاک کر دیا ہو؟ اور اگر دوسری صورت ہوئی تو بخدا میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں اور
ملے جلے لوگوں کے چہرے دیکھ رہا ہوں جو بھاگ جائیں گے اور آپ کو چھوڑ جائیں گے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے فرمایا: "امصص بظر اللات" (لات کی شرمگاہ چوس) کیا ہم ان کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور آپ کو تنہا
چھوڑ دیں گے؟ عروہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ابوبکر ہیں۔ عروہ نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس کے
دست قدرت میں میری جان ہے! اگر تمہارا مجھ پر وہ احسان نہ ہوتا جس کا بدلہ ابھی تک میں نے تجھے نہیں دیا تو میں تجھے
اس بات کا جواب دیتا۔ ... عروہ ... نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرتا رہا اور دوران گفتگو آپ ﷺ کی
ریش مبارک کو پکڑنے کی کوشش کرتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے سر پر کھڑے تھے۔ ان کے
پاس تلوار تھی اور سر پر خود پہنا ہوا تھا۔ جب عروہ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک کی طرف بڑھانے کی
کوشش کی تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کا دستہ اس کے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی داڑھی
مبارک سے اپنا ہاتھ ہٹا لے۔ عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ مغیرہ بن شعبہ
ہیں۔ تو عروہ نے کہا: اے غدار! کیا میں تیری غداری کے سلسلہ میں کوشش نہیں کر رہا؟ ... حضرت مغیرہ زمانہ جاہلیت میں
چند لوگوں کے ساتھ تھے۔ آپ نے انہیں قتل کر دیا اور ان کا مال لے لیا۔ پھر وہ حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا تو
حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: تمہارا اسلام تو قبول ہے لیکن تمہارے مال سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ پھر عروہ
کنکھیوں سے حضور نبی رحمت ﷺ کے اصحاب کی طرف دیکھتا رہا۔ اس نے کہا: قسم بخدا! رسول اللہ ﷺ نے اپنے
دہن مبارک سے جو لعاب بھی پھینکا وہ بھی ان میں سے کسی کی ہتھیلی پر ہی گرا اور اس نے اسے اپنے چہرہ اور جسم پر مل لیا۔ اور
جب آپ ﷺ نے انہیں کسی کام کا حکم ارشاد فرمایا تو سبھوں نے جلدی سے اس کی تعمیل کی اور جب
آپ وضو فرماتے تو وہ آپ کے وضو کے پانی پر جھگڑنے لگتے۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو آپ کی بارگاہ میں اپنی
آوازیں پست کر لیتے ... اور آپ کے ادب اور تعظیم کا لحاظ رکھتے ہوئے آپ کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھتے
تھے۔ چنانچہ جب عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس لوٹ کر گیا تو اس نے کہا: اے میری قوم! بخدا میں کئی
بادشاہوں کے پاس گیا ہوں۔ قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں بھی گیا ہوں ... بخدا میں نے کسی

شریف کے درمیان بات چیت ہو رہی تھی اور ابھی کتابت نہیں ہوئی تھی۔ سہیل نے کہا: قسم بخدا! آپ عرب سے یہ گفتگو نہیں کریں گے کہ ہم نے مجبوراً آپ کو وقت دیا ہے۔ لہٰذا آپ آئندہ سال آئیں گے۔ پس یہ شرط لکھ دی گئی۔ پھر سہیل نے کہا: آپ پر یہ لازم ہے کہ ہم میں سے کوئی آدمی آپ کی طرف نہیں آئے گا اگرچہ وہ آپ کے دین پر ہو۔ اور اگر کوئی ایسا آدمی آئے تو آپ اسے ہماری طرف واپس لوٹائیں گے۔ مسلمانوں نے کہا: سبحان اللہ! وہ مسلمان ہو کر آیا ہے اسے مشرکوں کی طرف کیسے واپس کیا جا سکتا ہے؟ ابھی وہ اسی کیفیت میں تھے کہ ابوجندل بن سہیل بن عمرو آ گئے وہ اپنی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ وہ مکہ کی نشیبی جانب سے نکلے یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے درمیان پہنچ گئے تو سہیل نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ پہلا آدمی ہے جس کے بارے میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ معاہدے کے مطابق آپ اسے ہماری طرف واپس لوٹا دیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ابھی معاہدہ کی شرائط مکمل نہیں ہوئیں) ابھی معاہدہ مکمل ہو جانے کے بعد ہم اسے نہیں لوٹائیں گے۔ تو سہیل نے کہا: قسم بخدا! میں کسی شے پر کبھی آپ سے صلح نہیں کروں گا، یعنی اگر آپ اسے واپس نہیں کرتے تو پھر میری آپ کے ساتھ صلح نہیں ہو سکتی) اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے میرے لیے چھوڑ دو اور اسی طرح سے مستثنیٰ قرار دو۔ لیکن اس نے جواب دیا: میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں؟ ایسا کر دو۔ اس نے جواب دیا: میں ایسا نہیں کروں گا۔ تو ابوجندل نے کہا: اے مسلمانوں کی جماعت! کیا مجھے مشرکوں کی طرف واپس کر دیا جائے گا حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کتنی مشقت اور اذیت برداشت کی ہے؟ اور اسے شدید عذاب اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا گیا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں اسلام لایا ہوں آج کے دن کے سوا میں نے کبھی شک نہیں کیا۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا آپ اللہ تعالیٰ کے نبی نہیں ہیں؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہاں کیوں نہیں۔ پھر میں نے عرض کی: کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں! بلاشبہ ایسا ہی ہے۔ پھر میں نے عرض کی: تو پھر ہم اپنے دین کے بارے میں یہ کمزوری کیوں دکھا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا اور وہی میرا مددگار ہے۔ پھر میں نے عرض کی: کیا آپ ہمیں بتایا نہیں کرتے تھے کہ عنقریب ہم بیت اللہ شریف میں آئیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیا میں نے تجھے یہ خبر دی تھی کہ تم اسی سال بیت اللہ شریف میں آؤ گے؟ تو میں نے عرض کی: نہیں۔ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ تم بیت اللہ میں آؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔ پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے ابوبکر! کیا یہ اللہ تعالیٰ کے نبی برحق نہیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ پھر میں نے کہا: کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ پھر میں نے کہا: پھر ہم اپنے دین کے بارے میں یہ کمزوری کیوں دکھا رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اے آدمی! بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہ اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی ان کا مددگار ہے۔ پس تم ان کی رکاب مضبوطی سے تھامے رکھو (یعنی ان کی اطاعت کرتے رہو) تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ یہاں تک کہ تمہیں اسی حالت پر موت آ جائے۔ قسم بخدا! بلاشبہ وہ

[illegible]

[illegible] ... آپ ... [illegible]

[illegible] ... حضرت ... [illegible]

[illegible] ... آیت 10 ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم طٰہٰ [illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible]

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ [illegible] (2)

[illegible]

1۔ [illegible] 25 [illegible] 113/16 [illegible]

2۔ [illegible] 5 [illegible] 253 (3784) [illegible]

[illegible] سے [illegible] اور [illegible]

[illegible] الٹے پاؤں [illegible] اور [illegible]

[illegible] (1)۔

[illegible] اور [illegible]

حضرت [illegible] کے ساتھ [illegible] کے پاس

[illegible] ۔ حضرت علی

ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ [illegible] کے سامنے تھے۔ [illegible] ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

[illegible]

آپ [illegible] نے فرمایا [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] آپ کا ہاتھ پکڑ لیا [illegible] آپ کے ساتھ

[illegible] ۔ اس لیے [illegible] جاتے ہیں [illegible] آپ ﷺ

نے [illegible] کی طرف

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] آپ نے [illegible] (2)۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب حضور نبی

رحمت ﷺ [illegible] پانی کا [illegible] اور [illegible] کے مقام پر [illegible] تو حضرت [illegible] نے آپ سے عرض کی:

یا نبی اللہ [illegible] آپ کی [illegible] جنگ مسلط ہو جائے گی [illegible] آپ نے [illegible]

[illegible] جب آپ [illegible] جب ﷺ [illegible] نے آپ کو [illegible]

[illegible]

[illegible] تیرے [illegible]

[illegible] خالد [illegible] سیف اللہ اور سیف رسول ہوں [illegible] (اللہ اور اس کے رسول کی

[illegible] کا نام سیف اللہ [illegible] یا رسول اللہ ﷺ آپ [illegible] چنانچہ آپ ﷺ

1۔ [illegible] 12 / 3 / 49-147 (1607) [illegible]

2۔ [illegible] 20 / 160 [illegible]

سے انہیں منع کر دے جیسے وہ منع کئے ہوئے تھے جو ... تم سے ... (۱) ... ب کہ ...
... میں داخل ہونے ... آپ نے ... جنگ ... سے ... کی ... نہیں ... کیا ...
اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ الآیہ۔ اور ... اللہ تعالیٰ نے ... سے ... کو ... لال
پکڑا ... کے بعد ... کو ... کہتے ہیں ... مسلمان ... وقت ... جیسا ...
تھے کہ ... نہیں وہ ... (۱)

امام ابن منذر نے ذکر کیا ہے ... سے بیان کیا ہے کہ معکوف کا معنی محبوس ہے (یعنی روکا گیا)۔
امام احمد اور بیہقی رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے حدیبیہ کے
دن ستر اونٹ ذبح کیے۔ جب انہیں بیت اللہ شریف سے روک دیا گیا تو وہ اس کی طرف اس طرح مشتاق ہوئے جیسے اپنے
بچوں کی طرف اشتیاق کا اظہار کیا جاتا ہے۔ (2)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت مالک بن ربیعہ ... رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ حاضر تھے۔ اس دن جب آپ نے درخت کے نیچے بیعت لی اور اس دن جب کہ قربانی کے جانوروں کو روک دیا گیا ...
... اور ... چونکہ ... تو مشرکوں میں سے ایک آدمی نے کہا اے محمد (ﷺ) کون سی چیز آپ کو اس پر
برانگیختہ کر رہی ہے کہ آپ انہیں ... کریں حالانکہ ہم ... کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ...
... بہتر اور افضل ہیں ... اور ... کے ... تم ... وقت کی قسم
کہ دست قدرت میں میری جان ہے ... اس سے راضی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ الآیہ کے بارے میں حسن بن سفیان، ابو یعلیٰ ... ابن ابی حاتم، ابو القاسم
البغوی، طبرانی، ابن مردویہ اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے ... کے ساتھ حضرت ابو جمعہ جنید بن سبع رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا
ہے کہ میں ... دن کے پہلے حصے میں کافر ہونے کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ لڑی ... دن کے آخری حصے
میں مشرف باسلام ہوکر رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جنگ لڑی۔ ہمارے بارے میں ... نازل ہوئی ... ہم ...
افراد تھے جن میں سات مرد اور دو عورتیں تھیں۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَلَوْلَا رِجَالٌ
مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ ... جب کہ انہوں نے ... رسول اللہ ﷺ ... أَن تَطَئُوهُمْ تاکہ تم
انہیں ان کے قتل کرنے کے سبب ... لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ اگر کفار مومنوں سے الگ ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ انہیں مسلمانوں کو قتل کرنے کے سبب دردناک عذاب دیتا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ کے بارے میں حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے کہا کہ

۱۔ تفسیر طبری ... جلد 26 صفحہ 110 ... ۲۔ ... جلد 1 صفحہ 314-315 ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ
التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گزر ہوا تو [illegible] عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] مجھے بھی [illegible] حالت غضب
میں واپس لوٹ گئے اور صبر نہ کر سکے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابوبکر! کیا ہم حق پر
نہیں ہیں اور وہ باطل پر؟ [illegible] آپ [illegible] پھر [illegible] مضطرب [illegible] سے حضرت عمر [illegible]
[illegible]
رہے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن خطاب! وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں
ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ پھر سورۂ فتح نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور انہیں یہ سورت
پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ فتح ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (1)۔

امام نسائی اور [illegible] حضرت ابو ادریس رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت
بیان کی ہے کہ وہ یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے: اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ اگر تم بھی اسی طرح حمیت
کرتے جیسے انہوں نے [illegible] مسجد حرام [illegible] فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ [illegible] حضرت عمر رضی
اللہ عنہ تک پہنچی تو وہ [illegible] آپ [illegible] جب [illegible] حاضر ہوئے تو آپ نے صحابہ کرام
میں سے بھی کچھ لوگوں کو بلا بھیجا۔ ان میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے تو آپ نے فرمایا: تم میں سے سورۂ فتح
کون پڑھے گا؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آج کی ہماری قرأت کے مطابق پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے سخت
ہوئے تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں بات کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: بات کیجئے۔ تو انہوں نے کہا: تحقیق آپ یہ
جانتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا اور آپ ﷺ مجھے پڑھایا کرتے تھے اور آپ دروازے پر
ہوتے۔ اگر آپ پسند [illegible] جیسے آپ ﷺ نے مجھے پڑھایا ہے تو میں پڑھاتا
ہوں ورنہ جب تک میں زندہ ہوں ایک حرف بھی نہیں پڑھاؤں گا۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگوں کو پڑھاؤ۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ کے بارے یہ قول بیان کیا ہے کہ قریش نے
حضور نبی کریم ﷺ کے بیت اللہ میں داخل ہونے کے بارے غیرت کی اور کہا وہ ہم پر ہمیشہ کے لیے داخل نہیں ہو سکتے۔ تو اللہ تعالیٰ
نے اپنے محبوب ﷺ اور آپ کے صحابہ سے غصہ کو ختم کر دیا (یعنی ان کے جواب میں انہوں نے صبر کیا)۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
حسین بالوں والے [illegible] تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ [illegible] کے پاس سے گزرے۔ ان
سے آپ ﷺ [illegible] حضرت حمزہ [illegible] ان کے پیچھے پیچھے
گئے [illegible] ایک [illegible] کے ساتھ [illegible] آپ [illegible]
کی طرف [illegible] اور پوچھا کیا [illegible] مسجد میں داخل ہوئے۔ [illegible]

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 61، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

[illegible]

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ [illegible]

[illegible] وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ [illegible] عبداللہ بن احمد [illegible] الاسماء والصفات میں [illegible] ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible] کلمۃ التقویٰ [illegible] حضور نبی کریم ﷺ [illegible] لا الٰہ الا اللہ ہے۔(1)

[illegible] حضرت [illegible] سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کلمۃ التقویٰ سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے۔

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کلمۃ التقویٰ سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے۔

امام عبدالرزاق [illegible] ابن ابی حاتم، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کلمۃ التقویٰ سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے۔(2)

امام [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے [illegible] کیا ہے کہ کلمۃ التقویٰ سے مراد لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ہے۔

امام احمد نے حمران [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے [illegible] بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا [illegible] حضرت [illegible] کلمۃ التقویٰ ہے [illegible] نبی کریم ﷺ [illegible] لا الٰہ الا اللہ (3)

امام [illegible] ابن ابی حاتم [illegible] الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کلمۃ التقویٰ سے مراد لا الٰہ الا اللہ کی شہادت [illegible] تقویٰ کی بنیاد ہے۔(4)

1۔ [illegible] 122 (3265) [illegible]

2۔ [illegible] 26 [illegible] 23 [illegible]

3۔ [illegible] 1.3506 [illegible]

[illegible]

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ
فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ هُوَ الَّذِيْٓ
اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَ

[illegible]

كفى بالله شهيدا

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی تصدیق ہوگی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] کرتی کے ساتھ سچا جواب کہا ہے (2)

[illegible]

[illegible] (3)

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۔21

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] (3)

[illegible]

[illegible] 5

[illegible]

[illegible]

[illegible] 25

[illegible]

[illegible] 3 [illegible]

[illegible] 13622 22 [illegible] 5

[illegible] 130

[illegible] سے حلق (بال منڈوانے) والوں کی مغفرت کے لئے آپ ﷺ نے [illegible] تین مرتبہ دعا کی جبکہ [illegible] والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کی۔(1)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] کہ [illegible] حلق کروانے والوں کے [illegible] ایک [illegible] آپ ﷺ نے [illegible] فرمایا [illegible] (2)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے [illegible] حلق کرنے والوں کی مغفرت فرمائے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ [illegible] عرض کی یا رسول اللہ ﷺ [illegible] حلق کرانے والوں [illegible] کو کیا ہوا کہ آپ نے [illegible] تو آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] شک نہیں کیا۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے [illegible] سے یہ قول نقل کیا ہے کہ [illegible] حج کرنے والے آدمی کے لئے مستحب قرار دیتے تھے کہ وہ حلق کرائے [illegible] کے لئے مستحب قرار دیتے تھے [illegible] حلق کرائے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ حلق [illegible] فرمایا کرتے تھے کہ [illegible] حلق کرے [illegible] تک پہنچے۔(5)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ علیہ سے [illegible] بیان کیا ہے [illegible] مستحب ہے کہ [illegible] تک حلق کرے۔(6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے [illegible] رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ حلق کرنے والے کو اس طرح فرمایا اور اپنے دست مبارک سے [illegible] جانب اشارہ کیا۔(7)

امام ابوداؤد [illegible] رحمہ اللہ نے [illegible] میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں پر حلق نہیں ہے بلکہ ان پر صرف تقصیر (بال کترنا) ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۖ
سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۛ وَ
مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ

1۔ [illegible] جلد 4، صفحہ 177، [illegible] بیروت
2۔ [illegible] جلد 4، صفحہ 151، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب [illegible] جلد 3، صفحہ 220 (13515)، [illegible] | 4۔ ایضاً (13614)
5۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 318 (14565) | 6۔ ایضاً (14569) | 7۔ ایضاً (14570)

فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(روحانی طور پر) اگر اللہ نے [illegible] وقت [illegible] [illegible] تو [illegible] کمزور [illegible] [illegible] کی علامت ان کے چہروں پر [illegible] کے اثر سے [illegible] کے اوصاف تورات میں [illegible] ان کی صفات انجیل میں بھی [illegible] ہیں۔ [illegible] [illegible] کی طرح [illegible] [illegible] [illegible] اپنے تنے پر سیدھی کھڑی [illegible] [illegible] [illegible] کافر [illegible] نے [illegible] [illegible] مغفرت کا اور اجر عظیم کا۔

امام خطیب رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۤءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۤءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ” تک وہ آخر تک [illegible] نے فرمایا: یہ انجیل میں [illegible] اور یہ حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی صفت ہے۔

امام ابن سعد نے طبقات میں [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حاضر ہوئے [illegible] قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، میں [illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رونے کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے رونے سے الگ پہچانتی تھی۔ حالانکہ میں اپنے حجرہ میں تھی [illegible] وہ بالکل ایسے ہی تھے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رُحَمَاۤءُ بَيْنَهُمْ [illegible] رسول اللہ ﷺ کیسے گریہ کرتے تھے؟ تو [illegible] فرمایا: آپ ﷺ کی آنکھیں کسی پر آنسو نہیں بہاتی تھیں۔ لیکن جب آپ پر کیفیت [illegible] تھے تو آپ اپنی ریش مبارک پکڑ لیتے تھے۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم اور ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت جریر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، ابوداؤد اور [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔ (2)

1۔ صحیح بخاری، [illegible] جلد 6، صفحہ 1922 [illegible]

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، [illegible] جلد 5، صفحہ 214 (25358) [illegible]

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے [illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ [illegible]
[illegible]

امام ابن ابی شیبہ [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible]
[illegible]

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے [illegible] بیان کیا ہے کہ سیماھم فی وجوھھم کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس علامت سے مراد وہ نشان نہیں جو تم سمجھتے ہو [illegible] اس سے مراد اسلام کی علامت [illegible] اس کی آب و تاب [illegible] خشوع اور تواضع ہے۔

امام محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں [illegible] ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ [illegible] (4)

امام طبرانی نے اوسط اور صغیر میں [illegible] رحمہم اللہ نے سند حسن کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ سِیۡمَاهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ کے تحت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے مراد روشنی ہے جو قیامت کے دن ان کے چہروں پر ہوگی۔

امام بخاری نے تاریخ میں اور ابن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سِیۡمَاهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ سے مراد وہ سفیدی ہے جو قیامت کے دن ان کے چہروں کو ڈھانپ لے گی۔

امام سعید بن منصور، ابن نصر اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔(5)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن نصر اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عطیہ العوفی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ان کے چہروں میں سجدوں کی جگہ قیامت کے دن دودھ سے زیادہ سفید اور روشن ہوگی۔ (6)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] علیہ السلام [illegible] میری امت کے افراد [illegible] زیادہ ہوں گے [illegible] ان میں سے ہر [illegible] ہوگا۔ اس کے [illegible] پہچان [illegible] کے لیے ایک علامت ہوگی [illegible] کے سبب [illegible] پہچانا جائے گا۔

امام طبرانی اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں [illegible]

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، [illegible] جلد 5، صفحہ 214 (25300) [illegible] 2۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 215
3۔ [illegible] صفحہ 127 [illegible] 4۔ ایضاً
5۔ ایضاً 6۔ ایضاً

یہ چہرے پر نماز کا جو نشان ہے ایک قول یہ ہے کہ ان کے چہرے کی نماز کا نشان قیامت کو ہوگا جب فرمایا کہ تمہیں اس سے بچانا ہے چہرہ
... ہو کہ قسم ہے یہ وہ شان جس سے پہچانے جائیں گے ... جب ... تک ... پہنچے ... 1
... کی آنکھیں ... یعنی

امام سعید بن منصور اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ سے ... چہرے پر نشان نہیں بلکہ اس سے مراد خشوع ہے۔(1)

امام ابن مبارک، عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یوں بیان کیا ہے کہ اس سے مراد خشوع اور تواضع ہے۔(2)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے ضمن میں نقل کیا ہے کہ اس سے مراد وضو کے پانی کی تری اور مٹی کی اثر کی ہے۔(3)

امام ابن نصر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد رات کو جاگنا ہے کیونکہ جب آدمی رات کو جاگتا ہے تو دن کو اس کا چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن نصر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ سے مراد رات کو جاگنے کا نشان ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے مجھے کہا جب آپ اپنی امت میں سے کسی کی طرف دیکھیں گے تو آپ وضو کے اثر سے پہچان لیں گے کہ یہ نماز پڑھنے والوں میں سے ہے۔ اور جب آپ ... کریں گے تو آپ پہچان لیں گے کہ اس نے رات کی نماز (نماز تہجد) پڑھی ہے ... عبادت و فضائل کا ... ہوا ہے۔

امام ابن اسحاق اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کی طرف لکھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کی جانب سے ہے جو کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کے صاحب ہیں جو اس (دین) کی تصدیق کی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام لے کر آئے ... اللہ تعالیٰ نے تمہیں فرمایا ہے اور یہ اپنی کتاب میں پڑھتے ہو: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ الیٰ آخر السورۃ۔

امام ابن جریر، ابن مردویہ اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ... سے پہلے تورات اور انجیل میں ... ہے۔(4)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 128 ... 2۔ ایضاً
3۔ ایضاً 4۔ ... جلد 26، صفحہ 129

امام سعید بن منصور نے حلیہ میں اور ابن منذر نے ابو موسیٰ اشعری سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کسی نے نقد کے بارے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کے بعد سورۂ فتح کے آخر تک تلاوت کی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ آخر سورۃ۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کی تخلیق سے پہلے ان کی صفت اور تعریف بیان کی ہے۔

عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ کے بارے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کے لیے دوسرے کے دلوں میں رحمت ڈال دی۔ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنی ان کی علامت نماز ہے۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ فرمایا یہ ان کی مثال تورات میں ہے۔ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ فرمایا یہ دوسری مثال ہے۔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فرمایا حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صفت انجیل میں ہے (1) آپ سے کہا گیا بے شک عنقریب ایک قوم آئے گی وہ کھیتی کے اگنے کی طرح اگیں گے اور انہی میں سے ایک جماعت ہوگی جو نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔

ابن جریر اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ کے بارے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن ان کی نمازوں سے آثار ان کے چہروں میں ظاہر ہوں گے۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فرمایا اس کی بالی جب اپنے دانے سے نکل کر باہر آتی ہے یہاں تک کہ پختہ ہو جاتی ہے۔ فَاٰزَرَهٗ فرماتے ہیں جب کہ اس کی کونپلیں کھڑی ہو کر بالیاں بن جاتی ہیں۔ یہ ایک مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو بیان فرمائی ہے۔ جب ایک قوم کھیتی کی مانند طرح اگیں گے جس طرح کھیتی اگتی ہے۔ ان میں ایسے لوگ ہوں گے جو نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے پھر ان میں اسی طرح مضبوط ہو جائیں گے جو ان کے ساتھ تھے۔ اور یہ مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بیان فرمائی ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تنہا ہی مبعوث فرمایا۔ پھر تھوڑے سے لوگ آپ کے پاس جمع ہوئے۔ وہ آپ کے ساتھ ایمان لے آئیں گے پھر وہ قلیل کثیر ہو جائیں گے۔ اور عنقریب وہ قوت پکڑ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کفار پر غالب کر دے گا۔ پھر وہ اپنی کثرت اور اپنے حسن کے سبب بونے والے کو خوش کرتا ہے (2)۔

ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ کے بارے فرمایا گندم کا بیج (دانہ) اسے متفرق طور پر بویا جاتا ہے تو ہر دانے نے ایک پودا نکالا ہے پھر اس کے ارد گرد اسی طرح کے اور پودے نکل آئے۔ یہاں تک کہ اسے تقویت ملی اور وہ اپنے تنے پر کھڑا ہو گیا۔ فرمایا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے۔ پھر وہ کثیر ہو گئے اور انہوں نے تقویت پکڑ لی (3)۔

ابن مردویہ، خطیب اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے كَزَرْعٍ کے بارے یہ قول بیان کیا ہے کھیتی کی اصل ابو ہاشم حضرت عبدالمطلب ہیں۔ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ جس نے اپنا پودا نکالا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 31، 30، 29، 126، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 33، 32، 127

3۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 32

[illegible] فَاسْتَغْلَظَ [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ، فَاسْتَوٰی [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے [illegible] عَلٰی سُوْقِہٖ [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ [illegible] لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ [illegible] (الآیۃ) [illegible] روایت کیا ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما سے [illegible] بیان کی ہے: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، تَرٰىہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ، یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا یعنی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر، سِیْمَاہُمْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ [illegible] حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔ وَمَثَلُہُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، فَاٰزَرَہٗ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ، فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ، یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تمام صحابہ [illegible]۔

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ علیہ سے [illegible] بیان کیا ہے کہ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ [illegible] ایک [illegible] نکلا۔

امام [illegible] نے حضرت [illegible] سے روایت کیا ہے کہ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ کا معنی [illegible] سے [illegible] نکالی۔ (1)

امام [illegible] نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یوں بیان کیا ہے کہ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ کا معنی ہے جب اس سے [illegible] نکلی ہے۔ فَاٰزَرَہٗ [illegible] فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ [illegible] ہے۔

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے یوں بیان کیا ہے کہ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ کا مفہوم ہے [illegible] فَاٰزَرَہٗ [illegible] فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ [illegible] (2)

[illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے [illegible] حضرت محمد ﷺ کے صحابہ [illegible] کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ [illegible] اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ [illegible] آپ کے اصحاب [illegible] (3)

[illegible] امام [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے لِیَغِیْظَ بِہِمُ الْکُفَّارَ [illegible] (4)

1۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 26، صفحہ 131 [illegible] 2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 131-32

3۔ [illegible] (1418ھ/1997ء) [illegible] 4۔ [illegible] 391

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے [illegible] لوگوں نے اپنے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] سے پہلے ذبح کر [illegible] تو آپ نے انہیں حکم دیا [illegible] تو اللہ تعالیٰ نے [illegible] یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ [illegible]

[illegible] ابن ابی الدنیا [illegible] حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے [illegible] نازل ہوئی۔

[illegible] ابن مردویہ [illegible] رضی اللہ عنہا سے [illegible] رکھنے سے پہلے روزہ رکھ [illegible]

[illegible] امام طبرانی [illegible] حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ لوگ رمضان مبارک آنے سے ایک دو دن پہلے ہی روزے رکھنا شروع کر دیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

[illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ [illegible] پہلے [illegible] نازل فرمائی۔

[illegible] مسعود نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے [illegible]

[illegible] حضرت مجاہد [illegible] اس آیت کے بارے میں [illegible] قرآن [illegible]

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجۡہَرُوۡا لَہٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَہۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۝ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَہُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۝

اے ایمان والو! بلند نہ کیا کرو اپنی آوازوں کو نبی (مکرم) کی آواز سے اور نہ زور سے آپ کے ساتھ بات کیا کرو جس طرح زور سے تم ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو (اس بے ادبی سے) کہیں ضائع نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔ بے شک جو لوگ پست رکھتے ہیں اپنی آوازوں کو اللہ کے رسول کے سامنے یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔

[illegible] صفحہ 135 [illegible] بیروت [illegible]

کہ دو بہترین افراد ہلاکت کے قریب ہو گئے، حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ قریب تھا کہ دو بہترین افراد
حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہلاک ہو جاتے، ان دونوں نے نبی اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنی آوازیں بلند کیں، جس وقت بنو تمیم کا ایک وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان میں سے ایک نے
آپ سے اقرع بن حابس کو امیر بنانے کی عرض کی، اور دوسرے نے ایک اور آدمی کے بارے میں مشورہ دیا، تو حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تمہارا ارادہ صرف میری مخالفت کا ہے۔ انہوں نے کہا: میرا
یہ ارادہ نہیں تھا کہ آپ کی مخالفت کروں۔ اس بات پر دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
فرمائی: ’’یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ‘‘ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اس
آیت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے (اتنی آہستہ آواز سے) گفتگو کرتے تھے (کہ بعض اوقات)
بات سمجھ نہیں آتی تھی حتیٰ کہ آپ ان سے دوبارہ دریافت فرماتے۔ (1)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے اپنے نانا کا ذکر نہیں کیا ہے۔ (2)

امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں
کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، اللہ کی قسم! اب میں آپ سے
سرگوشی کی طرح بات کیا کروں گا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں کلام کرتے
تو اتنی آہستہ آواز میں کرتے کہ سننے والے کو سمجھ نہ آتی، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: تم
نے تو میری مخالفت ہی کرنی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے تمہاری مخالفت کا قصد نہیں کیا۔ تب یہ آیت نازل
ہوئی۔ اس آیت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بات کرتے تو ان کی آواز اتنی
دھیمی ہوتی کہ حضور ان سے دوبارہ پوچھا کرتے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ قول بیان کرتے ہیں کہ جب
یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، میں آپ سے کلام کروں گا تو سرگوشی کرنے
والے کی طرح۔ (3)

امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں آیا ہے کہ ... حضرت ابو بکر

1 ... جلد 2 صفحہ 719 ...
2 ... حدیث 3326 ...
3 ... حدیث 1444 ... 853 ...

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت

[illegible] رسول اللہ [illegible]

[illegible] حضرت

[illegible] حضرت

[illegible]

[illegible] حضرت

[illegible] حضرت

[illegible]

[illegible]

ہوں میں سے ہوں کیونکہ میں ہی بلند اور اونچی آواز ہوں۔ اس پر حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے ... بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی
ان کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا ہوا آپ ﷺ سے فرمایا جاؤ اور ثابت کو میرے پاس بلا لاؤ، وہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے ان سے
جب آپ ﷺ نے ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے عرض کی: میری آواز بلند ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ
میرے اعمال ضائع ہو جائیں اور میں جہنمیوں میں سے ہو جاؤں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ثابت! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تعیش حمیدا
وتقتل شہیدا وتدخل الجنۃ" کیا تو اس پر راضی اور خوش نہیں ہے کہ تو قابل تعریف زندگی گزارے، شہادت کی
موت سے سرفراز ہو اور جنت میں داخل ہو۔ تو عرض کی: میں اس پر راضی ہوں اور میں کبھی بھی اپنی آواز رسول اللہ ﷺ کی آواز
پر بلند نہیں کروں گا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ... (1)

امام ابن حبان، طبرانی اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے معرفہ میں حضرت اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس الانصاری رضی
اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ڈر ہے کہ
میں ہلاک ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں؟ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم ایسے کام پر
اپنی تعریف کی خواہش کریں جو ہم نے نہیں کیا، حالانکہ میں اپنے بارے میں تعریف پسند کرتا ہوں، اور مجھے تعریف پسند ہے، اللہ تعالیٰ
نے خود پسندی سے منع فرمایا ہے، حالانکہ میں اپنے آپ پر جمال اور حسن پسند کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی آواز
کو آپ ﷺ کی آواز سے بلند کرنے سے منع فرمایا ہے اور میں بلند آواز آدمی ہوں۔ تو اس کے جواب میں کریم آقا ﷺ نے فرمایا:
اے ثابت! کیا تو اس پر راضی اور خوش نہیں ہے کہ تو قابل تعریف زندگی گزارے، شہادت کی موت سے سرفراز ہو اور جنت
میں داخل ہو؟" یا ثابت أما ترضى أن تعيش حميدا وتقتل شهيدا وتدخل الجنة؟" (2)

امام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے الاطراف میں فرمایا: اسی طرح حضرت امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اس روایت کو بیان کیا ہے
اور اس میں اس پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ اسماعیل نے یہ روایت ثابت سے خود سنی ہے، یہ روایت منقطع ہے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا میں حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے، انہوں نے اسماعیل سے، انہوں نے
حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اور آگے مذکورہ روایت ذکر کی۔ اور انہوں نے مؤطا
کے راویوں میں سے یحییٰ بن سعید مصری نے سماع کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا کہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چونکہ اسماعیل نے حضرت
ثابت رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں پایا اس لیے یہ روایت بلا شبہ منقطع ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن ثابت رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ
حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ بہت غمزدہ اور پریشان حال تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:
ثابت! کیا ہوا ہے کہ میں تجھے اس طرح دیکھ رہا ہوں؟ آپ نے عرض کی: وہ آیت جو آپ نے کل رات پڑھی، میں ڈرتا ہوں

1۔ تفسیر طبری، جلد 26، صفحہ 135، دار احیاء التراث العربی بیروت　　2۔ تفسیر ابن کثیر، جلد 4، صفحہ 87، ...

[illegible] کر [illegible] تک [illegible] ہو گئے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ۔ آپ کا [illegible] سے [illegible] تھے، [illegible] بات [illegible] ہوں [illegible] کیونکہ میں [illegible] اپنی [illegible] وہ [illegible] آپ کے ساتھ گفتگو [illegible] کے ساتھ [illegible] ہو گئے [illegible] نے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] وسلم [illegible] علی الارض [illegible] بل هو من اهل الجنة"۔ (1)

[illegible] نے [illegible] حضرت محمد بن ثابت بن قیس بن شماس سے [illegible] نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ [illegible] روایت بیان کی ہے [illegible] جب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ تو میں اپنے گھر میں بیٹھ گیا۔ جب یہ خبر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچی تو [illegible] قابل تعریف [illegible] شہادت کی موت سے سرفراز ہو گا [illegible] جنگ [illegible] میں شہید ہو گئے۔ (2)

[illegible] میں حضرت [illegible] ملاقات [illegible] سے ملاقات کی۔ میں نے کہا حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی حدیث مجھے [illegible] ساتھ [illegible] کیا [illegible] ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ [illegible] نے [illegible] کے [illegible] حدیث بیان [illegible] اپنے [illegible] جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر [illegible] یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الآیۃ تو اپنے گھر [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اپنے [illegible] نے [illegible] ثابت [illegible] ہے [illegible] اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کیا ہوا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ [illegible] ہے [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان [illegible] سے [illegible] تو [illegible] جنت [illegible] ہے پھر [illegible] یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (لقمان) [illegible] اپنے [illegible] دروازہ بند کر لیا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] حاضر ہو [illegible] صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی [illegible] سے [illegible]

روتے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بلا بھیجا اور پوچھا تجھے کیا ہوا ہے؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (لقمان) (تحقیق اللہ تعالیٰ) میں حسن وجمال کو پسند کرتا ہوں اور میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ میں اپنی قوم کا سردار بنوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تو ان میں سے نہیں ہے۔ بلکہ تو قابل تعریف زندگی گزارے گا اور شہادت کی موت سے سرفراز ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ تجھے سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے گا۔ پھر راوی نے کہا جب جنگ یمامہ کا دن ہوا تو وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسیلمہ کذاب کے مقابلے کے لیے نکلے۔ جب ان کا سامنا ہوا تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے ملاقات ہوئی تو یہ بالکل ظاہر تھے۔ اس وقت حضرت ثابت رضی اللہ عنہ اور ابو حذیفہ کے غلام حضرت سالم نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس طرح جنگ نہیں کرتے تھے۔ پھر دونوں نے اپنے لیے ایک گڑھا کھودا اور قوم نے ان پر حملہ کر دیا (یعنی جنگ شروع ہو گئی) پھر دونوں ثابت قدم رہے۔ یہاں تک کہ لڑتے لڑتے دونوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اس وقت حضرت ثابت رضی اللہ عنہ اپنی قیمتی زرہ پہنے ہوئے تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا تو اس نے وہ زرہ اتار لی۔ پھر مسلمانوں میں سے ایک آدمی سو یا ہوا تھا کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اس کے خواب میں آئے اور فرمایا میں تجھے ایک وصیت کرتا ہوں اس پر عمل کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ تو اسے ایک خواب کہہ کر ضائع کر دے۔ جب گزشتہ کل مجھے شہید کیا گیا تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی میرے پاس سے گزرا جس نے میری زرہ اتار لی ہے۔ اس کا خیمہ لشکر کے آخر میں ہے اور اس کے خیمے کے پاس گھوڑا بندھا ہوا ہے جو اپنی رسی کے پیچھے اچھل کود رہا ہے اور اس نے زرہ پر پتھر کی ہانڈی الٹی کر دی ہے اور اس ہانڈی پر کجاوہ رکھا ہوا ہے۔ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس جا اور انہیں جا کر کہہ کہ وہ میری زرہ کے لیے کسی کو بھیج کر اس سے وہ لے لیں۔ اور جب تو خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جائے تو انہیں یہ اطلاع دینا کہ مجھ پر فلاں فلاں کا اتنا قرض واجب الادا ہے اور میرا اتنا قرض فلاں فلاں کے ذمہ ہے اور میرا فلاں فلاں غلام آزاد ہے۔ اور ہرگز ایسا نہ کہنا کہ یہ ایک خواب ہے اور تو اسے ضائع کر دے۔ چنانچہ وہ آدمی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کو زرہ کے بارے اطلاع دی۔ تو آپ نے زرہ کے لیے آدمی بھیجا۔ تو اس نے دیکھا کہ خیمہ لشکر کے آخر میں ہے اور اس کے پاس ایک گھوڑا اچھل رہا ہے جو بندھا ہوا ہے۔ پھر اس نے خیمے میں دیکھا تو اس میں کوئی آدمی نہ تھا۔ وہ خیمے میں داخل ہو گئے اور کجاوے کو الٹایا تو اس کے نیچے ایک ہانڈی تھی۔ پھر اسے اٹھایا تو اس کے نیچے زرہ پڑی ہوئی تھی۔ وہ اسے اٹھا کر حضرت خالد بن ولید کے پاس لے آئے۔ پھر جب وہ مدینہ طیبہ آئے تو اس آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ خواب بیان کیا۔ تو آپ نے موت کے بعد ان کی وصیت کو جائز قرار دے دیا۔ اور مسلمانوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ سوائے حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے کسی کی موت کے بعد اس کی وصیت کو جائز قرار دیا گیا ہو۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ آیت لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ الآیہ حضرت قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوئی۔

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عرض کی: آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو ایک قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان سے مل نہیں سکا؟ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "المرء مع من احب" "آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے"۔

ابن مردویہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ امْتَحَنَ کا معنی "اخلص" (خالص کرنا، مخلص کرنا) ہے۔(1)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے اس کے بارے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو تقویٰ کے لیے خالص کر دیا۔(2)

امام احمد رحمہ اللہ نے الزہد میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کسی آدمی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: یا امیر المومنین! کیا وہ آدمی جو معصیت کی خواہش نہیں کرتا اور نہ اس کے مطابق عمل کرتا ہے وہ افضل ہے یا وہ آدمی جو معصیت کی خواہش کرتا ہے مگر اس کے مطابق عمل نہیں کرتا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: بے شک وہ لوگ افضل ہیں جو معصیت کی خواہش تو رکھتے ہیں مگر اس کے مطابق عمل نہیں کرتے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۔

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم (انسان) کا ہر عضو جوان رہتا ہے اگرچہ اس کا بدن بوڑھا ہی ہو جائے سوائے ان لوگوں کے جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے منتخب کر لیا ہے اور وہ بہت قلیل ہیں۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے الزہد میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے: ہر شخص میں سے ہر ایک کا نفس کسی شے کی محبت سے بھرپور رہتا ہے۔ اگرچہ اس کے جسم کی ہڈیاں بوڑھی ہو جائیں۔ سوائے ان لوگوں کے جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے منتخب کر لیا ہے اور وہ بہت قلیل ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَلَوْ

1۔ تفسیر طبری، جلد 26، صفحہ 138، [illegible] داراحیاء التراث العربی [illegible]
2۔ ایضاً

أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (5)

[illegible]

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ [illegible]

[illegible]

[illegible] إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ [illegible]

[illegible]

[illegible] إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ یہ بنی تمیم کے بدوی لوگوں کا طریقہ تھا ۔ تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ بنی تمیم اور بنو ہلال (قبیلے) بے شک ان کا معاملہ قرآن کے بارے میں ہے اور انہوں نے قرآن حکیم سے جو بات کی ہے ۔

امام ... اور ابن جریر نے حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میرے استاذ نے ... ایک آدمی کے بارے میں ذکر کیا کہ بنی تمیم نے حضرت اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ بنی تمیم کا طریقہ ہے ۔ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ... اکثر نہیں سمجھتے ... اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے قرآن کی تلاوت کی اور بنی اسد کے بارے میں یہ ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا (الحجرات: 17) یعنی عرب مسلمان ہوئے اور کہا کہ ہم نے ان سے قتال کیا اور ہم بغیر جنگ و قتال کے مسلمان ہو گئے ۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت انہی کے بارے میں نازل فرمائی ہے ۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ بنی اسد کے ایک آدمی نے بنی تمیم کے ایک آدمی کے پاس یہ آیت تلاوت کی ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۝ یہ بنی تمیم کے بارے میں ہے ۔ جب تمیمی نے انکار کیا تو حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اگر تمیمی جانتا ہوتا ۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسد کے بارے میں یہ نازل کیا ہے تو تعجب کی بات ہے ۔ ... بے شک ... جو بنی اسد کے بارے میں نازل کیا گیا ہے ۔ آپ نے فرمایا: وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے بے شک ہم ... احسان جتانے کرتے ہوئے اسلام لائے اور بے شک ہم ... (اور ہم نے قتال نہیں کیا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ... بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۝

امام ابن حمید، ابن جریر، اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ بنو تمیم کے بدوی لوگوں کے بارے میں ہے ۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت یعلیٰ بن اشدق رحمہ اللہ کی سند سے حضرت سعد بن عبد اللہ سے روایت ذکر کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بنی تمیم کے بد اخلاق اور اجڈ قسم کے لوگ تھے ۔ اگر وہ ... اور مجھ سے قتال کرنے کے لیے دوسرے لوگوں سے بڑھ کر طاقت ور اور مضبوط ہوتے تو میں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ انہیں ہلاک کر دے ۔

امام ابن اسحاق اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک وفد جو اسی افراد پر مشتمل بنی تمیم کا تھا، مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ۔ ان میں زبرقان بن بدر، عطارد بن معبد، قیس بن عاصم، قیس بن حارث اور عمرو بن اہتم بھی تھے ۔ ان کے ساتھ عیینہ بن حصن بن بدر فزاری بھی تھا ۔ ... اور یہ لوگ (وفد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے پاس آئے اور حجروں کے پیچھے ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونچی آواز سے پکارنے لگے: یا محمد اخرج الینا، یا محمد اخرج الینا، یا محمد اخرج الینا ۔ یعنی

1 ۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 140-41 ۔ ... دار احیاء التراث العربی بیروت

[illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]

[illegible]

[illegible] کہ بعض [illegible] اللہ [illegible]

و ذکرہ منکم [illegible] حضرت یوسف [illegible] بن اسحاق [illegible]

[illegible] علیہم السلام ہیں [illegible] آپ [illegible]

[illegible]

[illegible] شعب الایمان [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] خلافت [illegible]

[illegible]

[illegible] رحمہ اللہ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] رحمہ اللہ [illegible] حضور نبی کریم ﷺ [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

1۔ شعب الایمان [illegible] جلد 7 صفحہ 397 (10734) [illegible]

[illegible]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

"اے ایمان والو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔ اور جان رکھو کہ تم میں رسول اللہ موجود ہیں۔ اگر وہ تمہارا کہا کرتے رہے بہت امور میں تو تم مشقت میں پڑ جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لیے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں [illegible] اور قابل نفرت بنا دیا ہے تمہارے نزدیک کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو، یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔ (یہ سب کچھ) محض اللہ کے فضل اور اس کے احسان سے ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا [illegible] ہے۔"

امام احمد، ابن ابی حاتم، طبرانی وغیرہ میں ہے کہ حضرت حارث بن ضرار خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی طرف دعوت دی۔ میں نے اسے قبول کر لیا اور مسلمان ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے زکوٰۃ کا حکم دیا تو میں نے اس کا بھی اقرار کر لیا۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنی قوم کی طرف واپس جاتا ہوں۔ ان میں سے جو اسلام قبول کرے اور زکوٰۃ ادا کرے میں اس کی زکوٰۃ جمع کروں گا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ میری طرف اپنا قاصد فلاں وقت بھیج دیں تاکہ اس طرح ان کی زکوٰۃ کی رقم آپ کے پاس پہنچ جائے۔ پس جب حارث نے زکوٰۃ وصول کر لی اور وقت مقررہ گزر گیا اور قاصد نہ آیا تو حارث نے اپنی قوم کے سرداروں کو جمع کیا۔

اس وقت تک پہنچ جاؤ تو قاصد کے ہاتھ بھیج دینا ... جب حارث نے زکوٰۃ جمع کر لی اور وہ وقت آ گیا جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا تھا [illegible] [illegible] [illegible] ناراضگی کی وجہ سے ہے، چنانچہ وہ قوم کے سرداروں کو ساتھ لے کر حاضر ہوئے۔ ادھر حضور ﷺ نے ولید بن عقبہ کو حارث کی طرف بھیجا تاکہ وہ زکوٰۃ وصول کر لے۔ جب ولید چلا اور راستہ کا کچھ حصہ طے کیا تو وہ ڈر گیا اور واپس لوٹ آیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر کہا کہ حارث نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے اور اس نے میرے قتل کا ارادہ کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حارث کی طرف ایک دستہ بھیجا۔ حارث اپنے ساتھیوں کے ساتھ آگے بڑھا۔ جب دستہ مدینہ طیبہ سے نکلا تو حارث کی ان سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے کہا: یہ حارث ہے۔ جب حارث نے ان سے ملاقات کی تو ان سے پوچھا: تم کس کی طرف بھیجے گئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: تیری طرف۔ اس نے پوچھا: کیوں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ کو تیری طرف بھیجا، اس نے یہ گمان کیا کہ تو نے زکوٰۃ روک لی ہے اور تو نے اس کے قتل کا ارادہ کیا ہے۔ حارث نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا، میں نے اسے دیکھا ہی نہیں اور نہ وہ میرے پاس آیا۔ جب حارث رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے زکوٰۃ روک لی ہے اور میرے قاصد کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، میں نے اسے دیکھا ہے نہ وہ میرے پاس آیا، میں تو اس وقت آیا جب رسول اللہ ﷺ کا قاصد میرے پاس نہیں آیا، مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کے سبب ہوا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (1)

امام طبرانی، ابن منده اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت علقمہ بن ناجیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو ہماری طرف بھیجا تاکہ ہمارے اموال کا صدقہ وصول کرے۔ وہ چلا یہاں تک کہ جب وہ ہمارے قریب ہوا [illegible] وہ واپس لوٹ آیا [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی بات عرض کی۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ

1۔ مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 279

سے بنی المصطلق کی طرف روانہ ہوئے صدقات سے متعلق حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] آ کر بتا دیا [illegible]

کی طرف لوٹ آیا اور کہا کہ انہوں نے مجھے قتل کرنے کا ارادہ کیا ہے اور صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ جب ان لوگوں کو یہ خبر پہنچی تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ولید نے جھوٹ بولا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ولید کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا۔

امام ابن جریر، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ولید بن عقبہ کو بنی مصطلق کی طرف بھیجا تاکہ ان کے اموال سے زکوٰۃ وصول کرے۔ جب اس قوم نے یہ سنا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعظیم کرتے ہوئے اس کے استقبال کو آگے آئے۔ لیکن شیطان نے ولید کے دل میں یہ بات ڈالی کہ یہ لوگ اسے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ گیا اور جا کر کہا کہ بنی مصطلق نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ جب قوم والوں کو اس کے واپس لوٹنے کی خبر پہنچی تو وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ نے ہماری طرف زکوٰۃ وصول کرنے والا آدمی بھیجا ہمیں اس سے بڑی خوشی ہوئی، ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ پھر وہ راستہ ہی سے واپس لوٹ گیا تو ہمیں یہ ڈر لاحق ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی جناب سے ناراضگی کا باعث ہوگا۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو بنی مصطلق کی طرف بھیجا تاکہ ان سے صدقات لے کر آئے۔ جب یہ خبر ان تک پہنچی تو وہ بڑے خوش ہوئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد کے استقبال کے لیے باہر نکلے۔ جب ولید کو یہ خبر ملی کہ وہ اس کی ملاقات کے لیے آ رہے ہیں تو وہ سمجھا کہ وہ اسے قتل کرنا چاہتے ہیں تو وہ واپس لوٹ آیا اور جا کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بنی مصطلق نے مجھے مال دینے سے انکار کر دیا ہے۔ جب یہ خبریں ان تک پہنچیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شدید غضب کا اظہار فرمایا ہے [illegible] ان کا ایک وفد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جب ہمیں یہ خبر موصول ہوئی کہ آپ کا قاصد راستے سے واپس لوٹ گیا ہے تو ہمیں یہ خوف لاحق ہوا کہ اس کے واپس ہونے کا سبب آپ کا کوئی حکم یا غضب ہے جو آپ نے ہم پر کیا ہے [illegible]

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 142، داراحیاء التراث العربی بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ [illegible]

[illegible] وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ

[illegible]

[illegible] حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ [illegible]

[illegible] اللھم لک الحمد کلہ، اللھم لا قابض لما بسطت، ولا باسط لما قبضت، ولا ھادی لما اضللت، ولا مضل لمن ھدیت، ولا معطی لما منعت، ولا مانع لما اعطیت، ولا مقرب لما [illegible]

1 [illegible]

2 [illegible]

3 [illegible] 145

بعدت ولا مباعد لما قربت، اللهم ابسط علينا من بركاتك ورحمتك وفضلك ورزقك، اللهم إني
أسألك النعيم المقيم الذي لا يحول ولا يزول، اللهم إني أسألك النعيم يوم العيلة والأمن يوم
الخوف، اللهم إني عائذ بك من شر ما أعطيتنا وشر ما منعتنا، اللهم حبب إلينا الإيمان وزينه في قلوبنا،
وكره إلينا الكفر والفسوق والعصيان واجعلنا من الراشدين، اللهم توفنا مسلمين وأحينا مسلمين
وألحقنا بالصالحين غير خزايا ولا مفتونين، اللهم قاتل الكفرة الذين يكذبون رسلك ويصدون عن
سبيلك، واجعل عليهم رجزك وعذابك، اللهم قاتل الكفرة الذين أوتوا الكتاب إله الحق[1]

[illegible]

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْ
بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ
اللَّهِ ۚ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ

1 [illegible] 1868 [illegible]

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

[illegible]

امام احمد [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] جماعت [illegible]

[illegible] واللہ [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] قوم [illegible] اصحاب [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible]

[illegible] وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] اللہ تعالیٰ نے یہ آیت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اللہ تعالیٰ نے یہ آیت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

سے اور لاتوں سے، ہاتھوں اور جوتوں کے ساتھ ایک دوسرے کو مارا۔ تو ان کے درمیان صلح کروا دی گئی۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی تھا جسے عمران کہا جاتا تھا۔ اس کی بیوی تھی جسے ام زید کہا جاتا تھا۔ اس عورت نے اپنے اہل سے ملاقات کا ارادہ کیا تو خاوند نے اسے روک لیا اور اسے بالائی منزل میں رکھا۔ اس کے اہل خانہ میں سے کوئی بھی اس کے پاس نہ جا سکتا۔ چنانچہ اس عورت نے اپنے اہل کی طرف پیغام بھیجا تو اس کی قوم کے افراد آئے۔ انہوں نے اسے وہاں سے اتارا تاکہ اسے اپنے ساتھ لے چلیں۔ وہ آدمی باہر نکلا، اس نے اپنے خاندان کے لوگوں سے مدد چاہی۔ تو اس کے چچا کے بیٹے آ گئے تاکہ وہ عورت اور اس کے اہل کے درمیان حائل ہو جائیں۔ تو انہوں نے ایک دوسرے کو دھکے دیے اور جوتوں کے ساتھ ایک دوسرے کو مارا تو انہیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: وَ اِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا۔ کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف کسی کو بھیجا اور ان کے درمیان صلح کرا دی اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔

امام حاکم اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے: میں نے اپنے دل میں کسی چیز کے متعلق ایسا حرج نہیں پایا جیسا میں نے اس آیت کے بارے میں پایا ہے۔ یہ شبہ کہ میں نے اس زیادتی کرنے والے گروہ سے جنگ نہیں کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ بیہقی نے کہا: یہ روایت صحیح ہے (2)

امام سعید بن منصور، ابن سعد اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت حمزہ سلمی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ کسی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وَ اِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا کے بارے میں پوچھا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب حجاج حرم میں داخل ہوا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: تو نے زیادتی کرنے والے گروہ کو اس گروہ کے مقابلہ میں پہچان لیا ہے جس پر زیادتی کی گئی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر میں اس کو پہچان لیتا جس پر زیادتی کی گئی ہے تو کوئی اور اس کی مدد کے لیے مجھ سے سبقت نہ لے جاتا۔ لہٰذا تو یہ جان لے کہ اگر دونوں گروہ ہی زیادتی کرنے والے ہوں تو پھر تو ان کو چھوڑ دے اور اپنی دنیا کے بارے میں متوجہ ہو جا، تو اپنے اہل کی طرف لوٹ جا اور جب جماعت کا امر درست ہو جائے تو تو اس میں داخل ہو جا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو حکم دیا ہے کہ جب مومنوں میں سے کوئی گروہ لڑنے لگے تو انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف بلائیں اور ان میں سے بعض کو بعض سے انصاف دلائیں۔ اگر وہ قبول کر لیں تو کتاب اللہ کے مطابق ان میں فیصلہ کیا جائے۔ یہاں تک کہ مظلوم کو ظالم سے انصاف دلا دیا جائے۔ جو ان میں سے انکار کرے تو وہ باغی اور زیادتی کرنے والا ہے۔ اور امام اور مومنوں پر یہ لازم ہے کہ وہ اس کے ساتھ جنگ کریں یہاں تک کہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 148، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، سورۃ الحجرات، جلد 2، صفحہ 502 (3712)، دار الکتب العلمیہ بیروت

صلح ہو جانے کے بعد کسی ایک فریق نے زیادتی کی ... میں اور وہاں ... کے خلاف حکم نازل ہوا۔(1)

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے سبب نزول میں یہ قول بیان کیا ہے کہ اوس

اور خزرج کے قبیلوں کے درمیان لڑائی ہو گئی تھی ...

امام ابو جعفر ... حضرت قتادہ ... سے ... دو آدمیوں کے درمیان ...

... تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل کی۔

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ جب مومنوں کے دو گروہوں کے درمیان لڑائی ہو تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ان کے درمیان صلح کرا دیں۔(2)

ارشاد فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ... امام ابن ابی شیبہ ... مسلم ... امام ... اور امام بیہقی رحمہم اللہ نے ... حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصاف کرنے والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس عرش کے دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔ اور وہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلے اور گھر والوں کے معاملے میں انصاف کرتے ہیں اور جو ان کے سپرد کیا گیا (اس میں عدل کرتے ہیں)۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ... انصاف کرنے والے قیامت کے دن رحمٰن کے سامنے موتیوں کے منبروں پر ہوں گے ... (مصنف ابن ابی شیبہ)

امام ... فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ... امام عبد بن حمید ... حضرت ... سے روایت کیا ہے ... وَاتَّقُوا ... کے ساتھ پڑھتے تھے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ ... کے ساتھ پڑھتے تھے۔

امام ابن ابی حاتم ... حضرت ... عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ... بیان کی ہے ... اس آیت ... وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا الآیہ

امام ... حضرت زید بن ... رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ... زیادتی کرنے والے ... تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ ... منع کرے۔ ... نے ... آپ ﷺ نے اس کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا ... ان کے ... کیا

1۔ تفسیر ... جلد 26 صفحہ 146 ... 2۔ ... جلد 26 صفحہ 145 3۔ ... جلد 26 صفحہ 147
4۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 340:5136 ... 5۔ ... (34036)

[illegible] آپ نے فرمایا [illegible] سے [illegible] (1)

[illegible] نے حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible] (2)

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا [illegible]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

"اے ایمان والو! نہ مذاق اڑایا کرے مردوں کی ایک جماعت دوسری جماعت کا شاید وہ ان مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں مذاق اڑایا کریں دوسری عورتوں کا شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عیب لگاؤ ایک دوسرے پر اور نہ برے القاب سے کسی کو پکارو۔ کتنا برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔ اور جو لوگ باز نہیں آئیں گے (اس حرکت سے) تو وہی ظالم ہیں۔"

امام [illegible] نے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ کے بارے حضرت مقاتل [illegible] نے فرمایا یہ آیت بنو تمیم کی ایک جماعت کے بارے نازل ہوئی۔ انہوں نے حضرت بلال، سلمان، عمار، خباب، صہیب، ابن فہیرہ اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم [illegible] کا مذاق اڑایا

امام عبد بن حمید [illegible] نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کوئی ایک جماعت دوسری جماعت سے [illegible] (3)

[illegible] وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ [illegible]

[illegible]

1۔ [illegible] 423 [illegible]

2۔ [illegible] (37883 - 549 [illegible]) [illegible]

3۔ [illegible] 26 [illegible] 50 [illegible]

شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ تم میں سے کوئی کسی پر طعن نہ کرے۔ (1)

امام ابن جریر [illegible] نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہی معنی نقل کیا ہے (2)

امام عبد بن حمید [illegible] سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے قرأت [illegible] کا معنی ہے تم طعن نہ کرو۔ (3)

امام عبد بن حمید نے [illegible] بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما لاتلمزوا [illegible] پڑھتے تھے۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے یوں بیان کیا ہے کہ [illegible] ثابت ہے۔

اور وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ کے بارے میں امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری نے الادب میں، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابو یعلیٰ، ابن جریر، ابن منذر، بغوی نے معجم میں، ابن حبان، شیرازی نے القاب میں، طبرانی، ابن السنی نے عمل الیوم واللیلہ میں، حاکم اور آپ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو جبیرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ یہ ہمارے بارے میں بنی سلمہ میں یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم میں کوئی آدمی بھی ایسا نہ تھا مگر اس کے دو یا تین نام تھے۔ جب آپ ﷺ ان میں سے کسی کو ان ناموں میں سے کسی نام سے پکارتے تو لوگ عرض کرتے یا رسول اللہ ﷺ وہ اس نام کو ناپسند کرتا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (4)

امام ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ انصار کا ایک قبیلہ تھا، ان میں سے ہر کوئی دو یا تین نام رکھتا تھا۔ بسا اوقات حضور نبی کریم ﷺ کسی آدمی کو اس نام سے پکارتے تو آپ ﷺ کو کہا جاتا، رسول اللہ ﷺ وہ اس نام کو ناپسند کرتا ہے۔ تو مذکورہ آیت نازل ہوئی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے اسی کے بارے میں قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ کسی کو یہ کہنا، اے کتے، اے گدھے، اے خنزیر، [illegible]۔

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ یہ ہے کہ کوئی آدمی برے عمل کرتا ہو، پھر وہ ان سے توبہ کر لے اور حق کی طرف لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی اسے اس کے گزشتہ عملوں کے سبب عار دلائے۔ (5)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی پہلے یہودی یا عیسائی ہو پھر اسلام لے آئے تو کوئی کہے اے یہودی، اے عیسائی، اے مجوسی وغیرہ یا کسی مسلمان کو کہا جائے اے فاسق۔

امام عبد اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے بارے میں کہا ہے کہ یہودی یا عیسائی مسلمان ہو جاتا ہے اور اسے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 151، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً
3۔ ایضاً
4۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 152
5۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 153

[illegible]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۖ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ⑫

اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچا کرو بے شک بعض گمان گناہ ہیں اور جاسوسی نہ کیا کرو اور ایک دوسرے کی غیبت بھی نہ کیا کرو کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی شخص کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ تم اس سے تو گھن کرتے ہو اور ڈرتے رہا کرو اللہ سے بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

[illegible]

[illegible]

المنثور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن کو اس سے منع فرمایا ہے کہ وہ دوسرے مومن کے بارے میں برا گمان رکھے۔(1)

امام مالک، امام بخاری، امام مسلم، ابو داؤد اور ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظن سے بچو کیونکہ ظن سب سے بڑی جھوٹی بات ہے۔ جاسوسی نہ کرو، ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے ساتھ بغض نہ رکھو اور اللہ تعالیٰ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ اور کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر اپنی جانب سے پیغام نکاح نہ بھیجے۔ یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔(2)

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کے بارے میں برا گمان کیا تو اس نے اپنے رب کے بارے میں برا گمان کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ

امام احمد رحمہ اللہ اور امام بیہقی نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ... بے شک ظن غالب بھی ہو سکتا ہے۔

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: تو کتنا پاکیزہ ہے اور تیری ہوا کتنی پاکیزہ ہے، تو کتنا عظمت و شان والا ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! مومن کی حرمت اللہ تعالیٰ کے ہاں تیری حرمت سے بھی زیادہ عظیم ہے۔ اسی طرح اس کا مال اور اس کا خون اور یہ کہ اس کے بارے میں صرف اچھا گمان ہی رکھا جائے۔(3)

امام احمد نے الزہد میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جو کلمہ بھی تیرے بھائی کے بارے تجھ تک پہنچے تو اس کے بارے میں برا گمان نہ رکھ جبکہ تو اسے بھلائی اور خیر کے محل میں استعمال کر سکتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے بعض بھائیوں نے میری طرف لکھا کہ اپنے بھائی کے معاملہ کو اس کی اچھائی پر محمول کرو جب تک تیرے پاس وہ امر نہ آ جائے جو تجھ پر غالب آ جائے۔ اور جو کلمہ بھی کسی مسلمان آدمی کے بارے میں نکلے اس کے بارے برا گمان نہ کر جبکہ تو اسے بھلائی اور خیر میں محمول کر سکتا ہے اور جس کسی نے اپنے آپ کو تہمت کے لیے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 155، ...

2۔ صحیح مسلم ... جلد 16، صفحہ 563/87 ...

3۔ سنن ابن ماجہ ... 3932 ...

[illegible] کہ تو اصحاب [illegible] ہے [illegible]

[illegible]

امام [illegible] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان [illegible]

[illegible]

امام ابن سعد [illegible] امام بخاری [illegible] حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے [illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان [illegible]

[illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول [illegible]

[illegible]

1۔ [illegible] (8345013:3) [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت

چاہیئے ہمارے بیان وَلَا تَجَسَّسُوْا کے بارے میں ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، بیہقی رحمہم اللہ نے شعب
الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن کو اس سے منع فرمایا ہے کہ وہ
اپنے مومن بھائی کی پوشیدہ باتوں کا پیچھا کرے اور اس کے عیبوں کی تلاش میں رہے (1)
عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو چیز
تمہارے لیے ظاہر ہو اسے لے لو اور جو اللہ تعالیٰ نے چھپا رکھا ہے اسے چھوڑ دو (2)
امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ
تجسس کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کے عیب تلاش کرے تاکہ اس کے مخفی امور پر مطلع ہو (3)
امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور خرائطی نے مکارم الاخلاق میں زرارہ بن مصعب بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
سے انہوں نے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ
انہوں نے مدینہ طیبہ میں ایک رات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ پہرہ دیا۔ اسی اثنا میں کہ وہ چل رہے تھے
دیکھا کہ ایک گھر میں چراغ روشن ہے۔ ہم چلتے چلتے اس کے دروازے کی جانب بڑھے۔ جب وہ اس کے قریب پہنچے
تو دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور گھر میں لوگ ہیں اور ان کی آوازیں بلند ہیں اور شور ہو رہا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ کس کا گھر ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا یہ ربیعہ بن امیہ بن خلف کا گھر ہے اور یہ لوگ شراب
پی رہے ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے وہ کام کیا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع کیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تَجَسَّسُوْا اور
ہم نے تجسس کیا ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے لوٹ آئے اور انہیں چھوڑ دیا (4)
امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کو غیر حاضر پایا۔ حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہمارے ساتھ فلاں کے گھر
چلو تاکہ ہم دیکھیں (وہاں کا حال معلوم کریں)۔ پس دونوں اس کے گھر کی طرف آئے، وہاں دروازہ کھلا
پایا۔ وہ آدمی بیٹھا تھا اور اس کے پاس ایک عورت تھی جو برتن میں کچھ ڈال رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ کام ہے جس سے اس نے ہمیں غافل کر رکھا ہے۔ تو
حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کی: آپ کو کیا معلوم کہ برتن میں کیا ہے؟ تو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس سے خوف کرتے ہو کہ کہیں یہ تجسس نہ ہو؟ تو حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ نے
عرض کی: بلکہ یہ تجسس ہی ہے۔ آپ نے فرمایا اس سے توبہ کیسے ہو سکتی ہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ اس کے حال پر مطلع

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 175، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً
4۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 222، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible] آپ [illegible] کے سوا [illegible] چلے گئے

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا [illegible] فلاں آدمی [illegible] تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible] آپ [illegible] تجسس کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible] اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابو داؤد، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا اور آپ سے عرض کی گئی یہ فلاں شخص ہے اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپکتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں تجسس سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن اگر ہمارے لیے کوئی شے ظاہر ہو تو ہم اس کے سبب پکڑ لیں گے۔ (1)

امام ابو داؤد، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: اے وہ گروہ جو اپنی زبان سے ایمان لائے ہو اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے عیبوں کی اتباع نہ کرو، کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کی خفیہ چیزوں کا پیچھا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنے گھر میں بھی ذلیل و رسوا کر دے گا۔

امام خرائطی رحمہ اللہ نے مکارم الاخلاق میں حضرت ثور الکندی رحمہ اللہ سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رات کے وقت مدینہ طیبہ میں گشت کر رہے تھے کہ آپ نے ایک گھر میں ایک آدمی کی آواز سنی کہ وہ گا رہا ہے۔ چنانچہ آپ دیوار سے چڑھ کر اندر تشریف لے گئے۔ تو دیکھا اس کے پاس ایک عورت ہے اور شراب بھی اس کے پاس پڑی ہوئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اے اللہ کے دشمن! کیا تیرا یہ گمان تھا کہ اللہ تعالیٰ تجھے چھپائے رکھے گا حالانکہ تو اس کی نافرمانی کر رہا ہے؟ تو اس آدمی نے جواب دیا: اے امیر المومنین! آپ بھی جلدی نہ کیجئے۔ کیونکہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کی ایک نافرمانی کی ہے اور تم نے تین نافرمانیاں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تَجَسَّسُوْا (جاسوسی نہ کرو) اور آپ نے جاسوسی کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا (البقرہ: 189) (اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو) حالانکہ تم دیوار پھلانگ کر آئے ہو۔ اور تم بغیر اجازت کے میرے پاس داخل ہوئے ہو جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا (النور: 27) (اے ایمان والو! نہ داخل ہوا کرو دوسروں کے گھروں میں اپنے گھروں کے سوا جب تک تم اجازت نہ لے لو [illegible]) [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تجھے معاف کر دوں تو کیا تم سے [illegible] بھلائی کی توقع ہو سکتی ہے؟ [illegible]

1۔ شعب الایمان، [illegible] جلد 7، صفحہ 108، 9551، [illegible] بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رسول ﷺ [illegible] سے فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible] تو فرشتے [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے [illegible]

[illegible] فرشتے اپنے پروں کے ساتھ [illegible]

[illegible] اس کے دل کو [illegible] ہو جائے گا۔

اور حکیم ترمذی [illegible] نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ [illegible] فرماتے ہیں

[illegible] بندہ کوئی گناہ کرتا ہے [illegible] پھر دوسرا گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں سے ایک

[illegible]

[illegible] اور جب وہ کبیرہ گناہ [illegible] ہے تو اس کے سبب [illegible]

[illegible] (اور حیا [illegible]) [illegible] اگر وہ توبہ کر لے

تو اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رحمت میں داخل ہو جائے۔ اور جب اس سے محبت چھن جائے گی تو وہ اسے جب بھی ملے گا تو اسے برا بھلا کہے گا اور حق بات نہ کہے گا اور جب وہ غصہ ہو جائے گا تو اس سے سخت کلام کرے گا۔ جب اس سے محبت ختم ہو جائے گی تو اسے صرف وہ شخص ہی ملے گا جو شیطان کی صحبت میں رہے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ: وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا امام ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومن کے گوشت کی طرح مومن کی غیبت کو بھی حرام قرار دیا ہے جیسا کہ اس نے مردار کو حرام قرار دیا ہے۔(1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے اس آیت کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگوں کا گمان ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت سلمان نے کھانا کھایا پھر سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ تو ایک آدمی نے ان کے کھانے اور سونے کا تذکرہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک سفر میں دو آدمیوں کے ساتھ تھے۔ آپ ان کی خدمت کرتے تھے۔ اور ان کے لیے کھانے کا انتظام کرتے تھے۔ ایک دن حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سو گئے۔ آپ کے دونوں ساتھیوں نے سفر شروع کیا لیکن انہیں نہ پایا۔ دونوں خیمے میں آئے اور کہا کہ سلمان نے سوائے اس کے کچھ نہیں کیا کہ وہ تیار کھانے پر ایسے آئے جیسے کوئی مہمان آتا ہے۔ پس جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ آئے تو ان دونوں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تاکہ ان کے لیے سالن طلب کر لائیں۔ وہ چل کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ساتھیوں نے مجھے بھیجا ہے کہ آپ کے پاس سالن ہو تو عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرے ساتھی سالن کا کیا کریں گے انہوں نے تو سالن کھا لیا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ واپس لوٹے اور اپنے ساتھیوں کو اس بات کی خبر دی۔ وہ دونوں چلے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا! جب سے ہم نے پڑاؤ کیا ہے ہم نے کوئی سالن نہیں کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے سلمان کی غیبت کر کے اس کا گوشت کھایا ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا کے بارے میں حضرت مقاتل سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت ایک آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے ساتھیوں نے اس کو کسی کام سے بھیجا اور اس نے دیر کر دی تو انہوں نے اس کے بارے میں کہا کہ یہ تو بس کھانے پینے اور آرام کے لیے آتا ہے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ... سے یہ قول نقل کیا ہے (غیبت یہ ہے) کہ تو اپنے کسی بھائی کے پیچھے اس کے عیب کا اس طرح ذکر کرے کہ اگر وہ سنے تو اسے برا لگے۔

1۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 298، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک [illegible]

[illegible] آپ ﷺ [illegible]

[illegible]

... رضی اللہ عنہ ... سے روایت ہے ... رسول اللہ ﷺ کو ... [illegible] ... بات ... اور
... [illegible] ... کی باتیں
... [illegible] ... تو آپ ﷺ سے پیش کیا۔

... [illegible] ... سوال ... نے
... نے اپنے بھائی کا گوشت ... [illegible] ... قریب ... کھا ...
... [illegible] ... کا ... پیش ... کرتے تھے۔

... [illegible] ... سے یہ روایت بیان کی ہے
کہ ... [illegible] ... ایک ... نے
... [illegible] ... کی جانب ... حضور نبی کریم ﷺ ... حاضر ہوا اور عرض
کی یا رسول اللہ ﷺ ... [illegible] ... تو رسول اللہ ﷺ
نے ... [illegible] ... تو آپ ﷺ نے کوئی برتن یا پیالہ منگوایا اور ان
میں سے ایک سے کہا ... [illegible] ... خون اور پیپ ... یہاں تک کہ ...
... [illegible] ... بھی اسی طرح ... یہاں تک کہ پیالہ بھر گیا۔
پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ... [illegible] ...
... [illegible] ... ایک دوسری کے پاس بیٹھ
... لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں۔

... [illegible] ... حضرت ... رضی اللہ عنہ ... غیبت کے بارے ... بیان کیا۔
... [illegible] ... نماز کے لیے تشریف لے گئے۔
... [illegible] ... ان کے پاس آئی ... [illegible] ... کے بارے میں
... [illegible] ... حضور ... ﷺ ... فارغ ہو کر
... [illegible] ... آپ ﷺ ...
... [illegible] ... اپنی ناک پر ... [illegible] ...
... [illegible] ... رضی اللہ عنہ ... غیبت ... [illegible] ...
... [illegible] ... گوشت ... [illegible] ...
... [illegible] ... نبی کریم ﷺ ... آپ ﷺ
... [illegible] ... آپ ﷺ ... [illegible] ...

جو تم دونوں نے حرکت کی ہو۔ پھر ان کی شکل سے کسی کا جسم ہے پتا چلا کہ اس نے کس انسان کی طرح کا گوشت کی قے کی ہے۔

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی عزت حرام ہے اس کا گوشت اس پر حرام ہے کہ وہ اسے کھائے اور اس کی عزت و حرمت اس پر حرام ہے کہ وہ اسے پامال کرے اور اس کا چہرہ اس پر حرام ہے کہ وہ اسے طمانچہ مارے۔

امام عبد الرزاق، امام بخاری نے الادب میں، ابو یعلیٰ، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں کئی سندوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو رجم کیا گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے دو آدمیوں کو سنا کہ ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے: کیا تو نے اس کی طرف نہیں دیکھا جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈال دیا تھا۔ لیکن اس کے نفس نے اسے نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ اسے اس طرح پتھر مارے گئے جیسے کتا مارا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ چلتے رہے اور ایک مردہ گدھے کے پاس سے گزرے۔ تو وہاں ارشاد فرمایا: فلاں فلاں کہاں ہیں۔ دونوں آؤ اور اس مردہ گدھے کا گوشت کھاؤ۔ تو ان دونوں نے عرض کی: کیا اسے کھایا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ابھی اپنے بھائی کا گوشت کھانا اس کے کھانے سے زیادہ شدید اور مشکل ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! وہ تو اب جنت کی نہروں میں غوطہ زن کر رہا ہے۔ "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہُ الْاٰنَ لَفِیْ اَنْھَارِ الْجَنَّةِ یَنْغَمِسُ فِیْھَا" (1)

ابن ابی شیبہ، امام احمد نے الزہد میں، امام بخاری نے الادب میں اور خرائطی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ وہ ایک مردہ خچر کے پاس سے گزرے۔ وہ اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ہمراہ تھے۔ تو فرمایا: قسم بخدا! تم میں سے کوئی اس مردہ خچر سے پیٹ بھر کر کھا لے اس سے بہتر ہے کہ کوئی کسی مسلمان آدمی کا گوشت کھائے۔ (2)

امام بخاری نے الادب میں اور ابن ابی الدنیا رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ دو قبروں کے پاس آئے جہاں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیا جا رہا۔ اور آپ رونے لگے۔ فرمایا: ان میں سے ایک لوگوں کی غیبت کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہ بچنے کے سبب تکلیف اٹھا رہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ایک تازہ ٹہنی منگائی اور اسے توڑ کر دو حصے کیے۔ پھر ہر ٹکڑے کے بارے حکم دیا تو اسے قبر پر گاڑ دیا گیا۔ اور فرمایا: جب تک یہ دونوں ترو تازہ رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے الادب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس کے پاس کسی مومن کی غیبت کی گئی اور اس نے اس مومن کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں اس کے عوض بہتر اجر عطا فرمائے گا اور جس

1۔ سنن کبریٰ، جلد 8، صفحہ 350 (8114)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 230 (25537)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

[illegible] حضرت [illegible] روایت [illegible] ہوگا اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] روایت بیان کی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] روایت بیان کی ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] (3)

[illegible] حضرت [illegible] روایت بیان کی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] (4)

[illegible] حضرت [illegible] روایت بیان کی ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible] 6719 ،250 [illegible]

[illegible] 6717 ،306/5 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

1. [illegible] (6722) ،301 [illegible]

2. [illegible] 5، ص 302 (6723)　3. [illegible] (6724)　4. [illegible] 5، ص 305-303 (6728)

5. [illegible] 5، ص 303 (6729)　6. [illegible] (6730)

حق ... سے اٹھ کر چلا گیا تو بعض لوگوں نے کہا: فلاں شخص کتنا عاجز آ گیا ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا اور تم نے اس کی غیبت کی ہے۔(1)

... حضرت ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا تو لوگوں نے کہا ... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس بھائی کی غیبت کی ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہم نے وہی بات کہی ہے جو اس میں ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم وہ کہتے جو اس میں نہیں تو تم اس پر بہتان لگانے والے ہوتے۔(2)

اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث نقل کی ہے، آپ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے، تو لوگوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا اور کہا: وہ کتنا کمزور ہے کہ جب تک اسے کھلایا نہ جائے وہ نہیں کھاتا اور جب تک اسے سواری پر بٹھایا نہ جائے سوار نہیں ہوتا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کی غیبت کی ہے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، کیا اس کا عیب بیان کرنے کے ساتھ غیبت ہوتی ہے جو اس میں موجود ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں کہ اپنے عیب کے متعلق گفتگو کرو جو اس میں پایا جاتا ہے۔(3)

امام ابوداؤد، امام طبرانی اور امام حاکم ... نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس کی سفارش حدود اللہ میں سے کسی حد میں حائل ہوئی تو اس نے اللہ کے حکم میں اس کی مخالفت کی، اور جو اس حال پر مرا کہ اس پر قرض تھا تو اب اس کا بدلہ دینار و درہم نہیں بلکہ اس کی نیکیاں ہوں گی، اور جس نے ناحق کسی بات میں جھگڑا کیا حالانکہ وہ اسے جانتا ہے تو وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں رہے گا یہاں تک کہ وہ جھگڑا ختم کر دے، اور جس نے کسی مومن کے بارے میں ایسی بات کہی جو اس میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاکت اور نقصان والوں میں ... یہاں تک کہ وہ اس سے نکل جائے جو اس نے کہا ہے حالانکہ وہ نکلنے والا نہیں ہے۔(4)

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، کیونکہ بندہ جب سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے۔ پھر دس سے سو تک، سو سے ہزار تک۔ اور جس نے اضافہ کیا اللہ تعالیٰ بھی اس میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جس نے مغفرت طلب کی (استغفار کیا) اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے، اور جس کی سفارش حدود اللہ میں سے کسی حد میں حائل ہوئی تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم میں اس کی مخالفت کی۔ اور جس نے کسی جھگڑے پر بغیر علم کے معاونت کی تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ناراضی کا اعلان کیا اور جس نے کسی مومن مرد یا مومن عورت پر تہمت لگائی تو اللہ تعالیٰ اسے ہلاکت اور نقصان کے کیچڑ میں قید کر

1۔ تفسیر طبری، سورۃ الحجرات، تحت الآیۃ: 12، 26/ 157، دار ... بیروت۔

2۔ شعب الایمان، ... 5/ 306، (6734)، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

3۔ تفسیر طبری، ... 26/ 157۔ 4۔ مستدرک حاکم، کتاب البیوع، ... 2/ 33، (2222)، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

[illegible]

[illegible] (2)

امام بیہقی [illegible] (3)

امام بیہقی نے حضرت [illegible] رسول اللہ [illegible]

امام بیہقی نے حضرت [illegible] (5)

امام بیہقی نے حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] امام بیہقی نے کہا ہے [illegible] (6)

امام بیہقی نے حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] (7)

1. شعب الایمان [illegible]

2. [illegible]

3. [illegible] 6[illegible]

4. [illegible] 305 [illegible] 6743

5. [illegible] 6742

6. [illegible] 307 [illegible]

7. [illegible] 305 [illegible] 6552

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible] (4)

[illegible] (5)

[illegible]

[illegible] (7)

[illegible] (8)

[illegible] (9)

[illegible]

---

1. [illegible]
2. [illegible] (6785)
3. [illegible] 318 (6799)
4. [illegible] (6762)
5. [illegible] (6763)
6. [illegible] (6754)
7. [illegible] 9064
8. [illegible] (9665)
9. [illegible] 5606

[illegible]

[illegible]

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ○

[illegible]

[illegible] يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ [illegible]

[illegible] إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ [illegible]

[illegible]

[illegible] اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ [illegible]

[illegible]

[illegible] شعوبا [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس [illegible] شعوب [illegible]

[illegible] قبائل [illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] قبائل [illegible]

[illegible] شعوب [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] قبائل [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] شعوب [illegible] قبائل [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] قبائل [illegible]

[illegible] شعوب [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ [illegible]

[illegible]

[illegible] 160، 1790 [illegible] 180، 26 [illegible] 2

1 [illegible] 4 [illegible] 26 [illegible] 161، 160

5 [illegible] 7 [illegible] 405 (36519) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ ﷺ نے [illegible] ہو گی۔

امام احمد [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

آیت کے مطابق عمل [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام بخاری رحمہ اللہ [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابن ابی شیبہ [illegible] حضرت [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

امام احمد [illegible] آپ نے [illegible]

[illegible] حضور ﷺ نے [illegible]

[illegible] یہ حدیث صحیح ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] کیا۔[3]

امام حکیم ترمذی نے [illegible] اللہ

تعالیٰ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

1۔ [illegible]

2۔ [illegible] جلد 5، صفحہ 219 [illegible]

3۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

"اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے، آپ فرمائیے تم ایمان تو نہیں لائے البتہ یوں کہو کہ ہم نے اسلام اختیار کر لیا ہے اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم (سچے دل سے) اطاعت کرو گے اللہ اور اس کے رسول کی تو وہ ذرا کمی نہیں کرے گا تمہارے اعمال میں۔ بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے"۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے یوں کیا ہے کہ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ اعراب سے مراد بنی اسد بن خزیمہ کے عرب ہیں۔ اور وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا سے مراد یہ ہے کہ ہم نے قتل اور قید کے ڈر سے اطاعت اختیار کر لی ہے (1)۔

امام ابن منذر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول ذکر کیا ہے کہ یہ آیت بنی اسد کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام عبد الرزاق، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول ذکر کیا ہے کہ یہ آیت تمام اعراب کو شامل نہیں، یہ اعراب کے بعض لوگوں کے بارے میں ہے (2)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیت اعراب کے لیے عام نہیں، اعراب میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، البتہ یہ آیت قبائل عرب میں سے ایک قبیلہ کے بارے میں ہے جنہوں نے اطاعت اختیار کرتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان جتایا اور کہنے لگے کہ ہم نے اطاعت اختیار کر لی ہے اور ہم نے آپ سے جنگ نہیں کی جیسے بنو فلاں نے آپ سے جنگ کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ان سے ایمان کے بارے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: یہ کلمات فرمانبرداری ہیں کہ اسلام سے مراد اقرار ہے اور ایمان سے مراد تصدیق ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے اس آیت کے ضمن میں حضرت زہری رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کلمہ (قول) ہے اور الایمان عمل ہے (4)۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 62-63 | 2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 163 | 3۔ ایضاً | 4۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 182

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن جریر، ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو عطا فرمایا اور ایک آدمی کو چھوڑ دیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فلاں کو عطا فرمایا اور فلاں کو چھوڑ دیا حالانکہ وہ مومن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا مسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ تین بار دہرائے (1)۔

امام ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت زہری رحمہ اللہ کی سند سے حضرت عامر بن سعد رحمہ اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حصہ تقسیم فرمایا، ایک گروہ کو عطا فرمایا اور بعض دوسروں کو چھوڑ دیا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فلاں فلاں کو عطا فرمایا اور فلاں کو عطا نہ فرمایا حالانکہ وہ بھی مومن ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن نہ کہو بلکہ وہ مسلم ہے۔ امام زہری نے مذکورہ آیت پڑھی۔

امام ابن ماجہ، ابن مردویہ، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان سے مراد دل کے ساتھ معرفت رکھنا، زبان کے ساتھ اقرار کرنا اور ارکان کے مطابق عمل کرنا ہے۔ "اَلْاِیْمَانُ مَعْرِفَۃٌ بِالْقَلْبِ وَ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ" (2)۔

امام احمد اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام علانیہ ہوتا ہے اور ایمان دل میں ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے: یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ انہیں اسماء ہجرت کے ساتھ پکارا جائے اور انہیں اعراب کے ساتھ نہ پکارا جائے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں پکارا ہے اور ان کے لیے یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ ہجرت سے پہلے ہجرت کی ابتدا تھی (3)۔

ارشاد باری تعالیٰ: وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ کے بارے میں امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے یوں پڑھا لَا یَلِتْكُمْ یعنی بغیر الف ہمزہ کے اور لام کو کسرہ کے ساتھ۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک رمضان المبارک کے روزے تم پر فرض کیے اور میں نے اس کے قیام کو تمہارے لیے سنت قرار دیا (تراویح)۔ پس جس نے اس کے روزے رکھے اور اس کا قیام کیا ایمان و احتساب کے ساتھ تو وہ گناہوں سے پاک ہو جائے گا۔

ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رحمہ اللہ نے کہا کہ لَا یَلِتْكُمْ کا معنی ہے وہ تم پر کوئی زیادتی نہیں کرے گا۔
فریابی، عبد بن حمید اور ابن منذر نے آپ ہی سے یہ معنی نقل کیا ہے وہ تمہارے اعمال میں نقصان یا کمی نہیں کرے گا۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 162، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ شعب الایمان، جلد 1، صفحہ 47 (16)، دارالکتب العلمیہ بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 163

[illegible]

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَ
جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿﴾
قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

[illegible]

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ
يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

1. [illegible] 2 [illegible] 1498 [illegible] 246

3. [illegible] 2 [illegible] 1348 [illegible]

4. [illegible] 4 [illegible] 150 [illegible] 458 [illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ
الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۚ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ
بَعِيْدٌ ۚ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ
حَفِيْظٌ ۚ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۚ اَفَلَمْ
يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۚ وَ
الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ
بَهِيْجٍ ۚ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۚ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۚ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ
نَّضِيْدٌ ۚ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۚ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ

[illegible]

1 [illegible] 17، 5، 156، 831 [illegible]

مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے (تو پھر دوبارہ زندہ کیے جائیں گے) یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں جتنی زمین ان (کے جسموں) سے کم کرتی ہے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو سب کچھ محفوظ رکھنے والی ہے۔ بلکہ انہوں نے جھٹلایا حق کو جب وہ ان کے پاس آیا پس وہ اب ایک الجھن میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کیا انہوں نے کبھی نہیں دیکھا آسمان کی طرف جو ان کے اوپر ہے ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے اور اسے سجا دیا ہے اور اس میں کوئی شگاف نہیں۔ اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا اور گاڑ دیے اس پر بڑے بڑے پہاڑ اور اگائی ہیں اس میں ہر قسم کی رونق افزا چیزیں۔ (یہ کارخانہ قدرت) بصیرت افروز اور یاد دہانی ہے ہر بندے کے لیے جو اپنے رب کی طرف مائل ہے۔ اور ہم نے اتارا آسمان سے برکت والا پانی پھر ہم نے اگائے اس سے باغات اور دانے کھیتی کے جو کاٹے جاتے ہیں۔ اور کھجور کے بلند درخت جن کے خوشے (پھلوں سے) لدے ہوئے ہیں۔ بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے زندہ کر دیا اس پانی سے مردہ شہر کو یونہی (روز محشر زمین سے) نکلنا ہوگا۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ق اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ (1)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین کے پیچھے ایک سمندر تخلیق فرمایا ہے جو اس ساری زمین کو محیط ہے۔ پھر اس کے پیچھے ایک پہاڑ پیدا فرمایا جسے قاف کہا جاتا ہے آسمان دنیا اس پر پھیلا ہوا ہے۔ پھر اس پہاڑ کے پیچھے اس زمین سے سات گنا بڑی زمین پیدا فرمائی۔ پھر اس کے پیچھے ایک سمندر پیدا کیا جو اسے گھیرے ہوئے ہے۔ پھر اس کے پیچھے ایک پہاڑ پیدا فرمایا اسے بھی قاف کہا جاتا ہے۔ اور دوسرا آسمان اس پر پھیلایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے سات زمینیں، سات سمندر، سات پہاڑ اور سات آسمان شمار کیے۔ فرمایا یہی اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ (لقمان: 27) (اور سمندر سیاہی بن جائے اور اس کے علاوہ سات سمندر)

امام ابن منذر، ابن مردویہ، ابو الشیخ اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ق زمرد کا ایک پہاڑ ہے جو ساری دنیا کو محیط ہے اور آسمان اس کے کنارے ہیں۔ (2)

امام ابن ابی الدنیا نے عقوبات میں اور ابو الشیخ رحمہما اللہ نے العظمہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک پہاڑ پیدا فرمایا جسے ق کہا جاتا ہے وہ ساری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کی جڑیں اس چٹان تک گئی ہیں جس پر زمین ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بستی میں زلزلہ برپا کرنا چاہتا ہے تو اس پہاڑ کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس رگ کو حرکت دے جو اس بستی کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ پس یہ اسے حرکت دیتا ہے اور زلزلہ برپا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض شہروں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 168، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 504 (3727)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ

[illegible]

اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿١٣﴾ وَّ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٥﴾

"اور قوم لوط اور اصحاب ایکہ اور قوم تبع نے بھی۔ ان سب نے جھٹلایا رسولوں کو پس ثابت ہو گیا (ان پر) عذاب کا وعدہ۔ کیا ہم تھک گئے ہیں پہلی مرتبہ پیدا کر کے (ایسا نہیں) بلکہ یہ لوگ از سر نو پیدا ہونے کے بارے میں شک میں ہیں۔"

امام ابن منذر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح تفسیر بیان فرمائی فَحَقَّ وَعِيْدِ یعنی انہیں ڈرانے کے بعد وہ اس کے سبب ہلاک کیے گئے۔ اور اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ کے بارے فرمایا: جس وقت ہم نے تمہیں پیدا کیا یا اس سے پہلے تمہیں پیدا کیا۔ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ یعنی وہ دوبارہ اٹھائے جانے کے بارے میں شک کرتے ہیں (1)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ کے بارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ تخلیق کرنا ہمارے لئے مشکل تھا؟ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٥﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کے بارے میں شک کر رہے ہیں (2)۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿١٦﴾

"اور بے شک ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم (خوب) جانتے ہیں اس کا نفس جو وسوسے ڈالتا ہے۔ اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔"

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین مقامات میں اتارا ہے کیونکہ وہ اس سے شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے، وہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، وہ ہر چلنے والے کو پیشانی سے پکڑنے والا ہے اور وہ ان کے ساتھ ہے جہاں کہیں وہ ہوں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت جریج رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿١٦﴾ کے بارے حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کوئی شے بھی شہ رگ سے زیادہ انسان کے قریب نہیں اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ انسان کے نزدیک ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 181، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ
قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝

[illegible] 135 [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے محفوظ رہا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] (2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] (3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے [illegible] سے یہ قول نقل کیا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] (4)

امام ابن ابی شیبہ نے [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] (5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے روایت کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] (6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] (7)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے [illegible] یہ قول نقل کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] (8)

امام ابن ابی شیبہ [illegible] نے شعب الایمان میں حضرت عبد اللہ بن [illegible]
[illegible]

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنائز، جلد 2، صفحہ 443 (11030) [illegible]
2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 441 (10812)
3۔ ایضاً (10814)
4۔ شعب الایمان [illegible] جلد 7، صفحہ 183 (9967) [illegible]
5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنائز، جلد 2، صفحہ 442 (10820)
6۔ ایضاً (10823)
7۔ ایضاً (10824)
8۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 442 (10795)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ

---

1. [illegible]

2. [illegible]

3. [illegible]

لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ
فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ وَقَالَ قَرِينُهُ هَذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۝ أَلْقِيَا
فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ
مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا
أَطْغَيْتُهُ وَلَكِنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ
قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ
لِلْعَبِيدِ ۝ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام احمد اور ابن جریر نے عبداللہ بن بہی سے روایت نقل کی ہے، وہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں یہ قول نقل کیا ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر موت کا وقت آیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس شعر کے ساتھ مثال بیان کی

اعاذل ما یغنی الحذار عن الفتی   اذا حشرجت یوما وضاق بها الصدر

"اے ملامت کرنے والی! یہ احتیاط نوجوان سے کوئی فائدہ نہیں دیتی جب کسی دن سانس اکھڑنے لگے اور اس سے سینہ تنگ ہو جائے۔"

تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری بیٹی! اس طرح نہیں بلکہ یوں کہو وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ۔

ارشاد باری تعالیٰ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ کی وضاحت میں امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو موت سے بھاگتا ہے اس لومڑی کی طرح ہے جسے زمین (قرض کے لیے) (حق کے لیے) تلاش کرتی ہے تو وہ دوڑتے ہوئے آتا ہے یہاں تک کہ جب وہ خوب تھک جاتا ہے اور ہانپنے لگتا ہے تو وہ اپنی بل میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو زمین اسے کہتی ہے: اے لومڑی! میرا حق (ادا کر)۔ وہ ایک آواز کے ساتھ نکل جاتا ہے پھر وہ اسی طرح کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی گردن ٹوٹ جاتی ہے اور وہ مر جاتا ہے (1)۔

ارشاد باری تعالیٰ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ کی وضاحت میں امام عبد الرزاق، فریابی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن سعد، ابن ابی حاتم، حاکم نے الکنیٰ میں، ابن مردویہ اور بیہقی نے البعث والنشور میں، محاملی اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے منبر پر یہ آیت پڑھی۔ اور فرمایا: سائق سے مراد وہ ہے جو ہر نفس کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لے جائے گا اور شہید سے مراد وہ ہے جو اس کے عمل کے بارے میں اس کے خلاف گواہی دے گا جو اس نے کیا (2)۔

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم نے الکنیٰ میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ سائق سے مراد فرشتہ اور شہید سے مراد عمل ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ سائق فرشتوں میں سے ہے اور شہید سے مراد انسان کی ذات ہے جو اس پر گواہی دے گی (3)۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ سائق فرشتوں میں سے ہے اور شہید سے مراد انسان کی اپنی ذات ہے جو اس پر گواہی دے گی، اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں بھی اس پر گواہی دیں گے (4)۔

1۔ کنز العمال، جلد 7، صفحہ 222 (39221)، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 187، داراحیاء التراث العربی بیروت   3۔ ایضاً   4۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 188

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible] 197 [illegible]

2 [illegible] 199 [illegible]

3 [illegible] 199 [illegible]

4 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 26 [illegible] 19 [illegible]

[illegible] 2005 [illegible]

ساتھ ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی صبح سے شام تک اس سے نکل جائے گا اور اس کا کھانا اس کے ساتھ ہوگا، اس میں اضافہ کا سوال کرتی رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو اس کے بعض حصے بعض سے سمٹ جائیں گے اور وہ کہے گی بس بس۔

مسلم نے حضرت حذیفہ اور حضرت ابوہریرہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے بلایا جانے والا میں ہوں گا۔ میں عرش کے نیچے کھڑا ہو جاؤں گا۔ پھر مجھے سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ میں اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا سجدہ کروں گا کہ وہ اس کے سبب مجھ سے راضی اور خوش ہو جائے گا۔ پھر مجھے اجازت دی جائے گی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور ایسی دعا کروں گا کہ اس کے سبب وہ مجھ سے خوش ہو جائے گا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ قیامت کے دن اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے چمکدار ہوں گے (یعنی ان کے اعضاء روشن اور چمک دار ہوں گے) اور وہ حوض پر آئیں گے جو کہ صنعاء اور ایلہ کے درمیان ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوگا۔ اس پر آنے کے برتن آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو ایک مرتبہ اس سے پانی پی لے گا اس کے بعد اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی۔ اور جو اس سے محروم رہ گیا (یعنی پانی نہ پی سکا) اس کے بعد وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔ پھر لوگوں کے لیے پل صراط رکھا جائے گا تو پہلا گروہ بجلی کی طرح اس سے گزر جائے گا۔ پھر بعض ہوا کی طرح گزریں گے۔ پھر بعض اصیل گھوڑے کی طرح گزریں گے۔ پھر بعض عمدہ گھوڑوں اور سواریوں کی رفتار سے گزریں گے اور ہر شخص کا انحصار اعمال پر ہے۔ پل صراط کی دونوں جانب فرشتے کھڑے ہوں گے، کہہ رہے ہوں گے رب سلم سلم۔ اے پروردگار! ان کو سلامتی کے ساتھ گزار دے۔ کوئی گرنے والا ہے، کوئی نجات پانے والا ہے اور کوئی خراشیں لگنے کے باوجود نجات پانے والا ہے اور کوئی جہنم میں گر جائے گا اور جہنم کہے گی کیا اور بھی کچھ ہے؟ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس میں رکھنا چاہے گا۔ پس وہ سمٹ جائے گی اور قط قط کہے گی جیسا کہ چمڑا جب پانی سے خوب بھر جاتا ہے تو وہ سکڑ جاتا ہے اور پھر جسم کے ساتھ لگ جاتا ہے۔

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿٣١﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ
حَفِيظٍ ﴿٣٢﴾ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوهَا
بِسَلَامٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾

"اور قریب کر دی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے لیے (ان سے) دور نہیں ہوگی۔ یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے اس شخص کے لیے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والا (اس کی) حدود کی حفاظت کرنے والا ہو۔ جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور ایسا دل لے کر آیا جو اس کی طرف متوجہ تھا۔ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی

[illegible]

[illegible]

کی شکل و صورت اور ملائکہ کی تسبیحات کی مجلس جماعت اور ان کے پروں کی آواز کرتے ہوں گے۔ اور اہل جنت اپنی اپنی جگہ ان سے ملنے کو
بے تاب ہوں گے کہ یہ کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کی اجازت دی گئی ہے تو معلوم ہو جائے گا۔ وہ پہلا ہے جو سب سے
پہلے شفاعت کرے گا۔ اور جس کی سب سے پہلے شفاعت قبول ہوئی ہے گی۔ سب سے زیادہ لوگوں کو ساتھ لئے ہوئے ہیں۔
اور وہ تمام کے مرتبہ میں ہیں اور وہ ہیں حق کے حوالے مقرب ہے رحمٰن سب سے پہلے حق ہوگی۔ اور آپ صاحب شفاعت
ہیں۔ تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حاضری کی اجازت دی گئی ہے۔ پھر انبیاء علیہم السلام اور نور کے منبروں پر تشریف
فرما ہوں گے۔ صدیقین نور کے ٹیلوں پر ہوں گے شہداء زبرجد کی کرسیوں پر تشریف رکھیں گے اور باقی تمام کے تمام لوگ
مشک کے جزیرہ و سفید ٹیلوں پر بیٹھیں گے۔ پھر ان کے پیچھے سے رب انہیں ندا دے گا۔ مرحبا خوش آمدید میرے بندو
میری ملاقات کو آنے والو میرے پڑوسیو اور میری جماعت! اے میرے ملائکہ میرے بندوں کے لیے کھانا اور نعمتیں کھلاؤ
کھلاؤ وہی وہ پرندے کا گوشت جیسے کہ قریب لائیں گے گویا کہ وہ سب اور بخت سے جس کے ساتھ ہیں اور کوئی
جلدی تو وہ اسے کھائیں گے۔ پھر رب رحیم حجاب کے پیچھے سے ندا دے گا۔ مرحبا اے میرے بندو میری زیارت کو آنے
والو میرے پڑوسیو اور میری جماعت! کھا چکے اب انہیں خوب پلاؤ۔ چنانچہ غلمان ان کی طرف آئیں گے جو انتہائی خوبصورت
موتیوں کی طرح ہوں گے۔ ان کے پاس سونے اور چاندی کے برتن ہوں گے جن میں انتہائی لذیذ مختلف قسم کے مشروب
ہوں گے اور ان کا مزہ پہلے کی طرح ہوگا۔ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ (الواقعہ ۱۹) نہ وہ درد محسوس کریں گے نہ
ہی مدہوش ہوں گے۔ پھر اس کے بعد جبار کے انتہائی رب کے پیچھے سے انہیں ندا دے گا۔ مرحبا میرے بندو میری
زیارت کو آنے والو میرے پڑوسیو اور میری جماعت! کھا چکے اور پی چکے اب پھل کے ساتھ ان کی تواضع کرو۔ پھر
بڑی بڑی ٹہنیاں ان کے قریب کی جائیں گی۔ جو کہ [illegible] اور [illegible] سے جھکی ہوں گی۔ اور ان میں ایسی پختہ
کھجوریں ہوں گی جنہیں اللہ تعالیٰ نے دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا بنایا ہے۔ چنانچہ وہ انہیں کھائیں گے۔
پھر حجاب کے پیچھے سے رب کریم انہیں ندا دے گا۔ مرحبا میرے بندو میرے ملاقاتیو میرے پڑوسیو اور میری جماعت!
کھا چکے، مشروبات پی چکے اور پھل کھا چکے۔ اب انہیں لباس پہناؤ۔ چنانچہ انہیں جنت کے پھل دیئے جائیں
کے ... کھولے جائیں گے سفید اور سرخ کے ساتھ پھل نکالے ہوں گے۔ پس وہ انہیں پہنیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ندا دے گا حجاب
کے پیچھے سے ندا دے گا مرحبا میرے بندو میرے ملاقاتیو میرے پڑوسیو اور میری جماعت تم کھا چکے پی چکے پھل بھی کھا
چکے اور لباس بھی پہن چکے۔ اب انہیں خوشبو لگاؤ۔ ان پر ایک تیز ہوا چلے گی جسے مثیرہ کہا جاتا ہے اور اس میں سفید
مشک کے ذرات ہوں گے۔ اور وہ ہوا ان کے چہروں پر مشک کی دھول اور سپیدی کے بکھیر دے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں
حجاب کے پیچھے سے ندا دے گا مرحبا اے میرے بندو میرے ملاقاتیو میرے پڑوسیو اور میرے وفد کھا چکے پی
چکے پھل کے ساتھ تواضع کر چکے لباس پہن چکے اور خوشبو لگا چکے مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ضرور تمہارے لیے ظہور
فرماؤں گا تاکہ وہ مجھے دیکھیں۔ یہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملاقات کی انتہا ہے اور سب سے افضل ہے۔ پھر رب کریم اپنا دیدار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾

[illegible]

نقبوا في البلاد من حذر الموت　　وجالوا في الأرض أي مجال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا
مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ
طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ
السُّجُوْدِ ۝ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ يَّوْمَ
يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَ
نُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ
حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ
بِجَبَّارٍ ۣ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible] إذا الشمس كورت [illegible]

[illegible]

[illegible] إذا الشمس كورت [illegible] 49 [illegible]

[illegible] إذا الشمس كورت [illegible]

[illegible]

[illegible] إذا الشمس كورت [illegible]

[illegible] إذا الشمس كورت [illegible]

[illegible]

1 [illegible] 45 [illegible] 11 [illegible] 208 [illegible] 2 [illegible] 28 [illegible]

2 [illegible] 4 [illegible] 28 [illegible] 11 [illegible]

5 [illegible]

[illegible]

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے انہوں نے فرمایا [illegible] یوم [illegible]

[illegible] 1

امام [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] الاعظم [illegible] الصور [illegible] لا تشعر [illegible] تحصیل

لفصل الحساب

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے [illegible] بیت المقدس [illegible]

[illegible]

بیت المقدس [illegible] کے لیے جمع ہو جاؤ 2

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے [illegible] بیت المقدس کی [illegible]

[illegible] حساب کے لیے [illegible]

امام ابن [illegible] رحمہ اللہ [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] بیت المقدس [illegible]

حضرت کعب [illegible] بیت المقدس [illegible]

امام [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] بیت المقدس [illegible]

امام ابن [illegible] رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ یوم یسمعون الصیحۃ بالحق [illegible] حضرت [illegible] رحمہ اللہ [illegible]

[illegible]

امام ابن منذر اور امام ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] بیان کیا ہے [illegible]

[illegible]

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے [illegible] یوم تشقق الارض عنہم سراعا کی تفسیر میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ [illegible]

فرمایا [illegible]

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

---

1. [illegible]

3. ایضاً جلد 26 صفحہ 213 | [illegible] جلد 26 صفحہ 212

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالٰی عنہ [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالٰی عنہما [illegible]
[illegible] يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا (1)

[illegible] (2)

[illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے [illegible] روایت [illegible]
[illegible]
فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (3)

[illegible] حضور [illegible] صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا [illegible]
[illegible]
[illegible] نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ (4)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت [illegible] رسول اللہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم مریضوں کی عیادت کیا کرتے تھے [illegible]
[illegible]
[illegible] (5)

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما [illegible] یا رسول اللہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم [illegible] فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (6)

---

1 ۔مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، [illegible] 505، [illegible] 3722، [illegible]
2 ۔تفسیر [illegible]، ج26، ص214، [illegible]
3 ۔[illegible]
4 ۔مستدرک [illegible]، ج2، ص506، (3733)
5 ۔[illegible] (3734)
6 ۔تفسیر [illegible]، ج26، ص215

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ
اَمْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ
الْحُبُكِ ۝ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝ قُتِلَ
الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ
الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ
اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ
الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
لِّلسَّآىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تھے ... کہ ... [illegible] ... ہے ... باہم ... [illegible] ... حضرت ... [illegible]
[illegible] ... کوئی ... [illegible] ... کی ... [illegible]

امام ... [illegible] ... حضرت سعید ... رضی اللہ عنہ ... [illegible]
حضرت ... رضی اللہ عنہ ... [illegible] ... آپ ... [illegible]
[illegible] ... بیان ... [illegible] ... مشتبہ ہیں۔

امام ابن جریر ... [illegible] ... رحمہما اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا
یَہْجَعُوْنَ ... [illegible] ... بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ رات کے وقت بہت کم سوتے تھے (1)

امام ... [illegible] ... ابن جریر ... [illegible] ... اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے ... [illegible]
... حضرت انس رضی اللہ عنہ ... [illegible] ... کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ ... مغرب اور عشاء کے درمیان نماز (نوافل)
پڑھتے تھے ... اسی طرح یہ آیت بھی ہے تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ (السجدہ: 16)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ... [illegible] ... سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ وہ
... عشاء ... سے پہلے نہیں سوتے تھے (2)

امام ابن ابی شیبہ ... [illegible] ... رحمہم اللہ ... [illegible] ... آیت کی تفسیر میں حضرت ... [illegible]
(یہ اس وقت تھا) جب کہ انہیں ... قیام کرنے کا حکم دیا ... اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ... [illegible]
تھے ... [illegible] ... فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (المزمل: 20) ... [illegible]
... تمہارے لیے آسان ہو (3)

امام ابن جریر ... [illegible] ... اس آیت کے تحت ... [illegible]
... بہت کم ... [illegible] ... تھے (4)

ابن ... [illegible] ... رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ... [illegible] ... کی ... بہت قلیل ہے (5)

امام ابن جریر اور ... [illegible] ... رحمہم اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ كَانُوْا قَلِيْلًا کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ
... بہت کم ... [illegible] ... اس کے بعد ... کلام ہے ... مِّنَ الَّیْلِ مَا یَہْجَعُوْنَ ... [illegible]
... [illegible] (6)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن نصر ... حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ... [illegible] ... تھے (7)

1۔ تفسیر ... [illegible] ... جلد 26، صفحہ 233 ... [illegible] 2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 233
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ ... [illegible] ... جلد 2، صفحہ 47 (6300) ... [illegible]
4۔ تفسیر ... [illegible] ... جلد 26، صفحہ 232 6۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 47 (6305-06)
5۔ تفسیر ... [illegible] ... جلد 26، صفحہ 233 7۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 47 (6306)

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن سعد، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت حسن بن محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سریہ بھیجا۔ انہوں نے حملہ کیا اور مال غنیمت حاصل کیا۔ تو ان کے فارغ ہونے کے بعد ایک قوم آئی اور یہ آیت نازل ہوئی وَفِيٓ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿19﴾۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ محروم سے مراد بدقسمت انسان ہے جو رزق کا طالب ہوتا ہے اور اس سے دنیا ہٹتی رہتی ہے اور وہ لوگوں سے سوال بھی نہیں کرتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ابن اسحاق نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محروم کے متعلق پوچھا تو آپ نے جواب فرمایا: یہ بدقسمت انسان ہے جس کی کمائی آسانی اور سہولت سے اس کے ہاتھ نہیں آتی (یعنی وہ تنگی و دستی میں باقی رہتا ہے)۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ محروم وہ بھولی قسمت والا مسلمان ہے جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو (1)۔

امام ابن ابی شیبہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: محروم وہ ہے جس کے لیے مال غنیمت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یمامہ کا ایک آدمی تھا۔ سیلاب آیا اور وہ اس کا مال بہا کر لے گیا تو حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے کہا: یہ محروم ہے، اس کی مدد کرو۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سائل وہ ہے جو ہاتھ پھیلا کر سوال کرتا ہے اور محروم وہ ہے جو اس طرح مانگنے سے باز رہتا ہے (اسے فقیر متعفف کہتے ہیں) (2)۔

امام عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ نے کہا: محروم وہ ہے جس کی قسمت اس کا ساتھ نہ دے۔

عبد بن حمید نے حضرت محمد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ محروم وہ بھولی قسمت والا ہوتا ہے جس کے لیے مال باقی نہ رہے۔

عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ محروم وہ ہے جس کا مال تھا اور اس میں کمی ہو گئی۔

امام عبد بن حمید نے عامر سے بیان کیا ہے کہ محروم وہ ہے جس کی قسمت بھولی ہو۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿66﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿67﴾ (الواقعہ) ہم پر تاوان پڑ گیا بلکہ ہم محروم ہو گئے اور اپنی روزی کی برکت سے محروم ہو گئے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا۔ تو آپ نے جواب فرمایا: یہ زکوٰۃ ہے اور اس کے علاوہ بھی حقوق ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ سائل وہ ہے جو اپنا ہاتھ پھیلا کر

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 26، صفحہ 235، داراحیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 237

میں [illegible] کہ محروم وہ ہے جس کا [illegible] حصہ نہ ہو۔

عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں جان لوں کہ محروم کون ہے، اس نے مجھے عاجز کر دیا ہے۔

عبد بن حمید رحمہ اللہ نے [illegible] رحمہ اللہ سے [illegible] سوال [illegible] ابن شہاب زہری سے محروم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس کے بارے میں کچھ نہ کہا۔ پھر میں نے حضرت عطاء سے پوچھا تو انہوں نے کہا محروم سے مراد [illegible] وہ ہے جس کی قسمت چھوٹی ہے (1)۔

بخاری، مسلم، ابن جریر، ابن مردویہ [illegible] نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے [illegible] بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہوتا جس کے پاس ایک یا دو کھجوریں اور ایک یا دو لقمے ہوں جس کے پاس [illegible] لقمے [illegible]۔ صحابہ نے عرض کی پھر مسکین کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا مسکین وہ ہوتا ہے جس کے پاس [illegible] اور نہ اس کی حالت معلوم ہو کہ اس پر صدقہ کیا جائے تو وہ اصل محروم ہے (2)۔

امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور ابن مردویہ [illegible] نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اغنیاء کے لیے قیامت کے دن فقراء کی وجہ سے ہلاکت و افسوس ہو گا۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب انہوں نے ہم پر ظلم کیا ان حقوق میں [illegible] جو تو نے ہمارے لیے ان پر فرض کیے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم [illegible] پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَفِيٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔

امام ترمذی، ابن ماجہ [illegible] نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا بے شک مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔ اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ (البقرۃ: 177) آخر آیت تک۔

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٢١﴾ وَفِي
السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ
مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿٢٣﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ
الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۖ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ

1۔ [illegible] جلد 26، صفحہ 238 [illegible]
2۔ [illegible] 26، صفحہ 1237 [illegible]

مُّنكَرُونَ ۝ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ۝ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ
قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ
بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ
عَجُوزٌ عَقِيمٌ ۝ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ
الْعَلِيمُ ۝ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ
قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ۝ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ ۝ مُّسَوَّمَةً
عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ۝ فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝
فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ
يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝ فَأَخَذْنَاهُ وَ
جُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝

اور زمین میں بہت سی قدرت کی نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لیے۔ اور تمہارے وجود میں بھی (نشانیاں ہیں) تو کیا تمہیں نظر نہیں آتیں۔ اور آسمان میں ہے تمہارا رزق اور وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اس قسم کے آسمان اور زمین کے رب کی یہ قول (یعنی اللہ کا وعدہ) اسی طرح یقینی ہے جس طرح تم بات کرتے ہو۔ (اے محبوب) کیا پہنچی ہے آپ کو خبر ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی۔ جب وہ آپ کے پاس آئے تو انہوں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا تم پر بھی سلام ہو (اور دل میں سوچا) یہ تو انجان لوگ ہیں۔ پس چپکے سے اپنے اہل خانہ کی طرف گئے اور ایک (بھنا ہوا) موٹا تازہ بچھڑا لے آئے۔ اور اسے ان کے قریب رکھ دیا۔ فرمایا کھاتے کیوں نہیں۔ پس دل ہی دل میں ان سے خوف محسوس کرنے لگے۔ وہ بولے ڈریئے نہیں۔ اور انہوں نے بشارت دی آپ کو ایک صاحب علم بیٹے کی۔ پس آئی آپ کی بیوی چیختی ہوئی۔ اور (زور سے) ہاتھ مارا اپنے چہرے پر اور بولی (میں) بوڑھی (اور) بانجھ (ہوں)۔ وہ بولے یونہی فرمایا ہے آپ کے رب نے۔ بیشک وہی دانا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ آپ نے پوچھا تمہارے آنے کا کیا مقصد ہے اے فرشتو؟ انہوں نے کہا ہم بھیجے گئے ہیں ایک قوم کی طرف جو مجرم ہے۔ تاکہ ہم برسائیں ان پر گارے سے

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] کہ **وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ** [illegible] رزق سے [illegible] (1)۔

[illegible] سے [illegible] حضرت [illegible] آیت کے [illegible]

[illegible]

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ** کے تحت انہوں نے فرمایا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان قوموں کو ہلاک کرے جنہوں نے قسم کھائی پھر انہوں نے تصدیق نہ کی (3)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے قول باری تعالیٰ **فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ** کے تحت فرمایا یہ اس چیز کے بارے میں ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اس میں ذکر فرمایا۔

امام ابن ابی الدنیا، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے کہ **هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ** کے ضمن میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ کو اس خدمت کی خبر پہنچی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بذات خود اپنے معزز مہمانوں کی کی (4)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے کہ مذکورہ آیت کے ضمن میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بچھڑے کے ساتھ ان کی مہمان نوازی کی (5)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ **فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ** کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عام مال گائیں ہی تھیں (6)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ **وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ** میں غلام سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں (7)۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا **فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ** کا معنی ہے اور آپ کی بیوی چیختی ہوئی آئی **فَصَكَّتْ** اور اپنے چہرے پر ہاتھ مارا (8)۔

سعید بن منصور، ابن جریر اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ **فِي صَرَّةٍ** کا معنی چیخ و پکار ہے اور **فَصَكَّتْ وَجْهَهَا** کا معنی ہے کہ اس نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر مارا، جیسا کہ عورتیں تعجب کے وقت کیا کرتی ہیں (9)۔

1۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 26، صفحہ 43، 240 [illegible] | 2۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 241 | 3۔ ایضاً

4۔ شعب الایمان [illegible] جلد 7، صفحہ 102 (9636) [illegible]

5۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 26، صفحہ 243 | 6۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 243 | 7۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 244

8۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 245، 244 | 9۔ ایضاً، جلد 26، صفحہ 246

[illegible] عقیم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible]

امام ابن جریر [illegible] نے ذکر کیا ہے کہ [illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا [illegible]

[illegible]

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible]

[illegible]

امام ابن جریر [illegible] رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے [illegible]

[illegible]

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ أَتَتْ
عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ
حِينٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿٤٤﴾
فَمَا اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن
قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا

1۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 27 [illegible] 2 [illegible] 3 [illegible] 4 [illegible] جلد 27، صفحہ 8

لَمُوْسِعُوْنَ ۝47 وَ الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝48 وَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝49 فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝50 وَ لَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ۝51 كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا
سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝52 اَتَوَاصَوْا بِهٖ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝53

"اور (قصہ) عاد میں بھی (نشان عبرت ہے) جب ہم نے ان پر آندھی بھیجی جو خیر و برکت سے خالی تھی۔ نہیں چھوڑتی تھی کسی چیز کو جس پر گزرتی مگر اس کو ریزہ ریزہ کر دیتی۔ اور (واقعہ) ثمود میں بھی نشانی ہے جب انہیں کہہ دیا گیا کہ لطف اٹھا لو ایک وقت مقررہ تک پس انہوں نے سرکشی کی اپنے رب کے حکم سے تو پکڑ لیا انہیں ایک خوفناک کڑک نے درآنحالیکہ وہ دیکھ رہے تھے۔ پھر ان میں نہ اٹھنے کی سکت رہی اور نہ وہ (ہم سے) انتقام لے سکے۔ اور قوم نوح کا اس سے پہلے (یہی حشر ہوا) بے شک وہ لوگ بھی (پرلے درجے کے) نافرمان تھے۔ اور ہم نے آسمان کو (قدرت کے) ہاتھوں سے بنایا اور ہم نے ہی اس کو وسیع کر دیا۔ اور زمین کو ہم نے فرش بنا دیا پس ہم کتنے اچھے (فرش) بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے بنائے تاکہ تم غور و فکر کرو۔ پس دوڑو اللہ کی طرف (اور اسی کی پناہ لو) بے شک میں تمہیں اس (کے عذاب) سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔ اور نہ بناؤ اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بے شک میں تمہیں اس (کے غضب) سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔ اسی طرح نہیں آیا ان سے پہلے لوگوں کے پاس کوئی رسول مگر انہوں نے یہی کہا یہ جادوگر ہے یا دیوانہ۔ کیا پہلوں نے پچھلوں کو یہی وصیت کی تھی (نہیں) بلکہ یہ لوگ سرکش ہیں۔

امام فریابی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝ کے بارے فرمایا اس سے مراد وہ شدید ہوا ہے جو کسی قسم کا نفع نہیں دیتی (1)۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ سے مراد ایسی ہوا ہے جو درختوں میں تلقیح (پیوند) نہیں کرتی اور نہ ہی بادلوں کو اٹھاتی ہے۔ اور اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ کی تفسیر میں فرمایا کہ اسے ہلاک ہونے والی شے کی طرح کر دیا (2)۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے العظمہ میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ سے مراد ایسی ہوا ہے جس میں نہ برکت ہو نہ منفعت، نہ اس سے بارش ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے سبب درختوں کی پیوندکاری ہو

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 8، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

[illegible]

[illegible]

امام بخاری [illegible] نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿٥٨﴾ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٦٠﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام احمد، سعید بن منصور، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، نسائی، ابن ماجہ، بزار نے مسند میں، ابن حبان، حاکم اور آپ نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ آیت یوں پڑھائی: انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین۔ (1) امام ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہما اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ المتین کا معنی شدید (سخت مضبوط) ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ذَنُوْبًا کا معنی دلوا یعنی (حصہ) ہے۔ (2)

امام فریابی اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ کے بارے میں فرمایا: ان ظالموں کے لیے بھی ویسا ہی عذاب کا حصہ ہے جیسا ان کے ساتھیوں کے لیے عذاب کا حصہ تھا۔

امام خرائطی رحمہ اللہ نے مساوی الاخلاق میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ان ظالموں کے لیے بھی ان کے ساتھیوں کے عذاب کی مثل ہی عذاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

تمت بالخیر

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 266 (3910)، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 15، داراحیاء التراث العربی بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا ہے۔

وَالطُّوْرِ ۙ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریج سے بیان کیا ہے کہ کتب سے مراد ... ہے اور مَّسْطُوْرٍ سے مراد لکھا ہوا ہے۔

امام عبدالرزاق، امام بخاری نے خلق افعال العباد میں، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وَالطُّوْرِ وَ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ کا قول ہے ... لکھی ہوئی ہے۔ اور فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ سے مراد ... ہے۔(1)

امام ابن ابی حاتم، امام بخاری نے خلق افعال العباد میں، ابن جریر اور بیہقی نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ کا معنی ہے صحائف جو لکھے ہوئے ہیں۔ اور فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ کا معنی ہے صحف میں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ کا معنی ہے لکھی گئی ہے اس کتاب میں۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ... سے نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیت المعمور ساتویں آسمان میں ہے۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور دوبارہ قیامت قائم ہونے تک دوبارہ اس کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔(2)

امام ابن منذر، عقیلی، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: آسمان میں ایک بیت ہے جسے معمور کہا جاتا ہے۔ وہ کعبہ معظمہ کے سامنے اور بالمقابل ہے۔ چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے جسے حیوان کہا جاتا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر روز اس میں داخل ہوتے ہیں اور اس میں خوب غوطہ زنی کرتے ہیں، پھر باہر نکل آتے ہیں اور اپنے پروں کو خوب جھاڑتے ہیں۔ اور اس سے ستر ہزار قطرے گرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا فرما دیتا ہے۔ پھر انہیں بیت المعمور میں آنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ وہ وہاں نماز میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ... پھر وہاں سے باہر نکل آتے ہیں۔ پھر وہ دوبارہ اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ پھر ان میں سے ایک کو ان پر والی اور نگران مقرر کر دیا جاتا ہے اور اسے حکم دیا جاتا ہے کہ وہ انہیں آسمان میں کسی جگہ ٹھہرائے۔ وہ اس میں قیام قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہیں گے۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان میں بیت المعمور ہے جسے ضراح کہا جاتا ہے۔ وہ بیت الحرام کی طرح ہے اور بالکل اس کے سامنے اور بالمقابل ہے۔ اگر وہ نیچے گرے تو سیدھا بیت اللہ پر گرے۔ ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ پھر دوبارہ کبھی ان کی باری نہیں آئے گی۔ آسمان میں اس کی حرمت و احترام ویسا ہی ہے جیسا کہ مکہ کی حرمت و احترام ہے۔

امام عبدالرزاق نے مصنف میں حضرت کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت مرسل ذکر کی ہے۔(3)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 22، داراحیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 24

3۔ مصنف عبدالرزاق، باب ...، جلد 5، صفحہ 21، دارالکتب العلمیہ بیروت

امام اسحاق بن راہویہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت خالد بن عرعرہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا بیت المعمور کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ آسمان میں ایک بیت ہے جسے ضراح کہا جاتا ہے۔ اور وہ کعبہ کے سامنے اس کے اوپر ہے۔ آسمان میں اس کی حرمت اسی طرح ہے جیسے زمین میں بیت اللہ کی حرمت ہے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں نماز پڑھتے ہیں اور وہ دوبارہ اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہیں آسکیں گے (1)۔

امام عبد الرزاق، ابن منذر، ابن جریر اور ابن الانباری رحمہم اللہ نے مصاحف میں حضرت ابو الطفیل رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ابن الکواء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیت المعمور کے بارے سوال کیا کہ وہ کیا ہے؟ تو آپ نے جواب فرمایا: وہ ضراح نامی ایک بیت ہے جو ساتوں آسمانوں سے اوپر اور عرش کے نیچے ہے۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ پھر وہ قیامت تک اس کی طرف دوبارہ نہیں آسکیں گے (2)۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ کے بارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ عرش کے سامنے ایک بیت ہے جسے فرشتے آباد کرتے ہیں۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے اس میں نماز پڑھتے ہیں۔ پھر دوبارہ ان کی باری نہیں آئے گی (3)۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے فرمایا: وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ جنت سے لایا گیا اور یہ کئی سو سال زمین میں آباد رہا۔ پھر جب طوفان آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اوپر اٹھا لیا۔ اب وہ چھٹے آسمان میں ہے۔ ہر روز ابلیس کے قبیلے سے ستر ہزار فرشتے اس میں داخل ہوتے ہیں۔ پھر کبھی ایک دن بھی کوئی ایک اس کی طرف لوٹ کر نہیں آئے گا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً حدیث بیان کی ہے کہ الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ کعبہ معظمہ کے بالمقابل ہے۔ اگر اس میں سے کوئی شے گرے تو وہ سیدھی کعبہ پر گرے۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ اور حرم اس کے حرم کے بالمقابل ہے جو کہ عرش تک ہے۔ اور آسمان میں قدم رکھنے کی بھی جگہ نہیں ہے مگر اس پر کوئی فرشتہ سجدہ کر رہا ہے یا قیام کر رہا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آسمان میں ایک بیت ہے اسے ضراح کہا جاتا ہے۔ وہ بیت اللہ شریف کے بالکل بالمقابل اوپر ہے۔ آسمان میں اس کی حرمت اسی طرح ہے جیسے زمین میں بیت اللہ کی حرمت ہے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں داخل ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور ان کی ایک دفعہ کے سوا کبھی اس کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے (4)۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 22، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ مصنف عبد الرزاق، باب تفسیر (الطور)، جلد 6، صفحہ 21، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 23
4۔ شعب الایمان، باب فضائل المساجد، جلد 3، صفحہ 439 (3997)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الْمَسْجُورِ [illegible]

[illegible] مسجور [illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب دیا کہ سمندر۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ سچ ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ﴿٦﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ (التکویر: 6) (اور جب سمندر آگ بنا دیے جائیں گے)(3)

امام ابو الشیخ نے العظمة میں اور [illegible] رحمہ اللہ نے البعث والنشور میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible] یہودی [illegible] کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی آگ یہی سمندر ہے [illegible] جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ سورج چاند اور ستاروں کو [illegible] (البحر المسجور) [illegible] اور [illegible] آگ ہو گی۔

امام ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ سے مراد بھڑکایا ہوا سمندر ہے۔(4)

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ کی تفسیر میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ [illegible] سمندر بھڑکایا جائے گا اور [illegible] جہنم [illegible] ہو جائے گا۔

امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ سے مراد بھرا ہوا سمندر ہے۔(5)

امام شیرازی نے الالقاب میں [illegible] کی سند سے [illegible] رحمہم اللہ سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ سے مراد [illegible] سمندر ہے [illegible] ایک جماعت [illegible] اس سے [illegible] محبوس۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ
مَوْرًا ﴿٩﴾ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾ الَّذِينَ
هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾ هَٰذِهِ
النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٤﴾ أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿١٥﴾

1. تفسیر طبری [illegible] جلد 27 صفحہ 27 [illegible]
2. ایضاً جلد 27 صفحہ 26
3. ایضاً جلد 27 صفحہ 25
4. ایضاً
5. ایضاً

اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ۝ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝

[illegible]

امام عبد بن حمید، ابن سعد اور [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں [illegible] رسول اللہ ﷺ کے پاس [illegible] مدینہ طیبہ آیا اور آپ ﷺ کے پاس ٹھہر گیا [illegible] إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ ۝ [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے فضائل میں حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible]

امام عبد بن حمید [illegible] ابن منذر رحمہم اللہ [illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول [illegible]

امام ابن جریر، ابن منذر [illegible] ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا [illegible]

[illegible] 27 [illegible] 27 [illegible]

[illegible] دعا کا معنی ہے [illegible] دھکے دیے جائیں گے۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ [illegible]

[illegible] جہنم کی طرف دھکیلے جائیں گے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور [illegible] نے حضرت قتادہ سے یوں بیان کیا ہے کہ [illegible] [illegible]

[illegible] جہنم کی طرف [illegible] دھکے دیے جائیں گے [illegible] ۔ (2)

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے اس آیت کے ضمن میں یہ قول نقل کیا ہے کہ انہیں

جہنم کی طرف سختی سے دھکیلا جائے گا۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰي سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ

وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّـتُهُمْ بِاِيْمَانٍ

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٍٔۢ بِمَا

كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝

"(ان سے کہا جائے گا) کھاؤ اور پیو خوب مزے لے لے کر (یہ انعام ہے) ان اعمال کا جو تم کیا کرتے تھے۔ تکیہ لگا کر بیٹھے

ہوں گے بچھے ہوئے تختوں پر، اور ہم ان کی شادی کر دیں گے گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے۔ اور جو لوگ ایمان لائے

اور پیروی کی ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ، ہم ملا دیں گے ان کے ساتھ ان کی اولاد کو اور ہم کمی نہیں

کریں گے ان کے عملوں (کے اجر) سے ذرا بھر۔ ہر شخص اپنے اعمال کے عوض رہن ہوگا۔ اور ہم مسلسل دیتے

رہیں گے انہیں (جنت کے) میوے اور گوشت جو وہ پسند کریں گے۔"

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ اہل جنت کے بارے اللہ تعالیٰ کے ارشاد كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس میں هَنِيْٓـًٔۢا کا مفہوم ہے: تم اس میں نہیں مرو گے۔ وہاں اس وقت اہل جنت کہیں گے: اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ (الصافات) "(کیا اب ہم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہمارا پہلی موت کے اور [illegible] [illegible] عذاب دیا جائے گا)"

امام ابن مردویہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی گئی: کیا اہل جنت ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے [illegible] ایک دوسرے کی ملاقات کریں گے [illegible] [illegible] جائیں گے اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ
غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۝ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۝ فَمَنَّ اللَّهُ
عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ۝ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ
الْبَرُّ الرَّحِيمُ ۝ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ۝

[illegible]

"وہ چھینا جھپٹی کریں گے وہاں جام شراب پر (لیکن) اس میں نہ کوئی لغو بات ہوگی نہ گناہ۔ اور (خدمت کے لیے) گردش کر رہے ہوں گے ان کے گرد ان کے غلام (اپنے حسن کے باعث) یوں معلوم ہوں گے گویا وہ چھپے ہوئے موتی ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر پوچھیں گے۔ کہیں گے ہم بھی اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں (انجام سے) ڈرا کرتے تھے۔ سو احسان فرمایا اللہ نے ہم پر اور بچا لیا ہمیں لو کے عذاب سے۔ بے شک ہم پہلے بھی (دنیا میں) اس سے دعا کیا کرتے تھے۔ یقیناً وہ بہت احسان کرنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ پس آپ نصیحت کرتے رہیے، آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں اور نہ مجنون۔"

امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ابن سیرین نے یتنازعون فیھا کأسا کے حکم میں فرمایا کہ آدمی اور اس کی بیوی اور اس کے خدام آپس میں چھینا جھپٹی کریں گے، یعنی شراب ... جب شراب سے فارغ ہوں گے تو ... پہلی کوشش کرے گا اور خادم دیکھ رہا ہوگا اور اس کی بیوی سے چھیننے کی کوشش کریں گے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا لا لغو فیھا ولا تاثیم اس کا معنی ہے کہ اس میں نہ کوئی باطل شے ہوگی اور نہ جھوٹ۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا یہ معنی نقل کیا ہے لا لغو فیھا وہ اس میں گالی گلوچ نہیں کریں گے ولا تاثیم وہ اس میں ہلاک نہیں ہوں گے۔ (1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے یہ قول نقل کیا ہے کہ کأنھم لؤلؤ مکنون کی تفسیر میں ابن جریج نے فرمایا یعنی سیپ میں ابھی تک انہیں ہاتھ نہیں لگایا گیا۔

امام عبدالرزاق، ابن جریر، ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کأنھم لؤلؤ مکنون کے بارے میں فرمایا: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضور ﷺ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ جب یہ خادم موتیوں کی مثل ہیں تو مخدوم کی کیفیت کیا ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! مخدوم کو خادم پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ ابن منذر کے الفاظ یہ ہیں اور ایک روایت میں الفاظ کا مفہوم یہ ہے ان دونوں کے درمیان ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ (2)

امام ترمذی اور آپ نے اس روایت کو حسن غریب قرار دیا ہے، ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رب کے دربار کی تیاری ہوگی تو آدم سے قیامت تک ... میں پہلا ہوں گا ... اور میرے ارد گرد خادم چکر لگا رہے ہوں گے کأنھم لؤلؤ مکنون (گویا کہ وہ چھپے ہوئے موتی ہیں) (3)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 37، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 38
3۔ سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 201، (3619)، دارالفکر بیروت

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو وہ بھائیوں کے ملنے کے مشتاق ہوں گے۔ پس اس کا پلنگ آئے گا یہاں تک کہ وہ اس کے پلنگ کے سامنے ہو جائے گا۔ ... وہ باتیں کریں گے ... ایک کہے گا: اے فلاں! کیا تو جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت کب فرمائی؟ ہم فلاں فلاں مقام پر تھے، ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس نے ہماری مغفرت فرما دی۔

عبد بن حمید اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ کا مفہوم حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس طرح بیان کیا ہے کہ بے شک ہم بھی اس سے پہلے دنیا میں اپنے اہل میں (اپنے انجام کے بارے میں) ڈرتے رہتے تھے۔

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریج سے یہ بیان کیا ہے: عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ سے مراد آگ کا گرم ہوا ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ عذاب سموم سے ایک پور کی مقدار اہل زمین پر کھول دے تو وہ زمین اور جو کچھ اس پر ہے سب کو جلا کر راکھ کر دے۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت اعمش سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی: فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ ۝ تو آپ نے دعا مانگی: اے اللہ! ہم پر احسان فرما اور ہمیں گرم ہوا کے عذاب سے بچا لے۔ بے شک تو بہت احسان کرنے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے اور آپ نے نماز میں پڑھا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد نے الزہد میں اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ... سے یوں بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی اور ... تو رحم طلب کرتے رہے اور روتے رہے۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ البرّ کا مطلب ہے (بہت مہربان) (1)۔

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یوں بیان کیا ہے: البرّ کا معنی صادق (بہت سچا وعدے والا) ہے۔

اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ ۝ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ
مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ۝ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ قَوْمٌ
طَاغُوْنَ ۝ اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 39، داراحیاء التراث العربی بیروت

مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ؕ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ
الْخٰلِقُوْنَ ؕ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ؕ اَمْ
عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ؕ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ
يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؕ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَ
لَكُمُ الْبَنُوْنَ ؕ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ؕ اَمْ
عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ؕ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ؕ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ
وَ اِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ؕ فَذَرْهُمْ
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ؕ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ
كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ

"کیا یہ (کفار) کہتے ہیں کہ آپ شاعر ہیں (۳۰) ہم انتظار کر رہے ہیں ان کے متعلق گردش زمانہ کا۔ فرمائیے
(ٹھیک ہے) تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں سے ہوں۔ یا حکم دیتی ہیں انہیں ان کی عقلیں
اس (مہمل) بات کا یا وہ لوگ ہی سرکش ہیں۔ یا وہ کہتے ہیں کہ اس نے خود (قرآن) گھڑ لیا ہے۔
درحقیقت یہ ایمان نہیں لانا چاہتے۔ پس چاہیے کہ لے آئیں کوئی کلام اس جیسا اگر یہ سچے ہیں۔
کیا وہ پیدا کیے گئے ہیں بغیر کسی خالق کے۔ یا وہ خود (اپنے) خالق ہیں۔ کیا انہوں نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین
کو (ہرگز نہیں) بلکہ وہ یقین سے محروم ہیں۔ کیا ان کے قبضہ میں ہیں آپ کے رب کے خزانے یا وہ (ان پر) داروغہ
ہیں۔ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ (ملاء اعلیٰ کی باتیں) سن لیا کرتے ہیں
(اگر ایسا ہے) تو لے آئے ان میں سے سننے والا کوئی روشن دلیل۔ کیا خدا کے لیے تو بیٹیاں اور تمہارے
لیے بیٹے۔ کیا آپ ان سے کوئی اجر مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ تلے دبے جا رہے
ہیں۔ کیا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے جسے وہ لکھ لیتے ہیں۔ کیا وہ (آپ کے خلاف) کوئی فریب کرنا
چاہتے ہیں تو یاد رکھو کفار خود ہی فریب کا شکار ہونے والے ہیں۔ کیا ان کا کوئی خدا ہے اللہ کے سوا، پاک ہے
اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔ اور اگر وہ دیکھیں آسمان کے کسی ٹکڑے کو گرتا ہوا تو کہیں

[illegible] کی قوم سے [illegible] (یعنی [illegible]) سے قتل [illegible] کا حصہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝
وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝

"اور بے شک ظالموں کے لیے ایک اور عذاب (دنیا میں) اس سے پہلے بھی ہے لیکن اکثر ان میں سے (اس کو) نہیں جانتے۔ اور آپ صبر کیجئے اپنے رب کے حکم سے پس آپ بلاشبہ ہماری نظروں کے سامنے ہیں اور پاکی بیان کیجئے اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے جب آپ اٹھتے ہیں۔ اور رات کے کسی حصہ میں بھی اس کی تسبیح کیجئے اور اس وقت بھی جب ستارے ڈوب رہے ہوتے ہیں۔"

امام ابن جریر، ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ آیت میں عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ سے مراد قیامت کے دن سے پہلے عذاب قبر ہے۔(3)

امام ہناد رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے بھی یہی خبر بیان کی ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت [illegible] سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک عذاب قبر (کا ذکر) قرآن پاک میں موجود ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ (5)

امام ابن جریر، ابن منذر رحمہما اللہ نے اس کے بارے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے: اس عذاب سے مراد قریش کے لیے بھوک اور قحط ہے۔(6)

رب کا ارشاد گرامی وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ کی تفسیر کے بارے امام فریابی اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب مجلس سے اٹھنے لگو تو اپنے رب کی پاکی بیان کیجئے

ابن ابی شیبہ نے ابو الاحوص سے اس آیت کے بارے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب آپ کھڑے ہوں تو کہیں سبحانک اللہم وبحمدک۔

امام عبد الرزاق، ابن منذر رحمہما اللہ نے ابو عثمان الفقیر رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ تعلیم دی کہ جب آپ اپنی مجلس سے کھڑے ہوں تو یہ کہا کریں "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" (8)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 42	2۔ ایضاً	3۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 45	4۔ [illegible]	5۔ [illegible]
6۔ مصنف ابن ابی شیبہ، [illegible] جلد 10، صفحہ 1985/304، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، نسائی، حاکم اور ابن مردویہ نے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو آخر میں کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ تو کسی آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ یہ کلمات کہتے ہیں جو آپ اس سے پہلے نہیں کہا کرتے تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مجلس میں جو کچھ ہوا اس کا کفارہ ہے (1)۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو عثمان فقیمی رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو سکھائے، اس نے کہا: جب آپ اپنی مجلس سے اٹھیں تو فرمائیں: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات ہیں جو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے سکھائے ہیں اور جو کچھ مجلس میں ہوتا ہے یہ اس کا کفارہ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت یحییٰ بن جعدہ رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ مجلس کا کفارہ یہ کلمات ہیں: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور ابن المنذر نے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ کے بارے میں حضرت عوف بن مالک رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوں تو یہ کلمات کہا کریں: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ (2)۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ ہر مسلمان پر حق ہے کہ جب وضو کے لیے کھڑا ہو تو یہ کلمات کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی مکرم ﷺ کو فرماتا ہے: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝

امام ابن مردویہ نے اسی آیت کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کیجئے جب آپ اپنے بستر سے اٹھتے ہیں یہاں تک کہ آپ نماز میں داخل ہو جائیں۔ واللہ اعلم۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ کے بارے میں امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کیا ہے کہ اس سے مراد صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ سے مراد فجر کی دو رکعتیں ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ علیہ سے بھی یہی قول بیان کیا ہے کہ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ سے مراد صبح کی نماز ہے (3)۔

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الدعاء، جلد 1، صفحہ 721 (1974)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 42، داراحیاء التراث العربی بیروت | 3۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 40

[illegible]

[illegible]

امام احمد [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible] رسول اللہ ﷺ نے [illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع [illegible]

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

[illegible]

[illegible]

مصنف ابن ابی شیبہ [illegible] 213 [illegible]

[illegible] 27 [illegible]

[illegible] (3072) [illegible]

[illegible] 27 [illegible] 50

امام عبد الرزاق [illegible] اور ابو نعیم نے دلائل میں [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] [illegible] [illegible] تو [illegible] [illegible] یہاں تک کہ جب [illegible] شیر [illegible] (1)۔

امام ابو نعیم اصفہانی نے کتاب الدلائل میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ [illegible] والنجم اذا هوى [illegible] رب کا انکار کرتا ہوں [illegible] تو حضور [illegible] اے اللہ! اس پر اپنے کتوں میں سے کوئی کتا مسلط کر دے [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ [illegible] قافلے کے ساتھ شام کی طرف نکلا [illegible] یہاں تک کہ جب وہ وادی [illegible] پہنچے [illegible] شیر [illegible] (2)۔

امام ابو نعیم نے دلائل میں [illegible] حضرت [illegible] سے یہ قول نقل کیا ہے کہ [illegible] شام کی طرف جانے کے لیے تیار ہوئے [illegible] ابولہب کے بیٹے [illegible] محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف [illegible] یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) [illegible] ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے اس طرح بد دعا کی: ”اے اللہ! اپنے کتوں میں سے کوئی کتا [illegible] (3)۔

امام ابو نعیم [illegible] حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی والنجم اذا هوى تو ابولہب کے بیٹے نے کہا میں ستارے کے رب کے ساتھ کفر کرتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر اپنے کتوں میں سے کوئی کتا مسلط کر دے (4)۔

1۔ تفسیر [illegible] جلد 27، صفحہ 51 [illegible] بیروت

2۔ دلائل النبوۃ [illegible] 452 [illegible]

3۔ [illegible] 153

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۝
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا
أَوْحَىٰ ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ۝ أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ۝ وَلَقَدْ
رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۝ عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ ۝ عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ۝
إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ۝ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ
آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ

علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

1 [illegible]

2 [illegible]

4 [illegible] 55

5 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] (2)

[illegible] عبداللہ [illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

[illegible] (3)

[illegible]

[illegible]

علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے، تو حضرت ابن عباس نے ان سے یہ ثابت کیا ہے

امام مسلم، امام احمد، امام ترمذی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے ما کذب الفؤاد ما رای اور ولقد راہ نزلۃ اخری کے بارے میں فرمایا: حضور نے اپنے رب کو دل سے دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ایک اور سند سے روایت نقل کی ہے کہ مذکورہ آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (1)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ یہ پڑھا کرتے تھے: أفتمرونه، یعنی کیا تم اس کا انکار کرتے ہو۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ پڑھا کرتے تھے: أفتمرونه، جس نے أفتمٰرونه پڑھا اس نے کہا: کیا تم اس کے بارے میں اس سے جھگڑا کرتے ہو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما أفتمرونه پڑھا کرتے تھے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ الف کے ساتھ "أفتمارونه" پڑھا کرتے تھے اور حضرت مسروق رحمہ اللہ أفتمرونه بغیر الف کے پڑھا کرتے تھے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ اور آپ ہی سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں کے ساتھ اپنے رب کو دیکھا۔ "ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى ربه بعينه"

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا، ایک بار اپنی آنکھوں کے ساتھ اور ایک بار اپنے دل کے ساتھ۔

امام ترمذی اور آپ نے کہا ہے کہ یہ روایت حسن ہے، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں بیان کیا ہے کہ ولقد راہ نزلۃ اخری کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ (3)

امام عبد بن حمید، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، حاکم اور ابن مردویہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عرفات میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ملے، انہوں نے ان سے کسی شے کے بارے میں پوچھا تو حضرت

[illegible]

[illegible] 2

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] 1 [illegible]

[illegible] 2 [illegible]

[illegible] ۔ آپ نے [illegible] ۔ اس نے [illegible] فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ [illegible]
[illegible]

امام ابن جریر [illegible] نے حضرت عبداللہ [illegible] سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف [illegible] کیا حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو آپ نے ان کی طرف [illegible] ہاں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے قاصد کو دوبارہ بھیجا کہ آپ ﷺ نے اپنے رب کا دیدار کیسے کیا؟ تو انہوں نے جواب بھیجا کہ آپ ﷺ نے [illegible] رب کا دیدار [illegible] عرش [illegible] قدرت [illegible] فرشتے [illegible] ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں تھا، ایک فرشتہ بیل کی صورت میں، ایک فرشتہ گدھ کی صورت میں اور ایک فرشتہ شیر کی صورت میں تھا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت عکرمہ رحمہ اللہ علیہ [illegible] سے ایک روایت بیان کی ہے [illegible] ضعیف بھی قرار دیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں، آپ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ گویا کہ اس کے قدم [illegible] سونے کا پردہ تھا۔ تو میں نے کہا اے ابن عباس! کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ کہ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں؟ آپ نے فرمایا [illegible] کا نور ہے [illegible] ان سے کوئی شے اس کا ادراک نہیں کر سکتی۔

امام عبد بن حمید، ابن [illegible] اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے [illegible] صحابہ میں سے کسی صحابی نے یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنی آنکھوں کے ساتھ اسے نہیں دیکھا اور اپنے دل کے ساتھ [illegible] پھر یہ آیت تلاوت کی: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک نہر دیکھی اور اس کے پیچھے ایک حجاب دیکھا اور [illegible] کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ کے تحت یہ قول

1 [illegible] 27 [illegible] 99 [illegible]

ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو [illegible] میں دیکھا کہ [illegible] سے [illegible] ہوئے تھے [illegible] اسی طرح (جنت کے [illegible]) [illegible] ہیں [illegible] تھے۔

[illegible] مسلم [illegible] **سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى** [illegible] سے [illegible] جو [illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible] ہیں [illegible] اور حقیقت [illegible] نہیں جا سکتا۔

امام احمد [illegible] مسلم [illegible] اپنی اپنی سند سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس لے جایا گیا [illegible] آسمان میں ہے [illegible] جو چیز [illegible] اوپر [illegible] جاتی ہے [illegible] اور جو اس کے اوپر سے [illegible] اس کو [illegible] لیا جاتا ہے۔ **اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى** [illegible] سونے کے پتنگے [illegible] رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں عطا کی گئیں، آپ ﷺ کو پانچ نمازیں عطا کی گئیں، سورۃ بقرہ کی آخری آیات [illegible] آپ کی امت میں سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گا اس کے [illegible] گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (1)

امام ترمذی [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible] بیان کرتی ہیں [illegible] آپ ﷺ سے سدرۃ المنتہیٰ کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا [illegible] سایہ میں [illegible] سو سال [illegible] جائے گا [illegible]

[illegible] ہے [illegible] آپ ﷺ [illegible] کیا ہے؟ [illegible] اللہ تعالیٰ کے حکم [illegible] (2)

امام ابن جریر [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible] حضرت کعب [illegible] سدرۃ المنتہیٰ کے بارے میں پوچھا [illegible] انہوں نے [illegible] عرش [illegible] وقت [illegible] (3)

امام ابن [illegible] حضرت کعب [illegible] یہ قول بیان کیا ہے [illegible] عرش کے [illegible]

---

1. صحیح مسلم [illegible] (279) [illegible]
2. سنن ترمذی [illegible] 57 (3451) [illegible]
3. [illegible] 27 [illegible] 63 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (5)

[illegible] (6)

[illegible] (7)

[illegible] (8)

[illegible] 27 صفحہ 66

[illegible] 259 / 587

[illegible] 2548 597 [illegible]

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible]
[illegible] نجاری [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما سے [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible] روایت کی ہیں [illegible]
[illegible]

امام عبد بن حمید [illegible] ابن ابی حاتم [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

امام [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible]
[illegible]

امام [illegible] ابن ابی حاتم [illegible]

أَفَرَءَيْتُمُ اللَّـٰتَ وَالْعُزَّىٰ ۝ وَمَنَوٰةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ
الْأُنثَىٰ ۝ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ۝ إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا
أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَ
مَا تَهْوَى الْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ ۝ أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا
تَمَنَّىٰ ۝ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ۝ وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي
شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ۝ إِنَّ
الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثَىٰ ۝

یہ بت تھا جس کی قوم ثقیف عبادت کرتی تھی [illegible] اللہ کے [illegible] دیا [illegible] کے بعد کہ اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] گئے ہیں۔

امام عبد بن حمید، بخاری، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لات ایک آدمی تھا جو حاجیوں کے لئے ستو گھولتا تھا۔ اور عبد بن حمید کے الفاظ اس طرح ہیں کہ وہ ستو گھولتا تھا اور [illegible] اسے پانی پلاتے تھے۔ (1)

امام نسائی اور ابن مردویہ نے حضرت ابو الطفیل سے روایت بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو نخلہ کی طرف بھیجا۔ وہاں عزیٰ تھی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو وہاں ببول کے تین درخت تھے۔ آپ نے کیکر کاٹ دیا اور جس مکان میں وہ تھی اسے گرا دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ کیونکہ تم نے کچھ نہیں کیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ واپس لوٹے تو جب اس کے دربانوں نے آپ کو دیکھا تو وہ دور پہاڑ پر چلے گئے اور یہ کہنے لگے یا عزیٰ یا عزیٰ۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے تو وہاں ایک برہنہ عورت تھی جو اپنے بال بکھیرے ہوئے تھی [illegible] اپنے سر پر مٹی ڈال رہی تھی آپ نے تلوار سے اس پر وار کیا اور اسے قتل کر دیا پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ آئے اور آپ ﷺ کو سارے معاملہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی عزیٰ ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عزیٰ وادی نخلہ میں تھا، لات طائف میں تھا اور منات قدید میں تھا۔

امام سعید بن منصور، فاکہی رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ لات زمانہ جاہلیت میں طائف کی چٹان پر ایک آدمی تھا [illegible] اس پر ستو گھولتا تھا [illegible] جو بھی وہاں سے گزرتا [illegible] کھلاتا تھا۔ پس جب وہ مر گیا تو وہ اس کی پوجا کرنے لگے اور انہوں نے کہا یہ وہی ہے [illegible] حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] پڑھتے تھے۔

امام ابن ابی حاتم، ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لات حاجیوں کے لیے ستو گھولتا تھا۔ [illegible] جب وہ فوت ہوا [illegible] لوگوں نے اس کی پوجا شروع کر دی۔

امام فاکہی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب لات مر گیا تو عمرو بن لحی نے لوگوں سے کہا: بے شک وہ مرا نہیں بلکہ وہ چٹان میں داخل ہو گیا ہے۔ تو لوگوں نے اس کی عبادت شروع کر دی اور اس پر ایک گھر تعمیر کیا۔

1۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (2)

[illegible] مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ [illegible]

[illegible]

وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ
الْحَقِّ شَيْئًا ﴿٢٨﴾ فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلَّىٰ عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ
الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن
سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿٣٠﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ﴿٣١﴾

[illegible]

[illegible] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ [illegible]

---

1. تفسیر [illegible] 1427 [illegible] 72 [illegible]

2. [illegible] 7274 [illegible]

اور ہمارا گمان ہے کہ ... (حالانکہ) گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتا: وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْـًٔا۔

قولہ تعالیٰ: ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے ان کی رائے (ان کا گمان) ہے۔

امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ کم ہی ایسا ہوتا کہ حضور نبی کریم ﷺ کسی مجلس سے اٹھتے اور اپنے صحابہ کے لیے اس قسم کی دعا نہ کرتے: "اے اللہ! ہمیں اپنی اتنی خشیت اور خوف عطا فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور اتنی اطاعت و عبادت کی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین عطا فرما جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور ہمیں قوت سامعہ اور قوت بصارت سے لطف اندوز فرما اور ہمیں قوت و طاقت عطا فرما جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اور اسے ہماری جانب سے وارث بنا اور ہمیں ظلم کرنے والے سے بدلہ لینے کی ہمیں توفیق دے اور ہمارے دشمن کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما اور ہمارے دین میں مشکلات نہ ڈال اور دنیا کو ہمارا بڑا مقصد نہ بنا اور نہ اسے ہمارا مبلغ علم بنا اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔" ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

"اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا" (1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا کے تحت ابن جریج سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس میں اہل شرک مراد ہیں اور وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا سے مومن مراد ہیں۔

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾

"جو لوگ بچتے رہتے ہیں بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے مگر شاذ و نادر۔ بلاشبہ آپ کا رب وسیع بخشش والا ہے، وہ (اس وقت سے) خوب جانتا ہے تمہیں جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جب کہ تم جنین تھے اپنی ماؤں کے شکموں میں، پس اپنی خود ستائی نہ کیا کرو، وہ خوب جانتا ہے کہ کون پرہیزگار ہے۔"

امام ابن مردویہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ سے مراد وہ کبیرہ گناہ ہیں جن کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آگ (جہنم) کا ذکر کیا ہے اور الْفَوَاحِشَ سے مراد وہ گناہ ہیں جن پر دنیا میں حد مقرر کی گئی ہے۔

1۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 492 (3502)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أَفَرَءَيْتَ الَّذِي تَوَلَّىٰ ﴿٣٣﴾ وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا وَأَكْدَىٰ ﴿٣٤﴾ أَعِندَهُۥ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ﴿٣٥﴾ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ﴿٣٦﴾ وَإِبْرَٰهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ﴿٣٧﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1. [illegible]

2. [illegible]

3. [illegible]

[illegible]

[illegible] پھر سے [illegible] کیا جب ان سے اس شعر کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کیا تم نے شاعر کا قول نہیں سنا۔

أعطى قليلا ثم أكدى بمنه		ومن ينشر المعروف في الناس يحمد

اس سے مراد [illegible] ہے [illegible] جب اس نے [illegible] ہم نے [illegible] ہے کہ اس کا اجر بھی [illegible] ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَإِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، شیرازی نے القاب میں اور دیلمی رحمہم اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو وَإِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى کا کیا معنی ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ نے [illegible] چار رکعتیں [illegible] آپ انہیں دن کے پہلے حصے میں پڑھا کرتے تھے اور گمان ہے کہ یہ چاشت کی نماز ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے [illegible] کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے [illegible] کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا۔

امام فریابی، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جو کچھ ان پر فرض کیا گیا تو آپ نے اسے پورا کیا۔ (2)

امام حاکم اور آپ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اسلام کے تیس حصے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے قبل کسی نے بھی مکمل [illegible] نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى۔ (3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے [illegible] کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق تک اس کا پیغام پہنچائے [illegible] پورا پورا حق ادا کر دیا۔ (4)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد اور حضرت عکرمہ [illegible] سے وَإِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى کے بارے میں [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس آیت کی تبلیغ کی: أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى۔ (5)

امام ابن جریر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ کو جو حکم دیا گیا آپ نے اسے پوری طرح پہنچا دیا۔

1. تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 96، دار احیاء التراث العربی بیروت
2. ایضاً
3. مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 511 (3753)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4. تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 85
5. ایضاً
5. ایضاً

[illegible]

[illegible]

أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۝ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ وَ
أَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ۝ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible] وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ [illegible]

[illegible] وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ﴿٤٠﴾ [illegible]

وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ﴿٤٢﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ﴿٤٣﴾ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٤٥﴾ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ﴿٤٦﴾ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ ﴿٤٧﴾

"[illegible]"

[illegible] وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ [illegible]

[illegible] ابو الشیخ [illegible]

[illegible]

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

مخلوق کے بارے میں غور و فکر کرو اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر نہ کرو [illegible] ہلاک ہو جاؤ گے۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کی عظمت [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible] مخلوق [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] مخلوق کے

[illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] مخلوق کے بارے میں [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] مخلوق [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible]

[illegible]

وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿٤٨﴾ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّهُ أَهْلَكَ

عَادًا الْأُولَىٰ ﴿٥٠﴾ وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا
هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ﴿٥٣﴾ فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولَىٰ ﴿٥٦﴾ أَزِفَتِ
الْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾

اور یہ کہ اسی نے ہلاک کیا عاد اولیٰ کو۔ اور ثمود کو (بھی) پس (کسی کو) باقی نہ چھوڑا۔ اور قوم نوح کو اس سے پہلے، بے شک وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے۔ اور (قوم لوط کی) الٹی ہوئی بستیوں کو [illegible] پھینک دیا۔ پس ڈھانپ لیا ان کو جس نے ڈھانپ لیا۔ پس (اے سننے والے) تو اپنے رب کی کن کن نعمتوں میں شک کرے گا۔ [illegible] یہ (نبی) بھی ڈرانے والے ہیں پہلے ڈرانے والوں کی طرح۔ قریب آنے والی (قیامت) قریب آ پہنچی۔ اللہ کے سوا کوئی اسے ظاہر کرنے والا نہیں۔

امام [illegible] ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿٤٨﴾ کی تفسیر میں [illegible] (1)

امام [illegible] ابن منذر، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے [illegible] سے قول نقل کیا ہے [illegible] أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ [illegible] پڑھا [illegible] کرے [illegible] الشِّعْرَىٰ ﴿٤٩﴾ [illegible] (1)

امام [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت [illegible] آپ سے أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿٤٨﴾ کے بارے پوچھا [illegible] فرمایا [illegible] [illegible] کی [illegible] کیا [illegible] [illegible] آپ نے فرمایا: ہاں [illegible]

فَالْيَوْمَ [illegible] وَأَغْنَىٰ　　　　[illegible] وَأَقْنَىٰ

[illegible] نکل [illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿٤٨﴾ [illegible] (2)

امام [illegible] حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] مال کے [illegible] اور [illegible] بنا دیتا ہے۔

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible]

[illegible] (4)

[illegible] (5)

[illegible] وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ [illegible]

[illegible] وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ (النجم) [illegible] (6)

[illegible] وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ [illegible] (7)

[illegible]

[illegible] 27/89 [illegible] 2. [illegible] 27/90 [illegible] 3. [illegible] 4.

5. [illegible] 3/255 [illegible]

[illegible] 27/93 [illegible]

أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ۝ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝ وَأَنتُمْ

سَامِدُونَ ۝ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۩

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (2)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

1. [illegible] (4761) [illegible]

2. [illegible] 160 [illegible]

آیاتہا ۵۵ ـ سورۃ القمر مکیۃ ۵۴ ـ رکوعاتہا ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝

"قیامت قریب آگئی ہے اور چاند شق ہو گیا۔ اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں یہ تو جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے رہے اور ہر کام کے لیے ایک انجام ہے۔"

امام نحاس رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۂ قمر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن ضریس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی قول نقل کیا ہے کہ سورۂ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سورۂ اِقْتَرَبَتْ کے قاری کو تورات میں مبیضہ پکارا جاتا ہے کیونکہ اس کے پڑھنے والے کا چہرہ اس دن روشن، چمکدار ہوگا جس دن چہرے روشن ہوں گے۔ بیہقی نے کہا یہ روایت منکر ہے۔(2)

امام دیلمی رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع روایت ذکر کی ہے کہ جس کسی نے الم تنزیل، یٰس، اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اور تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ پڑھیں تو یہ اس کے لیے نور ہوں گی، شیطان اور شرک سے اس کی حفاظت کریں گی اور قیامت کے دن اس کے لیے درجات میں بلندی کا سبب بنیں گی۔(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ رحمہ اللہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ جس کسی نے ہر دو راتوں میں سورۂ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ پڑھی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اس طرح اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

امام ابن عدی نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روایت بیان کی ہے اور بیہقی نے ... سے حضور نبی کریم ﷺ تک مرفوع بیان کیا ہے کہ جس کسی نے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ایک ایک رات کے فاصلے کے ساتھ پڑھی یہاں تک کہ وہ

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 143، دارالکتب العلمیہ بیروت 2۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 490 (2495)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 3، صفحہ 623 (5928)، دارالکتب العلمیہ بیروت

[illegible] کے چاند [illegible] (1)

[illegible] بیان کی ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] چاند کے ٹکڑے [illegible]

[illegible] ہو گئے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا، یہاں تک کہ انہوں نے [illegible] دونوں [illegible] دیکھا۔ (2)

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گیا [illegible]

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ [illegible]

[illegible] قیامت [illegible] (3)

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔

ایک حصہ پہاڑ کے [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گواہ رہو۔ (4)

[illegible]

[illegible] چاند [illegible]

1۔ [illegible] 27 [illegible] 2۔ [illegible]

3۔ [illegible] 4۔ [illegible] 130

کیا تو میں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا۔(1)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرنے کی طاقت نہیں۔ چنانچہ جب رات کا وقت ہوا ... چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوتا دکھائی دیا ... اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ (2)

امام بخاری، امام مسلم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مقدس میں چاند شق ہوا۔(3)

امام ابن مردویہ اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت علقمہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے تو چاند شق ہو گیا یہاں تک کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ان میں ایک حصہ پہاڑ کے پیچھے چھپ گیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔(4)

امام مسلم، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ، حاکم، بیہقی اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک حصہ پہاڑ کے قریب تھا اور ایک حصہ پہاڑ کے پیچھے تھا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا۔(5)

امام احمد، عبد بن حمید، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابو نعیم اور بیہقی نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے وَانْشَقَّ الْقَمَرُ کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں چاند شق ہوا اور ہم مکہ مکرمہ میں تھے۔ یہاں تک کہ وہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک حصہ اس پہاڑ پر تھا اور ایک حصہ اس پہاڑ پر تھا۔ تو لوگوں نے کہا محمد (ﷺ) نے ہم پر جادو کر دیا ہے تو ایک آدمی نے کہا اگر اس نے تم پر جادو کر دیا ہے تو تمام لوگوں پر جادو کی استطاعت نہیں رکھتا۔(6)

امام ابن جریر، ابن مردویہ اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے: تحقیق یہ ہجرت سے پہلے ہو چکا ہے کہ چاند شق ہوا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے دو حصوں کو دیکھا۔(7)

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ... کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان

1. تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 100 ... 2. [illegible]
3. ... جلد 3، صفحہ 1278، حدیث 1476 ... 4. دلائل النبوۃ ... صفحہ 95 ...
5. تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 100
6. ... جلد 5، صفحہ 372، حدیث 3289 ... 7. ... صفحہ 102

20 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّنَ الْأَنبَآءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ

[illegible]

النُّذُرُ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا
أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ۝
مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible]

[illegible]

جاتا ہے۔ تو آپ سے [illegible] تعجب نہیں تھا۔

تعسمي سيرتي صعد وقد دري [illegible] ومعري معيو لي عمي و مبطغ

[illegible] سے مقصد [illegible] نہ ہی [illegible] ہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ کا معنی [illegible] بلانے والے کی طرف [illegible] ہے۔(1)

عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بلانے والے کی طرف تیزی سے چلتے ہوئے ہوں گے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ [illegible] جلدی چلتے ہوئے بلانے والے کی طرف جا رہے ہوں گے۔(2)

امام عبد بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے [illegible] تیزی سے چلتے ہوئے بلانے والے کی طرف ہوں گے۔

امام عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ کا معنی ہے اپنے کان آواز کی طرف لگائے ہوئے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ۝
فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ۝ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ
مُنْهَمِرٍ ۝ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝
وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ۝ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ
كُفِرَ ۝ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَ
نُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝

"جھٹلایا ان سے پہلے قوم نوح نے پس انہوں نے جھٹلایا ہمارے بندے کو اور کہا یہ دیوانہ ہے اور اسے جھڑکا بھی گیا۔ آخر کار آپ نے دعا کی اپنے رب سے کہ میں عاجز آ گیا ہوں پس تو (ان سے) بدلہ لے۔ پھر ہم نے کھول دیئے آسمان کے دروازے موسلادھار بارش کے ساتھ۔ اور جاری کر دیا ہم نے زمین سے چشموں کو پھر دونوں پانی مل گئے ایک مقصد کے لیے جو پہلے مقرر ہو چکا تھا۔ اور ہم نے سوار کر دیا نوح کو تختوں والی اور میخوں والی (کشتی) پر۔ وہ چل رہی تھی ہماری نگاہوں کے سامنے۔ (یہ طوفان) بدلہ تھا اس (نبی) کا جس کا انکار کیا گیا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 106، [illegible] بیروت

2۔ ایضاً

[illegible]

[illegible]

امام بخاری نے [illegible] بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible]

امام ابن منذر [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] سے پہلے [illegible]

امام ابن منذر نے ذکر کیا ہے [illegible]

[illegible] وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۞ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الواح سے مراد کشتی کے تختے ہیں [illegible] کے ساتھ کشتی کو باندھا جاتا ہے۔

امام [illegible] اور ابن منذر [illegible] سے یہی بیان کیا ہے۔ الواح سے مراد [illegible] کے تختے ہیں [illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] کہ الواح سے مراد کشتی کے [illegible] کے ساتھ [illegible] (2)

امام ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا [illegible] (3)

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] تو تفسیر یا لکھ دیتی [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] فھل من مدکر [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] (1)

[illegible] حضرت [illegible] فھل من مدکر [illegible]

[illegible] (2)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فھل من مذکر [illegible] فھل من مدکر [illegible] (3)

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝

"قوم عاد نے بھی جھٹلایا پس کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا [illegible] ہم نے ان پر تند ہوا بھیجی [illegible] (منحوس) [illegible] گویا وہ [illegible] (گرے ہوئے) پس کیسا تھا میرا عذاب اور (کتنے سچے تھے) میرے ڈراوے بے شک ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت پذیری کے لیے پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا۔"

[illegible] حضرت ابن عباس [illegible] صرصرا [illegible]

[illegible] (4)

[illegible] حضرت مجاہد [illegible] صرصرا [illegible]

1۔ [illegible] جلد 27، صفحہ 111 [illegible] 2۔ ایضاً
3۔ [illegible] جلد 27، صفحہ 112 4۔ [illegible] جلد 27، صفحہ 114

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابن ابی حاتم نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے [illegible] ہے۔

امام [illegible] نے حضرت [illegible] بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے [illegible] ہے۔

[illegible] نے حضرت [illegible] یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] حضور نبی کریم ﷺ [illegible] ہے۔

امام [illegible] نے حضرت عائشہ صدیقہ [illegible] یہ قول بیان کیا ہے [illegible] ہے۔

امام [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] دریافت کیا [illegible] تو آپ [illegible] ہے۔

[illegible] نازل کیا [illegible] ہے۔

امام [illegible] عبداللہ [illegible] حضرت [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي
ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ أَؤُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ۝
سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ۝ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ
فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ
مُحْتَضَرٌ ۝ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝
إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ وَلَقَدْ
يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ۝
إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ۝ نِعْمَةً مِنْ
عِنْدِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ۝ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا
بِالنُّذُرِ ۝ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي
وَنُذُرِ ۝ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ ۝ فَذُوقُوا عَذَابِي وَ
نُذُرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ

[illegible]

فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝
أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾ [illegible]

[illegible]

[illegible]

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ
ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا
وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ
شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾

1 [illegible] 127 [illegible] 27 [illegible]

2 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ [illegible]

[illegible] ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ [illegible]

[illegible]

[illegible] ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۔ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 253 [illegible]

[illegible] 128 [illegible] 3 [illegible] 128

[illegible]

[illegible] يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ [illegible] تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] آسان کر دیں گے۔ (۱)

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

[illegible] 129/2 [illegible]

یہ شرف حاصل ہوگا کہ ... میں ... ہوں گے ... ہاں (بیٹھے) ہوں گے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ... حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ سے ... فرمایا ... اس ... ہوں گی۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ آپ سے حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھے فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ کے بارے میں بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: نہر سے مراد وسیع اور کشادہ ہونا ہے۔ انہوں نے عرض کی کیا اہل عرب اس معنی کو جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے لبید بن ربیعہ کو کہتے ہوئے نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

مَلَكْتُ بِهَا كَفِّي فَأَنْهَرْتُ فَتْقَهَا ... يَرَى قَائِمٌ مِنْ دُونِهَا مَا وَرَاءَهَا

"مجھے اس کا مالک بنایا گیا۔ تو میں نے اس کے سوراخ کو وسیع کر دیا ... سے اس کے ... دیکھ سکتا ہے۔"

امام سعید بن منصور نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ سے مراد باغات اور وسعت ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ... فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ اور آپ نے ... کے ساتھ ... ابو بکر رضی اللہ عنہ ... زبیر فِيْ جَنّٰتٍ وَّنُهُرٍ پڑھتے تھے اور ... جمع ... تھے۔

حکیم ترمذی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ کے بارے میں فرمایا: بے شک اہل جنت ہر روز دو مرتبہ جبار کے پاس حاضر ہوں گے۔ وہ ان پر قرآن پڑھے گا اور ان میں سے ہر آدمی اس جگہ بیٹھا ہوگا جو اس کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ موتیوں، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے منبروں پر اپنے اپنے اعمال کے مطابق بیٹھے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں کبھی اس طرح ٹھنڈی نہیں ہوں گی جس طرح اس کے ساتھ ٹھنڈی ہوں گی۔ ... انہوں نے اس سے عظیم تر اور اس سے حسین تر کوئی شے کبھی نہیں سنی۔ پھر وہ اپنی رہائش گاہوں کی جانب لوٹ جائیں گے درآنحالیکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو رہی ہوں گی اور دوسرے دن تک اسی طرح رہیں گی۔ (1)

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے نوادر الاصول میں حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ کی تفسیر میں فرمایا: بے شک پرہیزگار وسعت اور روشنی میں ہوں گے۔ (2)

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ثور بن یزید رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ ملائکہ قیامت کے دن مومنین کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے اللہ تعالیٰ کے دوستو! چلو ... وہ کہیں گے: کہاں؟ تو وہ کہیں گے: جنت کی طرف۔ پھر مومنین کہیں گے: بے شک تم تو ہمیں ہماری منزل اور مقصد کے غیر کی طرف لے جا رہے ہو۔ تو ان سے پوچھا جائے گا: تمہارا مقصد اور منزل کیا ہے؟ تو وہ جواب دیں گے: محبوب کے ساتھ بیٹھنے کی جگہ۔

1۔ نوادر الاصول، صفحہ 156 ...
2۔ ایضاً، صفحہ 206

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ
اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ وَالسَّمَآءَ
رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ
بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ فِيْهَا
فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ترمذی، ابن منذر، ابو الشیخ نے العظمہ میں، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ان پر سورۂ رحمٰن ابتدا سے آخر تک پڑھی وہ سب خاموش رہے تو حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ سورت جنوں پر پڑھی، تحقیق میں نے یہ سورت جنوں پر لیلۃ الجن میں پڑھی تو انہوں نے تم سے اچھا اور حسین جواب دیا۔ میں جب بھی اس آیت پر پہنچا فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ تو انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! تیری نعمتوں میں سے کسی شے کو بھی ہم نہیں جھٹلاتے ہیں، پس سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ "لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ" (1)

امام بزار، ابن جریر، ابن منذر، دارقطنی نے الافراد میں، ابن مردویہ اور خطیب نے تاریخ میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام پر سورۂ رحمٰن پڑھی، تو وہ خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم سے وہ حسین اور خوبصورت جواب نہیں سنتا جو جنوں نے اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے دیا تھا؟ جب میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر پہنچا: فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ تو انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! تیری نعمتوں میں سے کوئی شے بھی ایسی نہیں جسے ہم جھٹلاتے ہیں، پس سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ (2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر شے کے لیے عروس (دلہن) ہے اور عروس القرآن سورۃ الرحمٰن ہے۔ (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: سورۂ حدید، واقعہ اور رحمٰن کی تلاوت کرنے والا آسمانوں اور زمین کی بادشاہی میں ساکن ہوتا ہے (جنت الفردوس کا ساکن پکارا جاتا ہے) علامہ بیہقی نے کہا ہے یہ روایت ضعیف ہے۔ (4)

امام احمد نے حضرت ابن زر سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی پہلی مفصل سورۃ الرحمٰن ہے۔ (5)

امام ابوداؤد اور بیہقی رحمہما اللہ نے سنن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے آپ سے کہا کہ میں نے سورۂ مفصل ایک رکعت میں پڑھی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: یہ ایسے ہی شعر کی طرح ہے۔ بلکہ حضور نبی کریم ﷺ اس قسم کی دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔ ایک رکعت میں سورۂ رحمٰن اور سورۂ نجم اور ایک رکعت میں اقتربت اور الحاقہ، پھر سورۂ طور اور الذاریات ایک رکعت میں، پھر "اذا وقعت الواقعۃ" اور ن ایک رکعت میں، اور سورۂ الطور اور المدثر ایک رکعت میں، سأل سائل اور النازعات ایک رکعت میں، اور ویل للمطففین اور سورۂ عبس ایک رکعت میں (تلاوت فرمایا کرتے تھے)۔ (6)

1۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 329 (3291)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 144-45
3۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 490 (2494)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 481 (2466)
5۔ مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 412، دار صادر بیروت
6۔ سنن کبریٰ، بیہقی، جلد 3، صفحہ 32، دار الفکر بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1. [illegible] 27 [illegible] 2. [illegible] 27 [illegible] 135

3. [illegible] 4. [illegible] 27 [illegible] 137 5. [illegible]

۔۔۔ بات کی جڑوں کے ساتھ آراستہ کیا گیا ہے۔ حضرت ... اس میں ہر چیز پیدا کرتی ہے ... کی طرف ... کے تیسرے آسمان پر مقرر کیا گیا ہے"۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ ابن ابی نجیح نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ تم سے مراد ... ستارے ہیں اور الشجر سے مراد درخت ہیں جو تنے پر کھڑے ہوں۔

ابن جریر اور ابن منذر نے ذکر کیا ہے کہ ... والسماء رفعها نے فرمایا۔ و وضع المیزان سے مراد عدل ہے۔(2)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تو عدل کر جیسا کہ تو پسند کرتا ہے کہ تیرے ساتھ عدل کیا جائے اور وفا کر جیسا کہ تو پسند کرتا ہے کہ تیرے لیے پورا کیا جائے کیونکہ عدل لوگوں کی اصلاح کرتا ہے۔(3)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ... ایک طرف جھکا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا لِسَانَ الْمِیْزَانِ (ترازو کی زبان درمیان میں رکھ) ... جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ۔(4)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ سے مراد یہ ہے کہ تم انصاف کے ساتھ ... اور ... کو درست رکھو۔

امام فریابی اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿﴾ میں الانام سے مراد لوگ ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین لوگوں کے لیے پیدا کی ہے)۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے آپ ہی سے یہ بیان کیا ہے کہ لِلْاَنَامِ سے مراد مخلوق ہے۔(5)

امام طستی اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ مجھے وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿﴾ کے بارے بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: الانام سے مراد مخلوق ہے۔ ... کیا اہل عرب اس ... جانتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے لبید کو نہیں سنا جو وہ کہتا ہے:

فَاِنْ تَسْاَلِیْنَا مِمَّ نَحْنُ فَاِنَّنَا عَصَافِیْرُ مِنْ هٰذَا الْاَنَامِ الْمُسَحَّرِ

"پس اگر تو ہم سے پوچھے کہ ہم کن میں سے ہیں؟ تو بے شک ہم اس سحر شدہ مخلوق کی چڑیاں ہیں"۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الانام سے مراد ہر ذی روح شے ہے۔(6)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لِلْاَنَامِ ﴿﴾ سے مراد ...

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 135-136، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 136
3۔ ایضاً
4۔ ایضاً
5۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 139
6۔ ایضاً

[illegible]

[illegible] والارض وضعها للانام [illegible] (1)

[illegible]

[illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (4)

[illegible]

[illegible]

ابن جریر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ کی تفسیر میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

امام [illegible] حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے [illegible] (3)

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

"پیدا فرمایا انسان کو بجنے والی مٹی سے ٹھیکری کی مانند۔ اور پیدا فرمایا جنوں کو آگ کے خالص شعلے سے۔ پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہی دونوں مشرقوں کا رب ہے اور دونوں مغربوں کا رب ہے۔ پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے"۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ سے مراد آگ کا شعلہ ہے۔ (4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام فریابی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ نے مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد آگ کا وہ شعلہ ہے جو اس کے کنارے سے نکلتا ہے۔ (5)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ مِنْ مَارِجٍ سے مراد خالص آگ ہے۔ (6)

امام ابن ابی حاتم نے کریب سے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مِنْ مَارِجٍ سے مراد آگ کے شعلے ہیں۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے [illegible] مِنْ مَارِجٍ سے مراد [illegible] رنگ کا وہ شعلہ ہے جو آگ میں بلند ہوتا ہے جب اسے روشن کیا جاتا ہے۔ (7)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ مِنْ مَارِجٍ سے مراد [illegible] آگ سے [illegible] ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ [illegible]، مطبوعہ [illegible] 2۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 65 3۔ ایضاً
4۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 147 5۔ ایضاً 6۔ ایضاً 7۔ ایضاً

[illegible]

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ۝ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَ
الْإِكْرَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَ
الْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (1)

[illegible]

[illegible]

[illegible] كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ [illegible]

[illegible] كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (2)

[illegible] (3)

[illegible]

1 [illegible] 2 [illegible] 27 [illegible] 158 [illegible]

3 [illegible] 15 [illegible]

امام ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ آیت کا مفہوم ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] بیان ہوتا ہے۔

[illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے [illegible]
[illegible]

امام ابن [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ
[illegible]
[illegible] عطا فرماتا ہے۔

امام ابن [illegible] رحمہ اللہ [illegible] نے کہا انہوں نے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۝ کے تحت
فرمایا کہ کوئی [illegible] مشغول نہیں کرتا۔

[illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] (1)

سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يَا مَعْشَرَ
الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَ
الْأَرْضِ فَانفُذُوا ۚ لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ۝
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فَإِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً
كَالدِّهَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ عَن
ذَنبِهِ إِنسٌ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُعْرَفُ
الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ۝

1۔ تفسیر [illegible] جلد 27، صفحہ 57 [illegible] بیروت

يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ

[illegible]

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible] (4)

[illegible] (5)

[illegible]

[illegible]

1. [illegible] 2. ایضاً 3. ایضاً
4. [illegible] 5. [illegible]

[illegible] يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ [illegible]

[illegible]

[illegible] الشواظ

[illegible]

[illegible] نحاس

[illegible] (2)

[illegible] شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ [illegible] (3)

[illegible]

[illegible]

1 [illegible] 157 [illegible] 10 [illegible] 246 [illegible]

3 [illegible] 27 [illegible] 162 [illegible]

گے وہ اس کی حالت کو بدل دے گی اور جہاں وہ قبول کریں گے یہ بھی ختم ہو جائے گی۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نحاس کا یہ معنی کیا ہے کہ وہ دھواں جس کے ساتھ شعلہ نہ پایا جائے گا۔(2)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ میں خطاب سے مراد جن و انس ہیں یعنی اے جن و انس! بدلہ بھی نہ لے سکو گے۔(3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَرْدَةً سے مراد سرخ ہوتا ہے۔ یعنی جب آسمان پھٹ جائے گا تو سرخ ہو جائے گا۔ اور كَالدِّهَانِ ۝ سے مراد سرخ چمڑا ہے۔

امام فریابی، سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ اور گھوڑے کے رنگ کی مثل سرخ ہو جائے گا۔(4)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب آسمان پھٹ جائے گا تو وہ سرخ چادر کی طرح سرخ ہو جائے گا۔(5)

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو صالح سے بیان کیا ہے کہ وَرْدَةً سے مراد گلاب کے پھول کی سرخی ہے اور كَالدِّهَانِ ۝ کا معنی ہے تیل کی طرح ہو جائے گا جیسے تیل صاف ہوتا ہے اور وردہ کا معنی گلاب کا پھول ہے۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے العظمہ میں حضرت عطاء رحمہ اللہ سے یہ معنی بیان کیا ہے کہ آسمان کا رنگ روغن گلاب کے تیل کے رنگ کی طرح ہو جائے گا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ آسمان آج سبز ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور قیامت کے دن اس کا رنگ سرخ ہوگا۔(6)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ كَالدِّهَانِ ۝ کا معنی ہے تیل کی طرح ہے۔(7)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ معنی بیان کیا ہے کہ آسمان تیل کے رنگ کی طرح صاف ہو جائے گا۔(8)

محمد بن نصر نے حضرت عمران بن عامر رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک نوجوان کے پاس سے گزرے جو یہ پڑھ رہا تھا: فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ تو آپ ٹھہر گئے اور آپ پر کپکپی طاری ہو گئی اور آنسوؤں نے آپ کا

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 41 (37318)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 163، داراحیاء التراث العربی بیروت — 3۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 164

4۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 165 — 5۔ ایضاً — 6۔ ایضاً

7۔ ایضاً — 8۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 166

... ہو جائے گا اس دن ان کا رنگ ... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... سب ... سے ... ہوں ... سے ... ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ کی تفسیر میں ... کیا کام ہے ... ہیں؟ ... انہیں ... ہے؟

امام ابن جریر اور بیہقی رحمہما اللہ نے ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے متعلق روایت کیا ہے: میں ان سے ان کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھوں گا ... بعض کے بارے سوال کرے گا ... ارشاد ہے وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ (القصص) ... اور ارشاد فرمایا وَلَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ (البقرہ) ... ان دونوں کے متعلق (1)۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ... جائے گی ... مسلمان ... قیامت ... فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ۔

امام آدم بن ابی ایاس، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی نے ... اس آیت کے ضمن میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ... مجرم ... سیاہ چہروں اور نیلی آنکھوں سے پہچانے جائیں گے (2)۔

امام ابن جریر ... نے يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ کے تحت حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجرموں کے چہروں کی سیاہی اور ان کی آنکھوں کی نیلاہٹ سے پہچان لیا جائے گا۔

ابن منذر نے ذکر کیا ہے کہ ... مجرموں کو چہرے کی سیاہی اور آنکھوں کے نیلا ہونے سے پہچانا جائے گا۔

ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی نے البعث والنشور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ کے تحت فرمایا: (جہنم کے داروغے) ان کی پیشانیوں کے بال اور پاؤں پکڑ کر ... اکٹھا کریں گے ... جہنم میں ڈالا جائے گا جس طرح لکڑیاں توڑ کر تنور میں جھونکی جاتی ہیں۔

امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فرشتوں میں سے ایک ان کی پیشانی کے بال پکڑے گا ... ان کے قدموں کے ساتھ ملا دے گا پھر ان کی پیٹھ توڑ دے گا اور ان کو آگ میں پھینک دے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ ... حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ فرشتے ان کے پیچھے سے ان کی پیشانیاں اور پاؤں کو ایک زنجیر میں اکٹھا کر دیں گے۔

1۔ تفسیر طبری، ... جلد 27، صفحہ 166، ... 2۔ ایضاً

[illegible] حضرت عائشہ
صدیقہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (1)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] (2)

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

1. [illegible]
2. [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ
اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا
الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے لائے ہوئے دین کو چھوڑ جائے (یعنی بے دین ہو جائے) اور ستاروں سے کفر کرنے کے بارے میں ڈرایا گیا ہے۔ پھر
اپنی قبر سے نکلے [illegible] اس طرح سے کہ [illegible] تو آگے اور پیچھے کھا جائے اور
ہم نے [illegible] یہ آیت تلاوت کی: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (نقل روحت انی کنت خضرت
من هذا الخصم نتی من [illegible] کثیر وقلبی فاخنق لربک هذه الآیة)

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے تحت بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے
جنت کا وعدہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کیے (1)۔

امام ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ مذکورہ آیت کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو اس بات سے
خوف رکھتا ہے کہ [illegible] (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا ہے اس کی خاطر گناہ چھوڑ دیتا ہے (2)۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا نے التوبہ میں، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت
مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ آدمی ہے جو معصیت اور گناہ کا قصد کرتا ہے پھر اسے اس کے سامنے
کھڑے ہونا یاد آتا ہے تو وہ اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے (3)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مقام سے مراد وہ جس پر اللہ تعالیٰ ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب الایمان میں اسی آیت کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول
نقل کیا ہے کہ اس سے مراد وہ آدمی ہے جو گناہ کا ارادہ کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور گناہ کو چھوڑ دیتا ہے (4)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے بے شک مومنین اس مقام سے ڈرے
اور انہوں نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے عمل کیے اور رات دن انہوں نے اسی کے لیے مشقت کی اور مشقت اٹھائی (5)۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب وہ گناہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر
اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس سے رک جاتا ہے (6)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible] اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔
امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عطیہ بن قیس سے یہ بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت اس کے بارے میں نازل ہوئی
جس نے کہا مجھے آگ کے ساتھ جلا دو [illegible] اللہ تعالیٰ سے غائب ہو جاؤں [illegible] یہ بات کرنے کے بعد [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ نے اس کی اس بات کو قبول کر لیا [illegible] جنت میں داخل کر دیا۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد [illegible] صحیح، حکیم ترمذی نوادر الاصول میں، نسائی [illegible] ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ [illegible]

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 160، داراحیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً　3۔ ایضاً
4۔ شعب الایمان، جلد 1، صفحہ 465 (735) [illegible] کتب علمیہ بیروت　5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 170　6۔ ایضاً

[illegible] حضرت [illegible] ولمن خاف مقام ربه جنتان [illegible] ولمن خاف مقام ربه جنتان [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] ولمن خاف مقام ربه جنتان [illegible] حضرت [illegible] ولمن خاف مقام ربه جنتان [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] ولمن خاف مقام ربه جنتان [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] ولمن خاف مقام ربه جنتان [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] ولمن خاف مقام ربه جنتان [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] (2)

[illegible]

اللہ نے البعث میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ... [illegible] ... 1

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم ... نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ... بیان کیا ہے ... [illegible] ... (2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید ... نے ... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ... [illegible] ... (3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ... سے روایت بیان کی ہے ... رسول اللہ ﷺ ... [illegible]

امام ... رحمہ اللہ نے ... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ... بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ... [illegible]

---

1 ... [illegible] 2 ... [illegible]

3 ... [illegible]

ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ (پھلوں کے) گچھے مسہانے پر لادے ہوں گے۔ (1)

امام فریابی، عبد بن حمید، عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں، ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی نے بعث میں مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ کے تحت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تمہیں استر کی خبر دی گئی ہے تو ابرے کا کیا حال ہوگا۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ نے قرآن میں ہے مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ استبرق دیباج ریشم کا لفظ ہے جو موٹے ریشم کو عجمی زبان میں کہا جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ (کہ ان کے استر تو ریشم کے ہیں) تو ان کے ظاہر کیسے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اس طرح ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ (السجدہ: 17) (پس نہیں جانتا کوئی نفس جو (نعمتیں) چھپا رکھی گئی ہیں ان کے لیے جن سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی)۔ (3)

بیہقی نے حلیہ میں حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ان کے ظاہر جامد نور کے ہوں گے۔ (4)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے بعث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ کے تحت فرمایا: جنا سے مراد ان کا پھل ہے اور دان سے مراد ہے کہ وہ قریب ہوگا حتیٰ کہ اللہ کا ولی بیٹھے والا سب اسے پالیں گے۔ (5)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ان کا پھل قریب ہوگا اور ان کے ہاتھوں کو پھل کا دور ہونا ان کا فائدہ نہیں ہٹائے گا (یعنی پھل تک پہنچنے میں کوئی تعب نہ ہوگا) اور ہمیں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! کوئی آدمی جنت کا کوئی پھل نہیں توڑے گا کہ اس کے مثل آجائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر اور اچھا پیدا فرمائے گا۔ (6)

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 33، حدیث 33968، مطبوعہ مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 174، داراحیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً

4۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 4، صفحہ 285 5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 174 6۔ ایضاً

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۞ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۙ مُدْهَآمَّتٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ فِيْهِمَا
عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ
وَّرُمَّانٌ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ

"ان میں نیچی نگاہ والی (حوریں) ہوں گی جنہیں نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ کیا احسان کا بدلہ بجز احسان کے کچھ اور بھی ہوتا ہے۔ پس تم (اے جن و انس) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اور ان دو کے علاوہ دو باغ اور بھی ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دونوں نہایت سرسبز و شاداب۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں دو چشمے جوش سے ابل رہے ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں میوے ہوں گے اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔"

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ کا مفہوم ہے کہ وہ نگاہیں جھکائے ہوئے ہوں گی اپنے خاوندوں پر، وہ ان کے سوا کسی کی طرف نہیں دیکھیں گی۔ قسم بخدا [illegible] اپنی [illegible] ظاہر کریں گی اور نہ ان کے چہروں کی طرف دیکھیں گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ معنی بیان کیا ہے کہ وہ مردوں سے نگاہیں نیچی کیے ہوں گی، وہ اپنے خاوندوں کے سوا کسی کی طرف نہیں دیکھیں گی (1)۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تحت فرمایا وہ اپنے خاوندوں کے سوا کسی کی طرف نہیں دیکھیں گی۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لَمْ يَطْمِثْهُنَّ کا معنی ہے کسی نے انہیں نہیں چھوا (2)۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کسی نے ان کے ساتھ وطی نہیں کی (3)۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 175، داراحیاء التراث العربی بیروت　　2۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 176
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 41 (34047)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

ابن ابی شیبہ اور ابن منذر نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ کسی انس کے ساتھ جو صحبت نہیں کی گئی۔ (1)
امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کسی عورت کو کسی نے نہ چھوا۔
تیزی کا معنی ہے کسی کا جماع کرنا۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نافع بن ازرق نے ان سے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جنتی عورتیں اس طرح ہیں کہ ان سے پہلے انسانوں اور جنوں میں سے کسی نے ان کو نہیں چھوا۔ نافع نے عرض کی: کیا عرب اس معنی سے واقف ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے شاعر کا قول نہیں سنا کہ وہ کہتا ہے:

مشين إلي لم يطمثن قبلي　　　وهن أصح من بيض النعام

"وہ میری طرف چل کر آئیں انہیں مجھ سے پہلے کسی نے چھوا نہیں تھا اور وہ شتر مرغ کے انڈے سے بڑھ کر سفید اور روشن ہیں۔"

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے العظمہ میں حضرت ارطاۃ بن منذر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم ضمرہ بن حبیب کے پاس بیٹھے تھے، پوچھا گیا: کیا جن جنت میں داخل ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، اور اس کی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے۔ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ۔ جنوں کے لیے جن عورتیں ہوں گی جنوں میں سے اور انسانوں کے لیے انسانی عورتیں ہوں گی انسانوں میں سے۔ (2)

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے: وہ دنیا کی عورتوں میں سے ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ اس طرح تخلیق فرمائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا (الواقعہ) (ہم نے پیدا کیا ان کی بیویوں کو بہت عمدہ طریقہ سے۔ پس ہم نے بنا دیا انہیں کنواریاں) جب سے دوبارہ پیدا کی گئیں انہیں کسی نے نہیں چھوا۔

امام حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: جب کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرتا ہے اور وہ بسم اللہ نہ پڑھے تو جن اس کے عضو تناسل پر لپٹ جاتا ہے۔ وہ بھی اس کے ساتھ جماع کرتا ہے۔ یہی اس کے بارے میں یہ ارشاد ہے: لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ۔ (4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ اور فرمایا: ... [illegible]
[illegible]

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 404 (...)، مکتبۃ الزمان، مدینہ منورہ
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 170، داراحیاء التراث العربی بیروت　　3۔ ایضاً　　4۔ ایضاً

[illegible]

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible] (4)

[illegible] (5)

[illegible] (6)

[illegible] (7)

---

1. [illegible]
2. [illegible]
3. [illegible]
4. [illegible]
5. [illegible]
6. [illegible]
7. [illegible]

[illegible] (1)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (2)

[illegible]

[illegible]

1 [illegible]

2 [illegible]

3 [illegible]

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ آیت کے تحت فرمایا: جسے میں نے اسلام کی نعمت سے مالا مال فرمایا ہے اس کی جزا یہ ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں۔

امام حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں، بغوی نے اپنی تفسیر میں، دیلمی نے مسند الفردوس میں اور ابن نجار نے تاریخ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مذکورہ آیت کے تحت حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ خوب بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جس پر میں نے توحید کے ساتھ انعام و اکرام فرمایا کیا اس کی جزا جنت کے علاوہ کوئی ہو سکتی ہے۔(1)

ابن نجار نے تاریخ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جسے میں نے توحید کی معرفت کی دولت سے سرفراز کیا اس کی جزا جنت کے سوا کیا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس پر میں نے یہ انعام فرمایا کہ اس نے دنیا میں کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو کیا آخرت میں اس کی جزا جنت کے سوا کچھ ہو سکتی ہے؟

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس نے کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کیا اس کی جزا جنت کے سوا کوئی ہو سکتی ہے؟

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابن عدی، ابو الشیخ، ابن مردویہ، بیہقی نے شعب الایمان میں اور آپ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے اور دیلمی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سورۂ رحمٰن میں مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی جو کافر اور مسلمان کے لیے فیصلہ کن ہے یعنی هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت کافر اور مسلمان کے بارے میں نازل ہوئی۔

سعید بن منصور، عبد بن حمید، بخاری نے الادب میں، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن حنفیہ سے اس آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت نیکوکار اور فاجر کے لیے فیصلہ کن ہے۔(3) بیہقی نے کہا: یہ جید مرسل ہے۔

امام خطیب نے تاریخ میں اسی آیت کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک سرخ رنگ کا ستون ہے اس کا اوپر والا سرا عرش کے پایوں میں سے ایک پائے پر ٹکا ہوا ہے اور اس کا نچلا حصہ ساتویں زمین کے نیچے مچھلی کی پشت پر ہے۔ جب بندہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو وہ بھی حرکت کرتا ہے اور عرش کے پیچھے

1۔ نوادر الاصول، صفحہ 215، دار صادر بیروت
2۔ شعب الایمان، جلد 6، صفحہ 523، حدیث 9154، دارالکتب العلمیہ بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 179، داراحیاء التراث العربی بیروت

جنتوں کی زینت ہے ۔ ۔ ۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم فرماتا ہے ۔ ۔ ۔ جنتوں کی ۔ ۔ ۔ عزت کی قسم میں ۔ ۔ ۔
تک جو ۔ ۔ ۔ ان کا بیان ہے کہ ۔ ۔ ۔ ساتھ کیا ۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ ان کی ۔ ۔ ۔ (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ۔ ۔ ۔ اسی آیت کی تفسیر ۔ ۔ ۔ جنتیں ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ اور حقوق ۔ ۔ ۔ (2)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ ۔ ۔ ۔

حمید بن حمید ۔ ۔ ۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: یہ دونوں ان کے ۔ ۔ ۔ سبز ۔ ۔ ۔

امام ہناد، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا
ہے کہ مُدْهَآمَّتٰنِ کا معنی ہے ۔ ۔ ۔ سرسبز ۔ ۔ ۔ (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی بیان کیا ہے کہ وہ دونوں ۔ ۔ ۔ سبز ۔ ۔ ۔
کے سبب سیاہ ہونے کے قریب ہیں جو پانی کی کثرت کے سبب ہوتی ہے۔

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، ہناد، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی بیان کیا
ہے کہ وہ دونوں انتہائی سرسبز و شاداب ہونے کے سبب ۔ ۔ ۔ نظر آتی ہیں۔ (4)

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے ۔ ۔ ۔ ارشاد باری تعالیٰ
مُدْهَآمَّتٰنِ کے ۔ ۔ ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ دونوں سرسبز و شاداب ہیں۔

امام ہناد اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ۔ ۔ ۔ بیان کیا ہے کہ وہ
دونوں ۔ ۔ ۔ سرسبز و شاداب باغات ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، ہناد اور عبد بن حمید نے حضرت ۔ ۔ ۔ بن ابی ۔ ۔ ۔ رحمۃ اللہ علیہ سے یہی معنی بیان کیا ہے۔ (5)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ کا معنی ہے ۔ ۔ ۔ سرسبز ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی معنی نقل کیے ہیں۔ (6)

امام خطیب رحمہ اللہ نے المتفق والمفترق میں حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ کا معنی ہے وہ
دونوں سرسبز و شاداب ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے یہ معنی بیان کیا ہے: وہ دونوں انتہائی خوش
منظر، سرسبز و شاداب ہیں۔ جب سبزی شدت اختیار کر جاتی ہے تو وہ سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ (7)

1۔ ۔ ۔ ۔ جلد 1، صفحہ 561

2۔ تفسیر طبری، ۔ ۔ ۔ جلد 27، صفحہ 178 ۔ ۔ ۔ 3۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 183 4۔ ایضاً

5۔ ۔ ۔ ۔ جلد 7، صفحہ 41 (34053) ۔ ۔ ۔ 6۔ تفسیر طبری، ۔ ۔ ۔ جلد 27، صفحہ 183 7۔ ایضاً

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مُدْهَآمَّتٰنِ کا معنی ہے کہ وہ دونوں (باغ) سبزی کی شدت کی وجہ سے سیاہ ہو چکے ہیں۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت مجاہد اور حضرت عطا رحمہما اللہ تعالیٰ دونوں نے کہا مُدْهَآمَّتٰنِ کا معنی ہے وہ دونوں سبزی کی وجہ سے سیاہ ہیں۔

امام ہناد رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی معنی بیان کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یوں بیان کیا ہے کہ انہوں نے مُدْهَآمَّتٰنِ پڑھا اور مکرر نہ کیا۔ (2)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ دو چشمے جو جاری ہیں وہ ان سے بہتر ہیں جو دونوں ابلنے والے ہیں۔ اور عبد بن حمید کے الفاظ ہیں کہ وہ دو چشمے جو ابلنے والے ہیں ان دونوں سے افضل نہیں جو جاری ہیں۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نَضَّاخَتٰنِ کا معنی ہے فائضتان یعنی ان میں دو چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان دونوں باغات میں پانی کے دو چشمے ابل رہے ہوں گے۔

امام ہناد اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ نَضَّاخَتٰنِ کا معنی ہے وہ دونوں پانی سے ابل رہے ہیں۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ دونوں چشمے کستوری اور عنبر سے ابل رہے ہیں اور جنت کے گھروں پر اسی طرح چھڑکاؤ کرتے ہیں جیسے اہل دنیا کے گھروں پر بارش۔ (5)

امام ابن مبارک نے الزہد میں، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے حلیہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ دونوں چشمے مختلف رنگوں کے ساتھ ابل رہے ہوں گے۔ (6)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ دونوں چشمے خیر کے ساتھ ابل رہے ہیں۔ اور ابن ابی شیبہ کے الفاظ ہیں وہ ہر قسم کی خیر کے ساتھ ابل رہے ہوں گے۔ (7)

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ذکر کیا ہے کہ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سب پھل ہیں۔ یعنی ان میں میوے، کھجوریں اور انار ہوں گے اور ہر قسم کے میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 180، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 368 (3631)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 181
4۔ ایضاً
5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 29 (34050)
6۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 182
7۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 41 (34050)

امام عبد بن حمید، حارث، ابن ابی اسامہ، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ سوار میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا محمد ﷺ! کیا جنت میں میوے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس میں بہت سے کھجوروں کے درخت اور انار بھی ہوں گے۔ پھر انہوں نے عرض کی کیا اہل جنت وہاں اسی طرح کھائیں گے جیسے ہم دنیا میں کھاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ کئی گنا زیادہ۔ پھر وہ عرض کرنے لگے: کیا وہ قضائے حاجت بھی کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ انہیں پسینہ آئے گا اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان کے پیٹ سے بول و براز اور گندگی نکال دے گا۔

امام ابن مبارک، ابن ابی شیبہ، ہناد بن سری، ابن ابی الدنیا نے صفۃ الجنۃ میں، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ نے العظمۃ میں، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جنت کے کھجور کے درختوں کے تنے سبز زمرد کے ہوں گے، شمراخ کاٹ دینے کے بعد باقی ماندہ سرخ سونے کے ہوں گے اور اس کی شاخیں اہل جنت کا لباس ہوں گی، اس سے کپڑے اور جوڑے بنتے ہوں گے اور ان کے پھل مٹکوں کی شکل جیسے ہوں گے، دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم و ملائم ہوں گے، ان میں گٹھلی نہیں ہوگی (1)۔

امام ابن ابی شیبہ، ہناد بن سری اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت سلمان سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک چھوٹی سی لکڑی لی اور کہا اگر تو جنت میں اس جیسی لکڑی بھی تلاش کرے گا تو اسے نہیں پائے گا۔ عرض کی گئی: کھجور اور دوسرے درخت کہاں ہوں گے؟ ان کی جڑیں موتیوں اور سونے کی ہوں گی اور ان کے اوپر پھل لگا ہوگا (2)۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جنت کی کھجوروں کے بارے میں عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی جڑیں خوشنما چاندی کی ہیں، شاخیں سونے کی ہیں اور ان کی ٹہنیاں ہیں اور ان کا پھل تروتازہ ہے جو دودھ سے زیادہ سفید، مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت کا نظارہ کیا تو دیکھا کہ انار اونٹ کی شکل کی طرح تھے جن پر پالان کسا ہوا ہو۔

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے صفۃ الجنۃ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جنت کے پھلوں سے ایک پھل کی لمبائی بارہ ہاتھ ہے، اس کی گٹھلی نہیں ہوگی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ انار کا ایک دانہ بھی لے لیتے اور اسے کھا لیتے تھے۔ تو آپ سے کہا گیا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو آپ نے جواب فرمایا: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ زمین

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 517 (3776)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 34 (34094)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

[illegible]

[illegible]

فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ حُورٌ
مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ
رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible] 2)

[illegible]

1. [illegible]

2. [illegible] 053727 [illegible]

ہے، وہ ادھر سے بہت تنگ ہوتی ہے۔(1)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: [illegible] اور [illegible] ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید [illegible] حضرت ابن [illegible] [illegible] جنت میں ایک [illegible] حضرت ابن [illegible] [illegible] دن کی۔ ایک [illegible] سال [illegible] چار [illegible] کے لیے [illegible] جائیں گے۔(3)

امام عبد الرزاق، عبد اللہ بن احمد [illegible] اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ [illegible] ایک [illegible] کے لیے [illegible] ہوں گے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ [illegible] والے [illegible] ہوں گے۔(4)

امام [illegible] ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید [illegible] رحمہم اللہ [illegible] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ خیام سے مراد جوف والے [illegible] ہیں۔(5)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید [illegible] اور [illegible] رحمہم اللہ نے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ [illegible] فرمایا: خیمہ [illegible] موتی [illegible] [illegible] ہے، [illegible] کے [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ان کے پاس [illegible] ہے۔(6)

امام ابن ابی شیبہ اور ہناد نے حضرت [illegible] سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل جنت [illegible] ایک موتی کا محل [illegible] ہوں گے۔(7)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید [illegible] نے [illegible] کے تحت حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] ہیں۔(8)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] کے [illegible] سے انتہائی [illegible] اور [illegible] کے لحاظ سے [illegible] ہوں گی۔(9)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 187، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 189
3۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 187
4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 42 (34050)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 187
6۔ صحیح بخاری، جلد 3، صفحہ 279 (4778)، دار الکتب العلمیہ بیروت
7۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 33 (33997)
8۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 41 (34052)
9۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 184

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] جنت میں [illegible] حوریں [illegible]
[illegible] بوڑھی عورت [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] بڑھاپے کے بعد جب تک
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] عشق و محبت کرنے والی [illegible]
ہے معشوقہ محبوبہ (عشق کرنے والی [illegible]) اور "اترابا" [illegible]
[illegible] (یعنی ایک ہی وقت [illegible]) [illegible] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا
حور عین؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا دنیا کی عورتیں حور عین سے اسی طرح افضل ہیں جس طرح [illegible]
[illegible] تو آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] اللہ تعالیٰ
کی [illegible] عبادات میں مشغول رہیں [illegible] اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور [illegible]
[illegible] ان کے جسموں پر [illegible] رنگ سبز ہوگا اور [illegible]
[illegible]
[illegible] ہم [illegible]
[illegible] ہم راضی رہنے والیاں ہیں [illegible]
بشارت ہے ان کے لیے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]
[illegible] جنت میں داخل ہوتی ہے اور اس کے
ساتھ [illegible] جنت میں [illegible]
[illegible] تو آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] اختیار [illegible]
[illegible] اپنے حسن اخلاق [illegible]
[illegible] حسن اخلاق لے گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ۔

[illegible] رحمہ اللہ نے [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میں جنت میں داخل ہوا اور [illegible] نہر کے پاس آیا [illegible]
[illegible] السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ تو میں
نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ نے انہیں اجازت
[illegible] ہم [illegible] رہنے والیاں ہیں [illegible]
[illegible] ہم [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] مقصورات [illegible] في الخباء [illegible]

[illegible]

[illegible] مقصورات في الخيام [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابن ابی شیبہ [illegible]

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے اسی کی مثل نقل کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ [illegible] حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا [illegible]

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے [illegible]

[illegible]

امام ابن ابی شیبہ [illegible]

[illegible]

امام ہناد رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ [illegible]

[illegible]

امام ہناد رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ بے شک اہل دنیا کی [illegible]

[illegible]

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ہناد، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ نے مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ کے تحت فرمایا [illegible]

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 187 [illegible] 2۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 188 3۔ ایضاً

4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 34040 [illegible] 5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 186

[illegible] ضالین [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مغضوب [illegible] سے مراد یہود [illegible] ضالین [illegible] نصاریٰ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] مغضوب علیہم [illegible] ضالین [illegible] نصاریٰ [illegible] (3)

[illegible] حضرت [illegible] مغضوب علیہم [illegible] ضالین [illegible] (4)

[illegible] حضرت [illegible] مغضوب علیہم [illegible] ضالین [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] عباس رضی اللہ عنہما [illegible] مغضوب علیہم [illegible] ضالین [illegible] (5)

[illegible] حضرت [illegible] مغضوب علیہم [illegible] ضالین [illegible] (6)

[illegible] مغضوب [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] عباس رضی اللہ عنہما [illegible] مغضوب [illegible] نصاریٰ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] مغضوب علیہم [illegible] ضالین [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] مغضوب علیہم [illegible] ضالین [illegible]

[illegible] غیر المغضوب علیہم ولا الضالین [illegible]

---

1 [illegible] 2 [illegible] 3 [illegible]
4 [illegible]
5 [illegible] 6 [illegible]

ہیں۔ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَ بَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ان دونوں میں وہ چکر لگاتے رہیں گے۔ اور وہاں فرمایا ان میں دو بہتے چشمے جاری ہوں گے فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ان دونوں میں میوے ہیں اور وہاں فرمایا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ یہاں فرمایا ان دونوں میں میوے، کھجوریں اور انار ہیں۔ اور وہاں فرمایا ہر پھل کی دو قسمیں ہیں۔ فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ اور وہاں فرمایا فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ۔ یہاں فرمایا مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ۔ اور وہاں فرمایا مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ۔ اور اِسْتَبْرَقٍ کا معنی ہے موٹا ریشم اور عبقری سے مراد قالین ہیں۔

وہاں ارشاد خداوندی تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ۔

امام بخاری نے الادب میں، ترمذی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا "یَا ذَا الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ" تو آپ نے فرمایا: تیری دعا قبول کی جائے گی پس تو سوال کر (1)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابوداؤد، نسائی اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا اور پاس ہی ایک آدمی کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا تھا۔ جب وہ رکوع، سجود اور تشہد و دعا کے ساتھ نماز مکمل کر چکا تو اس نے اپنی دعا میں کہا: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ" تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے عظمت والے نام کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس نام سے دعا کی جائے تو وہ اسے قبول فرماتا ہے اور جب اس نام سے اس سے کوئی سوال کیا جائے تو وہ ضرور عطا فرماتا ہے (2)۔

امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو تین بار استغفراللہ پڑھتے۔ پھر یہ دعا مانگتے: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ" (3)۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: یَا ذَا الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ کے ساتھ اصرار کیا کرو (بار بار پکارا کرو) کیونکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اجمالی عظمت اور اعلیٰ شان والے اسماء میں سے ہیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

1۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 605 (3527)، دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔ سنن ابی داؤد مع شرح، جلد 2، صفحہ 408 ([illegible])، مکتبہ ... لاہور
3۔ سنن کبریٰ، جلد 2، صفحہ [illegible] (3009)، دارالکتب العلمیہ بیروت

"الجلال والاکرام" کے ساتھ اصرار کیا کرو۔

امام احمد، نسائی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ "یاذا الجلال والاکرام" کے ساتھ اصرار کیا کرو۔(1)

امام ترمذی اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "یاذا الجلال والاکرام" کے ساتھ اصرار کیا کرو۔(2)

1۔ مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 177، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن ترمذی، جلد 6، صفحہ 504 (3524)، دار الکتب العلمیہ بیروت

آیاتہا ۹۶ | سورۃ الواقعۃ مکیۃ ۴۶ | رکوعاتہا ۳

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنۢبَثًّا ﴿٦﴾

"جب واقع ہو جائے گی ہونے والی (قیامت)۔ نہیں اس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ۔ (کسی کو) پست کرنے والی (کسی کو) بلند کرنے والی۔ جب زمین کو سختی سے ہلا دیا جائے گا۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔ پس وہ بکھرا ہوا غبار بن کر رہ جائیں گے"

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ الواقعہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابو عبید نے فضائل میں، امام ابن ضریس، حارث بن ابی اسامہ، ابو یعلیٰ، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی اسے کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔ (2)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی اسے کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۃ الواقعہ دولت مندی کی سورت ہے، سو تم اسے پڑھا کرو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ۔ دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا: اپنی عورتوں کو سورۃ الواقعہ کی تعلیم دو کیونکہ یہ سورۃ غنی ہے۔ (3)

امام ابو عبید رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں سے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی سورۃ الواقعہ پڑھنے سے عاجز نہ ہو۔

امام عبد الرزاق، احمد، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور طبرانی رحمہم اللہ نے الاوسط میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور ﷺ نماز فجر میں سورۃ الواقعہ اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ (4)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ سورۃ

1۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 491، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 3، صفحہ 10 (4005)، بیروت 4۔ مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 365 (875)، دار الکتب العلمیہ بیروت

روایت کی ہے ... انہوں نے فرمایا ... حضرت ... نے ... تو اس سے
... ختم ہو جاتا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: آپ کی طرف تو بڑھاپا جلدی سے
بڑھ رہا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سورۂ ہود ... اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ جب قیامت کے دن قیامت برپا ہو جائے گی۔ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ تو اس کے بعد اس کی کوئی واپسی نہیں کر سکے گا۔ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ یہ لوگوں کو پست کرے گی اور بعض کو بلند کرے گی۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ کا معنی ہے اس کی آواز قریب اور دور والوں کو سنائی دے گی۔ (2)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عثمان بن سراقہ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے ماموں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو آگ کی طرف پست کرے گی اور اس کے دوستوں کو جنت کی طرف بلند کرے گی۔ (3)

امام سعید بن منصور، ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے العظمہ میں محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت ان لوگوں کو پست کرے گی جو دنیا میں بلند تھے اور ان لوگوں کو بلند کرے گی جو دنیا میں پست تھے۔ جو دنیا میں متکبر ہیں روز قیامت کے دن وہ پست ہو جائیں گے اور جو دنیا میں ... عاجزی و انکساری کے ساتھ رہے قیامت کے دن وہ بلند ہو جائیں گے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ قیامت تکبر کرنے والوں کو پست کرے گی اور تواضع کرنے والوں کو بلند کرے گی۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ پھر اس کے ساتھ دوسری آیت نازل ہوئی لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ اور خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ کی تفسیر میں فرمایا کہ قیامت ایک قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب میں پستی میں گرا دے گی۔ اور ایک قوم کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس کی کرامت میں بلند کر دے گی۔ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا جب زمین پر شدید حرکت طاری ہو گی۔ وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا پھر وہ اس طرح غبار بن کر بکھر جائیں گے جیسے درختوں کے خشک پتوں کو ہوا اڑا دیتی ہے۔ (4)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 193، مطبوعہ ... بیروت 2۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 194
3۔ ایضاً 4۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 97-95-193

[illegible]

وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَ
أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۝

---

1 [illegible] 35400 [illegible]

[illegible] 34 [illegible] 3 [illegible]

6 [illegible] 5 [illegible]

أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ ۝ عَلَى سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ۝ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ ۝ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ ۝ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] والسابقون السابقون اولئک المقربون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علی بن ابی طالب [illegible] کے بارے [illegible]

[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] قول [illegible]

[illegible] اس کے مطابق [illegible] وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ

مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ فرمایا [illegible] کی اقسام ہیں۔

[illegible] حضرت [illegible] بیان [illegible] ثُلَّةٌ [illegible] جماعت [illegible]

[illegible] اللہ [illegible] سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب

[illegible] ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر [illegible]

[illegible] ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] امت [illegible] امت کا [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

سے [illegible] اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ [illegible] ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ

قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ

الْاٰخِرِيْنَ [illegible] ایک بڑی جماعت [illegible] ایک بڑی جماعت [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[illegible] ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ [illegible]

[illegible] جماعت ہے [illegible] ایک جماعت ہے [illegible]

[illegible] اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ

[illegible]

[illegible] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ثُلَّةٌ مِّنَ

الْاَوَّلِيْنَ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ [illegible] صحابہ [illegible] امت محمد

صاحب الصلوٰۃ والسلام [illegible] تو یہ آیت نازل ہوئی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ

الْاٰخِرِيْنَ [illegible] وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔

[illegible] ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ [illegible]

1 [illegible] 27 [illegible] 222 [illegible] 2 [illegible] 2 [illegible] 391 [illegible]

میں سے ہوں۔ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ [illegible] اس امت میں سے ہوں گی۔

امام ابن جریر [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] بیان کیا ہے کہ سُرُرٍ مَّوْضُوْنَۃٍ کا معنی ہے [illegible]۔

امام سعید بن منصور [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] کی صورت [illegible]

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مَّوْضُوْنَۃٍ کا معنی ہے سونے کی تاروں سے بنے ہوئے۔(3)

امام [illegible] نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مَّوْضُوْنَۃٍ کا معنی ہے [illegible] بنا ہوا اور بہی مضبوط ترین پلنگ ہوتا ہے۔(4)

امام طستی رحمۃ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمۃ اللہ نے ان سے پوچھا کہ مجھے ارشاد باری تعالیٰ عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَۃٍ کا مفہوم بتائیے۔ تو آپ نے جواب فرمایا: مَّوْضُوْنَۃٍ سے مراد ایسا پلنگ ہے جسے [illegible] سے [illegible] اور اس پر [illegible] تو انہوں نے عرض کی کیا اہل عرب اس کو پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے نہیں سنا:

اعددت للهيجاء موضونة فضفاضة بالنهي سابغ

میں نے جنگ کے لیے [illegible] تیار کیا [illegible]۔

امام ابن جریر رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مُّتَّکِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ کی تفسیر میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے [illegible] ہے کہ [illegible] کی گدی کی طرف نہیں دیکھے گا [illegible] آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے)۔(5)

امام [illegible] حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] ہے۔ مُّتَّکِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ (ٹیک لگائے ہوئے [illegible] کے ساتھ [illegible] بیٹھے ہوں گے)۔(6)

[illegible] رحمۃ اللہ نے یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ کے تحت حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے [illegible] ہے [illegible] کی نیکیاں [illegible] جو [illegible] ان سے [illegible] ہوں گے [illegible] جائے گا۔ چنانچہ [illegible] ہمیشہ [illegible] خدمت پر [illegible] جائے گا [illegible] وہاں [illegible] ہمیشہ [illegible] رہ سکے۔

امام ابن ابی شیبہ [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ

1۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 27، صفحہ 202، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً جلد 27، صفحہ 201
3۔ ایضاً
4۔ [illegible]
5۔ ایضاً جلد 27، صفحہ 202
6۔ ایضاً

وَلَا تَأْثِيمًا ۝ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ
الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ ۝ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ ۝ وَ
مَاءٍ مَسْكُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے روایت بیان کی ہے کہ [illegible] حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان میں تفسیر بہت خوبصورت بیان کی ہیں (یعنی [illegible]) [illegible] سے اس کی جگہ سے [illegible] [illegible] سے ہو گا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ ایسی ہو جائیں گی جیسے صوف میں تو ہو۔ [illegible] ہے (دوسری روایت میں ہے) سوکھے پتوں کی طرح ہو گی۔

امام ہناد بن سری رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ اس طرح ہو سوکھے پتوں کی طرح ہو جائیں گے جیسے کسی شے کے بکھرنے (کے بعد) اسے بھی بکھیر دیا جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً کے بارے امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ [illegible] سے مراد [illegible] اور فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ سے مراد وہ لوگ ہیں [illegible] اصحاب الیمین جنہیں ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے۔

امام ہناد رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ثُلَّةٌ سے مراد جماعت ہے اور [illegible] وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ سے مراد بعد والے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ

امام سعید بن منصور، ابن منذر، بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں مختلف سندوں سے حضرت عطاء رحمہ اللہ علیہ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب اہل طائف نے ایک وادی کا سوال کیا جو ان کی حفاظت کرے اور اس میں شہد بھی ہو تو یہ کر دیا گیا۔ وہ انہیں بہت عجیب لگی اور وہ اس کی تعریف کرتے تھے۔ جنہوں نے لوگوں سے سنا کہ وہ جنت میں اس طرح کی ہو گی۔ تو انہوں نے کہا اے کاش ہمارے لیے جنت میں بھی اس وادی کی مثل وادی ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝

امام عبد بن حمید، ابن جریر، بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں ایک دوسری سند سے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ (اہل طائف) اس وادی وج اور اس میں کیلے اور بیری کے درختوں پر فخر کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ (2)۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 2 (35457)، [illegible]

2۔ تفسیر طبری، جلد 27، صفحہ 213، [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ۝ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝ لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝

[illegible]

اور حضرت مجاہد نے اس کے لیے بچھائے گئے بچھونے [illegible] سے [illegible] کہ اللہ تعالیٰ کا [illegible] عجیب طریقہ ہے [illegible] نے [illegible] بیان [illegible] (یعنی) اصحاب یمین کے لیے مخصوص ہوں گی [illegible] جماعت پہلوں میں سے ہے اور ایک بڑی جماعت پچھلوں میں سے ہوگی"۔

امام احمد [illegible] ترمذی [illegible] ابن ابی الدنیا نے صفۃ الجنۃ میں [illegible] ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وفرش مرفوعۃ کے تحت حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی بلندی اتنی ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔(1)

امام طبرانی اور ابو الشیخ نے العظمۃ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے وفرش مرفوعۃ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے [illegible] اگر ان میں سے سب سے اوپر والا بچھونا گرے تو [illegible] سال تک نیچے نہ پہنچ پائے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ [illegible] ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کے اوپر کے حصے سے اگر کوئی گرے تو [illegible] سال میں نیچے پہنچے۔(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس آیت کے ضمن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ اگر ان کے اوپر سے کوئی شے پھینکی جائے تو [illegible] سال میں [illegible] پہنچے۔

امام ہناد رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] بچھے ہوئے بچھونوں کی بلندی [illegible] کی مسافت ہے۔ واللہ اعلم

امام فریابی، عبد بن حمید، ہناد، ترمذی [illegible] ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ قول باری تعالیٰ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً کے تحت حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ عورتیں جنہیں پیدا کیا جائے گا وہ دنیا میں بوڑھی ہوں گی [illegible] ان کی آنکھیں [illegible] چندھیائی ہوئی تھیں اور [illegible] سے [illegible]۔(4)

امام طیالسی، ابن جریر، ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابن مردویہ، ابن قانع اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت سلمہ بن یزید رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ [illegible] آیت کے ضمن میں [illegible] نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: [illegible] ان میں ثیبہ اور باکرہ [illegible] جو دنیا میں تھیں۔(5)

1۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 374 (3294)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 257 [illegible]
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 43 (34082) [illegible]
4۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 375 (3296)
5۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 140 (11534) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (S)

[illegible]

[illegible]

[illegible] 279 [illegible]

[illegible]

[illegible] 27 [illegible]

[illegible]

دعا مانگی کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "سبقك بها عكاشة" اس میں عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر تم طاقت رکھو کہ تم ستر ہزار میں سے ہو جاؤ تو ہو جاؤ اور اگر تم عاجز آ جاؤ تو اصحاب الصف (ٹیلے والوں) میں سے ہو جاؤ، اور اگر تم اس سے بھی عاجز رہو تو اصحاب الافق میں سے ہو جاؤ۔ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنی حالتوں میں گڈمڈ ہیں۔ پھر فرمایا: بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف (حصہ) ہو گے۔ تو ہم نے تکبیر کہی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ پھر ہم نے آپس میں مذاکرہ کیا کہ یہ ستر ہزار کون ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگواتے اور نہ دم کرواتے ہیں اور نہ بدشگونی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔
"فقال: من هم؟ قال: هم الذين لا يسترقون ولا يتطيرون، وعلى ربهم يتوكلون" (1)

وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿41﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ﴿42﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿43﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيْمٍ ﴿44﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿45﴾ وَ كَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿46﴾ وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ۬ اَىِٕذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿47﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿48﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿49﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ۬ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿50﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿51﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿52﴾ فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿53﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿54﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿55﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿56﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿57﴾

"اور بائیں ہاتھ والے کیسی خستہ حالت ہوگی بائیں ہاتھ والوں کی۔ (یہ منصب) جھلسا دینے والی ہوا اور کھولتے ہوئے پانی میں۔ اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے۔ نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام دہ۔ بے شک یہ لوگ پہلے بڑے خوشحال تھے۔ اور اصرار کیا کرتے تھے بڑے بھاری گناہ پر۔ اور کہا کرتے تھے کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا کو بھی (یہ ناممکن ہے)۔ آپ فرمائیے بے شک اگلوں کو بھی اور پچھلوں کو بھی۔ سب کو جمع کیا جائے گا ایک مقرر وقت پر

1۔ المعجم الکبیر، جلد 10، صفحہ 105 (9865)، اسناد ضعیف ہے

شخص میں یہ روایت ابن عساکر رحمہ اللہ نے ذکر کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے [illegible] سے مراد
[illegible] فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ [illegible] سے [illegible]
[illegible] طرف پانی کا [illegible] اونٹ پیتا ہے۔

امام [illegible] سے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] شُرْبَ الْهِيْمِ [illegible]

امام [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] کیا ہے کہ شُرْبَ الْهِيْمِ سے مراد پیاسے اونٹ ہیں۔(1)

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نافع بن ازرق نے ان سے کہا کہ مجھے شُرْبَ الْهِيْمِ کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: اس سے مراد وہ اونٹ ہے جسے پیاس کی بیماری لگ جاتی ہے [illegible] سے سیراب نہیں ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کے کھولتے پانی سے پینے کو پیاسے اونٹ کے پینے سے تشبیہ دی ہے۔
حضرت نافع نے عرض کی: کیا عرب یہ معنی جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے لبید کو یہ کہتے نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

عنوت الی معطوبھا مشعب　　والطلاح من العبقی ھیم

میں [illegible] ملاقات [illegible] پیاس کے سبب [illegible]۔

امام سعید بن منصور اور [illegible] نے فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ کے تحت حضرت ابو مجلز سے یہ قول روایت کیا ہے کہ بیماری والے اونٹ [illegible] پانی پیتے رہیں گے مگر سیراب نہیں ہوں گے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے اسی مذکورہ آیت کے تحت حضرت عکرمہ [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بیمار اونٹ [illegible]۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ ہیم اونٹ کی ایک بیماری ہے جو اس میں سرایت کر جاتی ہے اور پھر اس کے سبب [illegible] پیاس ختم نہیں ہوتی۔

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ الْهِيْمِ کا معنی ہیام الارض یعنی ریت ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الْهِيْمِ سے مراد پیاسے اونٹ ہیں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ شُرْبَ الْهِيْمِ سے مراد پیاسے اونٹ ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے شُرْبَ الْهِيْمِ کی [illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible] بیماری [illegible] اونٹ [illegible] پیاس ختم نہیں ہوتی۔(3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا قول [illegible] شُرْبَ الْهِيْمِ [illegible]۔

1۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 27، صفحہ 223، داراحیاء التراث العربی بیروت　　2۔ ایضاً　　3۔ ایضاً

أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ
قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ
وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْ
لَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ
نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا
لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي
تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ
نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي
تُورُونَ ﴿٧١﴾ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ
جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾

[illegible]

[illegible]

میں [illegible] پڑھ رہا تھا [illegible] آپ [illegible] یہ آیت پڑھی

أَفَرَءَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ءَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلْخَٰلِقُونَ تو فرمایا بَلْ أَنتَ يَا رَبِّ [illegible]

[illegible] أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ [illegible] بَلْ أَنتَ يَا رَبِّ [illegible]

ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ ٱلْمُزْنِ [illegible] بَلْ أَنتَ يَا رَبِّ [illegible]

آیت پڑھی ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا تو کہا بَلْ أَنتَ يَا رَبِّ (اے [illegible]) [illegible] (1)

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے العظمہ میں حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ ٱلْمَوْتَ کا [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے [illegible] نقل کیا ہے کہ [illegible] وَنُنشِئَكُمْ فِى مَا لَا تَعْلَمُونَ [illegible]

[illegible] وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْأُولَىٰ [illegible]

امام عبد الرزاق [illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَلَقَدْ

عَلِمْتُمُ ٱلنَّشْأَةَ ٱلْأُولَىٰ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہے (2)

امام [illegible] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

[illegible] تم میں سے کوئی [illegible]

[illegible] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا [illegible]

أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ [illegible] (3)

امام [illegible] حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ [illegible]

[illegible]

امام [illegible] حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے [illegible] لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا [illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ کا معنی ہے [illegible] (4)

امام [illegible] حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے [illegible] فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ [illegible]

[illegible] (5)

امام [illegible] حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا إِنَّا

لَمُغْرَمُونَ [illegible] بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ [illegible]

1۔ [illegible] جلد 2، صفحہ 519 [illegible] 2۔ [illegible] 23 [illegible]

3۔ [illegible] 4۔ [illegible] 737 5۔ [illegible]

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (3)

[illegible]

[illegible]

[illegible] (4)

[illegible]

[illegible]

[illegible] (5)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوَٰقِعِ ٱلنُّجُومِ ۝ وَإِنَّهُۥ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝ إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ
كَرِيمٌ ۝ فِى كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ۝ لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ

1. [illegible] 27/733 [illegible]
2. [illegible] 27/235
3. [illegible] 27/236
4. [illegible]
5. [illegible] 27/[illegible]

الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝ وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ وَ اَنْتُمْ حِيْنَىٕذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝

پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے غروب ہونے کی جگہوں کی، اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے۔ بے شک یہ قرآن ہے جو بڑی عزت والا ہے۔ ایک کتاب میں جو محفوظ ہے۔ اسے نہیں چھوتے مگر وہی جو پاک کیے گئے ہیں۔ یہ اتارا گیا ہے رب العالمین کی طرف سے۔ پس کیا اس قرآن کے بارے میں تم لاپروائی کرتے ہو اور (اس کی تکذیب) کو تم نے اپنا حصہ بنا لیا ہے کہ تم اس کو جھٹلاتے رہو گے۔ پس کیوں نہیں (روکتے) جب روح حلق تک پہنچ جاتی ہے اور تم اس وقت (اس مرنے والے کو) دیکھ رہے ہوتے ہو، اور ہم (اپنے علم کے اعتبار سے) اس کی نسبت تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمہ اللہ نے فَلَآ اُقْسِمُ میں لا کو نفی کے ساتھ پڑھا اور بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ کو جمع کے صیغہ کے ساتھ پڑھا۔ تاہم اس کا صیغہ واحد بھی ثابت ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ سے مراد ستاروں کا غروب ہونا ہے(1)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ النُّجُوْمِ سے مراد آسمان کے ستارے ہیں۔ یعنی میں قسم کھاتا ہوں ان کے گرنے کی جگہوں کی جب وہ ٹوٹتے ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ سے مراد ستاروں کے وہ مقامات ہیں جہاں وہ غروب ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ سے مراد قیامت کے دن ستاروں کا گرنا اور بکھرنا ہے (2)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ سے مراد ستاروں کے غروب ہونے کی جگہیں ہیں۔

امام عبد الرزاق اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ سے مراد ستاروں کی منازل ہیں (3)۔

امام نسائی، ابن جریر، محمد بن نصر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ سے مراد قرآن ہے۔ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ فرمایا: مراد قرآن ہے

(یعنی [illegible]) [illegible] قسم ہے۔ (1)

امام نسائی، ابن جریر، محمد بن نصر، حاکم اور [illegible] نے [illegible] روایت کی [illegible] اور ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے [illegible] [illegible] سے [illegible] قرآن [illegible] بیان کیا ہے [illegible] تفسیر [illegible] [illegible] فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ سے مراد نجوم القرآن (قرآن کے تدریجاً آیات) ہیں جب وہ نازل ہوئے۔

امام ابن منذر، ابن الانباری نے کتاب المصاحف میں، اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سارا قرآن [illegible] آسمان دنیا [illegible] اتارا گیا، پھر وہاں سے زمین کی طرف [illegible] آیت بآیت [illegible] نازل کیا گیا۔ اسی کے متعلق ہے: فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ۔

امام فریابی نے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible] قسم کھاتا ہوں محکم قرآن کی [illegible] ہے۔

امام ابن [illegible] نے حضرت [illegible] سے بھی نقل کیا ہے: میں قسم کھاتا ہوں محکم قرآن کی۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ [illegible] میں قسم کھاتا ہوں [illegible] کی [illegible]۔ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن [illegible] رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ کے بارے فرمایا: بے شک یہ عزت والا قرآن ایک کتاب میں ہے جو محفوظ ہے [illegible]۔ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ سے مراد لوح محفوظ ہے۔ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ فرمایا وہ ملائکہ [illegible] ہیں جو گناہوں سے پاک ہیں۔

امام آدم بن ابی ایاس، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی نے المعرفہ میں حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے [illegible] قرآن [illegible] کتاب میں ہے [illegible] کوئی [illegible] نہیں کر سکتی۔ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ [illegible] سے مراد [illegible] ہیں [illegible]۔ (4)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ سے مراد تورات و انجیل ہے۔ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ [illegible] سے مراد [illegible] تورات و انجیل والے ہیں۔ (5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 239، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 519، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 238، داراحیاء التراث العربی بیروت 4۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 40-239

5۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 241

امام ابن ابی داؤد رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت میں ہے ما یمسہ الا المطہرون (1)۔

امام آدم بن ابی ایاس، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے المعرفہ میں کئی طرق سے بیان کیا ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ کتاب جو آسمان میں ہے اسے ملائکہ کے سوا کوئی نہیں چھوتا (2)۔

سعید بن منصور اور ابن منذر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ المطہرون سے مراد ملائکہ علیہم السلام ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون فرمایا: وہ کتاب جو رب العالمین کے پاس ہے، اسے نہیں چھوتے مگر وہی جو پاک ہیں یعنی ملائکہ۔ اور جو تمہارے پاس ہے اسے مشرک پلید اور ناپاک منافق بھی چھوتے رہتے ہیں (3)۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ایک سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہ لقرآن کریم فی کتب مکنون کے تحت حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے پاس پاکیزہ صحائف میں ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون سے مراد یہ ہے کہ اسے نہیں چھوتے مگر وہی جو مقربین ہیں۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ اپنے گھر سے ہمارے پاس تشریف لائے۔ تو ہم نے آپ سے عرض کی: اے ابو عبد اللہ! اگر آپ وضو فرمالیں اور پھر آپ ہمارے لئے فلاں سورت پڑھیں تو؟ آپ نے جواباً فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس کتاب کے بارے میں یہ فرمایا ہے فی کتب مکنون لا یمسہ الا المطہرون وہ کتاب ہے جو آسمان میں ہے اسے ملائکہ علیہم السلام کے سوا کوئی نہیں چھوتا۔ بعد ازاں آپ نے قرآن میں سے وہ ہمیں پڑھ کر سنایا جو ہم نے چاہا اور جس کی ہم نے طلب کی (4)۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی داؤد نے مصاحف میں اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فی کتب مکنون کا مطلب ہے "بے شک یہ قرآن کریم آسمان میں ہے۔" لا یمسہ الا المطہرون سے ملائکہ علیہم السلام کے سوا کوئی نہیں مراد۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ المطہرون سے مراد ملائکہ علیہم السلام ہیں، تم نہیں جو گناہوں والے ہو (5)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت نخعی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر کسی

1۔ تفسیر طبری، سورۃ واقعہ، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 241، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 240
3۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 241
4۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 1، صفحہ 263 (1327)، دار الکتب العلمیہ بیروت
5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 1207 (3538)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والے ہیں اور بعض ناشکری کرنے والے ہیں۔ بعض نے کہا یہ ستارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے در اصل ارشاد فرمایا ہے۔ اور بعض نے کہا فلاں ستارہ درست ہے۔ چنانچہ یہ آیات نازل ہوئیں: فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝[1]

امام ابو جعفر ابن جریر رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ آیت پڑھتے تھے: وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ اور فرماتے: بے شک تم اللہ کا شکر ادا کرتے ہو۔ اور جس قوم پر بھی بارش برسائی گئی اس میں سے بعض کافر بن گئے اور یہ کہنے لگے کہ فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش برسی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔[2]

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اس آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم تک خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید گرمی کے موسم میں سفر کیا اور ایک ایسی جگہ پڑاؤ ڈالا جہاں پانی بہت کم تھا حتیٰ کہ پیاس محسوس ہونے لگی۔ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی کا مطالبہ کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید اگر میں تمہارے لیے بارش کی دعا کروں تو تم کہو گے کہ فلاں ستارے کے سبب ہوئی ہے۔ انہوں نے عرض کی: یا نبی اللہ! یہ ستاروں کا وقت نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا، پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پس ہوا چلی، بادل اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے بارش برسائی یہاں تک کہ ہر وادی بہہ پڑی اور انہیں پانی مل گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو وہ پیالے سے پانی پی رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ یہ فلاں ستارے کے سبب برسی ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی: وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝

امام ابن ابی حاتم نے ابو حزرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ آیت غزوہ تبوک کے دوران انصار میں سے ایک آدمی کے بارے میں نازل ہوئی۔ لوگ [illegible] میں اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ اس کے پانی میں سے کچھ بھی ساتھ نہ اٹھائیں۔ پھر آپ نے سفر کیا اور دوسری منزل پر پہنچے اور ان کے پاس پانی نہیں تھا۔ تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پانی کا شکوہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور دو رکعت نماز پڑھتے رہے۔ پھر آپ نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے بادل بھیجا اور ان پر بارش برسائی یہاں تک کہ وہ خوب سیراب ہو گئے۔ تو انصار میں سے ایک آدمی نے اپنی قوم کے ایک دوسرے آدمی سے کہا جس پر نفاق کی تہمت لگائی جاتی تھی: تیرے لیے ہلاکت ہو، تو دیکھ رہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر بارش برسا دی۔ تو اس نے کہا: بے شک فلاں فلاں ستارے کے سبب ہم پر بارش برسائی گئی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝

1۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 54 (127)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، جلد 27، صفحہ 243، دار ابن حزم، بیروت

[illegible] ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ... [illegible]

[illegible] ... (1)

[illegible] ... تو تجعلون رزقکم انکم تکذبون ... [illegible] ... (2)

[illegible] ... حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ... [illegible] ... فلا اقسم بمواقع النجوم ... وتجعلون رزقکم انکم تکذبون (3)

[illegible] ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ نے ... وتجعلون رزقکم ... [illegible]

[illegible] ... رسول اللہ ﷺ نے ... تجعلون رزقکم ... [illegible]

[illegible] ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ... رسول اللہ ﷺ نے ... تجعلون شکرکم

[illegible] ... حضرت علی رضی اللہ عنہ ... وتجعلون شکرکم انکم تکذبون ... [illegible]

1. [illegible] 1246/174 [illegible]

2. [illegible] 27 [illegible] 244 [illegible]

3. [illegible] 46 [illegible] 91 [illegible] 4. [illegible] 27 [illegible] 243

اور کہتے ہیں [illegible] سے کہا جائے گا [illegible] ۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما "فَجَعَلْتُمْ شُكْرَكُمْ" کے تحت [illegible] [illegible] بارش [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے [illegible] بیان کیا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے اس آیت کے تحت [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] ۔(4)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿۸۳﴾ الآیات

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] تو آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] [illegible] (5)

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے کتاب المحتضرین میں بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کے پاس حاضر ہو اور انہیں نصیحت کرو کیونکہ وہ [illegible] دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ اور [illegible] رحمہم اللہ نے کتاب الجنائز میں بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے قریب الموت لوگوں کے پاس حاضر ہوا کرو اور انہیں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو [illegible] [illegible] ۔(6)

امام سعید بن منصور اور [illegible] رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے قریب الموت لوگوں کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ تلقین کرو [illegible] [illegible] [illegible] سمجھو کیونکہ ان کے لیے [illegible] ظاہر کر دیئے جاتے ہیں۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے حضرت [illegible] [illegible] بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے [illegible] اللہ تعالیٰ ملک الموت [illegible] [illegible]

1۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 27، صفحہ 243 [illegible] 3۔ [illegible] 4۔ [illegible] جلد 27، صفحہ 244

5۔ [illegible] جلد 2، صفحہ 1453/211، دار الکتب العلمیہ بیروت

6۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 446، 10858 [illegible]

(روح) کی جانب جاتی ہے جیسے تم میں سے کسی اور خوشبو میں آرام پانے والا ہو، ایسے ہی وہ جنت سے
دیکھنے کی چیزوں کو پسند کرتے ہوں۔ اس قرآن کے مطابق بہار ہے کہ جس سے دنیا کی بدبوؤں اور گندگیوں سے روح
اور جسم علاحدہ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ملک الموت علیہ السلام اس کی روح قبض کرتے ہیں اور ان کے ساتھ پانچ سو فرشتے ہوتے
ہیں۔ ان کے پاس جنتی کفن اور جنتی خوشبو ہوتی ہے ... کے پاس ... کے گلدستے ہوتے ہیں۔ ان
پھولوں کی اصل ایک ہوتی ہے لیکن اس کے اوپر بیس رنگ ہوتے ہیں۔ ان میں ہر رنگ کی ایک خوشبو ہوتی ہے جو
ساتھ والے دوسرے رنگ سے جدا اور علیحدہ ہوتی ہے۔ ان کے پاس سفید ریشم ہوتا ہے۔ اس میں کستوری کی خوشبو ہوتی
ہے۔ پھر ملک الموت علیہ السلام اس کے سر کے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں اور فرشتے اسے ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں اور ہر ایک
اپنا ہاتھ اس کے اعضاء پر رکھتا ہے اور وہ سفید ریشم اور خوشبودار کستوری اس کی ٹھوڑی کے نیچے بچھا دی جاتی ہے اور
اس کے لیے جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اس وقت اس کا نفس جنت کی طرف دیکھنے میں مشغول کر دیا جاتا ہے کہ
کبھی وہ جنت میں موجود بیویوں کی طرف دیکھتا ہے کبھی اس کے لباس اور تحفوں کا مطالعہ کرتا ہے اور کبھی اس کے پھلوں میں
نظر جمالیتا ہے۔ جیسا کہ جب کوئی بچہ رونے لگے تو اس کے گھر والے اسے مشغول کر دیتے ہیں ... اس وقت
اس جان سے اس کی مشتاق ہوتی ہیں اور روح خوشی و مسرت سے اچھلنے لگتی ہے اور ملک الموت علیہ السلام اسے کہتے ہیں
اے پاکیزہ روح تو نکل آ بے خار بیریوں کی طرف، تہ بہ تہ کیلوں کی طرف اور دراز سایوں کی طرف۔ اور ملک الموت علیہ السلام
اس وقت اس سے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہوتا ہے جیسے ماں اپنے بچے کے ساتھ شفقت اور محبت کا اظہار کرتی ہے۔ وہ جانتا ہے
یہ روح اپنے رب کی بارگاہ میں محبوب ہے اور اللہ کے ہاں معزز و محترم ہے۔ پس وہ اس روح کے ساتھ اپنے لطف و مہربانی
کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی و خوشنودی کا طلب گار ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اس روح کو اس طرح نکالتا ہے جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا
ہے۔ پھر جب اس کی روح نکلتی ہے تو اس کے ارد گرد کھڑے ہوئے فرشتے کہتے ہیں: سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
(النحل) (اے نیک بختو!) سلامتی ہو تم پر داخل ہو جاؤ جنت میں ان (نیک اعمال) کے باعث جو تم کیا کرتے تھے) اور اسی
لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ (النحل: 32) (وہ متقی جن کی روحیں
فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ خوش ہوتے ہیں (اس وقت) فرشتے کہتے ہیں (اے نیک بختو!) سلامتی ہو تم پر)
پھر کہا حضرت ... اس کے لیے راحت، خوشبو اور ... اور نعمتوں بھری جنت ہوتی ہے۔ فرمایا ...
اور حضرت سے اس کے لیے راحت ہوتی ہے اور ریحان سے مراد ہے کہ اسے پھولوں کے گلدستے پیش کیے جاتے ہیں اور
نعمتوں بھری جنت اس کے سامنے ہوتی ہے۔ جب حضرت ملک الموت علیہ السلام اس کی روح قبض کر لیتے ہیں تو روح جسم کو
کہتی ہے تو میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت میں جلدی کرتا رہا اور اس کی نافرمانی اور گناہ سے بچتا رہا ...
سو آج تیرے لیے مبارک ہے تو نے بھی نجات پائی اور مجھے بھی نجات دلائی اور جسم روح کو بھی اسی طرح کہتا ہے اور اس زمین
کے ٹکڑے اس پر روتے ہیں جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہا کرتا تھا اور آسمان کے دروازے سے اس کا عمل

...جب ملک الموت علیہ السلام روح کو قبض کرتے ہیں تو روح جسم سے نکلنے سے اتفاق رکھتے ہیں... جب
...تو جسم سے روح نکلنے کی حالت میں وہ موت کی طرف نہیں ہے... اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی
...سستی اور گناہ... تو اس کی روح کو اس طرح... ہے جو...
...وہ اللہ تعالیٰ کی... اور... جنت... پیش کرتے ہیں۔ اور جس کے... ہو تے
ہیں... کہ انہیں... آدمی کی... جب... سب سے
...جاتا ہے جہاں... کر... ہے۔ ...کی... ہیں... جانب... میں
جانب میں اور... داخل ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف... کے سامنے... دیتا ہے... سے
کی... کے... کے آگے... ہیں... کے... ہیں... کی... تک
جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف... سے سوال کرتے ہیں۔ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟
اور تیرا نبی کون ہے؟ ...کہا ہے... اور... سے کسی... کی...
...رہتے ہیں... کی قبر... پر... اس کی حالت... آتا ہے۔ ...فرشتے اس
کے... ہے۔... طرف... تو... ہیں اللہ تعالیٰ نے
...اللہ تعالیٰ کی اطاعت... تیرا مقام ہے۔... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان
ہے... کی... گی... کے... طرف... اور... ہے
ہے۔ اللہ تعالیٰ کے... ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے۔ پھر اس کے... جہنم کی طرف
کھول دیے جاتے ہیں... اور... اگر... یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے
قبر سے اٹھا کر جہنم کی طرف لے جائے گا

فَلَوْلَآ إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٨٧﴾
فَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَ
أَمَّآ إِن كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَ
أَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُكَذِّبِينَ ٱلضَّآلِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ
جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ ٱلْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾

"پس اگر تم کسی کے پابند حکم نہیں ہو تو پھر کیوں نہیں... (اس روح کو واپس لوٹا لیتے) اگر تم سچے ہو۔ پس
(مرنے والا) اگر اللہ کے مقرب بندوں... میں سے ہو تو اس کے لیے راحت، خوشبو اور نعمتوں والی جنت

[illegible]

[illegible] ( )

[illegible] (2)

[illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا [illegible] فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ [illegible] (3)

[illegible]

[illegible] (4)

[illegible]

[illegible] بیان کیا [illegible]

[illegible] 247 [illegible] 22 [illegible]
[illegible] 224 [illegible]
ایضاً
[illegible] 247 [illegible] 22

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ جب اسے یہ بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ [illegible] اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible]

[illegible] نے ہمیں بیان کیا [illegible] رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ۝ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ۝ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ۝ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ پھر فرمایا: جب کسی [illegible] قریب ہوتا ہے [illegible] اگر وہ اصحاب یمین میں سے ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرمائے گا۔ اور اگر وہ اصحاب شمال میں سے ہو [illegible] تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے گا اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند فرمائے گا۔

امام بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کیا اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرمائے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کیا اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند فرمائے گا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات نہیں۔ بلکہ مومن پر جب موت قریب آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور عزت و کرامت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ تو اس وقت جو کچھ اس کے سامنے ہوتا ہے اس سے زیادہ اسے کوئی شے محبوب نہیں ہوتی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ اور کافر کی موت جب قریب آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے عذاب اور سزا کی خبر دی جاتی ہے۔ تو جو کچھ اس کے سامنے ہوتا ہے اس سے زیادہ ناپسندیدہ شے اس کے نزدیک کوئی نہیں ہوتی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔ (2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرنے والا [illegible] جانتا ہے [illegible] وہ اپنے غسل دینے والے کو اور اٹھانے والے کو جانتا ہے۔ اگر وہ نیک بخت ہو تو اسے [illegible] خوشخبری دی جاتی ہے اور اگر وہ [illegible] بدبخت ہو تو اس کی [illegible] آگ میں داخل ہونے کا [illegible]

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ کا معنی

ہے۔ [illegible] قسم [illegible] کی یہاں [illegible] وہ [illegible] حق ہے۔

[illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ [illegible] بے شک [illegible]

[illegible]

[illegible] (1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر [illegible] لَحَقُّ الْيَقِينِ [illegible] حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا بے شک [illegible] یقینی خبر ہے (2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید [illegible] حضرت مسروق رحمہ اللہ سے [illegible] اگلے لوگوں [illegible] پچھلے لوگوں (کی خبر) [illegible] آخرت [illegible] جان لے تو اسے چاہیے [illegible] سورۃ الواقعہ پڑھے (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ [illegible] اپنے رب کے لیے نماز پڑھئے (جو کہ بڑی عظمت والا ہے)

امام سعید بن منصور، احمد [illegible] حاکم [illegible] آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا [illegible] بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ [illegible] فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ تو آپ ﷺ [illegible] اپنے رکوع میں [illegible] سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible] تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے اپنے سجدوں میں رکھو۔

[illegible] فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ [illegible] آپ ﷺ [illegible] سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ [illegible]

[illegible] حضرت محمد بن عبد [illegible] امام [illegible] رحمہ اللہ [illegible] حسن بن عبد اللہ [illegible] محمد بن عبد [illegible] ابن ظہیر [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ [illegible]

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 250 [illegible]		2۔ ایضاً

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 149 (34873) [illegible]

[illegible] مستدرک حاکم، جلد [illegible] صفحہ 367 [illegible]

[illegible] فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ [illegible] مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ [illegible]

[illegible] وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ [illegible]

[illegible] اُولٰٓىِٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ [illegible]

[illegible] ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ [illegible] مُتَّكِـٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ [illegible]

[illegible] یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ [illegible]

[illegible] كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ [illegible]

یُنۡزِفُوۡنَ (الواقعہ) سے مراد نشہ ہے یعنی ان کی عقل زائل نہ ہوگی (یعنی نشہ نہ چڑھے گا) اور ابن جبیر [illegible] لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ فرمایا وہ نہ [illegible] کریں گے۔ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ آپ فرماتے ہیں یعنی کی جانب سے اہل جنت پر سلام ہوگا۔ یعنی ان میں سے بعض بعض کو سلام کریں گے۔ مراد یہ مقربین ہیں۔ [illegible] وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ [illegible] ہے ان کی جڑوں سے [illegible] فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ مَّخْضُوْدٍ سے مراد [illegible] وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ [illegible] وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ آپ فرماتے ہیں [illegible] وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ [illegible] وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ فرمایا وہ پھل کسی وقت ختم نہیں ہوں گے اور کسی وقت دنیا کے پھلوں کی طرح [illegible] ان سے روکا نہیں جائے گا جیسے [illegible] (قیمت) کے بغیر روک دیا جاتا ہے۔ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ آپ فرماتے ہیں ان میں سے بعض بعض کے اوپر ہوں گے۔ پھر فرمایا اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ [illegible] آنکھیں [illegible] فرماتے ہیں [illegible] فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ [illegible] عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ العرب سے مراد اپنے خاوندوں سے [illegible] محبت کرنے والیاں۔ اور اتراب سے مراد آپس میں ایک دوسرے کی ہم عمر [illegible] ہیں۔ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ آپ فرماتے ہیں ایک جماعت اگلے لوگوں میں سے ہوگی اور ایک جماعت پچھلے لوگوں میں سے۔ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ کیا [illegible] کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ فِيْ سَمُوْمٍ فرمایا مراد جہنم کی [illegible] گرمی ہے۔ وَّحَمِيْمٍ ۝ اور [illegible] وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ مراد جہنم کے دھوئیں کے سایہ میں۔ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ بیشک وہ اس سے پہلے آسودہ حال تھے [illegible] ظلم کرتے [illegible] ہیں۔ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ بڑے بھاری گناہ پر فرمایا اس سے مراد شرک ہے۔ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ [illegible] فرماتے تھے [illegible] اگلوں کو بھی اور پچھلوں کو بھی سب کو جمع کیا جائے گا۔ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ فرمایا يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ سے مراد قیامت کا دن ہے۔ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝ فرمایا [illegible] لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝ فرمایا زقوم [illegible] دہکائے گے۔ [illegible] فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ [illegible] سے پیٹ [illegible] بھریں گے۔ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۝ [illegible] پانی پیتا ہے کہ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۝ هيم سے مراد [illegible] پانی [illegible] هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ یوم حساب کی [illegible] کے سبب سے یوم الدین فرمایا۔ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ فرماتا ہے کیا تم تصدیق نہیں کرتے۔ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ فرماتے ہیں اس سے مراد منی کا پانی ہے (منی) ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ ہم ہی نے مقرر کیا ہے تمہارے درمیان موت

[illegible]

[illegible] فظلتم تفکہون [illegible] نادم [illegible]

[illegible] انا لمغرمون بل نحن محرومون [illegible] افرءیتم الماء الذی [illegible]

تشربون [illegible] ءانتم انزلتموہ من المزن [illegible] نحن المنزلون [illegible] لو نشآء

جعلنہ اجاجا [illegible] فلولا تشکرون [illegible]

[illegible] افرءیتم النار التی تورون [illegible]

ءانتم انشاتم [illegible] شجرتہا ام نحن المنشئون [illegible]

[illegible] نحن جعلنہا تذکرۃ [illegible] ومتاعا

للمقوین [illegible]

[illegible] فسبح باسم ربک العظیم [illegible]

[illegible] فلا اقسم بمواقع النجوم [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible] انا انزلنہ فی لیلۃ مبرکۃ [illegible] انا انزلنہ فی لیلۃ القدر [illegible]

[illegible] شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (بقرہ

185) [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت جبرائیل علیہ السلام [illegible] قرآن [illegible]

[illegible] رمضان [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] فلا اقسم [illegible]

[illegible] وانہ لقسم لو تعلمون عظیم [illegible] لا یمسہ الا المطہرون [illegible]

[illegible] تنزیل من رب العلمین [illegible] افبہذا الحدیث انتم

[illegible]

[illegible] | سورۃ الحدید [illegible] | [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ
الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ
يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا
يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي
النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

"اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے۔ اسی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ وہی ہے جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پھر مستوی ہوا عرش پر۔ وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔ اسی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اللہ کی طرف ہی تمام کام لوٹائے جائیں گے۔ وہی رات کو داخل کرتا ہے دن میں (اور دن کو رات میں) اور وہ خوب جاننے والا ہے جو کچھ دلوں میں (پوشیدہ) ہے۔"

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے [illegible] (1)۔

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا سے [illegible] نقل کیا ہے کہ [illegible] (2)۔

1۔ [illegible] جلد 2 صفحہ 14 [illegible]

امام طبرانی [illegible] شعب [illegible] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] الشفاء [illegible] نقل [illegible] حضرت [illegible] [illegible] (1)

[illegible] روایت [illegible] (2)

امام [illegible] آپ سے [illegible] روایت [illegible] رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible] سے قبل [illegible] پڑھتے [illegible] ایک آیت [illegible] افضل ہے۔ (3)

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے [illegible] بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کتاب پڑھنے سے قبل [illegible] تھے اور آپ فرماتے تھے بے شک اس میں ایک آیت ہے جو [illegible] روایات سے افضل ہے۔ [illegible] ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ آیت [illegible] ہے۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے [illegible] میں حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ [illegible] رسول اللہ ﷺ کے علاوہ [illegible] [illegible] [illegible] بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible] الرحمن الرحیم [illegible] الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ [illegible]

1۔ مجمع الزوائد، جلد 5، صفحہ 155 [illegible] بیروت

2۔ [illegible] جلد 5 [illegible]

3۔ [illegible] جلد 5، صفحہ 156 (2621) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ [illegible]

[illegible]

[illegible] هو الاول والآخر والظاهر والباطن [illegible]

[illegible]

[illegible] اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم [illegible] فالق الحب والنوى [illegible] انت الاول فليس قبلك شيء وانت الآخر فليس بعدك شيء [illegible] وانت الباطن فليس دونك شيء اقض عنا الدين [illegible] من الفقر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام [illegible]

امام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ
آمَنُوا مِنكُمْ وَأَنفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَ
الرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِن كُنتُم
مُّؤْمِنِينَ ۝ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ
الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ
أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا
مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ مَّن
ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝

"ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور خرچ کرو (اس کی راہ میں) ان مالوں سے جن میں اس نے تمہیں اپنا نائب بنایا ہے۔ پس جو لوگ ایمان لائے تم میں سے اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہے ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ (اس کا) رسول دعوت دے رہا ہے تمہیں کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر اور وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے وعدہ بھی لے چکا ہے اگر تم یقین کرنے والے ہو۔ وہی ہے جو نازل فرماتا ہے اپنے (محبوب) بندہ پر روشن آیتیں تاکہ تمہیں نکال لے جائے اندھیروں سے (ایمان کے) نور کی طرف اور بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بہت ہی شفقت فرمانے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خرچ نہیں کرتے (اپنے مال) راہ خدا میں حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے۔ تم میں سے کوئی برابری نہیں کر سکتا ان کی جنہوں نے فتح کرنے سے پہلے (راہ خدا میں) مال خرچ کیا اور جنگ کی۔ ان کا درجہ بہت بڑا ہے ان سے جنہوں نے فتح کے بعد مال خرچ کیا اور جنگ کی اور ویسے تو سب کے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے بھلائی کا اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ کون ہے جو (اپنا مال) اللہ تعالیٰ کو (بطور) قرض حسنہ دے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو کئی گنا بڑھا دے اس کے لیے اور اس کے لیے (اس کے علاوہ) بے حد عزت والا اجر بھی ہے۔"

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ وَأَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ کے

[illegible]

[illegible] قَبْلِ الْفَتْحِ [illegible] وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى [illegible]

[illegible] لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ [illegible]

[illegible]

[illegible] لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولٰٓئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ أَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا [illegible]

[illegible]

1 [illegible] 27 [illegible] 254-55 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يوم ترى المؤمنين والمؤمنات يسعى نورهم بين ايديهم وبايمانهم بشركم اليوم جنت تجري من تحتها الانهر خلدين

[illegible]

فِيهَا ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ

لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ

فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَ

ظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَ

لَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ

جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ

وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

"جس روز آپ دیکھیں گے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کہ دوڑتا ہے ان کا نور ان کے آگے آگے بھی اور ان کی دائیں جانب بھی (انہیں کہا جائے گا) تمہیں مژدہ ہو آج ان باغوں کا رواں ہیں جن کے نیچے نہریں تم ہمیشہ رہو گے ان میں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ اس روز کہیں گے منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے ذرا ہماری طرف بھی دیکھو تاکہ ہم بھی روشنی حاصل کر لیں تمہارے نور سے (انہیں) کہا جائے گا کہ لوٹ جاؤ پیچھے کی طرف اور وہیں (نور) تلاش کرو، پس کھڑی کر دی جائے گی ان کے درمیان ایک دیوار جس کا ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر کی جانب رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی جانب عذاب ہوگا۔ منافق پکاریں گے ان (ایمان والوں) کو کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے بے شک (تم ساتھ تھے) لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنوں میں ڈال دیا اور (ہماری تباہی کا) انتظار کرتے رہے اور (دین میں) شک کرتے رہے اور فریب میں ڈال دیا تمہیں جھوٹی امیدوں نے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا اور دھوکہ دیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں شیطان (دغاباز) نے۔ پس آج نہ تم سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ کافروں سے تمہارا ٹھکانا آتش (جہنم) ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور بہت بری جگہ ہے لوٹنے کی"۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے یہاں آیت کریمہ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ کے تحت حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد پل صراط پر ان کا نور ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے گزر جائیں گے۔[1]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہ بیان کیا ہے کہ پل صراط پر ان کے آگے آگے روشنی ہوگا۔

1۔ تفسیر ابن ابی حاتم، جلد 7، صفحہ 3333 (1999)، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، مکہ

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے ... قیامت کے روز ... مومنوں کو نور عطا کیا جائے گا ... کا نور اتنا ہوگا جس سے ... اپنے قدموں کی جگہ دیکھ سکے گا ... اور ان کی ... مدد ...

... کے ... آگے ... ہوگا ... جہاں تک ... بعض کا نور ... ہوگا ... پھر ان کے ... 1

امام ابن ابی حاتم ... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ... ہے کہ ... انہیں ان کے اعمال کے مطابق نور عطا کیا جائے گا ... ان میں سے بعض کا نور پہاڑ کی مثل ہوگا اور بعض کا نور کھجور کے درخت کی مثل ہوگا ... اور ان میں سب سے کم نور والا وہ ہوگا جس کا نور اس کے انگوٹھے پر ہوگا کبھی وہ بجھ جائے گا اور کبھی روشن ہو جائے گا۔(2)

امام ابن ابی حاتم اور ... نے حضرت عبد الرحمن بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ذر اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما دونوں سے یہ قول سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں ہی پہلا شخص ہوں گا جسے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی ... میں اپنے سامنے ... دیکھوں گا ... اور دائیں جانب اور بائیں جانب ... امتوں کے درمیان سے اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ پھر عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ... اپنی امت کو ... امتوں میں سے کیسے پہچانیں گے جو حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ کی امت تک ... ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان کو پہچانوں گا کیونکہ وضو کے اثر سے ... روشن ... چمک ... ہوں گے ... ان کے ... ان کے سوا کسی کے لیے ایسا نہیں ہوگا اور میں انہیں پہچان لوں گا کیونکہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے ... اور میں انہیں اس طرح بھی پہچان لوں گا کہ ... ان کے چہروں پر سجدوں ... کے نشانات ہوں گے ... ان کی ... نور ... ان کے دائیں جانب اور ان کی بائیں جانب ... (3)

1۔ تفسیر ابن ابی حاتم ... جلد ... صفحہ 285 ... دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ ... (3785) ...　　3۔ ایضاً (3784)

[illegible]

[illegible]

[illegible] (2)

[illegible]

---

1. [illegible] 251 [illegible]
2. [illegible] 1651 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہو اور جب جسم دو پاؤں پر ہو تو [illegible] بیان [illegible] کیا جاتا ہے کہ وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک [illegible] کے ساتھ ہو [illegible] کے ساتھ قائم رہا تو تحقیق [illegible] جسم [illegible] کے ساتھ [illegible] کے ساتھ [illegible] اور تحقیق تم جھگڑا [illegible]۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے البعث والنشور میں بیان کیا ہے کہ یہ آیت یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا کے تحت حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ [illegible] قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا [illegible] کے ساتھ [illegible] کرتے رہے۔ جس وقت انہوں نے مومنین سے کہا [illegible] حالانکہ وہ مومن نہیں تھے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ (البقرہ) [illegible] فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ [illegible] بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ [illegible] وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ اور اس کے ظاہری جانب [illegible] جہنم ہوگی [illegible] اہل جہنم کے درمیان حائل تھا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ بیت المقدس کی شرقی دیوار پر تھے اور رو رہے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: یہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی کہ آپ نے جہنم کو دیکھا ہے۔ [illegible] بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ کے تحت کہا کہ یہ وادی جہنم کے پاس [illegible] دیوار ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو سنان رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ وادی جہنم کے پاس تھا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کیا ہے کہ بے شک وہ دیوار جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ وہ [illegible] بیت المقدس کی شرقی دیوار ہے۔ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ کہ اس کے اندر مسجد ہے وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ اور اس کے ظاہری جانب وادی جہنم ہے اور جو کچھ اس کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ (2)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 59 (34197)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 262، داراحیاء التراث العربی بیروت

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ سے مراد جنت اور دوزخ کے درمیان دیوار ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ سے مراد [illegible] ہے وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ [illegible] (1)۔

امام آدم بن ابی ایاس، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ الآیہ کے تحت فرمایا کہ بے شک منافقین دنیا میں مومنین کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے، وہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرتے تھے اور وہ معاملات میں برابر رہتے تھے اور وہ مومنین کے ساتھ مرتے رہے۔ سو قیامت کے دن تمام لوگوں کو نور دیا جائے گا۔ پھر منافقین کا نور بجھا دیا جائے گا۔ جب وہ دیوار کے پاس پہنچیں گے تو وہ ان کے درمیان جدائی ڈال دے گی اور وہ اعراف کی طرح ہوگی۔ تو وہ کہیں گے انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا (2)۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ نے وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ کی تفسیر میں فرمایا: لیکن تم نے اپنے آپ کو شہوات اور لذات کے فتنوں میں ڈالے رکھا اور توبہ کا انتظار کرتے رہے وَارْتَبْتُمْ اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک میں مبتلا رہے۔ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ اور جھوٹی امیدوں نے تمہیں دھوکہ میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان یعنی موت تمہیں آ پہنچی وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں شیطان نے دھوکے میں ڈالے رکھا (3)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو سنان رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں کہا فَتَنْتُمْ سے مراد ہے کہ تم نے اپنے آپ کو لذتوں اور خواہشات کے سبب فتنوں میں ڈال دیا اور توبہ کا انتظار کرتے رہے اور شک میں مبتلا رہے اور تعالیٰ کی امیدوں نے تمہیں دھوکہ میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ تم اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان یعنی موت آ پہنچی۔ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اور شیطان نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے اس آیت کے ضمن میں حضرت محبوب لیثی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے لیکن تم نے اپنے آپ کو شہوات کے سبب فتنوں میں ڈال دیا اور توبہ کا انتظار کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک میں مبتلا رہے اور جھوٹی امیدوں نے تمہیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا یعنی موت آ پہنچی اور شیطان دھوکہ باز نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیا۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 58، (34129)، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 263-262، داراحیاء التراث العربی بیروت

3۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 402 (7295)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وَتَرَبَّصْتُمْ فرمایا وہ حق اور اہل حق کے ساتھ (برائی) کا انتظار کرتے تھے۔ وَارْتَبْتُمْ اور وہ منافقین اللہ کے حکم کے بارے میں شک میں پڑے رہے۔ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ اور وہ شیطان کی طرف سے دھوکہ میں مبتلا رہے حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جہنم میں پھینک دیا۔ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ یعنی شیطان (دھوکہ باز) نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیا۔ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ یعنی آج کے دن منافقین اور کفار سے فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ⑯ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ⑰ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ⑱

"کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا اہل ایمان کے لیے کہ جھک جائیں ان کے دل یاد الٰہی کے لیے اور اس حق (کلام) کے لیے جو اترا ہے اور نہ ہو جائیں ان لوگوں کی طرح جنہیں کتاب دی گئی اس سے پہلے پس لمبی مدت گزر گئی ان پر تو سخت ہو گئے ان کے دل اور ایک کثیر تعداد ان میں سے نافرمان بن گئی۔ جان لو! اللہ تعالیٰ زندہ کر دیتا ہے زمین کو اس کے مرنے کے بعد، ہم نے کھول کر بیان کر دی ہیں تمہارے لیے اپنی نشانیاں تاکہ تم سمجھو۔ بے شک صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیا کئی گنا بڑھا دیا جائے گا ان کے لیے (ان کا مال) اور انہیں بڑا عمدہ اجر ملے گا"۔

امام عبد بن حمید نے حضرت حسن سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ قرأت اس طرح کی ہے: اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن کے سترہ سال بعد مومنین کے دلوں میں (جھکنے میں) تاخیر اور سستی کو پایا تو یہ آیت نازل فرمائی: "اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ الآیہ"

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے، وہ اس وقت ہنس رہے تھے۔ آپ اپنی چادر کھینچتے ہوئے آئے اور آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ہنس رہے ہو حالانکہ تمہارے رب کی جانب سے تمہارے لیے امان نہیں ہے۔ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: خشوع ... سے رہ جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے: اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ کے تحت مروی ہے کہ ... رضی اللہ عنہ ... نے ... یہ بیان کیا ہے کہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ... جب ... رسول اللہ ﷺ ... سب سے پہلے لوگوں سے خشوع اٹھایا جائے گا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ یہ آیت پڑھتے تھے اور فرماتے ہیں کہ اس کا معنی ہے کیا اہل ایمان کے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ یاد الٰہی کے لیے ان کے دل جھک جائیں۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کے ضمن میں فرمایا: اس سے مراد دلوں کے سخت ہونے کے بعد انہیں نرم کرنا ہے۔

امام مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ہمارے اسلام لانے اور اس آیت اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ کے ساتھ ہمیں عتاب فرمانے کے درمیان فقط چار برس کا فاصلہ ہے۔(1)

امام ابن منذر، ابن مردویہ، طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ ان کے اسلام لانے کے درمیان اور اس آیت کے نزول کے درمیان جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں عتاب فرمایا ہے صرف چار برس کا فاصلہ ہے اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ بن جائیں جنہیں اس سے قبل کتاب دی گئی اور ان پر مدت طویل ہوگئی اور ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ فاسق ہو گئے۔(2)

امام ابو یعلیٰ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو ہم صحابہ میں سے بعض لوگ بعض سے ملاقات کرتے ہوئے پوچھتے تھے: ہم نے کون سی ایسی بات کی ہے؟ ہم نے کون سا عمل کیا ہے؟

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کے دلوں کو سست پایا تو نزول قرآن کے تیرھویں برس کے شروع میں انہیں عتاب فرمایا اور ارشاد فرمایا: اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے مصنف میں حضرت عبد العزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام ... ان میں ... ظاہر ہوا ... تو یہ آیت نازل ہوئی۔(3)

1۔ صحیح مسلم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 421، ... قدیمی کتب خانہ کراچی

2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 521 (3787)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 244 (35716)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل بن حیان رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ [illegible] ہو گئے تو [illegible] اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا۔

امام ابن جریر [illegible] نے حضرت [illegible] سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے [illegible] تو [illegible] یہ آیت نازل ہوئی اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا۔(1)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے [illegible] حضرت قاسم سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ [illegible] تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (یوسف: 3) [illegible] پھر آپ سے ایک بار [illegible] قصہ بیان کرنے [illegible] تو رسول اللہ ﷺ [illegible] تو یہ آیت نازل ہوئی اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے [illegible] مدت طویل نہیں ہوئی [illegible] قریب [illegible] بے شک [illegible] نہیں ہے۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے۔

امام سعید بن منصور اور بیہقی رحمہما اللہ نے الشعب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل پر جب مدت طویل ہو گئی اور ان کے دل سخت ہو گئے تو انہوں نے اپنی کتاب گھڑ لی۔ ان کے دل اس سے مطمئن اور خوش ہو گئے ان کی زبانوں نے اسے میٹھا کھایا اور حق ان کے درمیان اور ان کی بہت سی خواہشات کے درمیان حائل تھا یہاں تک کہ انہوں نے کتاب اللہ کو پس پشت پھینک دیا گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں۔ اور انہوں نے کہا یہ کتاب بنی اسرائیل پر پیش کرو پس اگر وہ تمہاری اتباع کریں تو تم انہیں چھوڑ دو اور اگر وہ تمہاری مخالفت کریں تو تم انہیں قتل کر دو پھر انہوں نے کہا نہیں بلکہ ان کے علماء میں سے فلاں آدمی کو بلا بھیجو اور اس پر یہ کتاب پیش کرو اگر اس نے تمہاری اتباع کی تو اس کے بعد ہرگز کوئی تمہاری مخالفت نہیں کرے گا اور اگر وہ تمہاری مخالفت کرے تو اسے قتل کر دو اس کے بعد ہرگز کوئی تم سے اختلاف نہیں کرے گا۔ پس انہوں نے اس کو بلا بھیجا اس نے ایک کاغذ لیا اور اس میں وہ لکھا جو اللہ کی کتاب میں ہے۔ پھر اسے ایک سینگ میں ڈال دیا پھر اسے اپنے گلے میں لٹکا لیا پھر اس کے اوپر کپڑے پہن لیے پھر وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے اس پر کتاب پیش کی اور کہا کیا تو اس کے ساتھ ایمان رکھتا ہے؟ تو اس نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا اور کہا: میں اس کے ساتھ ایمان لایا اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کے ساتھ ایمان نہ لاؤں یعنی وہ کتاب جس میں قرآن ہے۔ تو انہوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا اور اس کے کچھ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 288، دار احیاء التراث العربی بیروت

[illegible] سے [illegible] تو انہوں نے [illegible] آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا [illegible]

[illegible]

اور وقت نہیں [illegible] کہ اللہ تعالیٰ [illegible] ناپسند کرتا ہے (1)۔

امام ابن منذر نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت تلاوت کی گئی أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ [illegible]

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں بیان کیا ہے کہ حضرت شداد بن اوس نے کہا ہے کہ لوگوں سے سب سے پہلے خشوع اٹھا لیا جائے گا (2)۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الامد سے مراد [illegible] (دہر) ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو حرب بن ابی الاسود رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے قراء کو جمع کیا اور فرمایا تم میں قرآن جمع کرنے والوں کے (یعنی حفاظ قرآن) سوا کوئی داخل نہ ہو [illegible] فرمایا [illegible] تم پر زمانہ طویل ہو جائے گا اور تمہارے دل اسی طرح سخت ہو جائیں گے جیسے اہل کتاب کے دل سخت ہو گئے تھے (3)۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ

1. شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 95، 7589/395، دار الکتب العلمیہ بیروت

2. تفسیر عبدالرزاق، جلد 3، صفحہ 286، دار الکتب العلمیہ بیروت

3. مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 3، صفحہ 317 [illegible]

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

"جو لوگ ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر، وہی صاحب اللہ کی جناب میں صدیق اور شہید ہیں۔ ان کے لیے (مخصوص) اجر اور ان کا (مخصوص) نور ہے اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں۔ خوب جان لو کہ دنیوی زندگی محض کھیل تماشا اور (سامان) آرائش ہے اور آپس میں (حسب و نسب پر) فخر کرنا اور ایک دوسرے سے زیادہ مال اور اولاد حاصل کرنا۔ اس کی مثال یوں سمجھو جیسے بارش برسے اور اس سے اگنے والی کھیتی کسانوں کو اچھی لگی (شاداب ہو کر) پھر وہ خشک ہو جائے پھر تم اسے دیکھو کہ اس کا رنگ زرد پڑ گیا ہے پھر وہ چورا چورا ہو جائے اور آخرت میں (کفار کے لیے) سخت عذاب ہے اور (مومنوں کے لیے) اللہ کی مغفرت اور (اس کی) خوشنودی ہوگی۔ اور نہیں ہے دنیوی زندگی مگر دھوکے کی پونجی۔ سبقت لے جاؤ اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے جو تیار کر دی گئی ہے ان کے لیے جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ یہ اللہ کا فضل (و کرم) ہے عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔"

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی جان اور دین کے بارے میں ڈرتے ہوئے اپنے دین کی خاطر ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ جب وہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید قرار دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ پھر آپ نے فرمایا: اپنے دین کی خاطر ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف بھاگ جانے والے قیامت کے دن جنت میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ ان کے درجہ میں ہوں گے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میری امت کے مومن شہداء ہیں۔ پھر حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ (1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: بے شک ایک آدمی اپنے بستر پر مرے گا اور وہ شہید ہوگا۔ پھر آپ نے مذکورہ آیت تلاوت کی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپ ایک روز فرما رہے تھے، آپ کے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 268، داراحیاء التراث العربی بیروت

پاس تھے تم ہمارے لیے ... صدیق اور شہید ہو۔ تو آپ سے کہا گیا اے ابوہریرہ! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ آیت پڑھو وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ۔

امام عبد الرزاق نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بیان کی ہے ... ہر مومن صدیق اور شہید ہے ... (1)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت ... سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہر مومن صدیق اور شہید ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ (2)

امام عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ہر مومن صدیق ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ فرمایا: یہ حصہ اس سے الگ ہو جاتا ہے۔ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ۔

امام ابن جریر نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ یہ کلام مستقل ہے ان کا ما بعد سے تعلق نہیں۔ پھر فرمایا: وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ۔ (3)

عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مسروق سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت صرف شہداء کے لیے ہے۔ (4)

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمرو بن مرہ جہنی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں یہ شہادت دوں کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ، میں پانچ نمازیں پڑھوں، میں زکوٰۃ ادا کروں، رمضان المبارک کے روزے رکھوں، اس کا قیام کروں تو میں کن میں سے ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو صدیقین اور شہداء میں سے ہو گا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ کے تحت فرمایا: لوگ ان دونوں باتوں کی طرف آخرت میں ہوں گے۔

مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن
قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا
فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝
الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ

1۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 5، صفحہ 181 (9831)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 268، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 269، دار احیاء التراث العربی بیروت 4۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 269

[illegible]

[illegible]

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible] (4)

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایمان [illegible] ﷺ [illegible] سے فرمایا [illegible] [illegible] (1)

[illegible] صحابہ [illegible] ﷺ [illegible] [illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] روایت بیان کیا ہے [illegible] [illegible] (2)

امام [illegible] حضرت [illegible] ﷺ [illegible] [illegible] ما أصاب من مصيبة إلا [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] من قبل أن نبرأها [illegible] (3)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] ﷺ [illegible]

1۔ تفسیر [illegible]

2۔ [illegible]

3۔ [illegible]

[illegible]

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ
لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَ
مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ
قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا
النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ
آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ وَجَعَلْنَا
فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا
مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ
فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٧﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے پیچھے [illegible]

[illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

عبداللہ [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] کا مفہوم [illegible]

پایا جاتا ہے۔ [illegible] ہیں۔

امام [illegible] حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے [illegible]

[illegible]

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ [illegible] حضرت [illegible] عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ [illegible] کے بارے [illegible]

[illegible] اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ [illegible]

[illegible] اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ [illegible]

[illegible] قیامت قائم ہو گی۔

[illegible] قلوبہم [illegible] امام [illegible]

[illegible] روایت کو صحیح قرار [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] مسعود رضی اللہ عنہ [illegible] روایت بیان کی ہے کہ

رسول اللہ [illegible] عبداللہ [illegible] رسول اللہ [illegible]

فرمایا [illegible] اللہ اور اس کا رسول [illegible]

سمجھ جاتے ہیں [illegible] ایمان کا [illegible]

[illegible] لوگوں [illegible]

[illegible] اللہ اور اس کا رسول [illegible] بہتر جانتے ہیں [illegible] آپ [illegible] نے فرمایا [illegible]

[illegible] عمل [illegible]

[illegible] لوگوں [illegible] اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول [illegible] بہتر جانتے ہیں تو

[illegible]

آپ [illegible] کے [illegible] لوگوں میں سے [illegible] کے [illegible] زیادہ [illegible] جب [illegible] لوگوں کے [illegible] [illegible] اگر [illegible] میں [illegible] سکتی [illegible] [illegible] کے [illegible] گفتگو [illegible] جو ہم سے پہلے تھے وہ بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان میں سے تین نے نجات پائی [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے دین کی [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] کی [illegible] [illegible] کے [illegible] پہاڑوں میں چلے گئے اور وہاں [illegible] رہبانیت اختیار کی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وہ لوگ جو میرے ساتھ ایمان لائے اور انہوں نے میری تصدیق کی۔ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ [illegible] جنہوں نے [illegible] انکار کیا۔(1)

امام نسائی، حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں [illegible] ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بادشاہوں نے تورات اور انجیل کو بدل دیا۔ ان میں سے مومن تورات اور انجیل کو پڑھتے تھے [illegible] سے [illegible] کیا کہ [illegible] ان کی [illegible] گالی [illegible] اور [illegible] یہ پڑھتے ہیں: وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (المائدہ) (اور جو فیصلہ نہ کرے اس (کتاب) کے مطابق [illegible] اللہ نے تو وہی لوگ کافر ہیں) وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (المائدہ) (اور جو فیصلہ نہ کرے اس (کتاب) کے مطابق جو اتارا اللہ نے تو وہی لوگ ظالم ہیں) وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (المائدہ) (اور جو فیصلہ [illegible]) [illegible] نے [illegible] لوگ [illegible] ساتھ [illegible] تورات میں [illegible] [illegible] جیسا آپ [illegible] اسی طرح [illegible] ہم پڑھتے ہیں اور وہ ای طرح ایمان لائیں جیسا ہم ایمان لائے ہیں۔ چنانچہ [illegible] نے انہیں بلایا اور انہیں جمع کیا اور انہیں قتل یا تورات اور انجیل کو پڑھنا چھوڑ دیں۔ سوائے ان کلمات کے جو ان سے تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا تم اس کے [illegible] کیا ارادہ رکھتے ہو کہ ہم [illegible] چھوڑ دو؟ پھر ان میں سے ایک [illegible] نے کہا ہمارے لیے [illegible] پھر ہمیں ان کے [illegible] پھر ہمیں [illegible] [illegible] [illegible] تم ہماری طرف [illegible] اور ایک [illegible] نے کہا ہمیں چھوڑ دیجئے [illegible] میں [illegible] [illegible] اور [illegible] جائیں گے جہاں سے وحشی جانور [illegible] ہیں اور [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] پھر ہمیں [illegible] اور ایک گروہ نے کہا آپ ہمیں [illegible] اور [illegible] ہم [illegible] کریں

(1) [illegible] جلد 2 صفحہ 3790/3522 [illegible]

کھڑے رہیں گے اور ہر اس ... کی حفاظت کریں گے۔ یہاں تک کہ ... سے ... تیسرے ... سے ... رہیں گے۔ یہ
تمام فرقے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ... ہو گئے تھے چنانچہ ... آیا ... تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
نازل فرمائی: وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ...
... میں ... سے عبادت ... کے لیے ... ان میں ...
گیا۔ ہم تو اسی طرح عبادت کے لیے ... جیسے فلاں ... عبادت ... جیسے فلاں ...
کیا۔ ہم اسی طرح عبادت کریں گے جس طرح فلاں نے عبادت کی حالانکہ وہ ... تھے ... ان
ایمان کا کوئی علم نہ تھا جس کی انہوں نے اقتدا کی۔ پس جب حضور نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا تو اس وقت ان میں سے
تھوڑے سے لوگ باقی تھے۔ چنانچہ جو ... اور ... والا ... میں سے ... عبادت کرنے والا ... سے واپس آ
گیا اور ... میں رہنے والا اپنی عبادت گاہ سے ... گیا اور آپ ﷺ کے ساتھ ایمان لائے اور انہوں نے آپ کی
تصدیق کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ یعنی
ان کے لیے دو اجر ہوں گے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لانے اور ... تورات و انجیل کو ... کرنے کا
اور دوسرا حضور نبی رحمت ﷺ کے ساتھ ایمان لانے اور آپ ﷺ کی تصدیق کرنے کا۔ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ
(اور بنا دے گا تمہارے لیے ایک نور جس کی روشنی میں تم چلو گے) فرمایا: اس سے مراد ... اور ... کا ... نبی کریم
ﷺ کی اتباع ... ہے۔(1)

امام ابو یعلیٰ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے آپ پر شدید
سختی نہ کرو ورنہ تم پر سختی کی جائے گی کیونکہ ایک قوم نے اپنے نفسوں پر سختی کی تو ان پر سختی کی گئی اور یہ ... ان کے
گھروں میں بچی کھچی باقیات ہیں۔ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ۔(2)

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت سہل بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے وہ اپنے باپ کے واسطہ سے ... سے
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے نفسوں پر سختی نہ کرو ... کیونکہ تم سے پہلے
وہ اپنے نفسوں پر سختی کرنے کے سبب ہی ہلاک ہوئے اور عنقریب تم ان کی باقیات معبدوں اور گرجا گھروں میں پاؤ گے۔(3)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم ... رحمہم اللہ نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے یہ قول
بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کیے ہیں اور ... قیام ... نہیں کیا ... سے
... قیام ... تھے ... جس کا ... تم ... پر دوام اور ہمیشگی اختیار کرو اور ... نہ چھوڑو۔ کیونکہ بنی اسرائیل

1۔ سنن نسائی، کتاب آداب القضاۃ، ... 305-06 ...
2۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد ...، ... 3682 ... مکتبہ علمیہ بیروت
3۔ شعب الایمان، جلد ...، ... 3884 ... دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

"[illegible]"

[illegible]

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ... أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا (القصص) [illegible]

---

1 [illegible] 22 [illegible]

2 [illegible] 4 14 427 [illegible]

وَ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ (القصص: 54) یعنی وہ نیکی کے ساتھ برائی سے مقابلہ کرتے ہیں اور ... کی طرح
جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے کہا، اے مسلمانو! ہمیں دو گنا اجر ملے گا جو تمہاری کتاب کے ساتھ ایمان لایا ہمیں
کے لیے دو اجر ہیں اور جو تمہاری کتاب کے ساتھ ایمان نہ لایا تو ہمیں کے لیے تمہارے اجروں کی طرح ایک اجر ہے۔ تو اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ
نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ پس اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے دو اجر کا اضافہ فرمایا (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حیان سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اُولٰٓىِٕكَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ
مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا (القصص: 54) تو اہل کتاب میں سے ایمان لانے والوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب پر فخر
کیا اور کہا: ہمارے لیے دو اجر ہیں اور تمہارے لیے ایک اجر ہے۔ پس صحابہ کرام پر ان کی یہ بات گراں گزری۔ تو اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے
لیے بھی اہل کتاب میں سے ایمان لانے والوں کے اجر کی طرح دو اجر بنا دیئے اور ان کا نور میں ان کے مساوی اور برابر فرما دیا۔

امام عبد بن حمید نے بیان کیا ہے کہ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ
رہ سکتی ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تمہیں دو حصے عطا فرمائے گا اور یہ فرمایا کہ آیت میں نُوْرًا سے مراد قرآن کریم ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت سے دو گنا عطا
فرمائے گا اور یہ فرمایا کہ یہاں نُوْرًا سے مراد ہدایت ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ كِفْلَیْنِ سے مراد حصے ہیں۔

ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ كِفْلَیْنِ سے مراد دو حصے اور دو گنا ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا
ہے کہ كِفْلَیْنِ سے مراد دو گنا ہے اور یہ حبشی زبان کا لفظ ہے۔ (3)

امام فریابی، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے
اس آیت کی تفسیر بیان کی کہ ایک کفل اللہ تعالیٰ کی رحمت کے تین سو پچاس 250 اجزا کا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ایک کفل رحمت کے تین سو اجزا پر مشتمل ہے۔

امام ابن منذر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آیت میں نُوْرًا سے مراد قرآن کریم ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے یزید بن حازم رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عکرمہ اور عبد اللہ بن ابی سلمہ

1۔ تفسیر طبری، جلد 7، صفحہ 11404/259، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 27، صفحہ 260، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً، جلد 27، صفحہ 261

رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے یوں قرأت کی: لکیلا یعلم اهل الکتب اور دوسرے نے یوں پڑھا: لیعلم اهل الکتب

امام احمد اور امام بخاری رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس آدمی کی طرح بیان کی ہے جس نے کچھ مزدوروں کو اجرت پر رکھا اور کہا: کون ہے جو میرے لیے صبح سے نصف دن تک ایک ایک قیراط کے عوض کام کرے؟ پس یہود نے نصف دن تک کام کیا۔ پھر اس نے کہا: کون ہے جو میرے لیے نصف دن سے عصر تک ایک ایک قیراط کے بدلے کام کرے؟ پس عیسائیوں نے کام کیا۔ پھر مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم کام کرو۔ پس انہوں نے عصر سے لے کر غروب آفتاب تک عمل کیا تو انہیں دو گنا اجر ملا۔ تمہارے لیے دو دو قیراط ہیں۔ پھر یہود اور عیسائیوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ یہودیوں نے کہا: ہم صبح سے نصف دن تک کام کریں گے تو ہمارے لیے ایک قیراط ہوگا اور عیسائیوں نے کہا: ہم نصف دن سے عصر تک کام کریں گے (ہمارے لیے ایک قیراط ہوگا) اور وہ (مسلمان) عصر سے غروب آفتاب تک کام کریں گے تو ان کے لیے دو قیراط ہوں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: لئلا یعلم اهل الکتب الا یقدرون علی شیء من فضل اللہ الآیہ۔ اور فرمایا: بے شک تمہاری مثال سابقہ امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہی ہے جیسا کہ عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ الآیہ۔ اہل کتاب نے اس پر مسلمانوں سے حسد کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: لئلا یعلم اهل الکتب (الآیہ) (1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہودیوں نے کہا: قریب ہے ہم میں سے ایک نبی ظاہر ہوگا اور وہ ہاتھ اور پاؤں کاٹ دے گا۔ پس جب عرب سے وہ نبی ظاہر ہوا تو انہوں نے کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: لئلا یعلم اهل الکتب الآیہ یعنی تاکہ اہل کتاب جان لیں کہ نبوت کی فضیلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے اس طرح قراءت کی ہے: کی لا یعلم اهل الکتب" (الآیہ)۔

1۔ تفسیر طبری، ... صفحہ 286، دارالکتب العلمیہ بیروت

[illegible] سورۃ المجادلہ [illegible]

[illegible]

[illegible] 1

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ
يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُظْهِرُوْنَ مِنْكُمْ
مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَ
اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ
غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظْهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ
اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

بے شک اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں (سوال و جواب) تکرار کر رہی تھی اور اللہ [illegible] (آپ) [illegible] اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا بے شک اللہ (سب کی باتیں) سننے والا (سب کچھ) دیکھنے والا ہے۔ تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں وہ دراصل ان کی مائیں نہیں ہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے [illegible] بے شک یہ لوگ کہتے ہیں [illegible] بات اور جھوٹ [illegible] اور بے شک اللہ [illegible] بہت بخشنے والا ہے۔ جو لوگ [illegible] اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے [illegible] رجوع کر لیں [illegible] تو ان کے ذمہ [illegible] ایک غلام آزاد کرنا ہے [illegible] اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں [illegible] اور اللہ تعالیٰ جو تم کرتے ہو [illegible] آگاہ ہے۔ [illegible]

[illegible]

29

[illegible]

قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها

[illegible] رسول الله [illegible]

[illegible] قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها [illegible] الذين يظاهرون منكم من نسائهم ما هن امهاتهم ان امهاتهم الا اللائي ولدنهم وانهم ليقولون منكرا من القول وزورا وان الله لعفو غفور والذين يظاهرون من نسائهم ثم يعودون لما قالوا فتحرير رقبة من قبل ان يتماسا ذلكم توعظون به والله بما تعملون خبير فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين من قبل ان يتماسا فمن لم يستطع فاطعام ستين مسكينا ذلك لتؤمنوا بالله ورسوله وتلك حدود الله وللكافرين عذاب اليم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں نہیں سمجھتی کہ تو اس کے لئے حلال ہے تو میں نے کہا ... پھر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر آیت نازل فرمائی ... آپ ﷺ نے
فرمایا: اے خولہ! تجھے بشارت ہو ... اس نے عرض کی ... آپ ﷺ نے فرمایا
... تو اللہ تعالیٰ نے ... آپ ﷺ ... یہ آیات ... پڑھیں: قد
سمع الله قول التي تجادلك في زوجها الآیۃ

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ... کے پاس
... اور ... ساتھ ... آیا ... تو ... سے ... ہے
... اللہ تعالیٰ نے ... نازل ... پر ... کی ... شکوہ ... کی امداد
... فرمائی ... اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها وتشتكي إلى الله۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ... قرآن ... کے ...
تعالیٰ ... قرآن ... اور ... فرمایا: قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها وتشتكي إلى الله ... کیا یہ
... کے پیدا ہونے سے پہلے ... اور ... کو ... اور ... کرے ... کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے یہ اسے پیدا کرنے سے پہلے اس کے مقدر میں کر دیا تھا۔

امام ... رحمہ اللہ نے حضرت ... رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ ... سے ... عورت ... سال
کے ... نے ... کہا ... أنت علي كظهر أمي ... حضور ﷺ ... پاس ... میری
... سے ... ہے ... میں ... کے ... سے ... عجیب تھی ... تک کہ جب میں بوڑھی ہو
گئی ... کبر ... تو اس نے کہا: تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے اور ... سے مجھے ... کے
... میرے لئے ... رخصت پاتے ہیں ... مجھے ... سے
... تھے اس کے ... اب تک ... معاملے کے ... میں مجھے
کسی نے ... نہیں ... البتہ ... گھر کی ... لوٹ جا ... ہے ... چھپا ...
شامل تھا۔ چنانچہ وہ اپنے گھر کی طرف لوٹ گئی اور اللہ تعالیٰ نے کتاب میں اپنے رسول مکرم ﷺ ... کے لئے ... ماں
کے ... رخصت کا حکم نازل فرمایا، ارشاد فرمایا: قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ
يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا
الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ
نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ

سنن کبریٰ ... کتاب الظہار ... 7/382-383 ... بیروت

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ آپ ﷺ نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ ﷺ [illegible] کروں گا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے روایت بیان کی ہے [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ نے آیت [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] استطاعت نہیں [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے [illegible]

[illegible] فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا ۭ (المجادلہ: 3) [illegible]

امام عبد بن حمید اور ابن مردویہ نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے [illegible]

[illegible] حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی [illegible]

[illegible] حضور نبی کریم ﷺ نے [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا [illegible] فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ

اَنْ يَّتَمَاسَّا [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] حضور نبی کریم ﷺ [illegible]

[illegible] فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا [illegible] آپ ﷺ نے

[illegible] نازل ہوئی:

فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا تو رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے ... دے ... یہ کھجوریں [illegible] ...
... کے پاس ... آپ ﷺ ... [illegible] ... فرمایا ... ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں گے۔

عبد بن حمید نے حضرت ... سے [illegible] ... بیان ... کہ ... حضور نبی کریم ﷺ ... صاع ... [illegible] ...
... [illegible] ... عورت ... [illegible] ...
... حضور نبی کریم ﷺ ... [illegible] ... ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے پندرہ صاع کے ساتھ اس کی مدد فرمائی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور اس وقت تک ظہار کا یہی طریقہ تھا ... جب کوئی اپنی بیوی سے ظہار کر لیتا تو پھر وہ کبھی اس کی طرف نہ لوٹتی۔ چنانچہ وہ عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک میرے خاوند ... نے مجھ سے ظہار کیا ہے ... کوئی ... نہیں ہوگا ... کے سبب ... حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ... اس ... تھا۔ پھر اس ... اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ... آیات نازل فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ... آزاد کر ... اس ... مجھ ... طاقت نہیں رکھتا ... آپ ﷺ نے فرمایا ... روزے ... کی طاقت نہیں ... عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ... کھانا ... جب میں ... تو مجھے ... آپ ﷺ نے فرمایا: تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا ... عرض کی قسم ... رسول اللہ ﷺ نے ... مدد ... کی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی ... رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں ... مجھ سے ظہار کیا ہے۔ اس وقت ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے سر سے ... آپ ﷺ کے سر میں کنگھی ... رسول اللہ ﷺ نے ... اس کی طرف ... تو وہ عورت جو آپ ﷺ کے سر میں کنگھی کر رہی تھی ... حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ ... ان کی بیوی ... حالانکہ آپ ... اپنا ... طرف پھیر رہے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں آیات نازل فرمائیں: قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ... آزاد کرنے ... اس نے عرض کی ... پھر آپ ﷺ نے ... روزے ... اس نے عرض کی: میں طاقت نہیں

[illegible] ہوتا ہے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اسے [illegible] حضور نبی کریم ﷺ کے پاس [illegible] [illegible] آپ [illegible] [illegible]

اپنے [illegible] دکھلائے

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے حضرت [illegible] سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت [illegible] [illegible] کے پاس [illegible] [illegible] "انک علی خلق عظیم" پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کے [illegible] [illegible] حضور [illegible] ﷺ سے [illegible] [illegible] پھر آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] [illegible] حضور نبی کریم ﷺ نے [illegible] [illegible] حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا [illegible] "فقال عائشة [illegible] حتی فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]"

[illegible] سب سے پہلے [illegible] [illegible] "انک علی خلق عظیم" [illegible] [illegible] حضور نبی [illegible] ﷺ کے پاس [illegible] رسول اللہ ﷺ کے ساتھ [illegible] [illegible] حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible] [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] جب آپ ﷺ [illegible] آپ ﷺ [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] "قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجها [illegible]" پھر آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] [illegible] آپ ﷺ نے [illegible]

رکھے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا؟ اس نے عرض کی اس کے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو فلاں شخص کے پاس جا اور اس سے نصف وسق کھجوریں لے اور انہیں ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کر دے۔ پس وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ گیا۔ تو اس نے کہا: میں نے تمہارے پیچھے بیٹھنے والے کے پاس تنگی اور برا خیال پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وسعت اور حسن ظن پایا۔ پس جو کچھ آپ کے پاس ہے اس میں سے کچھ لے آؤ۔ پس اس نے کھجوریں لیں اور ان میں سے ساٹھ مسکینوں کو کھلائیں (1)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ظہار جاہلیت میں ان کی طلاق تھی اور ایلاء بھی یہاں تک کہ اس نے وہ کیا جو آپ نے سنا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا سے مراد یہ ہے کہ وہ اسے حرام کرنے کے بعد ہمبستری کا ارادہ کرے (2)۔

امام ابن سعد اور بیہقی رحمہما اللہ نے سنن میں وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ آدمی جو اپنی بیوی کو کہتا ہے ”اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّي“ تو جب وہ یہ کہہ دے تو پھر اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ ہاتھ لگانے یا کسی اور طریقہ سے اس کے قریب جائے یہاں تک کہ وہ قسم کا کفارہ ادا کرے اور اگر وہ طلاق چاہے تو پھر اسے ہاتھ لگانے سے پہلے مہینے کا ظہار دے رکھے اور یہاں مس سے مراد وطی ہے اور اگر وہ ہر کسی مدت کا تعین کرتا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ بے شک یہ حکم تب ہے جب وہ یہ کہے: ”اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّي“ یعنی اسی طرح اگر وہ کہے: اِنْ فَعَلْتِ كَذَا فَاَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّي یعنی اگر تو نے اس طرح کیا تو تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے، تو اس سے یہی ہوگا یہاں تک کہ وہ حانث ہو جائے۔ اور جب وہ حانث ہو جائے تو پھر وہ اس کے قریب نہ جائے یہاں تک کہ کفارہ ادا کرے اور ظہار میں طلاق واقع نہیں ہوگی (3)۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا کا مفہوم یہ ہے کہ پھر وہ اسے حرام کرنے کی طرف لوٹ آتے ہیں (4)۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وطی ہے۔ یعنی پھر وہ وطی اور جماع کی طرف لوٹنا چاہے (5)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: جب کسی آدمی نے ظہار کے ساتھ بیوی اور لونڈی سے کوئی قول کیا تو اسے ظہار کا کفارہ واجب ہوگا پھر وہ دوسرا کفارہ ادا کرے۔

امام عبد الرزاق نے حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ظہار جاہلیت کے لوگوں کی طلاق تھی، پس جس کسی

1۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 379-380، دار صادر بیروت
2۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 282، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ سنن کبری از بیہقی، جلد 7، صفحہ 386، دار الفکر بیروت
4۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 281
5۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 282

آدمی سے اسلام میں ظہار ہو [illegible] اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں کفارہ کا حکم نازل فرمایا۔ (1)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ [illegible] کے الفاظ [illegible]

شیں [illegible] سے [illegible] کوئی [illegible] ہے۔ (2)

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] ہے [illegible]۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے روایت بیان کی ہے [illegible] تو اس پر [illegible] لازم ہوتا

ہے ایک کفارہ [illegible] کفارہ ظہار اور تیسرا کفارہ صیام [illegible] ادا کرے۔

ابن ابی حاتم اور [illegible] رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] سے روایت بیان کی ہے کہ وہ آدمی جس نے رمضان المبارک

میں اپنی بیوی سے مباشرت اختیار کی حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے کفارہ ظہار کا حکم فرمایا ہے۔

امام عبد الرزاق [illegible] نے حضرت [illegible] حضرت [illegible] اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہم سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کفارہ

ظہار میں [illegible] کفارہ سب عورت کو مس کرنے سے پہلے ہیں۔ (3)

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ظہار [illegible] حرام قرار دیتا

تھا۔ اسلام میں جس نے سب سے پہلے ظہار کیا وہ اوس بن صامت ہے۔ اس کی بیوی خولہ بنت ثعلبہ تھی۔ وہ آدمی کمزور اور

ضعیف تھا اور عورت مضبوط تھی۔ جب وہ ظہار کے بعد [illegible] تو اس نے کہا: میں تجھے خیال نہیں کرتا مگر یہ کہ تو مجھ پر حرام

ہے۔ تو [illegible] حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جا، شاید تو ان سے ایسی بات حاصل کر سکے جو تجھے میری طرف لوٹا دے۔ چنانچہ وہ چلی گئی اور

وہ [illegible] حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور ماشطہ آپ ﷺ کے سر میں کنگھی کر رہی تھی۔

تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک اوس بن صامت کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ وہ [illegible] اعتبار

سے کمزور ہے اور [illegible] اس نے مجھ سے ظہار کر لیا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے

لیے کچھ کیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے [illegible] تیرے معاملے کے بارے میں کسی شے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اور اگر

کوئی حکم دیا گیا تو میں تجھے مطلع کروں گا۔ [illegible] ماشطہ سر کی ایک طرف سے فارغ ہو چکی تھی اور دوسری

طرف شروع ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرما دیا۔ جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو اس کے سبب آپ ﷺ

کے چہرہ مبارک کی رنگت متغیر ہو جاتی یہاں تک کہ آپ [illegible] ٹھنڈک محسوس کرتے۔ اور جب وحی کا نزول ختم ہو جاتا تو آپ

ﷺ کا چہرہ مبارک پلٹ کر چاندی کی طرح سفید اور روشن ہو جاتا۔ پھر جو حکم دیا گیا ہوتا آپ اس کے بارے میں گفتگو فرماتے۔ تو

آپ ﷺ نے فرمایا: اے خولہ! میرے اوپر [illegible] تیرے بارے میں [illegible] اور [illegible] ہوگی۔

پھر اس نے دعا کی: اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتی ہوں کہ [illegible] میرے بارے میں [illegible] کیونکہ میں نے [illegible]

1۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 6، صفحہ 11523/325 [illegible] 2۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 326 (11533) 3۔ ایضاً (11543)

سے کچھ نہ ہوا مگر کچھ ہی دن... جب آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی تو آپ ﷺ ... فرمایا اے خولہ تیرے
... [illegible] ... نے قرآن نازل فرمایا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي
تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَ اللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ ... اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ
نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ
غَفُوْرٌ ۝ وَ الَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ
بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۔ تو میں نے عرض کی، قسم
بخدا! یا رسول اللہ ﷺ! میرے ... [illegible] ... سے بہتر ... [illegible] ... پھر آپ ﷺ
نے یہ آیت تلاوت فرمائی: فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۔ اس نے عرض کی، قسم بخدا! ... وہ ایک دن میں دو بار
کھائے تو اس کی آنکھیں ... [illegible] ... ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۔ تو میں نے عرض
کی، قسم بخدا! آج ہمارے پاس صرف ... کے ... [illegible] ... تو آپ ﷺ نے فرمایا: ... [illegible] ... کے پاس جاؤ
اور اس سے ... [illegible] ... وسق کھجوریں لے لو ... ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کرو ... اپنی طرف رجوع کر لو۔ (1)

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے مصنف میں حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ کی سند سے حضرت سلمہ بن صخر انصاری
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو اپنی ماں کی پیٹھ کی طرح بنا دیا (یعنی ان سے ظہار کر
لیا) یہاں تک کہ رمضان گزر جائے ... [illegible] ... نے ان کے ساتھ مباشرت
کر لی۔ پھر ... [illegible] ... حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو
آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ... [illegible] ... انہوں نے عرض کی ... پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ... دو
مہینے مسلسل روزے رکھو ... [illegible] ... آپ ﷺ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ
... [illegible] ... تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ... [illegible] ...
... [illegible] ... ساٹھ مسکینوں کو کھلائے ... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... تو حضور ﷺ نے ... [illegible] ...
فَقَالَ عَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ وَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ بِهٖ اِلٰى اَهْلِكَ (2)

امام عبد بن حمید ... [illegible] ... نے ... میں حضرت ابو سلمہ سے بیان کیا ہے کہ ... [illegible] ... انصاری ...

1۔ معجم ... [illegible] ... 11689، 268-60 ... [illegible]
2۔ مصنف عبد الرزاق، جلد ... 332-33 ... [illegible]

ایک بیٹی کے ثابت شریعتی۔ وہ اوس کی اہلیہ تھیں۔ مرد کا غصہ اور تنگی آ گئی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو جدا کرنے کا ارادہ کرتا تو کہتا: "انت علی کظہر امی" "تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ (پشت) کی طرح ہے" تو اس نے یہ کہہ دیا "انت علی کظہر امی"۔ اس کے بعد وہ ایک زمانہ تک غصہ میں رہے۔ پس جب اس سے وہ خفا ہوئی تو وہ بیچاری اپنے بچوں کو لے کر یہاں آئی کہ وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری شادی اوس بن صامت سے ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے ایک حصہ میں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: خیر ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا شوہر اوس بڑھا اور مفلس آدمی ہے اس کی بصارت کمزور ہے اور وہ حاجت مند ہے۔ میں نے کسی شے کے بارے میں اس کے ساتھ جھگڑا کیا تو اس نے یہ کہہ دیا "انت علی کظہر امی" اور اس نے طلاق کا ذکر نہیں کیا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: میں نہیں جانتا مگر یہ کہ تو اس پر حرام ہے۔ لیکن اس نے پھر واضح طور سے کلام کیا اور عرض کی: جو مصیبت مجھ پر نازل ہوئی ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا شکوہ عرض کرتی ہوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب بھی دوسری طرف ہوتے کے لیے مڑتیں، جب بھی وہ بھی آپ کے ساتھ پھر گئی۔ اور اس نے پھر پہلے کی طرح عرض کی اور کہا: اس سے میرے ایک یا دو بچے بھی ہیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا: میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ تو اس پر حرام ہے۔ پس وہ رونے لگی اور اس نے عرض کی: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی مصیبت اور تکلیف کا شکوہ کرتی ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ تو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پیچھے ہو جا۔ چنانچہ وہ پیچھے ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت پر رہے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر وحی کا سلسلہ منقطع ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! وہ عورت کہاں ہے؟ آپ نے عرض کی: وہ یہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بلاؤ۔ پس جب آپ نے اسے بلایا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جا اور اپنے خاوند کو ساتھ لے آ۔ پس وہ دوڑتے ہوئے گئی اور اپنے شوہر کو ساتھ لے آئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کر دیا تو وہ ایسے ہی تھا جیسے اس کے بارے میں اس نے کہا تھا۔ اس کی آنکھیں کمزور تھیں، وہ فقیر اور تنگ دست تھا اور بداخلاق بھی تھا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "استعیذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجھا وتشتکی الی اللہ" آخر تک۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: کیا تیرے پاس آزاد کرنے کے لیے کوئی غلام ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تو مسلسل دو مہینے روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہے؟ تو اس نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب تک میں ایک یا دو بار دن میں کھانا نہ کھاؤں مجھ پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ مگر یہ کہ آپ میری مدد فرمائیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مدد فرمائی اور اس نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا۔ (1)

1۔ تفسیر قرطبی، جلد 17، صفحہ 385، دارالکتب العلمیہ، بیروت

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٨﴾

[illegible]

[illegible]

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد یہ آیت نازل فرمائی ... کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ نہیں ہوتی کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کی مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں وہ ہوں پھر وہ انہیں بتا دے گا جو انہوں نے کیا قیامت کے دن۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جنہیں (اسلام کے خلاف) سرگوشیوں سے روکا گیا پھر دوبارہ وہی کرنے لگے جس سے انہیں روکا گیا اور وہ سرگوشیاں کرتے ہیں گناہ، ظلم اور رسول کی نافرمانی کے بارے میں۔ اور جب آپ کی خدمت میں آتے ہیں تو آپ کو اس طرح سلام کہتے ہیں جیسے اللہ نے آپ کو سلام نہیں کیا اور وہ کہا کرتے ہیں اپنے دل میں کہ (اگر یہ سچے رسول ہیں) تو اللہ تعالیٰ ہماری ان باتوں پر ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا۔ کافی ہے انہیں جہنم، اس میں داخل ہوں گے وہ اور بہت برا ٹھکانا ہے"۔

امام فریابی اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ثُمَّ يَعُودُونَ سے مراد ... جو لوگ ... ہیں۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فرمایا: انہیں اسی طرح ذلیل و رسوا کیا جائے گا جیسے ان لوگوں کو ذلیل و رسوا کیا گیا جو ان سے پہلے تھے (1)۔

امام بیہقی نے الاسماء والصفات میں لکھا ہے کہ: مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ کے تحت حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے ... اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق عرش پر ہے اور اس کا علم ان کے ساتھ ہے۔

امام عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَى سے مراد یہود (یعنی وہ یہودی ہیں جنہیں اسلام کے خلاف سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا)۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل بن حیان رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہود اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان صلح تھی۔ پس جب ان کے پاس سے حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے کوئی ایک آدمی گزرتا تو وہ آپس میں سرگوشیاں کرنے لگتے یہاں تک کہ مومن یہ گمان کرنے لگتا کہ وہ اسے قتل کرنے یا ایسا عمل کرنے کے بارے سرگوشیاں کر رہے ہیں جسے ایک مومن برا اور ناپسند سمجھتا ہے۔ پس جب مومن انہیں دیکھتا تو ان سے ڈرتا ہوا ان کے پاس سے راستہ چھوڑ دیتا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں سرگوشی سے منع فرمایا لیکن وہ باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَى الآیہ۔

امام احمد، عبد بن حمید، بزار، ابن منذر، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں سند جید کے ساتھ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 16، مطبوعہ ... بیروت

[illegible]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَ
مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ
تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ

[illegible]

بضآرهم شيئا الا باذن الله وعلى الله فليتوكل المؤمنون ○
يايها الذين امنوا اذا قيل لكم تفسحوا في المجلس فافسحوا يفسح
الله لكم واذا قيل انشزوا فانشزوا يرفع الله الذين امنوا منكم و
الذين اوتوا العلم درجت والله بما تعملون خبير ○

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا الآیہ

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ وہ اس طرح قرأت کرتے تھے تفسحوا فی المجلس، اور وہ اسے واحد پڑھتے تھے۔ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لیے قبر میں کشادگی فرما دے گا۔ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا فرمایا جب کہا جائے کہ بھلائی کے لیے اٹھ جاؤ تو اٹھ جاؤ۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا المجلس سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی مجلس ہے۔

امام عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا الآیہ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت مجالس ذکر کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور اس لیے کہ وہ جب کسی کو آتے ہوئے دیکھتے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس سے بیٹھنے کی جگہ میں بخل کرتے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ بعض بعض کے لیے جگہ کشادہ اور کھلی کر دیں۔

امام ابن منذر نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ آتے تھے اور ایک دوسرے کے پیچھے جیسے بیٹھ جاتے تھے۔ تو انہیں (اس بارے میں) کھل جانے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ بعض بعض کے لیے کھل گئے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل بن حیان رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت جمعہ کے دن نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ اس دن صفہ میں تشریف فرما تھے اور جگہ تنگ تھی۔ آپ ﷺ مہاجرین و انصار میں سے اہل بدر کی عزت فرماتے تھے۔ پس اہل بدر میں سے کچھ لوگ آئے اور وہ مجلس کی طرف آگے بڑھے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اور عرض کی: السلام علیک ایها النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور حضور نبی کریم ﷺ نے بھی ان پر سلام کا جواب لوٹایا۔ پھر وہ دوسرے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے بھی انہیں جواب دیا۔ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے انتظار کرتے رہے کہ ان کے لیے جگہ کشادہ کی جائے گی۔ تو جب انہیں کوئی جگہ نہ ملی تو یہ بات ان پر گراں گزری۔ حضور نبی رحمت ﷺ نے یہ پہچان لیا۔ لیکن ان کے لیے مجلس میں کشادگی نہ کی گئی۔ تو یہ چیز آپ ﷺ پر شاق اور گراں گزری۔ تو آپ ﷺ نے مہاجرین و انصار میں سے جو آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے ان سے فرمایا: اے فلاں! تو کھڑا ہو جا اور اے فلاں تو بھی۔ اہل بدر میں سے جتنے لوگ کھڑے تھے ان کی تعداد کے برابر آپ ﷺ نے لوگوں کو اٹھا دیا۔ تو جنہیں آپ کی مجلس سے اٹھایا گیا تھا ان پر بھی یہ بات گراں گزری۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔

امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کو اپنی مجلس سے نہ اٹھائے۔ وہ اس میں بیٹھ جائے۔ لیکن تم آنے والوں کے لیے جگہ کشادہ کرو اور وسعت پیدا کرو۔ (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے قرأت کی اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي

1۔ صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 217، وزارت تعلیم، اسلام آباد

تفسحوا کا معنی ہے جب تمہیں کہا جائے کہ مجلس قتال میں کشادگی پیدا کرو۔ اور وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا سے مراد ہے جب تمہیں کہا جائے کہ سیدھے ہو جاؤ ... (1)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے ... سے یہ قول نقل کیا ہے: وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا کے تحت حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ... جب تمہیں بھلائی کی طرف بلایا جائے ... تو تم اٹھ کھڑے ہو۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ جب تمہیں خیر کی طرف بلایا جائے تو تم اس کی دعوت کو قبول کرو۔ (2)

امام ابن منذر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے سنن میں بیان کیا ہے کہ يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومنوں میں سے ان لوگوں کو جنہیں علم عطا کیا گیا ہے ان کے درجات ان لوگوں پر بلند فرمائے گا جنہیں علم نہیں دیا گیا۔ (3)

امام سعید بن منصور، ابن منذر، اور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ علماء کے لئے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ تم میں سے جو ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا اللہ تعالیٰ ان کے درجات ان لوگوں پر بلند فرمائے گا جو ایمان لائے اور انہیں علم نہیں دیا گیا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علماء کی قرآن حکیم میں اس طرح تعریف فرمائی جیسے کہ اس آیت میں ... وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہیں علم کی دولت سے مالا مال کیا گیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں ان لوگوں پر فضیلت اور رفعت عطا فرمائی ہے جو ایمان لائے لیکن انہیں علم کی دولت عطا نہ کی گئی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

1. تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 23، داراحیاء التراث العربی بیروت
2. تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 293، دار الکتب العلمیہ بیروت
3. مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 24-523 (3793)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible] پہلے صدقہ [illegible]

[illegible]

[illegible] پہلے صدقہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ءَاَشْفَقْتُمْ [illegible]

[illegible] مسائل پوچھے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ءَاَشْفَقْتُمْ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علی بن ابی طالب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو میں نے اسے دس درہم کے عوض بیچ دیا۔ جب بھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کی آپ کے سامنے ایک درہم پیش کیا۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ کسی نے بھی اس کے مطابق عمل نہیں کیا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ءَاَشْفَقْتُمْ الآیہ۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لوگوں کو حضور نبی کریم ﷺ سے سرگوشیاں کرنے سے منع کر دیا گیا یہاں تک کہ وہ پہلے صدقہ دیں۔ تو پھر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نے آپ ﷺ سے سرگوشی نہیں کی۔ کیونکہ وہ ایک دینار لے کر آئے اور اسے صدقہ کیا۔ پھر حضور نبی رحمت ﷺ سے سرگوشی کی اور دس مسئلوں کے بارے آپ ﷺ سے سوال کیا۔ بعد ازاں رخصت نازل ہوئی۔

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو کوئی حضور نبی کریم ﷺ سے سرگوشی کرتا وہ ایک دینار صدقہ کرتا اور یہ عمل سب سے پہلے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر آیت رخصت نازل ہوئی: فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اہل ثروت اور خوشحال لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آتے تھے اور بیٹھ جاتے اور آپ ﷺ کے ساتھ علیحدگی میں باتیں کرتے تھے اور مجلس میں فقراء پر غالب آ جاتے تھے یہاں تک کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کے دیر تک بیٹھنے اور طویل سرگوشیوں کو ناپسند فرماتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے علیحدگی میں بات کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ لیکن جو تنگ دست لوگ تھے انہوں نے کوئی شے نہ پائی۔ یہ حکم دس راتوں تک رہا۔ اور جو خوشحال مالدار تھے ان میں سے بعض نے اپنے مال کو روک لیا اور اسے آپ ﷺ کی جانب پیش نہ کیا۔ اگر چہ گروہ تھے جو سرگوشی سے پہلے صدقہ دے چکے اور وہ یہ گمان کرتے تھے کہ صرف حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ میں سے کوئی ایک دینار کے سوا کسی نے نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ءَاَشْفَقْتُمْ الآیہ۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً تو میں جو لے کر آیا تو رسول اللہ ﷺ سے قریب ہوا، بے شک تو تو بے رغبتی کا اظہار کرنے والا ہے۔ تو پھر دوسری آیت نازل ہوئی: ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ۔(2)

امام ابو داؤد نے ناسخ میں اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عطاء خراسانی رحمہ اللہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سورۃ المجادلہ کی اس آیت اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ الآیہ کو اس کے بعد والی آیت نے منسوخ کر دیا ہے یعنی ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا الآیہ۔

امام عبد بن حمید نے نقل کیا ہے حضرت حسن رحمہ اللہ نے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ الآیہ کے تحت فرمایا کہ سب سے پہلے اس آیت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمل کیا۔ پھر یہ آیت منسوخ کر دی گئی۔ واللہ اعلم

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 524 (3794)، دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔ معجم کبیر، جلد 1، صفحہ 147 (361)، مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا
مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا
شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ لَّن تُغْنِيَ عَنْهُمْ
أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا
خَالِدُونَ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَ
يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝

کیا آپ نے نہیں دیکھا ان (منافقوں) کی طرف جنہوں نے دوست بنا لیا ایسی قوم کو جن پر اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوا۔ نہ یہ لوگ تم میں سے ہیں نہ ان میں سے اور یہ جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں۔ تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب۔ بے شک یہ لوگ بہت برے کام کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بنا رکھا ہے اپنی قسموں کو ڈھال پس وہ (اس طرح) روکتے ہیں اللہ کی راہ سے، سو ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔ ہرگز نہیں بچا سکیں گے انہیں ان کے مال اور نہ ان کی اولاد عذاب الٰہی سے بچانے کے لیے یہ لوگ جہنمی ہیں، یہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ جس روز اٹھائے گا اللہ ان سب کو تو وہ قسمیں کھائیں گے اس کے سامنے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور خیال کریں گے کہ وہ کسی اچھی چیز پر قائم ہیں۔ خبردار! یہی لوگ جھوٹے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ آیت کریمہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا (آیت) کے بارے میں حضرت سدی نے فرمایا ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن نبتل کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ منافقین میں سے ایک تھا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے اسی آیت کے بارے میں حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد یہودی اور منافقین ہیں اور وہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور وہ اپنی قسموں کے ذریعے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ قائم کیے ہوئے ہیں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا (آیت) سے مراد منافقین ہیں جنہوں نے یہودیوں کو دوست بنا لیا اور يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ (آیت) کے بارے میں فرمایا کہ منافقین قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے بھی اسی طرح قسمیں کھائیں گے جیسا کہ انہوں نے دنیا میں اپنے دوستوں کے پاس قسمیں کھائیں۔

امام احمد، امام بزار، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم، امام ابن مردویہ اور امام حاکم رحمہم اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجروں میں سے ایک

کے ... میں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس مسلمانوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی
تمہارے پاس ایک انسان آئے گا وہ تمہاری طرف شیطان کی آنکھ سے دیکھے گا۔ پس جب وہ تمہارے پاس آئے تو تم اس
سے کوئی بات نہ کرنا۔ پس وہ تھوڑی دیر ٹھہرے کہ ان کے پاس نیلی آنکھوں والا ایک کانا آدمی آیا۔ جونہی آپ نے اسے دیکھا
فرمایا: تو اور تیرے ساتھی مجھے گالیاں کیوں دیتے ہو؟ اس نے کہا: مجھے چھوڑیے میں انہیں آپ کے پاس لے آتا ہوں۔ پس وہ گیا اور انہیں
بلا لایا۔ انہوں نے قسمیں کھائیں اور معذرت کرنے لگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ اور اس کے بعد والی آیت نازل فرمائی: یَوْمَ
يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ الآیہ۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا في ظل حجرة
من حجره، عنده نفر من المسلمين فقال: انه سيأتيكم انسان ينظر اليكم بعين شيطان فاذا جاءكم
فلا تكلموه، فلم يلبثوا ان طلع عليهم رجل ازرق اعور، فقال حين رآه: علام تشتمني انت
واصحابك؟ فقال: ذرني آتك بهم، فانطلق فدعاهم فحلفوا واعتذروا فانزل الله: يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ
جَمِيْعًا الآية والتي بعدها (1)

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗٓ اُولٰۗىِٕكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ
حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ
عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَ
يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

"غالب آ گیا ہے ان پر شیطان سو اس نے بھلا دی ہے انہیں اللہ کی یاد۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔
خوب سن لو! شیطان کا گروہ ہی نقصان اٹھانے والا ہے۔ بے شک جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اللہ اور
اس کے رسول کی وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ اللہ نے یہ لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آ

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 524 (3795)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible] کا جو بیان [illegible] ... [illegible] ... (الآیہ)

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا [illegible] کسی جنگل میں [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

امام ابو نعیم اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ کے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] ... [illegible]

امام ابن ابی حاتم، طبرانی [illegible] اور [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے والد میدان بدر میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ [illegible] ... جب [illegible] تو آپ نے ان کو قتل کر دیا [illegible] لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (الآیہ)۔ (2)

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریج سے [illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] حضور نبی کریم ﷺ [illegible] آپ ﷺ نے [illegible] اے ابوبکر! کیا تو نے ایسا کیا ہے؟ [illegible] ... تب یہ آیت نازل ہوئی لَا تَجِدُ قَوْمًا (الآیہ)۔

امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ [illegible] ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ [illegible] مشرک [illegible] حضور نبی کریم ﷺ [illegible] آپ ﷺ نے [illegible] ... [illegible] لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (الآیہ)۔

امام ابن مردویہ [illegible] نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے اور انہوں نے ایک آدمی سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! کسی فاجر اور کسی فاسق کے لیے میرے پاس کوئی احسان اور نعمت نہ [illegible]

1۔ [illegible] 2، 25 [illegible] 3196، 3384 [illegible] 2۔ [illegible] 9، 22، 4900 [illegible]

انہیں اسی طرح پاتا ہوں جیسا کہ تو نے ان کے بارے میں میری طرف وحی نازل کی ہے۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ سفیان نے کہا: علماء یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو سلطان (بادشاہ) کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا اور ناراضگی کے لیے محبت کر، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بغض رکھ، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عداوت رکھ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہی دوستی قائم کر کیونکہ اللہ تعالیٰ کی دوستی اور ولایت اسی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ پھر آپ نے مذکورہ آیت پڑھی۔ (1)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے حلیہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ فلاں عابد کو کہو کہ دنیا میں تیرا زہد یہ ہے کہ تو نے اپنے نفس کی راحت و آرام کو جلدی پا لیا ہے اور میری طرف تیرا انقطاع (مخلوق سے کٹ جانا) یہ ہے کہ تو نے میری طرف متوجہ ہونا یہ ہے کہ تو نے میرے ساتھ فخر کیا اور قوت حاصل کی۔ لیکن اس بارے میں تو نے کون سا عمل کیا ہے جو میرے لیے تجھ پر لازم ہے؟ اس نے عرض کی: اے میرے رب! تیرے لیے مجھ پر کیا لازم ہے؟ فرمایا: کیا تو نے میرے لیے کسی دوست سے دوستی کی ہے یا میرے لیے کسی دشمن سے عداوت کی ہے؟ (2)

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک بندے کو حاضر کرے گا اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: دو امور میں سے کون سا امر تیرے نزدیک پسندیدہ ہے کہ میں تجھے تیرے عمل کا صلہ دوں اور جزا عطا فرماؤں یا تجھے اپنے احسان اور مہربانی کے ساتھ جزا عطا فرماؤں؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! تو جانتا ہے میں نے تیری کوئی نافرمانی نہیں کی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے ایک نعمت کے عوض پکڑو۔ تو اس کی کوئی نیکی بھی باقی نہیں رہے گی مگر وہ ایک نعمت تمام نیکیوں کو گھیر لے گی۔ تو پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! اپنے احسان اور اپنی رحمت کے طفیل (جزا عطا فرما)۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری مہربانی اور میری رحمت کے ساتھ۔ اپنی رحمت میں انتہائی نیکی کرنے والا آدمی لایا جائے گا۔ وہ یہ گمان نہیں کرے گا کہ اس کا بھی کوئی گناہ ہے۔ تو اسے کہا جائے گا: کیا تو میرے دوستوں سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تو لوگوں سے سلامت رہتا تھا۔ پھر رب فرمائے گا: کیا تو میرے دشمنوں سے عداوت رکھتا تھا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ میرے اور کسی ایک کے درمیان کوئی شے (عداوت وغیرہ) ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: مجھے میری عزت کی قسم! وہ میری رحمت کو نہیں پا سکے گا

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 134-35 (34770)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 10، صفحہ 316-17، مطبعۃ السعادۃ مصر

اس نے اس کے دوستوں کے ساتھ دوستی رکھی اور اس کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھی ہو۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کا سب سے مضبوط کڑا یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت رکھے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بغض رکھے۔(2)

امام دیلمی رحمہ اللہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! کسی فاجر کے لیے میرے پاس کوئی احسان اور نعمت نہ کر کہ میرا دل اس سے محبت کرنے لگے کیونکہ میں اس کے بارے وحی پاتا ہوں جو تو نے میری طرف وحی فرمائی ہے: لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔(3)

1۔ ... صفحہ 315، دارالمعارف
2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 470 (38420)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
3۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 5، صفحہ 235، دارالکتب العلمیہ

امام ابن مردویہ، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۂ حشر مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ (1)

اس سورت کو سورۂ بنی نضیر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس سورت میں بنی نضیر کا بیان ہوا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری، مسلم، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے کہا: سورۂ حشر، تو آپ نے فرمایا: تم اسے سورۂ نضیر کہو۔ (2)

امام سعید بن منصور، بخاری، مسلم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۂ حشر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ بنو نضیر کے بارے میں نازل ہوئی۔ (3)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان، رحمت فرمانے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِۚ-وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ(۱) هُوَ الَّذِیْۤ
اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِؕ-مَا
ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ
مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْاۗ-وَ قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ
بِاَیْدِیْهِمْ وَ اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَۗ-فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ(۲) وَ لَوْ لَاۤ اَنْ
كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَاؕ-وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ
النَّارِ(۳) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۚ-وَ مَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ
شَدِیْدُ الْعِقَابِ(۴) مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآىٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا
فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ(۵) وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ
اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ

1۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 3، صفحہ 184، ... مکتبۃ العصریہ بیروت
2۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 728، ... قدیمی کتب خانہ
3۔ صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 422، ... قدیمی کتب خانہ

يَشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

"اللہ ہی کی پاکی بیان کر رہی ہے ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور وہی سب پر غالب، دانا ہے۔ وہی تو ہے جو باہر نکال دیا اہل کتاب سے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلی جلاوطنی کے وقت۔ تم نے گمان بھی نہ کیا تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ بھی گمان کرتے تھے کہ انہیں بچا لیں گے ان کے قلعے اللہ (کے قہر) سے۔ پس آیا ان پر (اللہ کا قہر) اس جگہ سے جس کا انہیں خیال بھی نہ تھا اور اللہ نے ڈال دیا ان کے دلوں میں رعب۔ وہ برباد کر رہے تھے اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور اہل ایمان کے ہاتھوں سے۔ پس عبرت حاصل کرو اے دیدۂ بینا رکھنے والو۔ اور اگر نہ لکھ دی ہوتی اللہ نے ان کے حق میں جلاوطنی تو انہیں عذاب دیتا اس دنیا میں اور ان کے لیے آخرت میں تو آگ کا عذاب ہے ہی۔ یہ سزا اس لیے ملی کہ انہوں نے مخالفت کی اللہ اور اس کے رسول کی۔ اور جو اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو بیشک اللہ عذاب دینے میں بڑا سخت ہے۔ کھجور کے جو درخت تم نے کاٹ ڈالے یا جن کو تم نے چھوڑ دیا کہ کھڑے رہیں اپنی جڑوں پر تو (دونوں باتیں) اللہ کے اذن سے تھیں تاکہ وہ رسوا کرے فاسقوں کو۔ اور جو مال لوٹا دیا ہے اللہ نے اپنے رسول کی طرف ان سے تو نہیں دوڑائے تھے اس پر تم نے گھوڑے اور نہ اونٹ لیکن اللہ تعالیٰ مسلط فرما دیتا ہے اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ جو مال لوٹا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی طرف ان بستیوں والوں سے تو وہ اللہ کا ہے اور رسول کا ہے اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ مال گردش نہ کرتا رہے تمہارے دولت مندوں کے درمیان۔ اور رسول (کریم) جو تمہیں عطا فرمادیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں تو رک جاؤ اور ڈرتے رہا کرو اللہ سے، بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔"

1۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ، بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ غزوہ بنی نضیر غزوہ بدر کے بعد چھ ماہ کے آخر میں ہوا اور بنی نضیر یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا۔ ان کے گھر اور ان کے نخلستان مدینہ طیبہ کی ایک طرف میں واقع تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ وہ جلاوطنی اور اس شرط پر اتر آئے کہ ہتھیاروں کے علاوہ جو سامان ان کے اونٹ اٹھا سکیں وہ ان کا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

[illegible]

ان سے ملی کتاب بجا ہوں اور ... کے متعلق ... کہ وہ کہیں ... ہم ان ... کی طرح ... ہمارے ساتھ تمہارے ساتھ مل
کر ... اور ہماری ... ہم ... سے ... اگر تمہارے ساتھ جنگ کی گئی تو ہم تمہارے ساتھ مل کر لڑیں گے۔
اور اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے۔ چنانچہ ... اور شیطان نے انہیں ... امید دلائی۔ پس انہوں نے نبی کریم ﷺ
کو پیغام بھیجا کہ ہم ... نہیں نکلیں گے ... آپ جو چاہیں کر لیں ... ہم ... آپ ... کے ساتھ جنگ لڑیں گے۔ چنانچہ
نبی کریم ﷺ ان کی طرف ... ان کا محاصرہ کر لیا گیا اور ... کوئی مدد ... نہ پہنچی ... تمہارا ساتھ
... اور ... وہ اپنے قلعوں میں محصور ہو گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ ان کی گلیوں
تک پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے ان کے ... کھجور کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا حکم ... دیا
... ان کے ہاتھوں اور منافقین کے ... اور ... نے ... دور ... اور ... سے ... کے
... جب ... رسول اللہ ﷺ نے ... ساتھ ... ان کے گھروں کو ... سے ... ہو ... تو اللہ تعالیٰ نے
... ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا ... اور وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو گرانے لگے۔ اور حضور نبی کریم
ﷺ ... کے مقابلے میں ... جب وہ آخری گھروں کے قریب پہنچے ... منافقین
کے ... اور ... سے ... اس ... ان کا انتظار ... تھے لیکن جو کچھ ان کے پاس تھا ... اس
سے ... اور ... تو پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ... کے بارے میں جو فیصلہ ... گے
... آپ ﷺ نے ... کوئی ... کا فیصلہ فرمایا ... سوائے ... کے ... جو مال ... تھا
... اپنے گھروں میں ... اپنے ہاتھوں ... اور جب مسلمان ... ان کے گھروں
... تو ... اللہ تعالیٰ نے ... آیات نازل فرمائیں: سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا
اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ
بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَ
لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ مَا قَطَعْتُمْ
مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ محمد بن اسحاق نے اس ... رسول
اللہ ﷺ کے ... مال غنیمت ... کی ... کے لیے ... حصہ ... وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ
فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ...
رسول اللہ ﷺ ... سے ... پہلے مہاجرین ... اس میں تقسیم ... جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ... (1)

1۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 3، صفحہ 182، 183 ... دار الکتب العلمیہ بیروت

امام ابن جریر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت عوفی کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کا محاصرہ فرمالیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ ان میں سے ہر ایک تک پہنچے۔ اور آپ نے ان سے جس شے کا ارادہ کیا وہ یہ تھا کہ وہ آپ کے حوالے کر دیں۔ تو آپ ﷺ نے ان سے معاہدہ کیا کہ وہ ان کا خون بچائیں گے اور انہیں ان کی زمینوں اور ان کے گھروں سے نکال دیں گے۔ اور آپ ﷺ نے انہیں شام کی طرف بھیج دیا اور آپ نے ان میں سے ہر تین کے لئے ایک اونٹ اور ایک مشکیزہ عطا فرمایا (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے بنی نضیر کی طرف بھیجا اور آپ نے مجھے حکم دیا کہ وہ انہیں تین (دن) کی انتہائی مہلت دے دے۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کی کھجوریں جلا دیں اور انہیں کاٹ دیا اور بعض کو زمین سے اکھاڑ کر دوسری زمین کی طرف منتقل کر دیا (2)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے درخت جلا دیئے اور کاٹ دیئے اور یہ بویرہ کا باغ تھا۔ اسی کے متعلق حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ   حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

"بنی لؤی کے سرداروں پر بویرہ کی ہر طرف پھیلنے والی آگ (کا لگانا) بڑا آسان ہے"۔

قولہ تعالیٰ ہے: مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

امام ترمذی اور آپ نے کہا ہے یہ روایت حسن ہے، نسائی، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت میں لِّيْنَةٍ سے مراد کھجور کا درخت ہے۔ اور وَ لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ کے بارے فرمایا: مسلمانوں نے انہیں ان کے قلعوں سے اتارا اور انہیں درخت کاٹنے کا حکم دیا گیا اور یہ بات ان کے سینوں میں کھٹک گئی تو مسلمانوں نے کہا: ہم نے بعض کو کاٹ دیا ہے اور بعض کو چھوڑ دیا ہے۔ پس ہم رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں گے کہ کیا ہمارے لئے ان درختوں میں کوئی اجر ہے جنہیں ہم نے کاٹا ہے اور کیا ہم پر ان کا کوئی بوجھ ہے جنہیں ہم نے چھوڑ دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (4)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 39، داراحیاء التراث العربی بیروت   2۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 725، وزارت تعلیم

3۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 2، صفحہ 184، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 380-81 (3303)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام بیہقی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جس کھجور پر بھی ... کی رخصت دی گئی پھر ... کہ درخت کاٹنے سے روک دیا گیا ... تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، ہم نے جو کاٹے ہیں ان پر کوئی گناہ ہے یا جنہیں ہم نے چھوڑ دیا ہے ان کا گناہ ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(1)

امام ابن اسحاق رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن رومان رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بنو نضیر کے قلعوں میں پناہ گزیں ہو گئے تو آپ ﷺ نے کھجور کے درخت کاٹنے اور انہیں جلانے کا حکم دیا تو یہودیوں نے پکار کر کہا اے محمد (ﷺ) آپ تو فساد سے منع کرتے تھے اور عیب لگاتے تھے پھر کھجوروں کو کاٹنے اور جلانے کا کیا معاملہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ

امام ابن منذر اور بیہقی رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بعض مہاجرین نے بعض کو کھجوریں کاٹنے سے منع کیا اور انہوں نے کہا یہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے ہیں اور جنہوں نے کاٹے تھے انہوں نے کہا نہیں بلکہ یہ دشمن کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق کی جس نے کاٹنے سے منع کیا تھا اور جس نے کاٹنے تھے ان کے لیے درست ہونے میں قرآن نازل فرمایا اور فرمایا جس نے درختوں کو کاٹا اور جس نے چھوڑ دیا وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہیں۔(2)

امام ابن اسحاق اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ حشر بنی نضیر کے متعلق نازل ہوئی اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اس نقمت کا ذکر کیا جو انہیں پہنچا اور رسول اللہ ﷺ کو ان پر مسلط کر دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ جو کچھ کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے کہا اور اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کا ذکر بھی کیا جو ان کے ساتھ پیغام رسانی کا تعلق رکھتے تھے اور ان سے مدد کا وعدہ کرتے تھے۔ تو فرمایا: هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ وہ اپنے گھروں کو جو ان کے پیچھے تھے اپنے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں کے ساتھ ویران کر رہے تھے۔ پھر حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے کھجوروں کا ذکر کیا کہ یہودیوں نے اس قول کا ذکر کیا کہ اے محمد (ﷺ) آپ تو فساد سے منع کرتے تھے تو پھر درختوں کو کاٹنا کیا ہے؟ تو فرمایا: مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۔ اور نفل (مال غنیمت) جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا ان سے وہ بنی نضیر کے مال غنیمت میں ارشاد فرمایا: وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اور انہیں بتایا کہ یہ مال غنیمت رسول اللہ ﷺ کے لیے

1۔ سنن کبریٰ، جلد 2، صفحہ 135 (2166)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ ... جلد 6، صفحہ 83 (15437)، دار الکتب العلمیہ بیروت

سے اور آپ جہاں چاہیں اسے صرف کر سکتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کے لیے جو حصہ مقرر کیا گیا ان کے لیے، جب ان کے بیچ وقت ان گھوڑے دوڑائے جاتے ہیں اور جنگ کے ساتھ فتح کیا جاتا ہے اور فرمایا: مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اور جو مال جنگ اور گھوڑے دوڑانے سے حاصل ہو [illegible] سے ترو اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَىِٕنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۝ لَىِٕنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَىِٕنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَىِٕنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ۝ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ۝ لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ۝ كَمَثَلِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا (الحشر) یعنی بنو قینقاع جنہیں رسول اللہ ﷺ نے جلاوطن کر دیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حشر تو یہ ہے کہ پہلی جلاوطنی کے وقت اہل کتاب کے کافروں کو ان کے گھروں سے شام کی طرف نکالا گیا۔ وہ بنو نضیر تھے جو یہود کا ایک قبیلہ تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے احد سے واپسی پر مدینہ طیبہ سے خیبر کی طرف جلاوطن کر دیا۔

عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آیت هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ سے مراد بنو نضیر ہیں۔ اور فرمایا وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ۝ کے [illegible] سے مراد [illegible] سب کے [illegible] ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عکرمہ سے بیان کیا ہے کہ جسے شک ہو کہ حشر بیت المقدس کی طرف ہے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ آیت پڑھے هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ۔ تحقیق لوگوں کو ایک بار اکٹھا کیا گیا اور یہ اس وقت ہوا جب کہ حضور نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ پر غالب آئے اور آپ نے یہودیوں کو جلاوطن کیا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابو داؤد، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت عبد الرحمن بن کعب بن مالک رحمہ اللہ سے اور انہوں نے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی سے بیان کیا ہے کہ کفار قریش نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کی طرف اور بت [illegible] کی طرف لکھا جو اوس اور خزرج میں سے تھے، [illegible] بتوں کی عبادت کرتا تھا۔ ان دنوں رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں تھے اور یہ واقعہ جنگ بدر سے پہلے کی بات ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم نے ہمارے صاحب کو پناہ دی ہے اور بے شک مدینہ طیبہ کے باشندوں میں سے تعداد کے اعتبار سے تمہاری کثرت ہے۔ بے شک ہم اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتے ہیں کہ تم ضرور اسے قتل کر دو گے یا پھر ہم سب تمہارے مقابل لائیں گے اور تمہارے خلاف سارے عرب اکٹھا کریں گے۔ پھر ہم ضرور جمع ہو کر تمہاری طرف چلیں گے یہاں تک کہ تمہارے جنگجوؤں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں اور بچوں کو مباح اور حلال کر لیں گے۔ پس جب یہ پیغام عبد اللہ بن ابی اور اس کے بت پرست ساتھیوں تک پہنچا تو انہوں نے آپس میں جنگ

ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کیا کہ وہ اکٹھے ہوں گے اور باہم مل کر نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کو قتل کرنے پر اتفاق کر لیا۔ جب اس کی یہ خبر حضور نبی رحمت ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ہمراہ ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوئے۔ اور صبح سے قریظہ کی گلی ہوئی شدت کے ساتھ جنگ کی۔ جب دوسرا دن ہوا تو صبح سویرے آپ بنو قریظہ کی طرف گئے اور ان کو چھوڑ دیا اور ان سے معاہدہ کیا۔ پھر بنو نضیر کی طرف لوٹے اور ان سے جنگ کی یہاں تک کہ انہوں نے جلا وطنی کی شرط پر صلح کر لی۔ پس وہ ہتھیاروں کے سوا اونٹ جو اٹھا سکتے تھے لے کر نکلے اور شام کی طرف چلے گئے۔ اور کفار قریش نے خط لکھا۔ اس کے بعد غزوہ بدر ہوا۔ پھر غزوہ بدر کے بعد کفار قریش نے یہودیوں کی طرف لکھا۔ بے شک تمہارے پاس ہتھیار اور قلعے ہیں لہذا تم ہمارے صاحب (نبی کریم علیہ السلام) کو قتل کر دو ورنہ ہم اس اس طرح کریں گے اور ہمارے درمیان اور تمہاری عورتوں کے پازیبوں کے درمیان کوئی شے حائل نہیں ہوگی۔ پس جب ان کا یہ خط یہود تک پہنچا تو بنو نضیر دھوکہ دینے پر متفق ہو گئے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ اپنے تیس اصحاب کے ساتھ ہماری طرف آئیں۔ اور ہمارے تیس علماء آپ کی طرف نکلیں گے۔ یہاں تک کہ ہم ایک مکان پر ملاقات کریں گے جو ہمارے اور تمہارے درمیان نصف راستہ ہوگی۔ وہ آپ سے (دین کی) گفتگو سنیں گے۔ پس اگر انہوں نے آپ کی تصدیق کر دی اور آپ کے ساتھ ایمان لے آئے۔ تو ہم تمام کے تمام آپ کے ساتھ ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے تیس اصحاب کی معیت میں نکلے اور یہود کے تیس علماء بھی آپ ﷺ کی طرف آئے۔ جب وہ قریب پہنچے اور وہ میدان میں پہنچ گئے تو یہود نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا تم اس تک کیسے پہنچ سکو گے جب اس کے ساتھ اس کے اصحاب میں سے تیس آدمی ہیں اور وہ تمام کے تمام اس سے پہلے مرنا پسند کرتے ہیں۔ تو انہوں نے پیغام بھیجا افہام و تفہیم کیسے ممکن ہو سکے ہم ساٹھ افراد ہیں۔ لہذا آپ اپنے تین اصحاب کے ساتھ ہمارے پاس تشریف لائیے اور ہمارے بھی تین علماء آپ کی طرف آئیں گے وہ آپ سے گفتگو سنیں گے۔ اگر وہ آپ کے ساتھ ایمان لے آئے تو ہم تمام آپ کے ساتھ ایمان لائیں گے اور آپ کی تصدیق کریں گے۔ چنانچہ حضور نبی مکرم ﷺ اپنے تین اصحاب کے ساتھ نکلے اور یہودی بھی تین افراد ہی آئے۔ لیکن وہ خنجروں کے ساتھ مسلح تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ بنی نضیر کی ایک نیک سیرت عورت نے اپنے بھائی کی طرف پیغام بھیجا وہ انصار میں سے ایک مسلمان تھا اور اس نے اسے بنو نضیر کے دھوکہ دینے کے اس منصوبہ کے بارے بتایا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ تیار کیا تھا۔ چنانچہ اس کا بھائی بڑی تیزی کے ساتھ آیا اور اس نے حضور نبی رحمت ﷺ کو پایا اور آپ ﷺ کے ان تک پہنچنے سے پہلے ہی آپ کو اس کے بارے آگاہ کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ وہیں لوٹ آئے اور جب دوسرا دن ہوا تو رسول اللہ ﷺ صبح سویرے ہی اپنے لشکر کے ہمراہ ان پر حملہ آور ہو گئے اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا تم بخدا بے شک تم میرے پاس امان نہیں لے سکو گے مگر کسی ایسے عہد کے ساتھ جس پر تم میرے ساتھ معاہدہ کرو گے۔ تو انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا تو اس دن آپ ﷺ نے اور مسلمانوں نے ان سے قتال کیا۔ پھر اگلی صبح

[illegible] قریظہ [illegible] اور [illegible] آپ [illegible]

[illegible] ان کے ساتھ قتال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible] ایک قبیلہ تھا [illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible] کر دیا [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] عذاب دیتا ہے

[illegible] اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا
اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ
بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ
وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ مَا
قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ
اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] آپ [illegible]

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ [illegible]

مال [illegible] رسول کریم ﷺ کو بغیر جنگ و قتال کے عطا فرمایا [illegible]

[illegible] تقسیم [illegible] انصار میں سے [illegible]

[illegible] (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے [illegible] قبیلے تھے

[illegible]

[illegible] کی طرف [illegible]

[illegible]

[illegible]

1۔ [illegible] 178 [illegible]

کھجوروں کے ساتھ متصل تھے، وہ ان تک پہنچے … یہاں تک کہ ان تک پہنچ گئے … تو یہ آیات
نازل ہوئیں: هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا
أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ
بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ
لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۔ پس جب
مسلمان ان تک پہنچ گئے تو ایک معاہدے پر … ان کے درمیان اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان یہ طے پایا
کہ آپ ﷺ انہیں اور ان کے اہل خانہ کو جلاوطن کر دیں گے … ان سے لے لیں گے۔ چنانچہ
آپ ﷺ نے انہیں جلاوطن کر دیا … اور مسلمان کھجوروں کے درخت کاٹتے رہتے تھے … مدینہ
طیبہ کے … سے … کھجوریں … اور گھٹیا قسم کی کھجوریں ہوتی ہیں
اور … مشرکوں سے … تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے … یہ آیت نازل فرمائی:
مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ۔ فرمایا: فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ
مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ … ان کی طرف گھوڑے … کیونکہ وہ … مدینہ طیبہ کی طرف … تھے۔
اس کے بعد … ایک سال … اس معاہدے پر قائم رہے جو ان کے اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان … پھر
جب مشرکین جنگ احزاب کے لیے نکلے … ان کی طرف پیغام بھیجا کہ تم ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے خلاف
جنگ کے لیے نکلو … انہوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ تم ہماری طرف … آدمی بطور رہن بھیج دو۔ یہی حضرت نعیم
بن مسعود اشجعی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے پاس آئے … اس وقت تک حضرت نعیم رضی اللہ عنہ مسلمانوں اور
مشرکین دونوں میں … رسول اللہ ﷺ تک پہنچی … انہوں نے مشرکین کی طرف پیغام بھیجا ہے اور
ان سے … آدمی بطور رہن مانگے ہیں … انہوں نے ان کی طرف رہن بھیجنے سے
انکار کر دیا … مسلمانوں … مشرکین کے لیے … حضور نبی رحمت ﷺ نے سعد بن معاذ اور خوات
بن جبیر کو ان کی طرف بھیجا۔ جب وہ دونوں ان کے پاس آئے تو ان کے سردار کعب بن اشرف نے کہا: بے شک …
… ہم نے … ایک … یہ پیغام … تمہارے خلاف … خوات بن
جبیر نے کہا … کہ میں … اس کے ساتھ … تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: … قوم
آگے بڑھے … تو آپ نے … چنانچہ وہ دونوں … حضور نبی کریم ﷺ کی
طرف گئے اور دونوں نے آپ ﷺ سے … اللہ تعالیٰ سے ان کے بارے میں اجازت طلب …
جب مشرکین کے گروہ … حضور نبی کریم ﷺ نے … حضرت جبرئیل علیہ السلام
آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا … آپ … جب سے مشرکین آپ کے مقابلہ

كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ۝
(النساء 51,52) کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں حصہ کتاب سے دیا گیا (اہل کتاب) اعتقاد رکھتے ہیں جبت
اور طاغوت پر اور کہتے ہیں ان لوگوں سے جو کافر ہیں کہ یہ زیادہ ہدایت یافتہ ہیں ان سے جو ایمان لائے ہیں
یہی۔ (وہ ہیں) جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے تو ہرگز اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔
پھر آپ ﷺ نے ... ارادہ کیا ... يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ
اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ الآية (المائدہ 11) (اے ایمان والو! یاد کرو اللہ تعالیٰ
کی نعمت جو تم پر ہوئی جب ایک قوم نے ارادہ کیا تھا کہ تم پر دست درازی کریں تو اللہ نے ان کے ہاتھوں
کو تم سے روک دیا) ... اللہ تعالیٰ پوری طرح ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے
لیے کعب کو کون کافی ہوگا؟ ... آپ ﷺ کے صحابہ میں سے ...
حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ... یا رسول اللہ ﷺ آپ کی جانب سے اسے کافی ہوں گا اور آپ سے کچھ
چیزوں کی اجازت چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گئے اور کہا: اے کعب! بے شک محمد ﷺ نے ہمیں صدقہ کا پابند
بنایا ہے اس لیے آپ ہمیں کچھ ... حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ... جس کی اجازت
انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کی تھی ... کعب نے انہیں کہا اپنے بیٹوں کو میرے پاس رہن رکھ دو۔ تو انہوں
نے جواب دیا ... کہ لوگ کہیں گے ... کا غلام ہے ...
... پھر کعب نے کہا ... رکھ دو ... انہوں نے
... چنانچہ جب رات آئی تو وہ اس کی طرف چلے اور
رسول اللہ ﷺ ... جب وہ اس کے پاس پہنچے ...
... اس نے ان کی آواز کو پہچان لیا تو اس کی بیوی نے ... تھی
... خون کی بو آرہی ہے ... چادر
لپیٹے ہوئے تھا اس کی پیشانی کے بال ... جب وہ ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا تیری خوشبو کتنی حسین
اور ... ہے ... حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس کھڑے ہوئے تھے ...
... کعب ... خوشبو ...
... اس پر اظہار تعجب کرتے ہیں ...
... حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ...
پیشانی کے بالوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا پھر کہا اس کی گردن اڑا دو ... ساتھیوں نے ... قتل کر دیا ...
... پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف گئے ... ہم نے ... سردار ...

حضرت عمر نے فرمایا نہیں۔ تمہیں سے کہو کہ یہ ... ہے" آپ نے فرمایا ہاں یہ اجازت ہے۔ جب انہوں نے ... کیونکہ آپ ... ان کے درخت ... ان ... کاٹے ... [illegible] ... ان کے گھروں کو مسمار کرنے لگے تو کہا ... [illegible] ... کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ... کر دی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ... [illegible] ... کہ آپ انہیں انہی کی قوت سے قتل ... اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ... [illegible] ... کے پاس گئے تو وہ ان کی کھجوریں کاٹنے لگے تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا جب ... [illegible] ... فساد برپا کرے اور مسلمانوں میں سے کسی ... [illegible] ... کو ... کر رہے تھے ... [illegible] ... کوئی شے پائیں گے ... [illegible] ... تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اس میں لِيْنَة سے مراد کھجور کے درخت ہیں۔ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ ... جو درخت تم نے کاٹے وہ بھی میرے اذن سے ہیں اور جو تم نے چھوڑے وہ بھی میرے اذن سے ہیں (یعنی تمہارا کاٹنا اور چھوڑنا سب میرے ... [illegible])

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَ اَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ کے تحت کہا ہے۔ مسلمان ان گھروں کو باہر سے مسمار کرتے تھے اور ... ان کے ساتھ ... [illegible] ... اور یہودی اندر سے انہیں گراتے تھے۔ (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل میں بیان کیا ہے کہ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَ اَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ کے تحت مقاتل بن حیان نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ قتال کر رہے تھے اور جب آپ غالب آ گئے ... [illegible] ... گھروں ... آپ نے ان ... [illegible] ... جنگ کے لئے میدان وسیع اور کشادہ ہو جائے ... [illegible] ... سے ... [illegible] ... جو انہیں ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ ... مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ۝ اس میں لِيْنَة سے مراد کھجور کے درخت ہیں اور ... [illegible] ... عجوہ کھجور ... [illegible] ... جب حضور نبی کریم ﷺ کی اجازت سے صحابہ کرام نے ان کھجوروں کو ... ان کے ... [illegible] ... تو یہودیوں نے کہا اے محمد! (ﷺ) آپ کا گمان تو یہ ہے کہ آپ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہیں ... [illegible] ... کھجوریں کاٹنے ... [illegible] ... یہ بات حضور نبی کریم ﷺ پر شاق گزری اور مسلمانوں کی ... [illegible] ... کو ... [illegible] ... سے ... [illegible] ... ان کا درخت ... [illegible] ... چنانچہ بعض نے کہا ہم ... [illegible] ... کیونکہ یہ ان کا مال غنیمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے ... [illegible] ... انہوں نے کہا ہم درختوں ... [illegible] ... غصہ کا اظہار کر رہے ہیں ... [illegible]

1. تفسیر عبدالرزاق، جلد ... صفحہ 287 ... [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کو [illegible] معاملہ [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ کے [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] ہے۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن منذر [illegible] نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ [illegible] نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ
[illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
[illegible] ہے۔(2)

امام ابن منذر [illegible] نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible] اپنے گھروں [illegible]
کے اس طرح [illegible] کے لیے [illegible]
[illegible] جب وہ [illegible] چلے جائیں گے اور آیت اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ
کے بارے فرمایا [illegible] وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا [illegible] اور ان کی گردنیں ماردی جاتیں [illegible]
[illegible] لیکن ان کے لیے جلاوطنی اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پہلے سے لکھی ہوئی تھی۔ چنانچہ [illegible]
[illegible] جلاوطن کر دیا گیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے [illegible] کہ ان کے گھر [illegible]
[illegible] چنانچہ [illegible]
[illegible] ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے [illegible] کہا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا [illegible] ایک [illegible] دوسرے
[illegible] کی طرف [illegible] جاتا ہے۔

امام [illegible] ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ [illegible]
فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ سے مراد [illegible] ہے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح [illegible] کیا ہے۔(4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عطیہ [illegible] مجاہد [illegible] رحمہم اللہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ سے مراد [illegible] ہے۔(5)

1۔ [illegible] صفحہ 178-79، دار الکتب العلمیہ بیروت — [illegible] جلد 3 صفحہ 297 [illegible]
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 457 (33158) [illegible] 4۔ [illegible] (33157)
5۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 28، صفحہ 40 [illegible]

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لینۃ سے مراد کھجور کا درخت ہے جس کے کاٹنے کا حکم دیا گیا تھا ۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ لینۃ سے مراد ... کے درخت ہیں۔

امام ابن منذر ... نے ... سے بیان کیا ہے کہ لینۃ ... سے مراد ...

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت اعمش رحمہ اللہ علیہ اس طرح قراءت کرتے ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها

امام بخاری، مسلم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیئے اور کاٹ دیئے۔ تو حسان نے کہا:

وهان على سراة بني لؤي حريق بالبويرة مستطير

بنی لؤی کے سرداروں پر بویرہ کے مقام پر پھیلنے والی آگ آسان ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مسلمانوں نے اس دن کھجوریں کاٹیں اور بعض دوسروں نے انہیں چھوڑ دیا ... اللہ تعالیٰ نے انہیں فساد ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ما قطعتم من لينة او تركتموها ... فبإذن الله وليخزي الفاسقين ... وما افاء الله على رسوله منهم فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب ... الطرف ... اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو عطا فرمائے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ... ﷺ ... ما قطعتم من لينة ... حضرت نوح علیہ السلام ... رسول اللہ ﷺ ... عطا ...

امام ... نے ... حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ ایک یہودی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا ... آپ ﷺ نے فرمایا ... اللہ تعالیٰ کی ... اس نے کہا ... میں چاہتا ہوں ... آپ ﷺ نے فرمایا ... اللہ تعالیٰ ... اس نے کہا میں چاہتا ہوں ...

[illegible] آپ [illegible] اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کہ حضرت ابراہیم [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible]

[illegible] وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ [illegible]

[illegible] فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ [illegible]

حضرت صدر الافاضل [illegible] رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا [illegible] حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] بغیر جنگ و قتال کے [illegible] گھوڑے [illegible] اونٹ [illegible] فرمایا: فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ [illegible] بغیر جنگ و قتال حاصل ہوا ہے [illegible] بنو نضیر کے اموال [illegible] حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صلح کے ساتھ حاصل ہوئے [illegible] اس لیے حضور [illegible] مہاجرین [illegible] انصار [illegible] سوا [illegible] (1)

امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عمر فاروق اعظم بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بنو نضیر کے اموال ان اموال میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور مسلمانوں نے ان پر گھوڑے اور اونٹ وغیرہ نہیں دوڑائے، یہ اموال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے اپنے گھر والوں [illegible] خرچ [illegible] اور جو باقی [illegible] اللہ [illegible] کے لیے ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ کے حصول کے لیے خرچ فرما دیتے تھے۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجاہد [illegible] سے روایت کیا ہے کہ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ کا مفہوم یہ ہے کہ [illegible] بنو قریظہ اور خیبر میں بغیر گھوڑے [illegible] کے [illegible]

امام ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ نے وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ کے تحت فرمایا [illegible] رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قریظہ اور بنو نضیر کی طرف جانے کا حکم ارشاد فرمایا، اس وقت [illegible] گھوڑے اور اونٹ [illegible] نہیں تھے [illegible] جو چاہیں فیصلہ فرماتے ہیں [illegible]

---

1 تفسیر [illegible] الحشر، تحت الآیۃ: 6، [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت

2 [illegible] 183 (1712) [illegible]

حکم دے دیا ... کہ وہ خوب تیز چال سے جن اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ہیں۔ یہ صورت حال خیبر، فدک اور ... کی ہے ... کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے رسول کریم ﷺ کو عطا فرمایا۔ آپ ﷺ ان کے لیے تیاری کریں۔ جب رسول اللہ ﷺ وہاں آئے اور صحابہ کے سامنے سامان غنیمت رکھا تو کچھ لوگوں نے کہا: آپ ﷺ نے اسے تقسیم کیوں نہیں کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے عذر کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی: مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝

امام عبد بن حمید اور امام ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى کے بارے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس میں اہل القریٰ سے مراد بنی قریظہ ہیں۔ یعنی جو مال اللہ تعالیٰ نے بنی قریظہ کی جانب سے اپنے رسول ﷺ پر لوٹا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ... کے لیے آپ ﷺ کو ... اس کے لیے مخصوص کر دیا۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے اسی آیت کے تحت حضرت معمر رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ اس مال سے مراد جزیہ اور خراج ہے۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ مال جو اللہ تعالیٰ نے خیبر سے حضور نبی کریم ﷺ کو عطا فرمایا تھا، نصف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے تھا اور دوسرا نصف مسلمانوں کے لیے تھا۔ پس وہ نصف جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے تھا اس میں کتیبہ، وطیح، سلالم اور وجدہ تھے۔ اور وہ حصہ جو مسلمانوں کے لیے تھا وہ شق اور نطاۃ تھے۔ شق کے تیرہ حصے تھے اور نطاۃ کے پانچ حصے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے خیبر سے حاصل ہونے والا مال مسلمانوں میں سے کسی میں تقسیم نہیں کیا سوائے ان کے جو حدیبیہ میں حاضر تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ سے غائب رہنے والوں میں سوائے جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام انصاری کے کسی کو حصہ نہیں دیا کیونکہ آپ ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرمائی تھی اور انہیں قرار دیا گویا وہ آپ کے ساتھ خیبر میں حاضر تھے۔

امام ابو داؤد اور ابن مردویہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بنی نضیر، خیبر اور فدک سے حاصل ہونے والا مال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھا۔ بنی نضیر سے جو حاصل ہوا وہ آپ ﷺ کی ضروریات اور حوادث کے لیے روک لیا گیا اور فدک سے حاصل ہونے والا مال ابن السبیل کے لیے وقف ہو گیا، اور جو خیبر سے حاصل ہوا تو آپ ﷺ نے اسے تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر اس میں سے دو حصے مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرما دیے اور ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے خرچ کے لیے روک لیا اور جو اپنے اہل کے خرچ سے بچ جاتا اسے آپ مہاجرین فقراء کو عطا فرما دیتے۔(2)

امام عبد اللہ بن احمد رحمہ اللہ نے ... میں حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ اور حضرت ...

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 288، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ سنن ابو داؤد، باب صفایا رسول اللہ ﷺ من الاموال، جلد 2، صفحہ 57، مکتبہ امدادیہ ملتان

[illegible] خمس [illegible] سورۂ انفال [illegible] میں ہے:
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ (الانفال: 41) اور سورۂ حشر میں ہے: مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ [illegible]

[illegible] مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ [illegible] پھر [illegible] وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ (الانفال: 41) [illegible] اس آیت نے [illegible] کو [illegible] کر دیا [illegible] پہلے [illegible] کے لیے [illegible] کے لیے [illegible]

امام ابو عبید نے کتاب الاموال میں [illegible] بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی [illegible] روایت [illegible] کیا ہے [illegible] حضرت عمر فاروق اعظم بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا [illegible] آپ کے پاس [illegible] اس وقت آپ چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے [illegible] آپ چمڑے کے تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے [illegible] آپ نے فرمایا: اے مالک! تیری قوم کے چند گھرانوں کے افراد ہمارے پاس آئے ہیں [illegible] ان کے درمیان تقسیم [illegible] [illegible] اس وقت [illegible] آپ کی [illegible] حضرت عثمان بن عفان، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم حاضر ہیں [illegible] پھر [illegible] حضرت علی اور حضرت عباس [illegible] حاضر ہیں [illegible] حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا [illegible] آپ [illegible] فیصلہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہم [illegible] صدقہ ہے [illegible] اسلام [illegible]

ارشاد سب بجا ہے۔ پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تم دونوں سے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں بھی معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے؟ دونوں نے کہا ہاں! تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنو! میں تمہیں اس کی حقیقت بتاتا ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہ مال مخصوص طور پر دیا تھا آپ کے سوا کسی اور کو اس میں سے کچھ نہیں دیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ——
اموال فے رسول اللہ ﷺ کے لیے مخصوص تھے پھر قسم اللہ کی آپ ﷺ نے تمہیں چھوڑ کر اسے اپنے لیے خاص نہ کر لیا۔ آپ نے اسے تمہارے سوا کسی کے لیے مخصوص نہیں کیا بلکہ تم ہی میں تقسیم کر دیا اور یہ مال اسی میں سے بچ رہا ہے۔ اس میں سے رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کا سال بھر کا خرچ لے لیتے تھے اور باقی کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے۔ آپ ﷺ کی زندگی بھر یہی معمول رہا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں میں بھی اسی طرح عمل کروں گا جس طرح آپ ﷺ کیا کرتے تھے۔ پس آپ ﷺ کی حیات میں جس طرح یہ مال خرچ ہوتا تھا اسی طرح آپ بھی اس مال کی آمدنی سے رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کے لیے سال بھر کا خرچ لے لیتے تھے اور باقی مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی حیات طیبہ میں اسی کا انتظام کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو بھی وفات ہو گئی۔ پس اب میں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں کا نائب ہوں۔ دو سال تک اس مال کے بارے میں اسی طرح عمل کرتا رہا جس طرح ان دونوں کا معمول تھا۔ اس لیے میں نے اسے قبضے میں لے رکھا ہے۔ پھر جب تم دونوں میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا تو میرے لیے یہی مناسب ہے کہ میں یہ مال تم دونوں کے حوالے کر دوں۔ میں نے تمہیں دے دیا اس شرط پر کہ تم دونوں اس میں اسی طرح عمل کرو گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور میں نے کیا۔ پس یہاں موجود لوگوں سے خاص طور پر میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا میں نے یہ مال اسی شرط کے ساتھ ان دونوں کے حوالے کیا؟ انہوں نے کہا ہاں! تو آپ نے فرمایا اب کیا آپ کا فیصلہ درست ہے؟ پھر آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں نے تمہیں یہ مال اسی شرط کے ساتھ دیا ہے؟ دونوں نے جواب دیا ہاں۔ آپ نے فرمایا اب کیا تم اس کے سوا کوئی اور فیصلہ لینے کے لیے مجھ سے لڑتے ہو۔ لیکن تم دونوں اس معاملے میں اس کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کروں گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ پس اگر تم دونوں اس سے عاجز ہو تو مجھے واپس دے دو۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا أَفَاءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْھُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْہِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُسَلِّطُ رُسُلَہٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ۗ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی یہ سب مال رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے پھر فرمایا مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَۃً بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْکُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰکُمُ

الرسول [illegible] وما نهاكم عنه فانتهوا واتقوا الله [illegible]

[illegible] للفقراء المهاجرين الذين أخرجوا من ديارهم

[illegible] يبتغون فضلا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] والذين تبوءو الدار والإيمان من قبلهم يحبون من هاجر إليهم ولا يجدون في

صدورهم حاجة مما أوتوا ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فأولئك هم

المفلحون [illegible]

[illegible] ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين

سبقونا بالإيمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] والذين تبوءو الدار والإيمان من قبلهم

[illegible]

[illegible]

[illegible] (2)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وَالَّذِينَ تَبَوَّءُو الدَّارَ
وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ
كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ [illegible]

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible] 5 [illegible] 471 [illegible] 2 [illegible] 3301 [illegible]
[illegible] 1564 [illegible]

تقسیم فرما دیتے ہیں جو اسلام میں کسی کے ساتھ اس کی قرابت بھی کہ وہ اسلام میں کسی کے ساتھ اس کا اسلام کی طرف سبقت بھی ہے، وہ اسلام میں آزمائش کے ساتھ اس کی ... بھی ہے، وہ اسلام میں ... کے ساتھ اس کی حاجت بھی ہے۔ ... اپنا حصہ ... جگہ پر پہنچ جائے گا۔ (1)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ ... تو انہوں نے آپ کی طرف جواب لکھا کہ ہم نے ایسا کر دیا ہے اور ... باقی بچ گیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف لکھا کہ بے شک ان کے اموال سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر لوٹایا ہے ... ان کے لیے وہاں کے درمیان تقسیم کر دو۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ... دونوں ... کے درمیان تقسیم کر دیا ... مہاجرین، انصار اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ (4)

ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر نے روایت کیا ہے: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا کی تفسیر میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ تمہیں مال غنیمت عطا فرماتے تھے اور خیانت سے انہیں منع فرماتے تھے۔ (5)

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ... رسول اللہ ﷺ مال غنیمت میں سے جو تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور ... جس سے تمہیں روکیں تو اس سے رک جاؤ۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ میری اطاعت و امر میں جو تمہیں حکم دیں اسے اختیار کر لو اور میری نافرمانی اور گناہ سے جو تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، نسائی اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا انہوں نے کہا: بے شک۔ پھر آپ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ (الاحزاب: 36) "اور نہ کسی مومن مرد کو یہ حق پہنچتا ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب فیصلہ فرما دے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا تو پھر انہیں کوئی اختیار ہو اپنے اس معاملہ میں" فرمایا: بے شک میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ... حنتم، نقیر، دباء اور مزفت سے منع فرمایا ہے (یہ وہ برتن ہیں جن میں زمانہ جاہلیت میں شراب تیار کی جاتی تھی)۔ (6)

1. ... جلد ... صفحہ 296 ... 2. ایضاً
3. مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 471 (33018)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 4. ایضاً (33019)
5. ایضاً، جلد 6، صفحہ ... (33535) 6. ایضاً، جلد 5، صفحہ 74 (23792)

[illegible]

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ

[illegible]

1 [illegible]

کی کمی ہے تو اسے [illegible]

امام عبد بن حمید [illegible] سے روایت نقل کی ہے [illegible] ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے [illegible] والذین تبوؤ الدار والایمان [illegible] حضرت قتادہ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس آیت میں [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible]

[illegible]

[illegible] والذین جاءو من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الآیۃ [illegible]

حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں [illegible]

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے [illegible] حضرت [illegible]

آیت میں [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] ایمان [illegible]

[illegible]

امام عبد بن حمید [illegible] رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انصار نے کہا یا رسول اللہ

ﷺ آپ [illegible] تو آپ ﷺ نے فرمایا

نہیں [illegible] تم [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] نازل فرمایا

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ

[illegible] (1)

امام ابن ابی شیبہ [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے [illegible]

[illegible] کے بارے وصیت کرتا ہوں کہ ان کے حقوق [illegible] کے لیے ان کی

عزت و احترام کی حفاظت کرے اور میں اسے انصار کے بارے بھی وصیت کرتا ہوں جو حضور نبی کریم ﷺ کی ہجرت

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 331، (26996) [illegible]

ہونے سے پہلے دارِ ہجرت میں مقیم ہو گئے اور ایمان میں ثابت قدم رہے کہ وہ ان کی نیکیوں اور اعمال پر اتفاق کرتے
اور ان پر احسان اور فضیلت روشن کر دیتے۔(1)

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی گئی ہے ... [illegible]
[illegible]

وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اس کے بارے میں ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر اور حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے مشقت اور فاقے نے آلیا ہے تو آپ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف پیغام بھیجا لیکن ان کے پاس سے کوئی شے نہ پائی۔ فرمایا کیا کوئی آدمی ہے جو آج کی رات مہمان نوازی کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا میں یا رسول اللہ ﷺ۔ وہ اسے اپنے گھر لے گیا اور اپنی بیوی سے کہا رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی عزت کرو اور کچھ بھی بچا کر نہ رکھنا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم ہمارے پاس بچوں کی خوراک کے سوا کچھ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا جب بچے شام کے کھانے کا وقت آئے تو انہیں سلا دینا اور آ کر چراغ بجھا دینا تو آج کی رات ہم رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خاطر اپنے پیٹ کو بھوکا رکھیں گے۔ تو اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ پھر صبح کے وقت صحابی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فلاں اور فلاں کے عمل سے تعجب فرمایا ہے اور انہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔(2)

ابن مسدد نے مسند میں، ابن ابی الدنیا نے شعب قری الضیف میں اور ابن منذر نے ابو المتوکل ناجی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی تین دن تک روزے دار رہا۔ شام ہوتی تو وہ افطار کے لیے کچھ نہ پاتا اور صبح کر دیتا۔ یہاں تک کہ انصار میں سے ایک آدمی جسے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا اسے اس کے بارے معلوم ہوا۔ تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا آج رات میں اپنے ساتھ ایک مہمان کو لاؤں گا۔ جب تم کھانا رکھو تو تم میں سے ایک چراغ کو درست کرنے کے لیے اس کے پاس کھڑا ہو جائے اور اسے بجھا دے۔ پھر تم اپنے ہاتھ کھانے کی طرف بڑھاتے رہنا گویا کہ تم کھا رہے ہو لیکن کھانا نہیں۔ یہاں تک کہ ہمارا مہمان خوب سیر ہو کر کھا لے۔ پھر جب شام ہوئی تو وہ اسے لے گیا اور انہوں نے اپنے کھانے کو سامنے رکھ دیا اور ان میں سے ایک چراغ کے پاس کھڑی ہو گئی گویا وہ اسے درست کرنے لگی ہے۔ تو اسے بجھا دیا۔ پھر وہ کھانے میں اپنے ہاتھ بڑھانے لگے گویا کہ وہ کھا رہے ہیں حالانکہ وہ نہیں کھا رہے تھے۔ یہاں تک کہ ان کا مہمان خوب سیر ہو گیا اور اس وقت ان کا کھانا ایک روٹی کی مقدار تھا جو ان کی خوراک تھی۔ جب صبح کے وقت حضرت ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا "اے ثابت! گزشتہ

1۔ [illegible] جلد 3، صفحہ 1232، حدیث 34787 [illegible]
2۔ [illegible] جلد 2، صفحہ 725-26 [illegible]

اللہ تعالیٰ ان دونوں کے اس حسن سلوک سے خوب خوش ہوا تو ان دونوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

امام حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی آدمی کو بکری کا سر ہدیہ کیا گیا تو اس نے کہا: بے شک میرا فلاں بھائی اور اس کے گھر والے ہم سے زیادہ ضرورت مند ہیں، تو انہوں نے وہ سر اس کی طرف بھیج دیا، پس مسلسل ایک سے دوسرے کی طرف (اس طرح) بھیجتے رہے یہاں تک کہ سات گھروں والوں نے اسے گھمایا یہاں تک کہ وہ پہلے (شخص) کی طرف واپس لوٹ گیا۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی (1)۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یوں بیان کیا کہ خصاصۃ سے مراد فاقہ ہے۔

سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یوں بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے ان سے کہا: مجھے خوف ہے کہ میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ تو آپ نے پوچھا: وہ کیسے؟ اس نے عرض کی: بے شک میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور میں ایک حریص آدمی ہوں اور قریب نہیں ہے کہ مجھ سے کوئی شے خارج ہو جائے گی۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: وہ شح نہیں ہے بلکہ وہ بخل ہے اور بخل میں کوئی خیر نہیں اور وہ شح جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا مال ظلماً کھائے (2)۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت یوں بیان کیا ہے: شح کا مفہوم یہ نہیں کہ آدمی اپنا مال روک لے، بلکہ وہ تو بخل ہے اور بے شک شح یہ ہے کہ تیری آنکھ اس شے کی طرف لگے جو اس کی نہیں۔

ابن منذر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یوں بیان کیا ہے کہ اجنبی عورت کی طرف دیکھنا جس کا وہ مالک نہیں یہ شح کہلاتا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے: بخل یہ ہے کہ آدمی اس شے کے ساتھ بخل کرے جو اس کے ہاتھ میں ہے اور شح یہ ہے کہ وہ اس شے پر حرص کرے جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے اور دعا مانگ رہے تھے: اے اللہ! مجھے میرے نفس کی حرص سے بچا۔ آپ اس سے زیادہ کچھ نہ کہتے تھے۔ جب ان سے اس کے بارے میں استفسار کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب مجھے میرے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا گیا تو میں نہ چوری کروں گا، نہ زنا کروں گا اور نہ میں اس قسم کا کوئی کام کروں گا (3)۔

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 526 (3799)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، جلد 28، صفحہ 52، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ ایضاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ دو خصلتیں کسی مسلمان کے پیٹ میں جمع نہیں ہوتیں: ایک بخل اور دوسری بد خلقی۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ابن حبان اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کی بدترین خصلت گھبرا دینے والا بخل اور ایسی بزدلی ہے جو دل کو نکال دینے والی ہو۔(2)

امام احمد، امام بخاری نے الادب میں، مسلم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن کئی تاریکیاں ہے۔ اور شح (حرص) سے بچو کیونکہ شح نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک اور برباد کر دیا اور انہیں اس پر ابھارا کہ وہ اپنے خون بہائیں اور حرام کو حلال سمجھیں۔(3)

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شح (حرص، لالچ) سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس پر برانگیختہ کیا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلق کریں۔ پس انہوں نے قطع تعلقی کر لی اور اس نے انہیں اس پر ابھارا کہ وہ حرام کو حلال سمجھیں۔ پس وہ حرام کو حلال سمجھنے لگے اور اس نے انہیں اس طرف دعوت دی کہ وہ اپنے خون بہائیں۔ چنانچہ وہ خون بہانے لگے۔(4)

امام ترمذی اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی فوت ہو گیا تو لوگوں نے کہا: اس کے لیے تو جنت کی بشارت ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اس نے ایسی شے کے بارے گفتگو کی ہو جو اس کا مقصود نہ ہو، یا ایسی شے کے بارے بخل کیا ہو جو اس کے لیے نفع بخش نہ ہو۔(5)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ غزوہ احد کے دن ایک آدمی شہید ہو گیا تو ایک عورت آئی اور اس نے کہا: اے میرے بیٹے! تجھے شہادت مبارک ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا معلوم شاید اس نے ایسی شے کے بارے گفتگو کی ہو جو بے مقصد ہو اور ایسی شے کے بارے بخل کیا ہو جو اس کے لیے نفع بخش اور فائدہ مند نہ ہو۔(6)

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ مبغوض رکھتا ہے۔ وہ دو خصلتیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے وہ سخاوت اور سماحت (یعنی نرمی اور درگزر کرنا) ہیں۔ اور وہ دو خصلتیں جنہیں اللہ تعالیٰ مبغوض رکھتا ہے وہ بدخلقی اور بخل ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اسے لوگوں کی حاجات پوری کرنے پر لگا دیتا ہے۔(7)

امام ابن جریر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

1۔ سنن ترمذی، جلد 4، صفحہ 302 (1962)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 426 (10831)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 320، قدیمی کتب خانہ
4۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 426 (10833)
5۔ سنن ترمذی، جلد 4، صفحہ 483 (2316)
6۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 425 (10836)
7۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 426 (10839)

سے فرمایا جس نے رکوٰۃ ادا کی، مہمان کی عزت و تکریم کی اور مصیبت میں تکلیف اور فاقہ کشی کی حالت میں اسے کچھ دیا تو وہ بخل (کی مذمت) سے محفوظ رہا ہے (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے اور آپ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سخاوت اللہ تعالیٰ کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ جس نے اس کی ایک شاخ کو پکڑ لیا تو وہ شاخ اسے جنت میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی (2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عروہ بن شعیب سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کے پہلے لوگوں کی اصلاح زہد اور یقین کی وجہ سے ہوئی اور اس کے آخری لوگ بخل اور امید کے سبب ہلاک ہوں گے (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے اور آپ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگا اور جنت کے قریب ہوگا اور جہنم سے دور ہوگا۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوگا، جنت سے دور ہوگا اور جہنم کے قریب ہوگا اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخیل عابد سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے (4)

بیہقی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے اور لوگوں کے بھی قریب ہے اور جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہے، جنت سے دور ہے اور لوگوں سے بھی دور ہے اور جہنم کے قریب ہے اور یقیناً جاہل سخی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے (5)

ابن عدی نے کامل میں اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور بیہقی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہے، وہ جنت کے قریب ہے، وہ لوگوں کے بھی قریب ہے اور جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہے، وہ جنت سے دور ہے، وہ لوگوں سے بھی دور ہے اور جہنم کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے اور سب سے بڑی بیماری بخل ہے (6)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک [illegible] آج سب سے بڑی [illegible] بخل ہے [illegible] آپ ﷺ نے [illegible] بخل سے بڑی بیماری کون سی ہے [illegible] حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ ہیں (7)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا

1۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 427 (10842)، دار الکتب العلمیہ بیروت — 2۔ ایضاً (10843)

3۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 428-29 (10845) — 4۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 428 (10847) — 5۔ ایضاً (10848)

6۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 429 (10851) — 7۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 430 (10853)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے روایت کیا [illegible] اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے [illegible] [illegible] [illegible] بے شک اللہ [illegible] (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے، جو شخص سخی ہو اس نے اس کی ایک شاخ پکڑ لی [illegible] اور بخل جہنم کے درختوں میں سے ایک درخت ہے [illegible] جس نے اس کی ٹہنی پکڑی وہ اسے جہنم کی طرف لے جائے گی۔ [illegible] یہ روایت ضعیف ہے۔(2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سخاوت جنت میں ایک درخت ہے، جو شخص سخی ہوا اس نے اس کی ایک ٹہنی پکڑ لی، وہ ٹہنی اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل کر دے گی۔ اور شح (حرص و بخل) جہنم میں ایک درخت ہے، جو شخص بخیل ہوا اس نے اس کی ایک ٹہنی پکڑ لی اور وہ ٹہنی اسے نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کر دے گی۔(3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] علیہ السلام [illegible] فرمایا [illegible] جہنم کے قریب ہوا [illegible](4)

امام بخاری، مسلم اور نسائی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال بیان فرمائی کہ وہ ایسے دو شخصوں کی طرح ہیں جو لوہے کے جبے پہنے ہوئے ہوں اور ان کے ہاتھ ان کے سینوں اور ہنسلیوں کے ساتھ چمٹے ہوئے ہوں، پس جب بھی سخی صدقہ کرتا ہے تو [illegible] جب بھی بخیل صدقہ کا ارادہ [illegible] (5)

1 شعب الایمان، رقم (10876) 435/7 [illegible] 2 [illegible] رقم (10875) 3 [illegible] رقم (10877)
4 [illegible] رقم (10839) 5 صحیح مسلم [illegible]

[illegible]

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ
سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ
رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ
الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا
نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ
لَكَاذِبُونَ ۝ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا
يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝
لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا
يَفْقَهُونَ ۝ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ
جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۝

[illegible]

ہم اور تمہارے ساتھ یہاں سے نکل جائیں گے اور تمہارے معاملہ میں کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر
تم سے جنگ کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ بالکل جھوٹ بول رہے
ہیں۔ (یعنی اگر انہیں نکالا گیا تو یہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی
مدد نہیں کریں گے اور اگر مدد کی بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کی مدد نہ کی جائے گی۔ بلاشبہ
تمہارا ڈر ان کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے۔ یہ اس لیے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں۔ (یہ یہودی) تم سے اکٹھے ہو کر کھلے میدان میں جنگ
نہیں کریں گے مگر قلعہ بند بستیوں میں یا دیواروں کی اوٹ سے۔ ان کا اختلاف آپس میں بہت
سخت ہے، تم انہیں متحد خیال کرتے ہو حالانکہ ان کے دل متفرق ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
جس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ان کے بعد اسلام لائے۔ تو انہوں نے عبد اللہ بن ابی ... کا ذکر شامل کیا ہے۔

امام حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہ لوگ تین مراتب (درجات) میں تھے ان میں سے دو گزر چکے اور ایک باقی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تم
اس پر رہو جو باقی رہ گیا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ الآیہ پھر فرمایا: اس سے مراد مہاجرین ہیں اور یہ درجہ گزر چکا ہے۔ پھر آپ نے یہ
آیت تلاوت فرمائی وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ الآیہ۔ پھر ارشاد فرمایا یہ انصار کا گروہ ہے۔ یہ درجہ بھی گزر
چکا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ پھر فرمایا یہ درجہ باقی رہ گیا ہے پس بہتر یہ ہے کہ تم اس درجہ میں سے ہو جاؤ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ اس آیت میں ان کے لیے استغفار کا حکم دیا
گیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ عنقریب یہ دنیا میں ایک دوسرے کے قتل کا ارتکاب کریں گے۔

امام سعید بن منصور، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن انباری نے مصاحف میں، حاکم، ابن مردویہ رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ
حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں حکم دیا گیا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے لیے
استغفار کریں تو انہوں نے انہیں گالی گلوچ دی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ
بعض مہاجرین پر اعتراض کر رہا ہے اور ان کے بارے غلط الفاظ استعمال کر رہا ہے تو آپ نے اس پر یہ آیت پڑھی لِلْفُقَرَآءِ
الْمُهٰجِرِيْنَ الآیہ۔ پھر فرمایا یہ مہاجرین کا ذکر ہے کیا تو ان میں سے ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَ

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 526 (3800)، مکتبۃ العصریہ بیروت

ہوں جنہیں وہ تنگ دلی اور لالچ سے بچا لے جاتا ہے۔ کہا کہ ان میں سے جو لوگ اس سے بچ جائیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ پھر فرمایا کہ وہ لوگ جو ان میں سے ہیں ان کے لئے میں امید کرتا ہوں کہ ان میں سے نہیں جنہوں نے آپ سے وہ بات کہی جس کی وجہ سے وہ ان میں سے نکل جائیں۔

[illegible] سے ایک اور حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کی گئی ہے کہ آپ نے ایک شخص کی نسبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ آپ [illegible] نے بھی دعا کی جائے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی الْفَقْرِ وَالتَّخْمِيْصِيْنَ الآیہ۔ فرمایا کیا تم ان میں سے ہو جن کے لئے کہا گیا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ آیت پڑھی اور فرمایا کہ ان میں سے ہو جن کے لئے یہ امید کرتا ہوں کہ ان میں سے جو آپ نے فرمایا ہے۔ تم ان دونوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں ہو کہ تم ان کے خلاف کینہ اور حسد رکھتے ہو۔

مسند میں حضرت انس سے روایت ہے کہ آیت وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا۔

ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ابھی اس راستے سے ایک جنتی آدمی آ رہا ہے۔ تھوڑی دیر میں ایک انصاری آئے جن کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا اور بائیں ہاتھ میں جوتیاں لٹکائے ہوئے تھے۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر وہی الفاظ دہرائے اور پھر وہی آدمی آئے۔ چنانچہ وہی آدمی اپنی پہلی سی کیفیت میں آئے۔ پھر جب تیسرا دن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے پھر وہی فرمایا اور پھر وہی آدمی پہلی حالت میں آئے۔ جب وہ چلے گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے گئے اور فرمایا میرا اپنے باپ سے جھگڑا ہو گیا ہے اور میں نے قسم کھائی ہے کہ میں تین دن تک گھر نہیں جاؤں گا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اپنے پاس پناہ دے دیں کہ یہ مدت ختم ہو جائے تو میں ایسا کروں؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بیان فرماتے ہیں کہ میں نے تین راتیں ان کے ساتھ گزاریں لیکن میں نے نہیں دیکھا کہ وہ رات کو تہجد پڑھتے ہوں۔ البتہ جب آنکھ کھلتی اور کروٹ بدلتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور اللہ اکبر کہتے یہاں تک کہ صبح کی نماز کے لیے اٹھتے اور خوب اچھی طرح وضو کرتے۔ میں نے ان سے اچھی بات کے سوا کچھ نہ سنا۔ جب تین راتیں گزر گئیں اور قریب تھا کہ میں ان کے عمل کو حقیر سمجھوں تو میں نے کہا اے اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی ناراضگی اور جدائی نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین دفعہ سنا آپ نے فرمایا ابھی تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک آدمی داخل ہوگا۔ پس تین مرتبہ تم ہی آئے۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں تمہارے پاس رہوں اور دیکھوں کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ لیکن میں نے تم کو کوئی بڑا عمل کرتے نہیں دیکھا۔ جب میں لوٹنے لگا تو مجھے بلایا اور کہا عمل تو وہی ہے جو تم نے دیکھا مگر یہ کہ میرے دل میں کسی مسلمان کی طرف سے کینہ اور حسد نہیں ہوتا۔ اور حضرت عبداللہ نے فرمایا یہی وہ

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] ہونے سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رکھتے ہوئے چلے گئے۔

[illegible] بنو قریظہ [illegible] کی تفسیر میں [illegible] اسلام [illegible] [illegible] [illegible] ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ۔

[illegible] ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے [illegible] کے بارے [illegible] [illegible] [illegible] تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَّقُلُوبُهُمْ شَتّٰى [illegible] كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا [illegible] (1)

امام عبد الرزاق [illegible] ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ [illegible] تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَّقُلُوبُهُمْ شَتّٰى [illegible] [illegible] كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا [illegible] (2)

[illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَّقُلُوبُهُمْ شَتّٰى [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible] ایک دوسرے [illegible] [illegible] ایک دوسرے [illegible] (3)

[illegible] حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا [illegible]

امام عبد الرزاق [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے [illegible] (4)

1. [illegible] 54-55-56-57 [illegible] 23 [illegible]
2. [illegible] 250 [illegible]
3. [illegible] 183 [illegible] 4 [illegible] 296 [illegible]

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي
بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا
فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ
خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ
أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ
الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾

[illegible]

[illegible]

تن سے جدا کر دیا۔ پھر اس کے بھائی آئے تو راہب کو پکڑ کر لے گئے لیکن ابھی اس انتظار میں کہ وہ قتل ہونے تھے۔ شیطان اس (راہب) کے پاس آیا اور اس سے کہا: میں وہی شخص ہوں جس نے تیرے لیے یہ سب کچھ تیار اور آراستہ کیا۔ اب تو مجھے ایک سجدہ کر لے تو میں تجھے بچا لوں۔ راہب نے اسے سجدہ کر دیا، اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ آیت۔[1]

(2) ... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی روایت ہے کہ ایک راہب ... عمل میں سے بڑا ... وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا تھا، خوب اچھی طرح عبادت کرتا تھا، روزے رکھتا، لوگ اس کے پاس آتے اور دعا کے بارے میں پوچھتے تھے۔ ... ایک بادشاہ تھا، اس کی ایک بیٹی تھی جو حسین ترین تھی ... بہت حسین اور خوبصورت تھی ... اس کے تین بھائی تھے ... راہب کے پاس آئے اور کہا کہ شاید تو اسے ... کر دے ... ہم ... اور حفاظت کرے ... اگر آپ صاحب ... تو ہماری بہن ... کیونکہ ... مر جائے تو ... اور ... تو اس کی ... راہب نے کہا: اگر ... تمہارے لیے ... پریشان یا فکر ... کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس لڑکی کے ... علاج کر ... یہاں تک کہ ... پہلے کی طرح اس کا حسن ... ایک دن وہ اس کے پاس گیا تو ... اسے اس حال میں ... شیطان ... یہاں تک کہ ... اس کے ساتھ بدفعلی کا ارتکاب کر لیا ... حاملہ ہو گئی۔ پھر شیطان نے ... راہب ... جب ... اس کا ... ہو جائے گا اس لیے ... قتل ... اور ... اس کے لیے ... یہاں تک کہ اس نے اسے قتل کر دیا۔ پھر جب اس کے بھائی آئے ... اس سے پوچھا ... تو اس نے جواب دیا ... وہ مر گئی اور میں نے ... دفن کر دیا۔ انہوں نے کہا تو نے بہت اچھا کیا ہے۔ پھر وہ ... دیکھتے ... جاتے تھے ... کہ راہب نے اسے قتل کیا ہے اور وہ فلاں فلاں درخت کے نیچے ہے۔ چنانچہ وہ اس درخت کی طرف گئے اور انہوں نے ... پایا کہ اسے قتل کیا گیا ہے۔ پھر وہ اس راہب کے پاس آئے اور اسے پکڑ لیا ... شیطان نے کہا: میں وہی ہوں جس نے تجھے ... کیا ... جو ... پھر ... تجھے ... کیا ... ہے ... یہ ممکن ہے کہ تو میری ... کرے اور میں تجھے ... کہا ... پھر شیطان نے کہا: مجھے ایک سجدہ کر دے۔ چنانچہ اس نے ... سجدہ کیا اور پھر ... قتل کر دیا گیا، تو اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ آیت۔

---

[1] ... جلد 3 صفحہ 100 ...

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں کہا: ایک عورت [illegible]
جوان تھی اور اس کے چار بھائی تھے۔ وہ عورت [illegible] راہب کی عبادت گاہ میں [illegible] تھی۔ [illegible] راہب اتر کر [illegible]
[illegible] شیطان [illegible] آیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
قتل کر دیا [illegible]
[illegible] اسی طرح [illegible] خواب [illegible]
[illegible] بھی اسی طرح [illegible] خواب [illegible]
[illegible] راہب [illegible] راہب کو پکڑ کر لے گئے [illegible]
شیطان [illegible] میں ہی وہ ہوں جس نے تجھے اس مصیبت میں ڈالا [illegible]
نجات نہیں دلا سکتا [illegible] مجھے [illegible] اس مصیبت سے [illegible] تجھے
[illegible] تو اس سے الگ ہو گیا (کہ
میں تجھ سے کوئی سروکار نہیں) اور راہب کو پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔(1)

امام ابن ابی الدنیا نے مکائد الشیطان میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت عبید بن رفاعہ
داری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے [illegible] حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک راہب تھا۔
پس شیطان نے ایک لڑکی کو پکڑا اور اس کا گلا دبا دیا۔ پھر اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اس کا
علاج راہب کے پاس ہے۔ چنانچہ وہ اسے راہب کے پاس لے آئے [illegible]
[illegible] شیطان [illegible]
[illegible] اور ان کے لیے [illegible]
اس کے بھائی [illegible] جب وہ حاملہ ہو گئی تو شیطان نے [illegible] کے دل میں یہ وسوسہ ڈالا کہ اب تو رسوا ہو جائے
گا۔ اس کے گھر والے [illegible] آئیں گے۔ لہٰذا اسے قتل کر دے [illegible]
گئے۔ چنانچہ اس نے اسے قتل کر کے دفن کر دیا۔ پھر شیطان اس لڑکی کے گھر والوں کے پاس آیا [illegible]
[illegible]
آئے اور انہوں نے راہب سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ وہ مر گئی ہے [illegible] پھر شیطان ان کے
پاس آیا [illegible] تجھے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 58، داراحیاء التراث العربی بیروت

اس سوال میں واقع کر دے۔ صد تو میری بات مان اور دوبارہ کفر کر تو نجات پا جائے گا اور میرے ہے ... اس نے ... ہے کے لیے ... اسی کا ذکر ... آیت میں ہے۔ [1]

امام ابن جریر ... ... میں حضرت عبداللہ بن مسعود ... بیان کرتے ہیں ... حضرت ابن عباس ... سے ... ایک راہب ... یہاں تک ... کے پاس ... اور ... لوگ ... تھے ... ایک عورت کو اس کی ... کے بھائی بھی اس کے پاس ... شیطان مسلسل اس ... اور ... کہ اس نے اس عورت کے ساتھ ... اور وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ پھر جب اس کا پیٹ ... تو شیطان مسلسل اس کے پاس آتا رہا ... اس کے دل میں قتل کر دینے کا خیال ڈالتا رہا یہاں تک کہ اس نے اسے قتل کر ... اور ایک جگہ میں دفن ... پھر شیطان ایک آدمی کی صورت میں ... کے بھائی کے پاس گیا اور اسے جا کر اطلاع ... اس نے کہا ... کہا: قسم ... اس طرح ... یہاں تک کہ ... میں ایک ... کا ... واقعہ ... راہب سے ... کے پاس پہنچ ... اور کہ ... پر ... کی ... تھے ... راہب ... اس نے ... کا اعتراف کر لیا ... اعتراف بھی ... کے لیے ... اس ... شیطان اس کے پاس آیا ... تجھے ... اس ... کہ ... تجھے ... اس سے بچا ... تو پھر شیطان نے کہا: تو میرے لیے ... سجدہ کر ... چنانچہ اس نے ... سجدہ کیا اور کفر کیا، پھر ... قتل کر دیا گیا۔

امام ابو ... حضرت ... رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزار ... تھا ... عورت مجنون ... پاگل ... کا علاج کرتا تھا۔ ایک حسین و جمیل عورت کو جنون ... آیا ... اس کے پاس ... اسے چھوڑ ... اس عورت نے ... حسن کے سبب ... کر دیا ... اس کے ساتھ ... کا ارتکاب کیا اور وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ پھر اس کے پاس شیطان آیا ... اگر ... کا علم ہو گیا تو ... ہو جائے گا ... سے قتل کر ... اپنے گھر میں دفن کر ... چنانچہ اس نے ... قتل کر ... کے ... عورت کے گھر والے آئے ... اس سے پوچھنے لگے ... تو اس نے ... وہ ... مر گئی ہے ... میں نے ... اس کی ... شیطان ان کے پاس آیا اور کہا: ... ہے ... اس سے ... حاملہ ہو گئی ... اس سے قتل ... گھر میں فلاں ... دفن کر دیا۔ پھر اس کے گھر والے آئے ... تجھے ... نہیں کرتے ... یہ جرم ... گی ہے ...

1 ... (5448) 3 ...

گیا اور قتل کیا ہے جو تیرے ساتھ دوران تھا۔ جب اس کے گھر کی تلاشی لی اور اسے فلاں جگہ دبا ہوا پایا جہاں اس نے اسے دفن کیا تھا تو اسے وہاں سے نکالا گیا اور قید میں ڈال دیا گیا۔ پھر شیطان اس کے پاس آیا اور کہا: کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے اس مصیبت سے نکالوں جس میں تو پڑا ہے، تو مجھے سجدہ کر۔ چنانچہ اس نے شیطان کو سجدہ کیا اور وہ کافر ہو گیا، پھر اسے قتل کر دیا گیا اور شیطان اس سے بری ہو گیا۔ حضرت طاؤس نے کہا: میرا گمان ہے کہ یہ آیت اسی کے بارے میں نازل ہوئی کَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس آیت کے بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس قول سے مراد منافقین کی مثال بیان فرمانی ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تھے کہ وہ شیطان کی طرح ہیں۔ جو پہلے انسان کو کہتا ہے کہ تو انکار کر دے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس آیت میں عام لوگوں کی مثال ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ اس طرح پڑھتے تھے فَکَانَ عَاقِبَتَھُمَا اَنَّھُمَا فِی النَّارِ خَالِدَیْنِ فِیْھَا۔

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم دن کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ کے پاس ایک قوم آئی جو ننگے پاؤں، ننگے بدن تھی، وہ اون کی دھاری دار چادریں پہنے ہوئے تھے اور تلواریں لٹکائے ہوئے تھے۔ ان میں سے اکثر قبیلہ مضر سے تھے بلکہ سب مضر سے تھے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے ان پر فاقہ کی حالت دیکھی تو آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ اٹھے اور اپنے کاشانہ اقدس میں تشریف لے گئے۔ پھر آپ مسجد کی طرف تشریف لائے، ظہر کی نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ حکم نازل فرمایا ہے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىھُمْ اَنْفُسَھُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا یَسْتَوِیْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ھُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ فرمایا: تم صدقہ کرو اس سے پہلے کہ تم صدقہ نہ کر سکو، صدقہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارے اور صدقہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جائے۔ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے دینار، اپنے درہم سے صدقہ کرے، اپنی گندم اور اپنی کھجور کے صاع سے صدقہ کرے۔ کسی چیز کو صدقہ کرنے سے حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ کھجور کا ٹکڑا ہی ہو۔ انصار میں سے ایک آدمی ایک تھیلی لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے قبول فرمایا۔ پھر لوگ پے در پے آنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخ انور پر خوشی کے آثار دیکھے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لیے اس کا اجر ہے اور اس کے بعد عمل کرنے والوں کا اجر ہے بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی کی جائے۔

1۔ تفسیر ابن ابی حاتم، جلد 10، صفحہ 239

ان کے اپنے اجروں میں سے کوئی شے کم نہیں کی جائے گی اور جس کسی نے برے طریقے کو رواج دیا۔ اور اس کے مطابق عمل کیا تو اس پر اس کا بوجھ ہوگا اور جس کسی نے اس کے مطابق عمل کیا اس کی مثل بوجھ بھی اس پر ہوگا۔ اور ان کے اپنے بوجھوں میں سے کوئی شے کم نہیں کی جائے گی۔ پس لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور گھر گئے پھر جس کے پاس درہم تھے وہ لے آیا، دینار لے آیا۔ جس کے پاس [illegible] تھا وہ لے آیا ... یہاں تک کہ ... دی۔ پس اس طرح بہت سی چیزیں جمع ہو گئیں اور پھر رسول اللہ ﷺ نے ... پھر ان کے درمیان تقسیم فرما دیں (1)۔

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لِغَدٍ سے مراد قیامت کا دن ہے (2)۔

امام عبد بن حمید اور ابن سعد رحمہما اللہ نے حضرت نعیم بن محمد الرحبی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں سے یہ ہے: آپ نے فرمایا: تم جان لو! بے شک تم ایک مقررہ مدت میں صبح و شام آتے جاتے ہو اور تم سے اس کا علم مخفی رکھا گیا ہے۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو کہ مدت گزر جائے اور تم کوئی ... کا طریقہ ... تو تم ضرور ایسا کرو لیکن تم اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر ہرگز اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ بے شک ایک قوم نے اپنی عمریں دوسروں کو ... تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے منع فرمایا ہے کہ تم ان کی مثل ہو جاؤ۔ ارشاد فرمایا: وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۝ کہاں ہیں وہ جنہیں تم پہچانتے ہو ... تھے؟ تحقیق ان کے اعمال ختم ہو گئے اور جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا اس پر وہ ... چکے۔ وہ پہلے جو ظلم کرنے والے کہاں ہیں جنہوں نے شہر تعمیر کیے اور ان کو فصیلوں کے ساتھ محفوظ کیا؟ تحقیق وہ چٹانوں اور ٹیلوں کے نیچے آ گئے ہیں۔ یہ کتاب اللہ ہے اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے ... اور نہ اس کا نور بجھایا جا سکتا ہے۔ تم آج اس سے روشنی حاصل کرو تاریک دن کے لیے اور اس کے ... واضح بیان سے نصیحت حاصل کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ۝ (الانبیاء) (بے شک وہ بہت جلدی کرتے تھے نیکیاں کرنے میں اور پکارا کرتے تھے ہمیں بڑی امید اور خوف سے اور وہ ہمارے سامنے عجز و نیاز کیا کرتے تھے) اس کلام میں کوئی بھلائی اور نفع نہیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی تمنا اور چاہت نہ ہو، ایسے مال میں کوئی خیر اور فائدہ نہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہ ہو اور ایسے آدمی میں کوئی خیر نہیں جس کا غضب اس کے علم پر غالب آ جائے اور ایسے آدمی میں بھی کوئی بھلائی اور خیر نہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت (ملامت گر ... کی ملامت) سے ڈرتا ہو۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ۝۲۱ هُوَ اللّٰهُ

1۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ... جلد 7، صفحہ 85، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر عبدالرزاق، ... جلد 3، صفحہ 85، دارالکتب العلمیہ بیروت

الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ
الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ
الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾

[illegible]

امام ... [illegible] ... لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ ... [illegible]

[illegible]

امام ... [illegible] ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ... [illegible]

---

1 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابن سنی نے عمل الیوم واللیلہ میں اور ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی کو حکم دیا اور فرمایا کہ جب تو اپنے بستر پر جائے تو سورۃ الحشر کی آخری آیات پڑھ لے اور ارشاد فرمایا اگر تو مر گیا تو شہادت کی موت مرے گا۔

امام ابو علی عبد الرحمن بن محمد نیشاپوری نے فوائد میں حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا میں اللہ تعالیٰ کے واسطے سے آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ خاص طور پر مجھے وہ افضل ترین شے بتائیں جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو خاص طور پر بتائی۔ آپ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو خاص طور پر بتایا اس کے ساتھ رحمٰن سے سوال کیا جائے تو آپ نے فرمایا: اے علی! جب تو ارادہ کرے کہ اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے وسیلے سے دعا کرے تو سورۃ الحدید کی ابتدائی چھ آیات اور سورۃ الحشر کی آخری آیات پڑھ پھر کہہ: اے وہ ذات جس کی یہ شان ہے اور اس کے سوا کوئی اور ویسا نہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے لیے ایسا ایسا کر۔ قسم بخدا اگر تو میرے خلاف بھی دعا کرے تو یقیناً مجھے دھنسا دیا جائے۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح اللہ تعالیٰ سے شیطان مردود کے شر سے پناہ مانگی (یعنی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم) پھر سورۃ الحشر کی آخری آیات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر ہزار فرشتے بھیجتا ہے جو اس سے شیاطین کو ہٹاتے رہتے ہیں خواہ وہ انسانوں میں سے ہوں یا جنوں میں سے اگر اس دن اسے موت آئے تو شہید مرتا ہے اور اگر رات کو یہ عمل کرے تو اس کے ساتھ یہی کیا جاتا ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سند سے حضور نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے مگر اس میں اعوذ کے کلمات یہ ہیں کہ وہ تین مرتبہ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم پڑھے گا۔

امام احمد، دارمی، ترمذی (انہوں نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے) ابن ضریس، بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کسی نے صبح کے وقت تین مرتبہ کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور پھر سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے لیے شام تک استغفار کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ شام ہو جائے اور اگر وہ اس دن فوت ہو جائے تو شہید ہو کر مرتا ہے۔ اور جو کوئی رات کے وقت یہ پڑھتا ہے وہ بھی اسی مرتبہ میں ہوتا ہے۔(1)

امام ابن مردویہ، خطیب اور دیلمی نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے رات یا دن کے وقت سورۃ الحشر کی آخری آیات پڑھیں پھر اسی دن یا رات کو مر گیا تو اس کے لیے جنت واجب کر دی گئی۔(2)

1۔ سنن ترمذی، باب ... جلد 5، صفحہ 187 (2922)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ شعب الایمان، ... جلد 2، صفحہ 492 (2505)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible] بیان کیا ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] سے روایت کیا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] سے روایت کیا ہے کہ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ [illegible]
[illegible] الْمُؤْمِنُ کا معنی [illegible]
[illegible] الْمُهَیْمِنُ کا معنی [illegible] ہے۔

امام [illegible] عٰلِمُ الْغَیْبِ کا معنی [illegible]
[illegible] الْقُدُّوسُ کا معنی ہے [illegible]
[illegible] الْعَزِیْزُ کا معنی ہے [illegible]
[illegible] الْمُهَیْمِنُ [illegible]
[illegible] الْعَزِیْزُ کا معنی [illegible] الْجَبَّارُ [illegible]
[illegible] الْمُتَكَبِّرُ [illegible]

[illegible] یہ قول بیان کیا ہے [illegible]
الْقُدُّوسُ [illegible]

[illegible]
[illegible]

1 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ
اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ
الرَّسُوْلَ وَ اِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا
فِيْ سَبِيْلِيْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ
اَخْفَيْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝
اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ يَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَ
اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ
اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝
قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا
لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ
بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ مَاۤ اَمْلِكُ لَكَ
مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ

[illegible] 14 [illegible]

أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝

"اے ایمان والو! نہ بناؤ میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست، تم بھیجتے ہو ان کی طرف محبت کے پیغام حالانکہ وہ انکار کرتے ہیں (اس دین) حق کا جو تمہارے پاس آیا ہے۔ انہوں نے نکال دیا ہے رسول کو (حرم) سے اور تمہیں بھی (مکہ سے) محض اس لیے کہ تم ایمان لائے اللہ پر جو تمہارا پروردگار ہے۔ اگر تم نکلے ہو گھروں سے میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا جوئی کے لیے (تو انہیں دوست مت بناؤ) تم خفیہ طور پر ان کی طرف محبت کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ میں جانتا ہوں جو تم نے چھپایا اور جو تم نے ظاہر کیا۔ اور جو ایسا کرے گا تم میں سے تو وہ بھٹک گیا راہ راست سے۔ اگر وہ تم پر قابو پالیں تو وہ تمہارے دشمن ہوں گے اور دراز کریں گے تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ اور وہ چاہتے ہیں کہ تم (ان کی طرح) کافر بن جاؤ۔ ہرگز نفع نہ دیں گے تمہیں تمہارے رشتہ دار اور تمہاری اولاد روز قیامت۔ اللہ تعالیٰ جدائی ڈال دے گا تمہارے درمیان۔ اور اللہ تعالیٰ جو تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔ بے شک تمہارے لیے خوبصورت نمونہ ہے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں (کی زندگی) میں۔ جب انہوں نے کہہ دیا اپنی قوم سے کہ ہم بیزار ہیں تم سے اور ان معبودوں سے جن کی تم پوجا کرتے ہو اللہ کے سوا۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اور ظاہر ہو گئی ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے عداوت اور بغض یہاں تک کہ تم ایمان لاؤ اللہ وحدہ پر مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا کہ میں ضرور مغفرت طلب کروں گا تمہارے لیے اور میں مالک نہیں ہوں تمہارے لیے خدا کے سامنے کسی چیز کا (بارگاہ الٰہی میں) اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری طرف ہی رجوع کیا اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹ کر آنا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں نہ بنا دے فتنہ کافروں کے لیے اور ہمیں بخش دے اے ہمارے رب! بے شک تو ہی عزت والا (اور) حکمت والا ہے۔ بے شک تمہارے لیے ان میں عمدہ نمونہ ہے اس کے لیے جو اللہ اور روز قیامت کا امیدوار ہے۔ اور جو روگردانی کرے (اس سے) تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، سب تعریفوں کا سزاوار"۔

امام احمد، حمیدی، سعید بن منصور، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابو عوانہ، ابن حبان، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیہقی اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے مختلف طرق سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم تینوں کو بھیجا اور فرمایا تم چلو یہاں تک کہ تم روضہ خاخ پر پہنچو۔ وہاں ایک عورت ہے جس کے پاس ایک خط ہے۔ تم وہ خط اس سے لے لو اور میرے پاس لے آؤ۔ ہم نکلے یہاں تک کہ روضہ خاخ پر پہنچ گئے۔ وہاں ہم نے اس عورت کو پا لیا۔ ہم نے کہا خط نکال کر دے، اس نے کہا میرے

پر [illegible] ملاقات [illegible] کیا تو انہوں نے [illegible] بال [illegible] کے [illegible] تو آپ
نے اپنے بالوں کی چوٹی سے وہ خط نکال دیا تو ہم اسے لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے [illegible]
حاطب [illegible] سے مشرکین مکہ میں سے چند لوگوں کی طرف تھا اور اس میں حضور نبی کریم ﷺ کے [illegible]
معاملات کی اطلاع [illegible] تھی [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حاطب یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی
یا رسول اللہ ﷺ میرے معاملے میں جلدی نہ فرمائیے۔ میں [illegible] قریش کے ساتھ ملا ہوا (حلیف) تھا
لیکن ان میں سے نہیں تھا اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے [illegible] رشتہ دار ہیں جو ان کے گھر بار اور
ان کے مالوں کی حفاظت کرتے ہیں [illegible] میں نے یہ چاہا کہ جب میرا ان سے [illegible] تعلق [illegible] تو ان پر
ایسا احسان کروں جس کے سبب وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں [illegible] میں نے یہ [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا [illegible] اس نے سچ کہا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:
یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ بدر میں حاضر ہوا ہے [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف [illegible] اور فرمایا ہے: "اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ"
تم جو چاہو عمل کرو [illegible] تو حضرت حاطب [illegible] کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ۔(1)

[illegible] ابن منذر [illegible] حارث کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے [illegible] روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے [illegible] فتح کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں سے بعض کے ساتھ [illegible] [illegible] حضرت حاطب نے اہل مکہ کی طرف لکھا کہ رسول اللہ ﷺ تم پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ کو ان کے اس خط کے بارے مطلع کر دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور میرے ساتھی کو بھیجا اور فرمایا تم روضہ خاخ [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] آیت نازل فرمائی۔(2)

[illegible] ابن منذر [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] روایت کی [illegible] جب حضور نبی کریم ﷺ نے [illegible] مشرکین قریش کی طرف چلنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت حاطب [illegible] نے [illegible] طرف خط لکھا [illegible] تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو [illegible] مطلع فرما دیا [illegible] ایک عورت کے پاس [illegible] میں چھپا رکھا تھا۔ تو آپ ﷺ نے حضرت حاطب سے فرمایا تمہیں کس شے نے [illegible] تو انہوں نے عرض کی [illegible] مجھے اللہ تعالیٰ [illegible]

1۔ [illegible] 25، 382 (3305) [illegible]
2۔ [illegible] 202 (393) [illegible]

جو وہاں موجود تھے وہ قتل نہ کئے جائیں۔ روایت بیان کی گئی ہے کہ حضرت حاطب قریش کے حلیف تھے قریش خاندان میں سے نہ تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے مذکورہ آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت قریش میں سے ایک آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جو حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ طیبہ میں سکونت پذیر تھا۔ اس نے مکہ مکرمہ میں اپنے گھر والوں اور ان کے اہل کی طرف خبر بھیجی اور انہیں خبردار کیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف جانے والے ہیں۔ جس کا خط لے جا رہا تھا اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو مطلع کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور وہ اس خط کو لے آئے۔

امام ابو یعلیٰ، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مشرکین مکہ کی طرف ایک خط لکھا۔ پھر وہ خط حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس شے نے تجھے اس پر برانگیختہ کیا ہے جو تو نے کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے گھر والے ان کے درمیان ہیں۔ مجھے خوف لاحق ہوا کہ وہ ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔ تو میں نے چاہا کہ میں ان کے ہاں ایسا کام کروں جو تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ تو میں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس کی گردن اڑا دینے دیں، یہ کافر ہو گیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کی طرف متوجہ ہوا اور ان کے احوال پر بھی مطلع ہے لیکن اس نے فرمایا ہے: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ کی سند سے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اور عبد الرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ سے روایت بیان کی ہے، حاطب یمن کا رہنے والا ایک آدمی تھا۔ یہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے تھا، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا حلیف تھا اور غزوہ بدر میں بھی شریک ہوا۔ اس کے بیٹے اور اس کے بھائی مکہ مکرمہ میں باقی رہ گئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حاطب مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتا تھا۔ اس نے کفار قریش کی طرف ایک خط لکھا جس میں وہ انہیں نصیحت کرتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور دونوں کو فرمایا: تم جاؤ یہاں تک کہ تم ایک عورت کو پاؤ گے۔ اس کے پاس ایک خط ہے وہ تم اس سے لے لو اور میرے پاس لے آؤ۔ پس وہ دونوں چلے یہاں تک کہ انہوں نے حلیفہ بنی احمد کے پاس اس عورت کو پا لیا، یہ جگہ مدینہ طیبہ سے تقریباً بارہ میل کے فاصلے پر ہے۔ انہوں نے اسے کہا: وہ خط ہمیں دے دے جو تیرے پاس ہے۔ اس نے جواب دیا: میرے پاس کوئی خط نہیں۔ تو ان دونوں نے اسے کہا: تو جھوٹ بولتی ہے۔ تحقیق ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ تیرے پاس خط ہے۔ قسم بخدا! یا تو تو اسے ہمارے حوالے کر دے ورنہ ہم تیرا کوئی کپڑا نہیں چھوڑیں گے جس میں ہم اسے تلاش کریں

1۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد 1، صفحہ 384 (263)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ [illegible]
[illegible] لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ
اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى
الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَ
لَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا
ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ وَإِنْ فَاتَكُمْ
شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ
أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام [illegible] نے [illegible] سے بیان کیا ہے [illegible] سے
بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے [illegible] کے ساتھ حدیبیہ کے [illegible] کی طرف سے [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] آپ [illegible] اگرچہ وہ آپ کے دین پر [illegible] آپ [illegible]
[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]
[illegible] کے [illegible] آپ [illegible] اگرچہ وہ مسلمان [illegible]
[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] آپ [illegible]
[illegible] (1)

امام [illegible] رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت [illegible] بیان کی ہے
کہ [illegible] ہجرت کی اور ان کے دو بھائی [illegible] یہاں تک
کہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] آپ سے ان کے ساتھ واپس
[illegible] تو اللہ تعالیٰ نے [illegible] عورتوں کے بارے [illegible]
[illegible] اور اللہ تعالیٰ نے آیت [illegible] نازل فرمائی (2)

امام [illegible] حضرت [illegible] رحمہ اللہ [illegible] نے [illegible] سے
[illegible] یہ آیت [illegible] کے ساتھ [illegible] کے بارے میں
نازل ہوئی [illegible] ہجرت کی۔ جب [illegible] تو
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]
آیت نازل ہوئی [illegible] رسول اللہ ﷺ نے [illegible] حضرت زید [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: وَمَا كَانَ
لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (الاحزاب: 36) کسی مومن مرد
اور کسی مومن عورت کو [illegible] جب فیصلہ فرمادے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا تو پھر انہیں کوئی اختیار ہو
اپنے اس معاملہ میں [illegible] حضرت زید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو [illegible] رضی اللہ عنہ نے [illegible] پیغام بھیجا کہ
[illegible] یہ آیت نازل ہوئی: وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ
مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ (البقرہ: 235) اور کوئی گناہ نہیں تم پر [illegible]

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ [illegible] رسول
اللہ ﷺ نے [illegible] کوئی آدمی بھی آپ کی طرف آئے [illegible] اگرچہ وہ آپ کے دین پر

1۔ [illegible] جلد 2، صفحہ 602 [illegible]
2۔ [illegible] 11/283 [illegible]

ہم وہ آپ سے ہماری طرف لوٹا دیں گے اور جو آپ کی جانب سے ہماری طرف آئے گا ہم وہ آپ کی طرف واپس
نہیں لوٹائیں گے۔ جب یہ معاہدہ طے ہو گیا تو آپ ﷺ ہر اس آدمی کو واپس لوٹا دیتے جو مکہ میں کی طرف سے
اسلام میں داخل ہو کر آپ ﷺ کی طرف آ جاتا۔ پھر اس کے بعد حضرت ام کلثوم بنت عقبہ ہجرت کر کے آئیں تو ان کے بھائی
آپ کے پاس آئے کہ وہ انہیں ان کی طرف واپس لوٹا دیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا
تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا۔ فرمایا اس سے مراد مہر ہے (یعنی کفار
سے جو مہر انہیں دیا ہوا تھا) اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ ... فرمایا اگر کوئی عورت جو مسلمان ہے
جو کفار کو جا ملے اور مسلمانوں نے ان کے پاس کفار کی عورتوں میں سے جس نے ہجرت کی ہو ... مہر
مہر مسلمانوں کو لوٹا دیا جائے۔ ... مسلمانوں کے مہر سے جو مہر ... کفار کی عورتوں سے ...
پھر مسلمانوں میں ان مسلمانوں کو مہر لوٹا دیں جن کی بیویاں ان کی جانب سے آ گئی تھیں (1)۔

امام ابن اسحاق، امام ابن سعد اور امام ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان سے اس
آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن قریش سے اس شرط پر صلح کی کہ
قریش کی جانب سے جو آپ کے پاس آئے گا اسے واپس لوٹا دیا جائے گا۔ پس جب عورتوں نے ہجرت کی تو اللہ تعالیٰ نے انکار فرما دیا کہ وہ
مشرکین کی طرف واپس لوٹائی جائیں۔ جب کہ وہ اسلام کی آزمائش کے ساتھ آزمائی گئیں۔ پس انہوں نے پہچان لیا کہ
بے شک وہ اپنی رغبت اور شوق کے سبب آئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا مہر ان کی طرف لوٹانے کا حکم دیا جب کہ انہیں ان
سے روک لیا گیا ہے اور وہ مسلمانوں کے پاس ان عورتوں کا مہر لوٹا دیں گے جنہیں اپنی عورتوں سے روک دیا جائے۔ پھر ارشاد فرمایا: ذٰلِكُمْ
حُكْمُ اللّٰهِ ؕ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ۔ پس رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو روک لیا اور مردوں کو واپس لوٹا دیا اور اگر اللہ تعالیٰ کی جانب
سے یہ حکم نہ ہوتا تو آپ ﷺ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی واپس لوٹا دیتے اور اگر صلح اور معاہدہ نہ ہوتا تو آپ عورتوں کو
روک لیتے اور ان کے مہر واپس نہ لوٹاتے (2)۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے اِذَا
جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ کے تحت فرمایا: ان سے اس شے کے بارے میں پوچھو جو انہیں یہاں لے آئی۔ پس
اگر اپنے خاوندوں پر غیظ و غضب یا غیرت یا عداوت انہیں یہاں لے آئی اور یہ ایمان نہیں لائیں تو انہیں اپنے خاوندوں کی
طرف واپس لوٹا دو اور اگر یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان رکھتے ہوئے یہاں آئی ہیں تو پھر انہیں روک لو اور ان کے مہروں میں سے ان کے اجر
انہیں دے دو اور اگر تم چاہو تو ان سے نکاح کر لو اور انہیں مہر ادا کرو۔ اور آپ نے وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ کے تحت
فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو اپنی کافر عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا گیا جو کہ مکہ میں کفار کے ساتھ بیٹھی

1۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 201، مطبوعہ بیروت
2۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 12

کریں۔ وَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ۔ وہ صورت جس کا حکم ہو چکا ہے مسلمانوں پر یہ تھا کہ اگر کسی مسلمان کی عورت کفار کی
طرف چلی گئی تو مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس کے خاوند کو اتنا ہی مال دیں جو اس نے اس پر خرچ کیا ہے۔ لیکن اب کفار نے اس سے انکار کر دیا
تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جو مال غنیمت مشرکوں کی طرف سے آتا ہے اس میں سے ان کو دیا جائے۔ پھر یہ آیت اور مشرکوں
کی عورتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ اگر تمہاری بیویوں میں
سے کوئی عورت کفار کی طرف بھاگ جائے جبکہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی عہد نہ ہو۔ فَعَاقَبْتُمْ پھر تم قریش کو مال
غنیمت (یا کفار کو شکست) پاؤ ان کے ساتھ جنگ کرو۔ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا تو جن لوگوں کی بیویاں چلی گئیں ان کے
خاوندوں کو اتنا ہی دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب کوئی عورت ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آتی تو اس
سے پوچھا جاتا کیا تجھے اپنے خاوند سے بغض نے تیرے گھر سے نکالا ہے یا کوئی اور سبب۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کا
قصد کر کے آئی ہے۔ جواب یہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے لئے ہجرت کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے
آیت نازل فرمائی: فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ جب کسی مسلمان عورت میں سے کوئی آئی ہو اس کے خاوند
کو مہر دیا جائے گا اگر وہ اس کے پیچھے مدینہ طیبہ آیا ہو اور مطالبہ کرے اور اس نے اس پر خرچ کیا ہو۔

امام عبد بن حمید، ابو داؤد نے ناسخ میں، ابن جریر اور ابن منذر نے روایت نقل کی ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ کی تفسیر میں فرمایا یہ فیصلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے درمیان اور مشرکوں کے
درمیان فرمایا۔ فَامْتَحِنُوْهُنَّ فرمایا ان کا امتحان یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائیں کہ (خاوندوں کی) دشمنی
کے سبب نہیں نکلیں بلکہ وہ صرف اور صرف اسلام کی محبت اور اس کی حرص میں گھروں سے نکلی ہیں۔ جب وہ اس طرح کی
قسم اٹھا لیں تو یہ بات قبول کر لی جائے (2)۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا فرمایا جب
اصحاب نبی ﷺ سے ان کفار کی طرف عورتیں جا کر رہتیں جن کے درمیان اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان عہد ہوتا اور
وہ شادی کر لیتیں تو وہ ان کے خاوندوں کو مہر دیتے اور جب مشرکوں کی عورتیں مسلمانوں کی طرف بھاگ کر آتیں
جن کے درمیان اور حضور نبی کریم ﷺ کے درمیان معاہدہ ہوتا اور وہ ان سے شادی کر لیتے تو وہ ان کے مشرک خاوندوں کی
جانب ان کے مہر بھیج دیتے۔ اصحاب نبی ﷺ اور مشرک کفار کے درمیان یہی فیصلہ ہوا۔ وَاِنْ فَاتَكُمْ
شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ کے ضمن میں آپ نے فرمایا جب مسلمانوں کی بیویوں میں سے کوئی عورت ان کفار کی
طرف بھاگ جاتی جن سے معاہدہ نہ ہوتا اور حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے درمیان کوئی معاہدہ نہ ہوتا جس کے سبب وہ
انہیں پکڑ سکتے۔ فَعَاقَبْتُمْ اور یہ بات ہے کہ جب وہ ان کے مال غنیمت (عورت) کو پائیں۔ پھر یہ فیصلہ اور یہ عہد
وہ آیات میں منسوخ کر دیا گیا اور معاہدہ کرنے والوں کی طرف ان کا عہد پھینک دیا گیا (فتح سورۃ توبہ) (2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 79-82، 84-85 ... تفسیر طبری، جلد 28، صفحہ 80-81

[illegible]

[illegible] وَسْـَٔلُوْا مَا اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَا اَنْفَقُوْا ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] مشرکین [illegible]

[illegible] وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ [illegible] مشرکین کی طرف [illegible]

[illegible]

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible] وَسْـَٔلُوْا مَا اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَا اَنْفَقُوْا [illegible]

[illegible] وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ [illegible] فَعَاقَبْتُمْ [illegible]

[illegible] فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا [illegible]

[illegible]

[illegible] 4/1953/561 [illegible]

[illegible] 3 [illegible]

ساتھ مل جاتی اور مسلمان مال غنیمت پاتے تو وہ اس میں سے اتنا مال اس کے خاوند کو دیتے جتنا اس نے اس پر خرچ کیا ہوتا۔ جس
نے ان مشرکین کی شرط کے ساتھ راضی نہ ہونے کی کہ وہ بیعت کے ساتھ بھی راضی نہ ہوتے تھے اور انہوں نے کہا یہ نصف ہے

امام ابن ابی شیبہ، امام ابن جریر، امام ابن منذر، امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ رحمہم اللہ نے سند حسن کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ کی تفسیر بیان کی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں سے امتحان کس طرح لیتے تھے؟ تو انہوں نے کہا جب کوئی عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آتی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے قسم لیتے تھے قسم بخدا تو اس زمین کی رغبت اور پسند میں اس زمین سے نکل کر نہیں آئی، قسم بخدا تو خاوند سے بغض کی وجہ سے نہیں نکلی، قسم بخدا تو دنیا کی تلاش میں وہاں سے نہیں نکلی، قسم بخدا تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں وہاں سے نکلی ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید اور امام ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس عورت کو کہا جاتا کہ تم میں سے کسی آدمی کا عشق و محبت تجھے یہاں نہیں لایا اور نہ ہی اپنے خاوند سے فرار ہو کر آئی ہے بلکہ تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ کی محبت میں یہاں آئی ہے۔

امام ابن منیع رحمہ اللہ نے حضرت کلبی رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے اور ان کی بیوی مشرکین میں پیچھے رہ گئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ۔

امام عبد بن حمید اور امام ابو داؤد رحمہما اللہ نے حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب وہ اسلام لائے تو اس کے ساتھ تھا مگر [illegible] اسلام لائے۔ مگر ان میں کی ایک بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت اور یہ آیت نازل فرمائی [illegible]۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت اور اس کے خاوند کے درمیان تفریق کر دی ہے مگر یہ کہ وہ اسلام لے آئے اور اس کے لیے ایک سال کی مدت مقرر کر دی گئی ہے پس جب آخری دن کے سوا سارا سال گزر گیا تو وہ بیٹھی سورج کی طرف دیکھنے لگی۔ یہاں تک کہ جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوا تو وہ اسلام لے آئی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو میں نے اپنی بیوی اروی بنت ربیعہ کو طلاق دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریبہ بنت ابی امیہ اور ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ کو طلاق دی۔

امام سعید بن منصور اور امام ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مذکورہ آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ حکم مسلمانوں میں سے اس عورت کے بارے میں نازل ہوا ہے جو مشرکین سے جا ملتی ہے اور کفر اختیار کر لیتی ہے۔ پس اس کا خاوند اس کو روکنے کے لیے نہ ہو گا۔ تحقیق وہ اس سے بری ہے۔

1۔ تفسیر طبری، جلد 28، صفحہ 78، داراحیاء التراث العربی بیروت

[illegible]

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ
شَیْـًٔا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ
بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ
فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ یٰٓاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ
الْاٰخِرَةِ كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ [illegible]

سے بیعت فرماتے تھے فتح مکہ کے دن اس آیت پر عورتوں سے بیعت لی۔(1)

امام عبد الرزاق، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر اور محمد بن نصر نے، آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ... حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں چند عورتوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تاکہ ہم آپ ﷺ کی بیعت کریں ... تو آپ ﷺ نے ... یہاں تک کہ جب اس مقام تک پہنچے وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ (الممتحنہ: 12) کسی نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی تو آپ نے ارشاد فرمایا: جتنی طاقت اور استطاعت ہو اس پر عمل کرو۔ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہم پر ہم سے زیادہ مہربان ہیں ... ہم نے عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ بلاشبہ میرا سو عورتوں کے لیے قول اسی طرح ہے جس طرح میرا قول ایک عورت کے لیے ہے۔(2)

امام احمد اور ابن مردویہ نے حضرت عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ قول روایت کیا ہے کہ امیمہ بنت رقیقہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس اسلام کی بیعت کے لیے حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تجھ سے اس شرط پر بیعت چاہتا ہوں کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گی، نہ چوری کرے گی، نہ بدکاری کا ارتکاب کرے گی، نہ اپنے بچوں کو قتل کرے گی، نہ ایسا بہتان لگائے گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیا ہو، اور نہ نوحہ کرے گی اور جاہلیت میں کیے جانے والے بناؤ سنگھار کی طرح بے پردگی اور بناؤ سنگھار کی نمائش نہیں کرے گی۔(3)

امام ابن سعد، امام احمد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سلمیٰ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا ہے کہ میں انصار کی عورتوں کے ہمراہ اسلام کی بیعت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی ... حضور ﷺ نے ہم پر شرط لگائی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، بدکاری کا ارتکاب نہیں کریں گی، اپنے بچوں کو قتل نہیں کریں گی، ایسا بہتان نہیں لگائیں گی جسے ہم نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیا ہو اور نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی اور ... ہم اپنے خاوندوں کے ساتھ دھوکہ نہیں کریں گی۔ تو ہم نے آپ سے بیعت کر لی۔ پھر ہم واپس لوٹیں تو ... عورتوں نے ... آپ ﷺ سے یہ ... اپنے خاوندوں کے ساتھ ... تو آپ ﷺ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: ... (4)

امام عبد بن حمید، امام بخاری، مسلم، نسائی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ تم ...

1۔ ... 125 ... 2۔ ... (1597) 1794 ... دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ ... 96 ...

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول اکرم ﷺ [illegible]
[illegible]
[illegible] ولا یعصینک فی معروف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (1)

امام ابن سعد [illegible] نے [illegible] سے روایت نقل کی ہے [illegible] بیعت [illegible]
[illegible]
[illegible] (2)

امام [illegible] ولا یعصینک فی معروف کے [illegible]
[illegible]

امام ابن ابی شیبہ [illegible] نے حضرت [illegible] سے [illegible]
معروف سے مراد [illegible] (3)

امام [illegible] نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ معروف سے مراد [illegible]
[illegible]
[illegible] (4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] اس قول کے تحت یہ قول نقل کیا ہے [illegible]
[illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ نے بیعت کے وقت عورتوں سے [illegible]
[illegible] (5)

امام طبرانی اور ابن مردویہ [illegible] نے حضرت [illegible] سے [illegible] بیان کیا ہے [illegible]
[illegible] حضور نبی کریم ﷺ عورتوں سے بیعت لینے لگے [illegible]
[illegible]

1۔ طبقات ابن سعد [illegible] جلد 8 صفحہ 9 [illegible]
2۔ [illegible] 7
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ [illegible] (12110) [illegible]
4۔ [illegible] 61 (09)
5۔ [illegible] 9

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابن سعد اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں سے ... بیعت لی ... آپ ﷺ کے ساتھ ... عورتوں سے ... کی ... ہے ... (1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ کے تحت فرمایا کہ آپ ﷺ نے عورتوں پر یہ شرط لگائی کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی اور محرم کے سوا مردوں کے ساتھ باتیں نہیں کریں گی۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ہمارے مہمان آتے اور ہم اپنی عورتوں سے غائب ہوتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: اس سے میری مراد یہ نہیں ہے۔(2)

امام ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں سے جن شرائط پر بیعت لی تھی ان میں سے یہ بھی تھی کہ وہ محرم آدمی کے سوا دوسرے مردوں سے بات چیت نہیں کریں گی۔ کیونکہ ایک آدمی عورت کے ساتھ باتیں کرتا ہے اور لطف اٹھاتا رہتا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: يُبَايِعْنَكَ ... وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ (معروف (نیکی) جس میں ...) فرمایا: نوحہ نہیں کیا جائے گا ... عورت جب ... ایک ... نہیں کریں گی ... فرمایا: حضرت خولہ بنت حکیم انصاریہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک فلاں نے میری مدد کی ہے اب اس کا بھائی فوت ہو گیا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ میں اس کا بدلہ چکاؤں۔ تو آپ نے فرمایا: تو جا اس کا بدلہ چکا دے، پھر لوٹ کر آ اور بیعت کر لے۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت متصل بیان کی ہے۔ واللہ اعلم۔

امام ابن اسحاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما یہودیوں میں سے کچھ لوگوں سے محبت کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

امام فریابی، ابن جریر، ابن منذر اور حاکم رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگ آخرت کے ساتھ نہ ایمان لاتے ہیں اور نہ اس کی امید رکھتے ہیں۔(3)

1۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر بیعۃ النساء، جلد 8، صفحہ 10، دار صادر بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 80، داراحیاء التراث العربی بیروت

3۔ ... جلد 7، 11416/364 ... دارالفکر بیروت

آیاتہا ۱۴ | سورۃ الصف مدنیۃ ۶۱ | رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ
اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ
صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ
تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ
قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ
مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ
لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

"اللہ کی تسبیح کرتی ہے جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب، بڑا دانا ہے۔ اے ایمان والو! تم کیوں ایسی بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑی ناراضگی کی بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرتے نہیں ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان (مجاہدوں) سے جو اس کی راہ میں جنگ کرتے ہیں یوں صف بستہ ہو کر گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم مجھے کیوں دکھ دیتے ہو حالانکہ تم خوب جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں، پس جب

انہوں نے مگر وہی اختیار کیا تو اللہ نے بھی ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور یاد کرو جب فرمایا عیسیٰ ابن مریم نے اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو تشریف لائے گا میرے بعد اس کا نام (نامی) احمد ہوگا۔ پس جب وہ (احمد) آیا ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے حالانکہ اسے بلایا جا رہا ہے اسلام کی طرف۔ اور اللہ تعالیٰ (ایسے) ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ یہ (کفار) چاہتے ہیں کہ بجھا دیں اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے، حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے خواہ کتنا ہی ناپسند کریں کافر۔ وہی تو ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ وہ غالب کر دے اسے سب دینوں پر خواہ کتنا ہی ناپسند کریں مشرک"۔

امام عبد بن حمید، ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگوں نے کہا اگر ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب عمل کو جانتے تو ہم یقیناً وہ کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس عمل کے بارے مطلع کیا اور فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ (بے شک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان (مجاہدوں) سے جو اس کی راہ میں جنگ کرتے ہیں صف بستہ ہو کر گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں) تو انہوں نے اسے ناپسند کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (اے ایمان والو! تم کیوں ایسی بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو، بڑی ناراضگی کا باعث ہے اللہ کے نزدیک کہ تم ایسی بات کہو جو کرتے نہیں ہو)۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگ کہا کرتے تھے: قسم بخدا اگر ہم جانتے ہوتے ایسے عمل کو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے۔ تو اس کے بارے یہ آیت نازل ہوئی: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نزدیک پسندیدہ عمل پر ان کی راہنمائی فرمائی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگ کہتے کہ اگر ہم جانتے ہوتے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو اس کے بارے مذکورہ آیات بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ تک نازل ہوئیں۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر رحمہما اللہ نے ابو صالح رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیات کے بارے میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ آیات انصار کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئیں جن میں سے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی ایک مجلس میں کہا: اگر ہم یہ جان لیتے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے تو ہم یقیناً اس پر عمل کرتے یہاں تک کہ ہمیں موت آ جاتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہی کے بارے میں یہ آیات نازل فرمائیں۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ

سے [illegible] شہادت [illegible]

حضرت [illegible] رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر [illegible] بیان [illegible] قول [illegible] ایک جماعت [illegible] حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی [illegible] ان لوگوں سے ایک شخص [illegible] اللہ تعالیٰ کے [illegible] زیادہ [illegible] محبوب ہے تو ہم اس کے مطابق عمل کرتے یہاں تک کہ ہم [illegible] جب [illegible] نازل ہوئی [illegible] عبداللہ [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] کے [illegible] مسلسل [illegible] یہاں تک کہ میں شہادت کی موت مر جاؤں گا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible] کے [illegible] عمل [illegible] کہ [illegible] اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا [illegible] ہم [illegible] تو اللہ تعالیٰ نے [illegible] یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] نصیحت [illegible]

امام ابن [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تھے [illegible] کرتے تھے اور کہتے تھے [illegible] اس طرح [illegible] طرح کیا [illegible] نے [illegible] آیت [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] بن مہران رحمہ اللہ سے [illegible] بیان کی ہے [illegible] یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ [illegible] اس طرح [illegible] ہے [illegible]

[illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے [illegible] بیان [illegible] کہ ہم حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ہم نے کہا: کیا آپ [illegible] آپ کے پاس [illegible] بیٹھے ہوئے

[illegible]

[illegible] كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ

[illegible]

وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ
يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ
عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ
قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ
كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ
الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ
كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾

"اے ایمان والو! کیا میں تمہیں آگاہ کروں ایسی تجارت پر جو بچا لے تمہیں دردناک عذاب سے (وہ تجارت یہ ہے کہ) تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے۔ یہی طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم حقیقت کو جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ بخش دے گا تمہارے لیے تمہارے گناہ اور داخل کرے گا تمہیں ان باغات میں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں اور پاکیزہ مکانوں میں جو سدا بہار باغوں میں ہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور ایک دوسری نعمت بھی جسے تم بہت پسند کرتے ہو (یعنی) اللہ کی جانب سے مدد اور فتح قریب ہے اور (اے حبیب!) مژدہ سنا دیجئے اہل ایمان کو۔ اے ایمان والو! بن جاؤ اللہ کے مددگار جس طرح کہا تھا عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں سے کون ہے میرا مددگار اللہ کی طرف جانے میں؟ حواریوں نے کہا ہم ہیں اللہ کے (دین کے) مددگار۔ پس ایمان لے آیا ایک گروہ بنی اسرائیل سے اور کفر کیا دوسرے گروہ نے۔ پس ہم نے مدد کی ان لوگوں کی جو ایمان لائے ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں، تو وہ غالب ہو گئے۔"

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ تو مسلمانوں نے کہا اگر ہم جانتے کہ وہ کون سی تجارت ہے تو ہم اس میں اپنے اموال اور اہل و عیال لگا دیتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تجارت کی وضاحت فرمائی اور فرمایا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ الخ۔

امام عبد بن حمید نے اس آیت کے بارے میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کا بیان نہ فرمایا ہوتا تو لوگ اس کی طلب میں حریص رہتے کہ کاش ہم اس کے بارے میں جانتے ہوتے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

[illegible]

آیاتها ۱۱ | سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ | رکوعاتها ۲

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۂ جمعہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ سورۂ جمعہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورۂ جمعہ اور اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑھتے سنا ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑھتے تھے۔(3)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو عنبہ خولانی سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن دو سورتیں پڑھتے تھے جن میں سے ایک کا ذکر کرتے ہیں اور اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑھتے تھے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن انہیں نماز پڑھائی۔ اور جب آپ ﷺ نے سورۂ جمعہ کی قراءت فرمائی تو آپ (اس کے سبب) مومنین کو رغبت دلاتے تھے اور اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑھی تاکہ اس کے ذریعے منافقین کو زجر و توبیخ کرتے تھے۔

امام ابن حبان اور بیہقی رحمہما اللہ نے سنن میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سند جید کے ساتھ بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی رات مغرب کی نماز میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اور جمعہ کی رات عشاء کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھتے تھے۔(4)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ ۝ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ۝ وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ما جاء فی سورۃ، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب ما یقرأ فی صلاۃ الجمعۃ، جلد 6، صفحہ 166، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ ایضاً، باب ما یقرأ فی یوم الجمعۃ، صفحہ 146 (879)　　4۔ سنن کبریٰ از بیہقی، کتاب الصلاۃ، جلد 3، صفحہ 25، دار الفکر بیروت

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

"اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے [illegible] بادشاہ ہے

بہت مقدس ہے زبردست ہے حکمت والا ہے۔ وہی (اللہ) ہے جس نے مبعوث فرمایا [illegible] ایک رسول

انہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے انہیں اس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے انہیں

کتاب اور حکمت اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور [illegible] دوسروں کو بھی ان میں سے (جو ابھی تک

[illegible] ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جو عطا

فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے۔"

امام بیہقی نے [illegible] رحمہ اللہ [illegible] حضرت

[illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

فَاِنَّ الْاَرْضَ اَنْتُمْ لَنَا اللّٰهُ [illegible] ۝ [illegible] (1)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے

اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے تحت فرمایا [illegible] ایک جماعت

[illegible] کوئی [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] حضور نبی کریم ﷺ [illegible]

ان میں مبعوث فرمایا [illegible] آپ ﷺ [illegible] فرماتے ہیں۔ (2)

امام بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی [illegible] رحمہم اللہ نے [illegible] کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا [illegible]

[illegible] ایک [illegible] ہیں۔ (3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا

يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے بارے فرمایا [illegible] حضور ﷺ [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] قرآن کریم کی آیت پڑھا کرتے تھے۔ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ [illegible]

مُّبِيْنٍ ۝ [illegible] ہے۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا [illegible] الْاُمِّيّٖنَ [illegible] وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ [illegible]

امام سعید بن منصور، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ [illegible] رحمہم اللہ نے

1۔ شعب الایمان بیہقی [illegible] جلد 2 صفحہ 493 (2586)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 28 صفحہ 108، داراحیاء التراث العربی بیروت

3۔ صحیح مسلم [illegible] جلد 2 صفحہ 168 [illegible] العلمیہ بیروت　　4۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 28 صفحہ 109

دیلمی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے جس وقت سورۂ جمعہ نازل ہوئی ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ ﷺ نے یہ پڑھی۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! وہ لوگ کون ہیں جو ہم سے نہیں ملے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا ستارے کے پاس بھی ہوتا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اسے پالیں گے۔ (1)

امام سعید بن منصور اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر علم ثریا ستارے کے پاس بھی ہوتا تو فارس کے لوگ اسے پالیں گے۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام میں سے مردوں کی صلبوں اور عورتوں کی صلبوں میں کچھ مرد اور عورتیں ایسے ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے متعلق حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس سے مراد اہل عجم ہیں جنہوں نے اسلام کی تصدیق کی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد تابعین ہیں۔ (3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ سب ہیں جو عرب و عجم میں سے قیامت کے دن تک اسلام میں داخل ہوں گے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ میں فضل سے مراد دین ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

---

1. دیلمی، جلد 2، صفحہ 727، دار الکتب العلمیہ بیروت
2. معجم کبیر، جلد 10، صفحہ 250، داراحیاء التراث العربی بیروت
3. تفسیر طبری، جلد 3، صفحہ 311، دار الکتب العلمیہ بیروت

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

بجا طور پر کہ ان کی ... اللہ تعالیٰ ہی ہوں (اس سے بھی زیادہ) بری حالت ہے ان لوگوں کی جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیتوں کو اور اللہ تعالیٰ (ایسے) ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔ آپ فرمائیے اے یہودیو! اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگ (دوست) نہیں تو (ذرا) موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔ اور (یہ یہودی) اس کی آرزو کبھی نہ کریں گے بوجہ ان اعمال کے جو وہ آگے بھیج چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔ آپ (انہیں) فرمائیے یقیناً وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں ملے گی۔ پھر لوٹا دیا جائے گا تمہیں اس کی طرف جو جاننے والا ہے ہر چھپے اور ظاہر کو پس وہ آگاہ کرے گا تمہیں ان (اعمال) سے جو تم کیا کرتے تھے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت کلبی رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا سے مراد یہودی ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں (یہودیوں کو) حکم ارشاد فرمایا جو اس (تورات) میں ہے اسے جاننے کے باوجود ... انہوں نے اس کے مطابق عمل نہ کیا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ ان کی مثال جنہیں تورات عطا کی گئی ہے۔ پھر انہوں نے اس کا انکار کیا گدھے کی سی ہے جس نے کتابیں اٹھا رکھی ہوں۔ وہ نہیں جانتا جو کچھ ان میں ہے اور نہ وہ یہ جانتا ہے کہ ان میں کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کی مثال بیان فرمائی ہے کہ اگر تم اس کتاب کے مطابق عمل نہ کرو تو تمہاری مثال ان کی مثال کی طرح ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے يَحْمِلُ اَسْفَارًا کا معنی کیا کتابیں اٹھائے ہوئے ہے یعنی جو کچھ ان میں ہے وہ اس کا علم نہیں رکھتا اور نہ ہی عقل اور سمجھ رکھتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے یوں بیان کیا ہے کہ گدھا اپنی پیٹھ پر کتابیں اٹھائے ہوئے ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ اس پر کیا ہے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَسْفَارًا سے مراد کتابیں ہیں۔ اور عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عطا ... رحمہم اللہ سے بھی یہی قول ذکر کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم [illegible] نے [illegible] بیان کیا ہے کہ حضرت [illegible] نے فرمایا [illegible] جو [illegible] میں [illegible]
مکی زمانہ میں کتاب [illegible] جاتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ [illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible]
[illegible] جمعہ [illegible] وقت [illegible] [illegible] [illegible]
تمام اہل [illegible] سورۃ [illegible] [1]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى
ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا
قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا
انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ
التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

"اے ایمان والو! جب (تمہیں) بلایا جائے نماز کی طرف جمعہ کے دن تو دوڑ کر جاؤ اللہ کے ذکر کی طرف اور (فوراً) چھوڑ دو خرید و فروخت، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم (حقیقت کو) جانتے ہو۔ پھر جب نماز ادا کی جا چکے تو پھیل جاؤ زمین میں اور تلاش کرو اللہ کے فضل سے اور اللہ کو یاد کرتے رہا کرو بکثرت تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور (بعض لوگوں نے) جب دیکھا کسی تجارت یا تماشا کو تو منتشر ہو گئے اس کی طرف اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیا۔ (اے حبیب!) آپ فرمائیے کہ جو (ثواب) اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے کھیل سے اور تجارت سے۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔"

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے اس ارشاد [illegible] کے تحت یہ قول نقل کیا ہے [illegible] (المنافقون)
[illegible] کے تحت [illegible] حضرت [illegible] کے نبی
[illegible] کے [illegible] ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً کے تحت حضرت
قتادہ رضی اللہ عنہ سے [illegible] ہے۔

1۔ [illegible] جلد 3 صفحہ 408 (3120) [illegible]

[illegible] ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ [illegible] (1)

[illegible] يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ [illegible]

[illegible]

[illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible]

1۔ تفسیر [illegible] جلد 3 صفحہ 15 [illegible]

2۔ [illegible]

3۔ [illegible] 124 [illegible]

مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی طرف ہدایت دی ... اللہ تعالیٰ نے ہمیں سب سے بہتر امت بنایا ... اس میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں بندہ جو مانگے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے ... اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ جو کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر ہے وہ جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے کہ کہیں قیامت قائم نہ ہو جائے۔ (1)

امام احمد اور امام بزار رحمہما اللہ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی حضور نبی رحمت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: ہمیں جمعہ المبارک کے دن کے بارے میں بتائیے اس میں کون کون سی بھلائی اور خیر کے کام ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں پانچ خصلتیں پائی جاتی ہیں۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا گیا، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو (زمین پر) اتارا گیا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو موت عطا فرمائی، اسی دن میں ایک ساعت آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے بندہ کوئی سوال نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتا ہے جب تک وہ گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام مقرب فرشتے، زمین و آسمان، پہاڑ اور ہوائیں جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔ (2)

امام ابو الشیخ اور امام ... رحمہما اللہ نے حضرت ... رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بے شک سات دنوں میں سے ایک دن ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے تمام دنوں پر منتخب فرمایا ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے جنت اور ... کو پیدا فرمایا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے ... کی تخلیق کا فیصلہ فرمایا، اسی دن اللہ تعالیٰ نے جنت اور ... کو پیدا فرمایا، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی دن آپ جنت سے زمین پر اتارے گئے، اسی دن آپ کی توبہ قبول فرمائی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ کوئی شے نہیں مگر وہ اس دن سے ڈرتی ہے سوائے جن و انس کے، ... اسی دن قیامت قائم ہوگی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دنوں کو ان کی اصل ہیئت پر مبعوث فرمائے گا اور جمعہ کے دن کو چاند کی صورت میں اٹھائے گا، جمعہ اپنے اہل کو روشنی دیتا ہوگا اور وہ اس کے اردگرد ہوں گے جیسا کہ دلہن ... کی طرف رخصت کی جاتی ہے۔ وہ انہیں روشنی دیتا رہے گا اور وہ اس کی روشنی میں چلتے ہوں گے، ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے، ان کی خوشبو کستوری کی طرح مہکتی ہوگی اور وہ کافور کے پہاڑوں میں گھوم رہے ہوں گے، جن و انس ان کی طرف تعجب سے آنکھیں جھپک جھپک کر دیکھ رہے ہوں گے، یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے اور سوائے اذان دینے والوں کے اور کوئی ان کے ساتھ نہیں ملے گا۔

1۔ مسند امام احمد ... 1084 ... دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ ... جلد 5، صفحہ 284 ... دار صادر بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1. [illegible] 5508 [illegible]
2. [illegible] 1235 [illegible]
3. [illegible] 5313 [illegible]

دیلمی اور ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور جس طرح اسے اچھی طرح طہارت اور پاکیزگی کی استطاعت ہو اس سے خوب پاک ہوتا ہے پھر عمدہ خوشبو لگاتا ہے پھر (مسجد کی طرف) چلتا ہے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہیں کرتا [illegible] کے درمیان جو گناہ ہوتے ہیں وہ سب معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ 1

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن کی وہ اذان جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا وہ وہی ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ابتدائی دور خلافت میں ہوا کرتی تھی کہ جب امام منبر پر بیٹھتا تو اذان دی جاتی، یہاں تک کہ جب لوگ زیادہ ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پہلی اذان کا آغاز کیا اور لوگوں نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ بعض لوگوں نے آپ پر اعتراض کیا جب کہ آپ نے کوئی نئی چیز نہ نکالی، ہاں یہ کہ ہم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ... جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوتے تو ہم باہم گفتگو کرتے رہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ... لوگوں کے پاس آتے جو آپ کی طرف ... سب سے ان کی ... (منبر) کے ... آپ ان کا قصد کرتے اس حال میں کہ ... جب مؤذن خاموش ہو جاتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے اور کلام کرتے اور کوئی بھی گفتگو نہ کرتا یہاں تک کہ آپ پہلے خطبہ سے فارغ ہو جاتے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ کے تحت فرمایا کہ اس سے مراد وقت ہے (یعنی جمعہ کے دن جس وقت نماز کے لیے اذان کہی جائے)۔

عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اسی کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ذکر (نماز) کے وقت اذان کہنا سنت ہے۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے کتاب الاذان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ پر نماز کے ساتھ اذان بھی نازل ہوئی۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری اور جمعہ کے نزول سے قبل اہل مدینہ جمع ہوئے۔ انصار نے کہا: یہود کے لیے ہفتہ میں ایک دن ہے جس میں وہ تمام کے تمام جمع ہوتے ہیں۔ اسی طرح نصاریٰ کا بھی ایک دن ہے۔ چلو! ہم بھی ایک دن مقرر کر لیں جس میں ہم جمع ہوا کریں گے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے، نماز ادا کریں گے۔ پھر انہوں نے کہا: ہفتہ کا دن یہودیوں کے لیے ہے

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ... جلد 1، صفحہ 487 (5519)، [illegible]

[illegible] انصاری [illegible] جمعہ [illegible] سے تھے۔ چاہیے،
[illegible] اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تو آپ نے انہیں [illegible] نصیحت فرمائی [illegible]
جس وقت وہاں کے [illegible] ہوئے اس وقت [illegible] ان کا [illegible] حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ان
کے لئے ایک بکری ذبح کی اور [illegible] ان کی تعداد کم تھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی: اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ (الآیہ) (1)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو ہجرت فرمانے سے قبل جمعہ کی اجازت فرمادی گئی تھی۔ لیکن مکہ مکرمہ میں آپ جمعہ ادا نہ کرسکے تو آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: اما بعد، اس دن کو دیکھو جس دن یہودی زبور کے ساتھ بلند آواز کرتے ہیں۔ پس تم بھی اپنی عورتوں اور بچوں کو جمع کرو اور جب جمعہ کے دن زوال کے وقت دن نصف سے ڈھل جائے تو دو رکعتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرو (یعنی دو رکعت نماز ادا کرو)۔ آپ نے فرمایا: وہی پہلا جمعہ تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے اور دن کے بعد ظہر کے وقت جمعہ ادا ہوا۔ اور یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے (2)۔

امام ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بیان کیا ہے کہ ان کا باپ جب جمعہ کے دن اذان سنتا تھا تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرتا تھا۔ تو میں نے کہا: ابا جان! جب آپ جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو آپ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کرتے اور دعا کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہمیں سب سے پہلے [illegible] جمعہ پڑھایا [illegible] سے نقیع الخضمات [illegible] تو میں نے پوچھا: اس وقت تم کتنے آدمی تھے؟ [illegible] فرمایا: ہم چالیس آدمی تھے۔ (3)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مہاجرین میں سے جو سب سے پہلے مدینہ طیبہ میں آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے جمعہ کے دن سب سے پہلے جمعہ پڑھایا اور وہ بارہ آدمی تھے۔(4)

امام [illegible] رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ جمعہ کے دن قباء سے چلے اور بنی سالم کے پاس سے آپ گزرے [illegible] آپ ﷺ نے بنی سالم کے ساتھ [illegible] جمعہ

1۔ مصنف عبدالرزاق، [illegible] جلد 3، صفحہ 159 (5158)، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت
2۔ سنن دارقطنی، [illegible] جلد 2، صفحہ 5 (1)، [illegible]
3۔ سنن ابی داؤد، [illegible] جلد 2، صفحہ 115 (1065)، [illegible]
4۔ مجمع الزوائد، جلد 2، صفحہ 384 (3075)، [illegible]

[illegible] (1)

[illegible] حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] (2)

امام ابن ابی شیبہ [illegible] حضرت [illegible] (3)

امام احمد [illegible] حضرت [illegible] روایت بیان کی [illegible] (4)

[illegible] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے۔ (5)

امام [illegible] روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] (6)

[illegible] حضرت [illegible] خصوصیات [illegible] حضرت آدم علیہ السلام [illegible] (7)

[illegible]

1۔ [illegible] 459، 345 [illegible]

2۔ [illegible] (5534)460 [illegible] 5536 [illegible]

4۔ [illegible] 3173421 [illegible]

5۔ [illegible] (27) 38 [illegible]

6۔ [illegible] 13167، 322 [illegible]

7۔ [illegible] 325 [illegible]

جمعہ کے دن [illegible] ہم [illegible] کہ پیچھے نماز پڑھتے [illegible] [illegible] [illegible] تو اس [illegible] کہ [illegible] ہم [illegible] کیا [illegible] [illegible] سے [illegible] یہ آیت: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ [illegible] (1)

[illegible] نے [illegible] سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن منذر، [illegible] بیہقی رحمہم اللہ نے مصاحف میں [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر [illegible] [illegible] [illegible] اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] حضرت [illegible] پڑھنے والے [illegible] آیت اس طرح پڑھتے تھے: فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابی رضی اللہ عنہ منسوخ کو ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپ یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے: فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے الام میں، عبد الرزاق، فریابی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری نے مصاحف میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ اس طرح قرأت کرتے سنا ہے: "فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ" (2)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری نے مصاحف میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو سنا آپ جمعہ [illegible] پڑھتے تھے "فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ" (3)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا اور آپ سورۂ جمعہ کی یہ آیت اس طرح پڑھتے رہے "فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ" (4)

امام عبد الرزاق، فریابی، ابو عبید، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ پڑھتے تھے۔ فرماتے اگر "فَاسْعَوْا" ہوتا تو میں تیز دوڑتا یہاں تک کہ میری چادر گر جاتی (5)

امام عبد [illegible] ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] سے روایت کیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں ہے "فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ" [illegible] اسی قول کی طرح ہے [illegible] (6)

1. مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 467 (5403) [illegible]
2. تفسیر طبری، [illegible] جلد 28، صفحہ 113 [illegible] 3. ایضاً
4. تفسیر عبد الرزاق [illegible] جلد 3، صفحہ 310 (3217) [illegible]
5. [illegible] جلد 7، صفحہ 265 (11417) [illegible] 6. [illegible] صفحہ 265 (11419)

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] (152) [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] (1)

[illegible]

[illegible] (4)

[illegible]

[illegible]

---

1 [illegible] 482 1957 [illegible]

2 [illegible] 2660/80 [illegible]

3 [illegible] 199 53 [illegible] 4 [illegible] 482

[illegible]

[illegible] فَاِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ [illegible] (3)

[illegible] فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (4)

[illegible]

[illegible] فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ

[illegible] (5391)466 [illegible] 2۔ ایضاً (5399)

3۔ [illegible] (524) 177 [illegible]

4۔ [illegible] (3168) 467 [illegible]

[illegible] انفضوا الیہا [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف چلے گئے۔

1۔ امام ابن جریر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] سے وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَهۡوَا [illegible] کی تفسیر [illegible] ۔[1]

2۔ امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے [illegible] یہ قول بیان کیا ہے [illegible] سے [illegible] جب [illegible] لوگ [illegible] کھڑا چھوڑ کر [illegible] چلے گئے۔[2]

3۔ امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے [illegible] بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے [illegible] فرمایا [illegible] سب دیا جائے گا لیکن۔ [illegible] مریض کی عیادت، جنازہ میں شرکت [illegible] اپنے بھائی کی ملاقات کے لیے۔[3]

4۔ امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] سے [illegible] مریض کی عیادت [illegible] نماز جنازہ میں شرکت [illegible] اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے بھائی کی ملاقات کے لیے نکلتا ہے۔

5۔ امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کی نماز پڑھی [illegible] اس دن کا روزہ رکھا، مریض کی عیادت کی، جنازہ میں حاضر ہوا اور نکاح میں حاضر ہوا تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔[4]

وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَهۡوَا انْفَضُّوۡۤا اِلَيۡهَا الآیہ

6۔ امام عبد بن حمید، سعید بن منصور، ابن سعد، [illegible] ابن ابی شیبہ، امام احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن جریر، ابن المنذر [illegible] رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ [illegible] جمعہ کے دن حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک مدینہ طیبہ کا ایک قافلہ آیا تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس کی طرف بھاگ پڑے حتیٰ کہ [illegible] ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا۔ [illegible] حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارہ مردوں میں شامل تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت [illegible] نازل فرمائی وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً اَوۡ لَهۡوَا انْفَضُّوۡۤا اِلَيۡهَا [illegible] ۔[5]

7۔ [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے [illegible] خطبہ ارشاد [illegible]

1۔ [illegible] 5561، 482 [illegible] 2۔ ایضاً (5560)

3۔ تفسیر [illegible] 26 [illegible] 116 [illegible]

4۔ [illegible] (3228) 382 [illegible]

5۔ صحیح مسلم [illegible] 15 [illegible] 132 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لوگوں سے آوازیں سنیں۔ تو بہت سے لوگ [illegible] مال تجارت اور تماشہ دیکھنے کے لیے اس کی طرف نکل گئے۔ [illegible] رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کھڑے چھوڑ دیا۔ اور آپ ﷺ کے پاس [illegible] تعداد تھوڑی رہ گئی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فلم يبق [illegible] عند النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] لوگ [illegible] حضور نبی کریم ﷺ کے پاس باقی رہ گئے [illegible] تو یہ آیت نازل ہوئی قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ [1]

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے روز لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اور جب کوئی نکاح (شادی) ہوتا تو [illegible] بجاتے ہوئے مسجد کے پاس سے گزرتے [illegible] [illegible] [illegible] مسجد کی [illegible] [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جب آپ [illegible] [illegible] [illegible] اور تجارت کے لیے کھڑے ہوتے [illegible] چھوڑ دیتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے [illegible] وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کیا گیا [illegible] لوگ [illegible] [illegible] والوں کی طرف [illegible] کھڑے ہوتے ہیں اور [illegible] [illegible] کھیل تماشے کا قصد کرتے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ [illegible] حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ [illegible] مدینہ طیبہ [illegible] ایک تجارتی قافلہ آ گیا [illegible] اس کی طرف چلے گئے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو چھوڑ دیا۔ [illegible] ایک چھوٹی سی جماعت [illegible] آپ ﷺ کے ساتھ [illegible] باقی [illegible] حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے [illegible] نبی ﷺ [illegible]

1۔ صحیح البخاری، [illegible] جلد [illegible] صفحہ 235 (4463) [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 28 صفحہ 115-116 [illegible] دار احیاء التراث العربی بیروت

[illegible] خطبہ ارشاد فرما رہے تھے [illegible] تو قافلہ آ گیا [illegible]
[illegible] کہ ان میں سے [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] آپ [illegible]
[illegible] آپ ﷺ [illegible]
[illegible] آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم سب کے سب [illegible] تم میں سے پہلے [illegible] کے تمام لوگ چلے جاتے تو تم پر یہ وادی آگ کے شعلوں سے بھڑک اٹھتی۔ [illegible] (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اَوْ لَهْوَا سے مراد [illegible] ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں بیان کیا [illegible] رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن [illegible] کی طرف [illegible] یہاں تک کہ ایک قلیل تعداد کے سوا کوئی باقی نہ رہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بھی [illegible] تو یہ وادی آگ سے بھڑک اٹھتی (1)

امام ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کیا حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے [illegible] تو آپ نے جواب دیا کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی وَتَرَكُوكَ قَائِمًا اور انہوں نے آپ کو کھڑا چھوڑ دیا (2)

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، مسلم، نسائی اور بیہقی رحمہم اللہ نے [illegible] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبد الرحمن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے تو انہوں نے فرمایا اس خبیث کی طرف دیکھو بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَتَرَكُوكَ قَائِمًا (3)

امام احمد، ابن ماجہ اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے (4)

امام احمد، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابو داؤد [illegible] اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے اور ان کے درمیان بیٹھتے تھے آپ ﷺ قرآن کریم پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے (5)

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی

1۔ شعب الایمان، [illegible] جلد 3، صفحہ 107، حدیث 3019، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ سنن ابن ماجہ، [illegible] جلد 2، صفحہ 28، حدیث 1108، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ صحیح مسلم [illegible] جلد 6، صفحہ 132، [illegible] بیروت
4۔ سنن ابن ماجہ [illegible] جلد 2، صفحہ 26، حدیث 1106، دار الکتب العلمیہ بیروت
5۔ صحیح مسلم [illegible] جلد 6، صفحہ 132

ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرماتے تھے پھر ... کے درمیان بیٹھتے تھے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پھر بیٹھتے تھے، پھر کھڑے ہو جاتے اور ... ارشاد فرماتے تھے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے [illegible] کے خطبے کے بارے سوال کیا ... بہت ... ناپسند کرتے تھے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ ... حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن بیٹھ کر خطبہ کے بارے سوال کیا گیا ... ناپسند کرتے تھے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم تمام نے کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ وہ سب سے پہلے جو منبر پر بیٹھے وہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ ہیں۔(5)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن منبر پر بیٹھنا بدعت ہے۔(6)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا جب ان کے پیٹ کی چربی اور گوشت زیادہ ہو گیا (یعنی ان کا جسم بھاری ہو گیا اور کھڑا ہونا مشکل ہو گیا)۔(7)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ لوگوں کے چہروں کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے اور آپ ﷺ فرماتے السلام علیکم، اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے اور سورت پڑھتے۔ پھر بیٹھ جاتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے، پھر اتر آتے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما دونوں اسی طرح کرتے تھے۔(8)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا خطبہ اور آپ کی نماز مختصر اور درمیانی ہوتی تھی۔(9)

ابن ابی شیبہ نے حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن ... خطبہ ... مختصر کی گئی ہے۔(10)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے جمعہ

1۔ صحیح مسلم ... جلد 2، صفحہ 1193 ...

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ... الخطبة ... جلد 1، صفحہ 449 (5789) ...

3۔ ایضاً (5792) 4۔ ایضاً (5781) 5۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 448 (5183)

6۔ ایضاً (5195) 7۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 449 (5193) 8۔ ایضاً (5185)

9۔ ایضاً ... جلد 1، صفحہ 450 (5198) 10۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 456 (5276)

کے دن مغفرت کے بارے میں پوچھا جاتا تو انہیں سے یہ بات معلوم ہوتی کہ وہ ترک کرتے تھے (1)

امام ابن ابی الدنیا نے شعب الایمان میں اور دیلمی نے [illegible] حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مجھے منصور بن زاذان نے [illegible] سے خطبات [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] فرماتے تھے [illegible] اے لوگو! [illegible] تمہارے [illegible] اپنے [illegible] تمہارے [illegible] اپنی حاجت کی انتہا تک دیکھو۔ کیونکہ [illegible] [illegible] کہا ہے [illegible] باقی ہے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] حاصل کر [illegible] اپنی [illegible] آخرت [illegible] [illegible] آخرت کے لیے [illegible] [illegible] طلب رضا کا [illegible] اور [illegible] کے بعد [illegible] میں اپنے لیے اور [illegible] کے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں (2)۔

امام احمد [illegible] نے [illegible] میں حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] "[illegible]" [illegible] [illegible] کے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اللہ تعالیٰ قریب [illegible] قریب کرنے والا کوئی نہیں [illegible] اللہ تعالیٰ کے [illegible] نہیں ہو سکتا۔

1۔ [illegible] (5190) 48 [illegible]

2۔ [illegible] جلد 5 [illegible] 8178/273 [illegible]

سورۃ المنافقون

[illegible] 21

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

إِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْٓا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ؕ وَإِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ أَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾

[illegible]

[illegible]

ایمان لائے پھر وہ کافر بن گئے پس مہر لگا دی گئی ان کے دلوں پر تو (اب) وہ کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ اور جب آپ انہیں دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو بڑے خوشنما معلوم ہوں گے۔ اور اگر وہ گفتگو کریں تو توجہ سے آپ ان کی بات سنیں گے۔ (درحقیقت) وہ (بیکار) لکڑیاں ہیں جو دیوار کے ساتھ کھڑی کر دی گئی ہوں۔ خیال کرتے ہیں کہ ہر چیخ ان کے خلاف ہے۔ یہی حقیقی دشمن ہیں پس آپ ان سے ہوشیار رہیے۔ ہلاک کرے انہیں اللہ کہاں پھیرے جا رہے ہیں"۔

امام ابن سعد، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ابی حاتم، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کی معیت میں تھا۔ لوگوں پر شدت اور تنگی طاری ہو گئی تو عبد اللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم ان پر کچھ خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں تاکہ وہ آپ کے ارد گرد سے بکھر جائیں اور اس نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹ کر گئے تو عزت والے ذلت والوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس کے بارے آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ تو آپ نے عبد اللہ بن ابی کو بلا بھیجا۔ اور اس سے اس کے بارے پوچھا تو اس نے قسم اٹھا کر کہا کہ اس نے ایسا نہیں کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ زید نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ ان کی یہ بات میرے دل پر بہت گراں اور سخت گزری۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ میں میری تصدیق نازل فرما دی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں بلایا تاکہ آپ ان کے لیے استغفار کریں تو انہوں نے اپنے سر پھیر دیئے۔ اور رہا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ (درحقیقت وہ بیکار لکڑیاں ہیں) تو آپ نے فرمایا: وہ بہت خوبصورت ہٹے کٹے آدمی تھے۔(1)

امام ابن سعد، عبد بن حمید، ترمذی (اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے) ابن منذر، طبرانی، حاکم (اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے) ابن مردویہ، بیہقی نے دلائل میں اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہمارے ساتھ اعراب میں سے کچھ لوگ تھے۔ ہم بھی پانی کی طرف جلدی سے جاتے تھے لیکن اعرابی ہم سے سبقت لے جاتے تھے پھر ایک اعرابی اپنے ساتھیوں سے آگے نکلا یہاں تک کہ اس کے ساتھی آگئے۔ اتنے میں ایک انصاری اعرابی کے پاس آیا اور اس نے اپنی اونٹنی کی مہار ڈھیلی چھوڑ دی تاکہ وہ پانی پی لے۔ لیکن اعرابی نے اسے پانی پینے سے انکار کر دیا۔ اس نے ایک پتھر اٹھا لیا۔ پس اعرابی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر دے ماری اور اسے زخمی کر دیا۔ چنانچہ وہ انصاری رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کے پاس آیا اور اسے واقعہ کی خبر دی۔ وہ اپنے ساتھیوں میں سے تھا۔ عبد اللہ خوب غضب ناک ہوا اور اس نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس جو (اعراب) ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ آپ کے آس پاس سے بکھر جائیں۔

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 728، وزارت تعلیم اسلام آباد

[illegible]

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۝ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ ۖ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُّوا ۗ وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝ يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ...

[illegible]

[illegible]

دونوں کے پاس گیا۔ حضور ﷺ نے ان کو اس بات پر عار دلائی چنانچہ میں گھر کی طرف لوٹ آیا اور سو گیا۔ پھر
آپ نے مجھے بلایا تو میں حضور ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کر دی ہے اور تجھے سچا ثابت کر دیا
ہے اور یہ آیت نازل ہوئی: هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ آخر تک (1)۔

امام احمد نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔ جب اس نے یہ باتیں کہیں تو میں
حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے ذکر کیا تو انہوں نے قسم اٹھائی کہ انہوں نے کچھ نہیں کہا تو
میری قوم کہنے لگی: تو نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے جھوٹ بولا۔ میں اس بات سے گھر میں بیٹھ گیا کہ لوگ مجھے دیکھیں گے اور
کہیں گے یہ وہ ہے جس نے جھوٹ بولا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ آخر تک (2)۔

ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب رأس المنافقین عبداللہ بن ابی کے
پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے جب سفر سے کوچ کیا اور آپ ﷺ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ اس کے پاس سے گزرے تو عبداللہ بن ابی نے کہا
کہ جب ہم مدینہ واپس لوٹ کر گئے تو عزت والے ذلت والوں کو نکال دیں گے تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ
کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی خبر دی پس وہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے
اس کا ذکر کیا۔ پھر آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو بلایا تو اس نے آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر قسم اٹھائی کہ
قسم کھاتا ہوں کہ اس نے اس طرح کی کوئی گفتگو نہیں کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف
دیکھا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ بے شک مجھے اس کے بارے میں زید بن ارقم نے اطلاع
دی ہے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے گئے اور وہاں جا کر انہوں نے مجھے
بتایا کہ عبداللہ بن ابی نے مجھے جھٹلا دیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کی: قسم ہے اس
ذات کی جس نے آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے اس نے ایسا کہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا اور اللہ تعالیٰ
نے اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ آخر سورت تک نازل فرمائی (3)۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام منافقین رکھا
کیونکہ انہوں نے کفر کو چھپایا اور ایمان کو ظاہر کیا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً کی تفسیر یہ بیان کیا ہے کہ
ان کا حلف یعنی قسم کھانا ان کی ڈھال ہے انہوں نے اپنی قسموں کو قتل اور جنگ سے بچاؤ کے لیے ڈھال بنایا۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے یہ بیان کیا ہے کہ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنی قسموں کو اپنے مال اور خون کی حفاظت کے لیے ڈھال بنا لیا (4)۔

1۔ مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 193، مطبوعہ دار صادر بیروت
2۔ ایضاً، صفحہ 5 / 180
3۔ تفسیر طبری، جلد 28، صفحہ 205 (11420)، مطبوعہ بیروت
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 124، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

اور امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جب سفر کرتے تو اصحاب ساتھ ہوتے اور جب منزل پر قیام فرماتے ... غزوہ ... میں ہے کہ ایک آدمی ... پانی ختم ہو جاتا ہے ... اور جب وہ پانی کے قریب پہنچے تو قافلہ آگے بڑھ گیا اور پیچھے ساتھیوں پر پانی پہنچتے۔ ایک دفعہ عبداللہ بن ابی کے ساتھی آگے بڑھ گئے اور انہوں نے مومنین کو پانی پر جگہ نہ دی ... تو مومنین نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ جب عبداللہ بن ابی آیا اور اس نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھا تو کہا: قسم بخدا اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو یقیناً عزت والے وہاں سے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔ اس نے جو کچھ کہا اس سے زید بن ارقم ... کوئی شخص نہ پہنچا۔ پس حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ابن ابی کی یہ بات ... حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف ... گئے اور ان کی یہ بات بتلائی ... رسول اللہ کے پاس ہیں۔ تو انہوں نے ... جھٹلا دیا اور ان کے بچانے اس کی اطلاع حضور نبی کریم ﷺ کو ... پس حضور نبی کریم ﷺ نے ابن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا ... ان کی شکل و صورت اور حسن و جمال کے سبب ... تھا جب کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف ... کرتا تھا۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ۔ پس حضور نبی کریم ﷺ سے ... آپ ﷺ ... اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ تو اس نے قسم اٹھائی کہ اس نے اس طرح نہیں کہا۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً ... نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ... سے ... کے ... اس کی ... اور فرمایا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے ... کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ... اور حضرت ... لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ... کرتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ کے تحت حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا کہ وہ لکڑی کھڑی ہیں۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ هُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا ؕ وَ

وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

"اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ تاکہ اللہ کا رسول تمہارے لیے مغفرت طلب کرے تو (انکار سے) اپنے سروں کو مٹکاتے ہیں اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ (حاضری سے) رکے رہتے ہیں تکبر کرتے ہوئے۔ یکساں ہے ان کے لیے کہ آپ طلب مغفرت کریں یا نہ کریں طلب مغفرت ان کے لیے۔ اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا انہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا نافرمان قوم کو۔ یہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ نہ خرچ کرو ان پر جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ (خود) منتشر ہو جائیں اور اللہ کے لیے ہی ہیں خزانے آسمانوں اور زمین کے لیکن منافق (اس حقیقت کو) سمجھتے ہی نہیں۔ منافق کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر گئے مدینہ کی طرف تو نکال دیں گے وہاں سے عزت والے ذلیلوں کو حالانکہ (ساری) عزت تو صرف اللہ کے لیے ہے اس کے رسول کے لیے اور ایمان والوں کے لیے ہے مگر منافقوں کو (اس بات کا) علم ہی نہیں"۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دوران سفر جب کسی منزل پر اترتے تو آپ وہاں سے کوچ نہ کرتے تھے جب تک آپ وہاں نماز نہ پڑھ لیتے۔ جب غزوہ تبوک کے وقت آپ ﷺ نے ایک مقام پر قیام فرمایا تو عبداللہ بن ابی نے کہا کہ جب ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والے وہاں سے ذلیل ترین کو نکال دیں گے۔ پس یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے وہاں سے سفر شروع [illegible] ان سے [illegible] آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ابن ابی سے [illegible] پوچھا تو [illegible] انکار کیا۔ پھر قرآن کریم نازل ہوا: اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ۔ [illegible] حضور نبی کریم ﷺ [illegible] اور آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] تو وہ اپنے سر کو مٹکانے لگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ الآیہ۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے مذکورہ آیت کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی سے کہا گیا: آؤ تاکہ تیرے لیے رسول اللہ ﷺ مغفرت طلب کریں۔ تو اس نے اپنا سر گھما دیا اور کہنے لگا: میں نے کیا کیا ہے؟

ابن منذر نے ابن جریج سے بیان کیا ہے کہ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ کا معنی ہے انہوں نے [illegible]

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ عبداللہ بن ابی ہے [illegible] ایک [illegible]

اور طبرانی نے کہا ہے جب زید حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا وہ قسمیں کھانے لگا اور کہنے لگا میں نے ایسی بات نہیں کہی۔ انصار بھی اس کے پاس آ کر اسے ملامت کرنے لگے۔ عبداللہ بن ابی سے کہا گیا اگر تو رسول اللہ ﷺ کے پاس جائے تو آپ ﷺ تیرے لیے مغفرت طلب کریں گے تو وہ اپنا سر گھمانے لگا اور [illegible] تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں جن کا ذکر آ گیا ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے عکرمہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی کا ایک بیٹا تھا جس کا نام حباب تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچاتا ہے آپ مجھے اجازت دیں تو میں اسے قتل کر دوں۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: تو اپنے باپ کو قتل نہ کر۔ وہ پھر آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک میرے باپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ لیکن حضور نبی رحمت ﷺ نے اسے فرمایا: اپنے باپ کو قتل نہ کرو۔ وہ تیسری بار حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے۔ آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے قتل کر دوں۔ لیکن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے پھر یہی فرمایا: اپنے باپ کو قتل نہ کرو۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ میں اسے آپ کے وضو کا پانی پلاؤں۔ شاید اس کا دل نرم ہو جائے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور پانی عطا کیا۔ وہ لے کر اپنے باپ کے پاس گیا اور اسے وہ پانی پلایا۔ پھر اس سے پوچھا کیا تم جانتے ہو میں نے تجھے کیا پلایا ہے؟ تو اس کے باپ نے اسے جواب دیا: تو نے اپنی ماں کا پیشاب مجھے پلایا ہے۔ تو بیٹے نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں نے تجھے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا پانی پلایا ہے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عبداللہ بن ابی بڑا [illegible] آدمی تھا۔ یہ آیات اسی کے بارے میں اور اس جیسے منافقین کے بارے میں نازل ہوئیں۔ یہ کہتے تھے کہ تم ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ بکھر جائیں۔ اس نے یہ کہا کہ اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹ کر گئے تو عزت والے وہاں سے ذلیل کو نکال دیں گے۔ [illegible] یہ آیات نازل ہوئیں۔ [illegible] رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو تاکہ آپ ﷺ تیرے لیے مغفرت طلب کریں گے۔ تو اس نے اپنا سر [illegible] کہا: تم نے مجھے حکم دیا کہ میں ایمان لاؤں، میں ایمان لے آیا۔ تم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے مال کی زکوٰۃ دوں، میں نے زکوٰۃ دے دی۔ اب صرف یہی باقی ہے کہ میں محمد ﷺ کو سجدہ کروں۔

امام بغوی رحمہ اللہ نے [illegible] میں حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی کا ایک [illegible]

1۔ تفسیر [illegible]، جلد [illegible]، صفحہ 25 [illegible]

[illegible]

[illegible] لا یجدون فی صدورہم حاجۃ [illegible]

[illegible] (1)

[illegible] ویؤثرون علی انفسہم [illegible]

[illegible] ومن یوق شح نفسہ [illegible] ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ مما اوتوا [illegible]

[illegible]

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب مدینہ طیبہ قریب تھا تو عبداللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تلوار سونت لی اور کہا میں تجھے قتل کر دوں گا۔ یا پھر تو کہے کہ میں ذلیل ہوں اور محمد ﷺ عزت والے ہیں۔ انہوں نے مسلسل یہ کیفیت برقرار رکھی یہاں تک کہ اس نے وہ کہہ دیا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ بنی مصطلق میں تھے۔ جب وہ پڑاؤ پر تھے تو مہاجرین اور انصار کے غلاموں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ مہاجرین کے غلاموں نے مہاجرین کو مدد کے لیے یا للمہاجرین کہا اور انصار کے غلاموں نے انصار کو بلایا۔ جب اس کی خبر عبداللہ بن ابی بن سلول کو پہنچی تو اس نے کہا: قسم بخدا! اگر تم ان پر خرچ نہ کرتے تو وہ آپ کے ارد گرد سے بکھر جاتے۔ قسم بخدا! اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ جب اس کی اطلاع حضور نبی کریم ﷺ کو ہوئی تو آپ نے وہاں سے کوچ کا حکم دے دیا۔ پھر آپ نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ کو پایا تو آپ نے ان سے کہا: کیا تم جانتے ہو تمہارے باپ نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اس نے کیا کہا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس نے کہا ہے: قسم بخدا! اگر تم ان پر خرچ نہ کرتے تو وہ آپ کے ارد گرد سے بکھر جاتے۔ قسم بخدا! اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹ کر گئے تو عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اس نے سچ کہا ہے۔ قسم بخدا! آپ ہی سب سے زیادہ عزت والے ہیں اور وہ ذلیل ہے (1)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے یہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں ایک مقام پر تھے تو انصار اور قریش کے ایک آدمی اور ایک انصاری کے درمیان گفتگو ہو گئی یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان بات بڑھ گئی اور معاملہ سخت ہو گیا۔ اس کی خبر عبداللہ بن ابی کو ہوئی تو اس نے آواز دی: میری قوم پر وہ غالب آ گیا ہے جس کی کوئی قوم ہی نہیں۔ اس کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو آپ نے تلوار پکڑی اور اس ارادے سے نکلے کہ اسے قتل کر دیں گے۔ پھر آپ کو یہ آیت یاد آ گئی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (الحجرات: 1) اے ایمان والو! آگے نہ بڑھا کرو اللہ اور اس کے رسول سے۔ پھر حضرت عمر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عمر! تجھے کیا ہوا؟ عرض کی: اس منافق پر تعجب ہوا ہے وہ کہتا ہے: میری قوم پر وہ غالب آ گیا ہے جس کی کوئی قوم ہی نہیں اور قسم بخدا! اگر ہم مدینہ طیبہ کی طرف لوٹ کر گئے تو وہاں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ یہاں سے کوچ کریں۔ پس انہوں نے سفر شروع کر دیا اور چل پڑے یہاں تک کہ ان کے اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک رات کا سفر رہ گیا تو عبداللہ بن ابی کا بیٹا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے مدینہ طیبہ کے تمام راستوں پر قبضہ کر لیا۔ لوگ وہاں پہنچے یہاں تک کہ اس کا باپ عبداللہ بن ابی بھی وہاں پہنچ گیا۔ تو انہوں نے اسے کہا: پیچھے ہٹ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما جاء فی ...، جلد 7، صفحہ 384 (38837)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

ہے۔ اس نے کہا تیری یہ بات جو مجھے پہنچی ہے۔ انہوں نے جواب دیا قسم بخدا تم کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کی اجازت
کے بغیر مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکو گے۔ وہ تجھے معلوم ہو جائے گا کہ عزت والا کون ہے اور ذلیل کون ہے۔ چنانچہ وہ بھی
لوٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ ... عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے کیا تو اس کی شکایت آپ سے کر دی۔ تو پھر رسول اللہ
ﷺ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے چھوڑ دو تاکہ اپنے گھر چلا جائے۔ یہاں تک کہ مدینہ داخل ہو جائے تو پھر انہوں
نے راستہ چھوڑ دیا۔ کچھ عرصہ بعد عبداللہ بیمار ہو گیا۔ جب مرض شدید ہو گیا تو اس نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ
رضی اللہ عنہ سے کہا اے میرے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو اور آپ کو بلا کر لے آ۔ کیونکہ جب تو آپ کو عرض کرے گا تو
آپ ﷺ اسے شرف قبول سے نوازیں گے۔ چنانچہ اس کے بیٹے نے جا کر عرض کی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور
آپ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کو شدید تکلیف ہے اور اس نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپ کے پاس
حاضر ہوں اور آپ کو اس کے پاس لے جاؤں۔ کیونکہ وہ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ پس آپ ﷺ نے اپنے نعلین پاک
پہنے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی تھی یہاں تک کہ آپ اس کے پاس پہنچ
گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے گئے تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا مجھے اٹھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے اسے
اٹھا دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے دشمن خدا! کیا یہ گھبراہٹ ہے؟ تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ!
میں نے آپ کو اس لیے نہیں بلایا کہ آپ مجھے ڈانٹیں اور جھڑکیں۔ بلکہ میں نے اس لیے بلایا ہے کہ آپ مجھ پر رحم فرمائیں۔ تو
رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ پھر آپ نے فرمایا: تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کی: میری حاجت
یہ ہے کہ جب میں مر جاؤں تو آپ میرے غسل کے وقت موجود ہوں، اپنے کپڑوں میں سے تین کپڑوں میں مجھے کفن دیں اور
میرے جنازہ کے ساتھ چلیں اور مجھ پر نماز جنازہ پڑھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یہ سب کچھ کیا۔ پھر اس کے بعد یہ آیت نازل
ہوئی: وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ (التوبہ: 84)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا
رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ
اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠ وَلَنْ
يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١١

"اے ایمان والو! تمہیں غافل نہ کر دیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے۔ اور جو لوگ ایسا
کریں گے وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور خرچ کرو اس رزق سے جو ہم نے تم کو دیا ہے اس سے پیشتر کہ آ جائے تم

[illegible]

[illegible] الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ [illegible]

[illegible] (1)

[illegible] يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ [illegible] وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا (2)

[illegible] وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ [illegible]

[illegible]

[illegible] فَاَصَّدَّقَ [illegible]

[illegible] فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ [illegible]

---

1. [illegible] (3316/3340) [illegible]
2. [illegible]

[illegible]

[illegible]

آیاتہا 18 ﴿سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ 64﴾ رکوعاتہا 2

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورہ تغابن مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے [illegible]

امام نحاس رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سورہ تغابن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی مگر اس کی آخری آیات عوف بن مالک اشجعی کے بارے میں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں۔ انہوں نے اپنے اہل اور بچوں کی جفا کے بارے میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں شکایت کی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت آخر سورت تک نازل فرمائی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

امام ابن اسحاق اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیات عوف بن مالک اشجعی کے بارے میں نازل ہوئیں۔ یہ ساری سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ وہ صاحب اہل و عیال تھے جب وہ جہاد کا ارادہ کرتا تو وہ اس کے پاس روتے تھے اور کہتے: ہمیں کس کے پاس چھوڑے گا؟ پس وہ رک جاتا تو یہ آیات اس کے بارے میں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں۔(2)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ

1۔ دلائل النبوۃ [illegible] جلد 7، صفحہ 143 [illegible]

2۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 28، صفحہ 149 [illegible]

بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَ تَوَلَّوْا وَّ اسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ

[illegible]

امام ابن جریر [illegible] حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما [illegible]

امام عبد بن حمید [illegible] حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible]

1۔ [illegible] جلد [illegible] صفحہ 213 [illegible]

2۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 28 صفحہ 134 [illegible]

[illegible]

زعم الذين كفروا أن لن يبعثوا قل بلى وربي لتبعثن ثم
لتنبؤن بما عملتم وذلك على الله يسير ۝ فآمنوا بالله و
رسوله والنور الذي أنزلنا والله بما تعملون خبير ۝ يوم
يجمعكم ليوم الجمع ذلك يوم التغابن ومن يؤمن بالله و
يعمل صالحا يكفر عنه سيئاته ويدخله جنات تجري من تحتها
الأنهار خالدين فيها أبدا ذلك الفوز العظيم ۝ والذين كفروا و
كذبوا بآياتنا أولئك أصحاب النار خالدين فيها وبئس المصير ۝
ما أصاب من مصيبة إلا بإذن الله ومن يؤمن بالله يهد قلبه
والله بكل شيء عليم ۝ وأطيعوا الله وأطيعوا الرسول فإن
توليتم فإنما على رسولنا البلاغ المبين ۝ الله لا إله إلا هو وعلى
الله فليتوكل المؤمنون ۝ يا أيها الذين آمنوا إن من أزواجكم و
أولادكم عدوا لكم فاحذروهم وإن تعفوا وتصفحوا وتغفروا
فإن الله غفور رحيم ۝

[illegible]

جہاں ہمیشہ کی جنت کے نیچے ندیاں بہتی ہیں، رہیں گے ان میں ابد تک، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، اور یہ بہت بری پلٹنے کی جگہ ہے۔ نہیں پہنچتی (کسی کو) کوئی مصیبت مگر اللہ کے اذن سے۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان لے آئے اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول (مکرم) کی، پھر اگر تم روگردانی کرو تو تمہاری قسمت، ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ایمان والوں کو۔ اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہو، اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ان سے کہا گیا: آپ نے حضور نبی کریم ﷺ کو زعم کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سنا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: "آدمی کی سواری کتنی بری ہے"۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے زعم کو ناپسند کیا ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن المنذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا کے بارے میں [illegible] بیان کیا ہے۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابی بن عمرو رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت شریح کو [illegible] "زعم" [illegible]۔ (4)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: زعم جھوٹ کی کنیت ہے۔ (5)

امام ابن سعد، ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت شریح سے بیان کیا ہے کہ زعم جھوٹ کی کنیت ہے۔ (6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے کہا: زعم جھوٹ کا ساتھی ہے۔ (7)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ سے مراد قیامت کا دن ہے اور وہی یوم التغابن ہے کہ اس میں اہل جنت نے اہل نار کو نقصان میں دیکھا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: يَوْمُ التَّغَابُنِ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ (8)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، [illegible]، جلد 5، صفحہ 252 (25791)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ ایضاً (25792) | 3۔ ایضاً (25793) | 4۔ ایضاً (26795)

5۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 28، صفحہ 135، داراحیاء التراث العربی بیروت | 6۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 252 (25796)

7۔ ایضاً (25[illegible]) | 8۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 28، صفحہ 137

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ کی تفسیر یہ بیان کی ہے جبکہ اہل جنت نے اہل جہنم کو نقصان دیا۔

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ کی تفسیر بیان کی ہے کہ اہل جنت نے اہل جہنم کو نقصان میں ڈال دیا (1)۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے کہ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ کے تحت حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مراد وہ آدمی ہے جسے مصیبت پہنچتی ہے تو وہ جانتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ اس پر راضی ہو جاتا ہے اور اسے تسلیم کر لیتا ہے (2)۔

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ مراد وہ مصائب و مشکلات ہیں جو کسی آدمی کو پہنچتی ہیں اور وہ یہ جانتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں اور وہ انہیں اسی کے سپرد کر دیتا ہے اور راضی ہو جاتا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ کے تحت انہوں نے فرمایا: یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو یقین عطا فرما دیتا ہے اور وہ جان لیتا ہے کہ جو (تکلیف) اسے پہنچی ہے وہ اس سے چوکنے والی نہیں تھی اور جو اس سے خطا ہوئی ہے وہ اسے پہنچنے والی نہیں تھی (3)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے اس آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے: جو آدمی مصیبت کے وقت الحمد للہ کہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو وہی ہدایت پانے والا ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے ... اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ وَ یَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے، آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ اہل مکہ میں سے ایک قوم کے بارے میں نازل ہوئی جو اسلام لے آئے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آنے کا ارادہ کیا لیکن ان کی بیویوں اور بچوں نے انہیں اس سے انکار کر دیا اور انہیں چھوڑنے سے روکا۔ پس جب وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ دین میں فقاہت حاصل کر چکے ہیں تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ انہیں سزا دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (4)۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 191 (35231)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 196، دار الکتب العلمیہ بیروت　3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 198، داراحیاء التراث العربی بیروت

4۔ سنن ترمذی، کتاب التفسیر، سورۃ التغابن، جلد 5، صفحہ 391 (3317)، دار الکتب العلمیہ بیروت

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ فَاتَّقُوا
اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن
يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ إِن تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا
حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

[illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] ناپسند کرے۔

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]
[illegible] میری امت [illegible]

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible]
اور میری امت کا [illegible] ہے۔

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی [illegible]
[illegible] میری امت کا [illegible] ہے۔

امام [illegible] نے [illegible] حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما
[illegible] آپ نے فرمایا [illegible]
[illegible] رضی اللہ عنہما [illegible]

امام ابن ابی شیبہ [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضور نبی کریم ﷺ [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible]
[illegible]
[illegible] اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ [illegible]
[illegible]

امام [illegible] نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible]
[illegible]
[illegible] امام حسین رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] آپ نے فرمایا [illegible]
[illegible]

امام [illegible] نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ [illegible]
حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

1 [illegible] 3774 [illegible]

عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران: 102) تو قوم پر عمل شدید اور سخت ہو گیا۔ پس وہ کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ان کی پنڈلیاں ورم آلود ہو جاتیں اور ان کی پیشانیاں زخمی ہو جاتیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر تخفیف کے لیے یہ آیت نازل فرمائی فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ پس اس نے پہلی آیت منسوخ کر دی۔

عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ کا معنی ہے جتنی تمہاری طاقت ہو اتنا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے اپنی کتاب کہ مذکورہ آیت کے ضمن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے رخصت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں یہ حکم نازل فرمایا تھا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران: 102) اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے تخفیف فرمائی اور رخصت نازل فرمائی فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان سنو اور اس کی اطاعت کرو جتنی تم استطاعت رکھتے ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرام سمع و طاعت کی بیعت ان امور میں لیتے جن کی وہ استطاعت رکھتے تھے۔

امام ابن سعد، احمد، ابوداؤد اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت حکم بن حزن کلفی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: ہم وفد بن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کئی دن ٹھہرے رہے۔ اسی دوران ہم ایک جمعہ میں آپ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے۔ پس آپ ﷺ کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور ثنا بیان کی کلمات جو ہلکے، پاکیزہ اور مبارک تھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ تم ہر اس حکم پر عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھو گے جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے لیکن تم درست رہو اور خوشخبری دو (1)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کے تحت فرمایا کہ جس شخص کو حرام امور میں اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا تو وہ لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

ابن ابی حاتم نے حضرت حبیب بن شہاب عنبری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی کو یہ کہتے سنا: میں عرفہ کے دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہا۔ میں نے سوچا کہ آپ کی سیرت کو دیکھوں اور آپ کی گفتگو سنوں۔ اس دن میں نے سوائے اس کے آپ کو کچھ کہتے نہ سنا: اے اللہ! مجھے میرے نفس کے بخل سے بچا۔ یہاں تک کہ آپ (عرفات) سے کوچ کر گئے۔ پھر آپ سے عرض کیا گیا ... میں نے آپ کو کچھ کہتے نہ سنا ... جب میں نے اس کا ارادہ کیا ... میں نے آپ کو یہ کہتے سنا کہ آپ اپنے نفس کے بخل سے پناہ مانگتے ہیں تو آپ نے فرمایا ...

1۔ سنن ابی داؤد، جلد 1، صفحہ 212

ـے فضل اور بڑی بخشش [illegible] ارشاد فرمایا [illegible] وَمَنْ يُؤْمِنْ [illegible]۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا [illegible] [illegible] سے اپنے [illegible] [illegible]

[illegible]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے [illegible] وَالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے [illegible]

[illegible] سُبْحَانَ اللّٰهِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ [illegible]۔

1۔ مستدرک حاکم، [illegible] جلد 2، صفحہ 33 (3595)، [illegible]

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ
يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ
فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ﴿۱﴾ فَاِذَا
بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ
اَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۗ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ۙ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴿۲﴾
وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۗ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۗ
اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۗ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾

[illegible]

1 [illegible]

2 [illegible]

سو جب وہ پہنچنے لگیں اپنی میعاد کو تو روک لو انہیں بھلائی سے یا جدا کر دو انہیں بھلائی سے اور گواہ بنا لو دو معتبر آدمی اپنے میں سے اور ٹھیک ٹھیک ادا کرو گواہی اللہ کے واسطے ان باتوں سے نصیحت کی جاتی ہے اس شخص کو جو ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور جو (خوش بخت) ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے بنا دیتا ہے اللہ اس کے لیے نجات کا راستہ۔ اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جو (خوش نصیب) اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرنے والا ہے۔ مقرر کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی تو وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی آئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو آپ سے کہا گیا کہ آپ ان کی طرف رجوع کر لیں کیونکہ وہ بہت روزے رکھنے والی، کثرت سے قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں آپ کی ازواج میں سے ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن سیرین نے لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا کے تحت بیان کیا ہے کہ یہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک طلاق دی تو اللہ تعالیٰ نے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا تک آیت نازل فرمائی تو پھر آپ ﷺ نے اس کی طرف رجوع فرما لیا۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عبد یزید ابو رکانہ نے ام رکانہ کو طلاق دی، پھر قبیلہ مزینہ کی ایک عورت سے نکاح کر لیا۔ تو وہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! وہ میرے لیے کسی کام کا نہیں ہے مگر اتنا ہی جتنا یہ بال مفید ہے۔ اس نے اپنے سر کے بال پکڑے ہوئے تھے۔ تو اس وقت رسول اللہ ﷺ کو غیرت آگئی۔ تو آپ ﷺ نے رکانہ اور اس کے بھائیوں کو بلایا۔ پھر آپ ﷺ نے ہم نشینوں سے فرمایا: کیا تم اسی طرح جانتے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے عبد یزید کو فرمایا: تو اسے طلاق دے دے۔ تو اس نے ایسا کر دیا۔ پھر فرمایا: تو اپنی بیوی ام رکانہ سے رجوع کر لے۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے طلاق دے دی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں یہ جانتا ہوں، تو اس کی طرف رجوع کر لے۔ تو پھر قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی۔ امام ذہبی نے فرمایا ہے: اس روایت کی سند انتہائی کمزور ہے اور خبر غلط ہے۔ کیونکہ عبد یزید نے اسلام کو پایا ہی نہیں تھا (1)۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ کے بارے میں ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت عبد اللہ بن عمرو بن عاص، طفیل بن حارث اور عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔

1۔ مستدرک حاکم، کتاب تفسیر سورۃ الطلاق، جلد 2، صفحہ 533 (3817)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے عہد میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ رجوع کرے۔ پھر اسے چھوڑے رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر اگر اس کے لیے ضروری ہو تو اسے طلاق دے دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوۡہُنَّ فِیۡ قُبُلِ عِدَّتِہِنَّ۔

امام مالک، امام شافعی، عبدالرزاق نے مصنف میں، امام احمد، عبد بن حمید، امام بخاری، امام مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر، ابو یعلیٰ، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو جبکہ وہ حالت حیض میں تھی طلاق دی۔ تو اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ رجوع کرے پھر اسے پاک ہونے تک اپنے پاس روکے رکھے۔ پھر اسے حیض آئے اور جب وہ اس سے پاک ہو جائے۔ پھر اگر اس کے لیے ضروری ہو کہ وہ اسے طلاق دے تو اسے چاہیے کہ حالت طہر میں اسے مس کرنے سے پہلے طلاق دے دے۔ یہی وہ عدت ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس کے لیے عورتوں کو طلاق دے اور حضور نبی کریم ﷺ نے مذکورہ آیت پڑھی۔ (1)

امام عبدالرزاق نے مصنف میں، ابن منذر، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح قراءت فرمائی۔ "فَطَلِّقُوۡہُنَّ فِیۡ قُبُلِ عِدَّتِہِنَّ" (2)

امام ابن انباری نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس طرح قراءت کی۔ "فَطَلِّقُوۡہُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِہِنَّ"

امام عبدالرزاق، ابو عبید نے فضائل میں، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس طرح پڑھتے تھے: "فَطَلِّقُوۡہُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِہِنَّ" (3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فَطَلِّقُوۡہُنَّ لِعِدَّتِہِنَّ کا معنی ہے تم انہیں ایسے طہر میں طلاق دو جو جماع سے خالی ہو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لِعِدَّتِہِنَّ کا مفہوم ہے کہ تم انہیں ایسے طہر میں طلاق دو جس میں جماع نہ کرو۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی معنی بیان کیا ہے۔ (4)

1۔ صحیح بخاری، تفسیر سورۃ الطلاق، جلد 2، صفحہ 729، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ مصنف عبدالرزاق، باب وجہ الطلاق، جلد 6، صفحہ 239 (10930)، المکتب الاسلامی بیروت

3۔ تفسیر عبدالرزاق، جلد 3، صفحہ 5

4۔ مجمع الزوائد، باب طلاق السنۃ، کتاب الطلاق، جلد 4، صفحہ 610 (7771)، دار الفکر بیروت

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن منذر، طبرانی، بیہقی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: جو ارادہ کرے کہ اس طریقہ کے مطابق طلاق دے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو چاہیے کہ وہ اسے ایسی حالت طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا گیا ہو۔ (1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، حاکم، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لِعِدَّتِهِنَّ سے مراد وہ طہر ہے جس میں جماع نہ کیا گیا ہو۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو اپنی بیوی سے یہ نہیں کہنا چاہیے "قَدْ طَلَّقْتُكِ" (میں نے تجھے طلاق دی) "قَدْ رَاجَعْتُكِ" (میں نے تجھ سے رجوع کر لیا) یہ مسلمانوں کی طلاق نہیں ہے۔ تم اپنی عورتوں کو ان کی حالت طہر میں طلاق دو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ کے تحت کہا: جب تم انہیں ان کے طہر میں طلاق دو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب کہ ایسے طہر میں طلاق دو جس میں جماع نہ کیا گیا ہو۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لِعِدَّتِهِنَّ سے مراد یہ ہے کہ آدمی عورت کو ایسے طہر کی حالت میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا گیا ہو۔ جس طرح ایک آدمی اپنی عورت سے ملاپ کرتا ہے اور جب اس سے جدا ہوتا ہے تو اسی وقت اسے طلاق دے دیتا ہے، وہ نہیں جانتا کیا وہ حاملہ ہے یا غیر حاملہ ہے۔ بے شک صحابہ اس سے منع کیا کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی آدمی نے پوچھا: اے ابن عباس! میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا: تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا کہ وہ تیرے لئے کوئی راہ بنا دیتا۔ تم میں سے کوئی طلاق دے دیتا ہے پھر کہتا ہے اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ آیت اسی طرح پڑھتے تھے۔ (3)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ کوئی عورت کو طلاق نہ دے اس حال میں کہ وہ حائضہ ہو اور نہ ہی ایسے طہر میں جس میں اس نے اس کے ساتھ مجامعت کی ہو۔ بلکہ اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ جب وہ حائضہ ہو اور پھر اس سے پاک ہو جائے تب وہ اسے ایک طلاق دے۔ اگر وہ عورت حیض والی ہے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ اور اگر اسے حیض نہیں آتا تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔ اگر وہ حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ اور جب وہ اس کی عدت گزرنے سے پہلے اس کی طرف رجوع کا ارادہ کرے تو وہ اس پر دو گواہ بنا کر

1۔ مصنف عبدالرزاق، باب وجہ الطلاق، جلد 6، صفحہ 238 (10972)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 145، داراحیاء التراث العربی بیروت

3۔ مصنف عبدالرزاق، باب المطلق ثلاثا، جلد 6، صفحہ 308 (11386)، دارالکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پہلے [illegible] جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا [illegible]
[illegible] بیویوں کو طلاق [illegible] وقت [illegible]
[illegible] عورت [illegible] آئے [illegible]
عدت [illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] (1)

امام عبد الرزاق [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے [illegible] طلاق کے [illegible]
[illegible] آدمی عورت کو ایسے وقت میں طلاق دے [illegible]
[illegible] حالت حیض [illegible]
[illegible] طلاق [illegible] طلاق دے [illegible]
[illegible] (2)

امام عبد الرزاق [illegible] ابن منذر، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے [illegible]
[illegible] اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ کے تحت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے
(مطلقہ) عورت کا عدت گزرنے سے پہلے پہلے گھر سے نکلنا بے حیائی ہے۔ (3)

امام ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ سے مراد [illegible] ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ
سے مراد [illegible] زنا کا ارتکاب کرلیں۔ (4)

امام عبد الرزاق [illegible] بیان کیا ہے [illegible]
[illegible] (5)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے [illegible]
[illegible]

امام [illegible] رحمہم اللہ نے [illegible] حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ (کھلی بے حیائی) [illegible]
[illegible] (6)

1۔ تفسیر [illegible] جلد 3 [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 6، صفحہ 239 (10973)
3۔ ایضاً [illegible] (11052)
4۔ ایضاً (11061)
5۔ ایضاً (11063)
6۔ ایضاً (11004)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ کے تحت فرمایا اگر اس سے مراد زنا ہے جیسا کہ تم کہتے ہو تو اسے باہر نکالا جائے اور رجم کیا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "مگر جب کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں" فرمایا اس سے مراد نافرمانی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد بد خلقی اور بد اخلاقی ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ مفہوم بیان کیا مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں، اگر اس نے زنا کیا تو اسے رجم کیا جائے گا۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ سے مراد نافرمانی ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے مگر یہ کہ وہ بد زبانی کا ارتکاب کریں۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ سے مراد نافرمانی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اس کے لیے اس کی طرف رجوع کرنا مناسب ہو تو وہ اس کے گھر میں اس کی طرف رجوع کرے تو یہ طلاق سے بہت دور ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے زیادہ قریب ہے جبکہ وہ اپنے گھر میں ہو۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ آدمی عورت کو ایک طلاق دے، پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے اور وہ یہ کہتے تھے لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ممکن ہے شاید وہ اس میں رغبت رکھنے لگے۔ (2)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا سے مراد رجعت ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ آدمی عورت کو ایک طلاق دے، پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے کیونکہ وہ نہیں جانتا شاید وہ اس سے نکاح کرے، فرمایا: وہ اس آیت کا یہی مفہوم بیان کرتے تھے لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا شاید وہ اس میں رغبت رکھنے لگے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اس آیت کے تحت کہا: شاید وہ اس کی طرف رجوع کرنے میں رغبت رکھنے لگے

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک اور حضرت شعبی رحمہما اللہ تعالیٰ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ نکاح کا اعلان کے ساتھ ثبوت

1۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 6، صفحہ 254 (11063)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف عبد الرزاق، کتاب الطلاق، جلد 6، صفحہ 238 (10969)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible] 1

[illegible]

[illegible] 2

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 3

[illegible]

1 [illegible] 1083 [illegible] 102/2 [illegible] 263/3 [illegible]

3 [illegible] 2 [illegible] 102/6 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

98

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ [illegible]

[illegible]

[illegible] وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ
لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا [illegible]

[illegible]

[illegible] وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ [illegible]

[illegible]

[illegible] 955 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ
اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ
حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ④ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ
اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ⑤

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] يتربصن بأنفسهن ثلاثة قروء [illegible] (226 [illegible]

[illegible] ثلاثة أشهر واللائي لم يحضن [illegible]

[illegible] وأولات الأحمال أجلهن أن يضعن حملهن [illegible]

[illegible] يئسن من المحيض [illegible]

[illegible] ثلاثة أشهر [illegible]

[illegible] يضعن حملهن [illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible]

2 [illegible]

[illegible]

شبہ ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔ (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ [illegible] ارشاد [illegible] تین مہینے تک [illegible] ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے [illegible] تفسیر میں حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ [illegible] عورت [illegible] عدت [illegible] (حیض) [illegible] تین مہینے عدت [illegible]۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہاشم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ عورت حیض سے سال عدت گزارے گی اگرچہ سال میں ایک بار آئے [illegible] جیسے جیسے حیض آئے گا تو پھر [illegible] جیسے [illegible] ساتھ عدت گزارے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ عورت [illegible] کے ساتھ عدت گزارے گی اگرچہ ایک سال میں ایک بار حیض آئے۔

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible] عورت کے بارے میں پوچھا گیا [illegible] حیض کا [illegible] کیا ہے تو انہوں نے کہا [illegible] وہ تین مہینے عدت گزارے گی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] حضرت [illegible] اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے بھی یہی فیصلہ فرمایا ہے۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے [illegible] انہوں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے [illegible] وہ جوان عورت جسے طلاق دی جاتی ہے [illegible] اس کا حیض بند ہو جاتا ہے اور وہ [illegible] نو ماہ [illegible] تک [illegible] انہوں نے فرمایا [illegible] حیض کے ساتھ عدت گزارے گی [illegible] فرمایا وہ تین مہینے عدت [illegible] رہے گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جسے اس کا خاوند ایک طلاق دیتا ہے پھر وہ ایک یا دو حیض [illegible] ہے پھر اس کا حیض بند ہو جاتا ہے [illegible] نو ماہ [illegible] حمل [illegible] انتظار کرتی رہے گی۔ [illegible] اگر اس [illegible] حمل [illegible] تین مہینے عدت گزارے [illegible] پھر وہ حلال ہو جائے گی۔

حضرت عبد اللہ [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ

1۔ تفسیر [illegible] جلد 28، صفحہ 158، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مصنف [illegible] جلد 6، صفحہ 271 (11174) [illegible]

تک ہے کہ وَ اُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنۡ يَّضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ کے بارے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی گئی کیا (عدت) وہی ہے جس کے شوہر فوت ہو گیا ہو اور وہی جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (عدت) اس کی بھی جس کو طلاق دی گئی ہو اور اس کی بھی جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور دار قطنی نے مسند میں جید سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ آیت مشترک ہے یا مبہم؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے عرض کی: وَ اُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنۡ يَّضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ کیا یہ مطلقہ اور متوفی عنہا زوجہا دونوں کو شامل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (1)۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، سعید بن منصور، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے کئی طرق سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ دو عدتوں میں سے دور کی عدت گزارے گی۔ پس انہوں نے فرمایا: جو چاہے میں اس کے لیے مباہلہ کرتا ہوں کہ بے شک وہ آیت جو چھوٹی سورۃ نساء میں نازل ہوئی وہ سورۃ بقرہ کے بعد نازل ہوئی۔ یعنی وَ اُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنۡ يَّضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ۔ پس جب حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت بچہ جننے تک ہے۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جو چاہے میں اس سے مباہلہ کرتا ہوں کہ چھوٹی سورۃ نساء میں ذکر کی گئی آیت چار مہینے اور دس دن کے بعد نازل ہوئی (2)۔

امام عبد الرزاق رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جو چاہے میں اس کے لیے حلف اٹھاتا ہوں کہ جو آیت چھوٹی سورۃ نساء میں ہے اس نے اس آیت کو منسوخ کر دیا ہے جو سورۃ بقرہ میں ہے (3)۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ چھوٹی سورۃ نساء نے ہر عدت کو منسوخ کر دیا ہے اور حاملہ عورت کی عدت جب اس کا خاوند فوت ہو گیا ہو وضع حمل ہے (4)۔

امام بخاری نے تاریخ میں، اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت موقوفاً ذکر کی ہے۔

امام عبد بن حمید، بخاری، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: کیا تم عورت پر شدت اور سختی کرتے ہو اور اس کے لیے رخصت نہیں بناتے؟ چھوٹی سورۃ نساء طویل سورۃ نساء کے بعد نازل ہوئی کہ جب حاملہ اس بچے کو جنے گی تو اس کی عدت گزر جائے گی (5)۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 161، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ مصنف عبد الرزاق، باب اجل الحامل، جلد 6، صفحہ 380 (11714)، دار الکتب العلمیہ بیروت   3۔ ایضاً (11715)
4۔ المعجم الکبیر، جلد 4، صفحہ 292 (6960)، دار الکتب العلمیہ بیروت
5۔ مجمع الزوائد، جلد 2، صفحہ 729، ... تعلیم ...

[illegible] حضرت ابو سعید [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] سات
[illegible] نازل ہوئی [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان [illegible] وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ [illegible] طویل مدت [illegible] (1)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہم [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] طویل مدت کے ساتھ [illegible] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس [illegible] (2)

[illegible] نکاح کی [illegible] (3)

[illegible] حضرت [illegible] صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل [illegible] شادی کرلے۔

[illegible] حضرت [illegible]

1. [illegible] 7610351 [illegible] 5 [illegible]
2. [illegible] 279 [illegible]
3. [illegible] 365 [illegible] 3 [illegible]

وفات کے کچھ دن بعد بچہ جنا۔ پھر اس نے (شادی کے لیے) بناؤ سنگھار کیا تو ابو السنابل بن بعکک نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ تو

اس سے قبل نکاح نہیں کر سکتی جب تک چار مہینے اور دس دن کی مدت نہ گزر جائے۔ تو وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی

اور آپ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو حلال ہو گئی ہے اور سبیعہ کی حدیث بیان کی(1)۔

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سبیعہ اسلمیہ کے خاوند کی وفات

ہو گئی تو اس نے چند راتیں گزری تھیں کہ اس نے بچے کو جنم دیا، پس جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو اس نے رسول

اللہ ﷺ سے نکاح کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اسے اجازت عطا فرمائی اور اس نے نکاح کر لیا(2)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا وہ حاملہ تھی۔

پس جب اس نے بچہ جنا تو اس نے زیب و زینت کی اور نکاح کا ارادہ کیا تو ابو السنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ اس کے پاس سے

گزرے تو فرمایا تو نے جلد بازی کی ہے۔ تیری عدت عدۃ الطیبین (دو عدتوں میں سے لمبی عدت) ہے۔ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے

پاس آئی اور آپ ﷺ کو اس کے بارے عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا ابو السنابل نے غلط بات کی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ان کا حضرت ابن عباس رضی اللہ

عنہما کے ساتھ حاملہ کی عدت کے بارے اختلاف ہو گیا جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو اور وہ حاملہ ہو۔ پس حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کی عدت دونوں میں سے لمبی ہے اور حضرت ابو سلمہ کی رائے یہ تھی کہ جب وہ بچہ جنے گی تو وہ حلال ہو

جائے گی۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں۔

پھر انہوں نے حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آدمی بھیجا۔ تو آپ رضی

اللہ عنہا نے فرمایا سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات سے چند راتیں بعد بچہ جنا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ سے

اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اسے اجازت عطا فرمائی اور اس نے نکاح کر لیا۔

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عبید اللہ بن عبداللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مروان نے عبداللہ بن

عتبہ کو سبیعہ بنت حارث کی طرف بھیجا تاکہ وہ ان سے اس فتویٰ کے بارے پوچھے جو رسول اللہ ﷺ نے انہیں عطا فرمایا تھا

انہوں نے بتایا کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں۔ وہ بدری صحابی تھے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ان کا وصال ہو گیا۔ ان کی

وفات کے کچھ دن بعد ہی وہ بچے کو جنم دے چکی تھیں۔ پھر ابو السنابل بن بعکک نے ان کی ملاقات اس وقت ہوئی

جب کہ وہ نفاس سے پاک ہو چکی تھی اور آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا تھا۔ تو ابو السنابل نے کہا شاید

تم نکاح کا ارادہ رکھتی ہو۔ حالانکہ تم پر تمہارے خاوند کی وفات کے چار ماہ دس دن گزرنے ہیں۔ سبیعہ نے کہا پھر میں حضور نبی کریم

ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے یہ بات ذکر کی۔ ابو السنابل نے جو کچھ کہا تھا میں نے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ

1۔ مصنف عبدالرزاق، کتاب الطلاق، جلد 6، صفحہ 473 (11723)، مکتب اسلامی بیروت

2۔ مصنف عبدالرزاق، کتاب الطلاق، جلد 6، صفحہ 473 (11722)، مکتب اسلامی بیروت

[illegible]

---

1. [illegible] (11765)362 [illegible]
2. [illegible] 3 (1106)555 [illegible]
3. [illegible] 3 [illegible] 64 [illegible] 11709
4. [illegible] (381 [illegible] 1) [illegible]

کی طرف پیدا کیا گیا تو اس سے ... ہو گئے ... اس کے ساتھ عدت ختم ہو جائے گی۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ... رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے ... جب اس کا ...

اس سے بچہ ... کی عدت ... (1)

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ﴿٦﴾ لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿٧﴾

"انہیں (مطلقہ عورتوں کو) رہائش دو جہاں تم خود سکونت پذیر ہو اپنی حیثیت کے مطابق اور انہیں ضرر مت پہنچاؤ تاکہ تم انہیں تنگ کردو۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ وضع حمل کرلیں۔ پھر اگر وہ دودھ پلائیں تمہاری خاطر (بچے کو) تو انہیں ان کی اجرت دو، اور (اجرت کا معاملہ) باہمی مشورہ سے بھلے طریقے سے طے کرلیا کرو، اور اگر تم آپس میں تنگی محسوس کرو تو دودھ پلائے گی اس (بچے) کو کوئی دوسری عورت۔ چاہیے کہ خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق۔ اور جس شخص پر تنگ کردیا گیا ہو اس کا رزق تو وہ خرچ کرے اس سے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی قدر جتنا اس نے اسے دیا ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد فراخی پیدا کردے گا۔"

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ کی تفسیر میں فرمایا: اگر تمہارے پاس گھر کے ایک کونے کے سوا کچھ نہ ہو تو وہیں انہیں ٹھہراؤ۔

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ مِّن وُجْدِكُمْ کا معنی ہے اپنی وسعت کے مطابق۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی معنی نقل کیا ہے اور وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ کے بارے میں ... کہ انہیں مسکن میں تنگ نہ کرو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے مِّن وُجْدِكُمْ میں واؤ کو رفع پڑھا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ کے ...

1۔ ... جلد 4، صفحہ ...

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 32، داراحیاء التراث العربی بیروت

[illegible]

[illegible] لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ نے ... ایک شخص رضی اللہ عنہ ... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: [illegible] ... صدقہ ... [illegible] ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ... [illegible] ... اپنے مال کا ... حصہ صدقہ کیا ہے ... [illegible] ... لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ (2)

امام ... [illegible] ... آپ نے ... [illegible] ... تلاوت فرمائی: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ... [illegible] ... رضی اللہ عنہ ... [illegible] (3)

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا
شَدِيْدًا ۙ وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ
اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ۛۚ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ

1. [illegible] 258 ... 6591 [illegible]
2. [illegible] جلد 3 ... 92767 [illegible]
3. [illegible] (1210537) [illegible]

اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾

"[illegible]

[illegible]

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible]

[illegible]

1۔ [illegible] صفحہ 29 [illegible]

[illegible]

سے اور پانی سے ... پس یہ وہاں اہل جنت کا کھانا ہوں گے۔ اور وہ مچھلی کے جگر اور بیل کے سرے ... ہیں۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا وہ مچھلی کس چیز پر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ سیاہ پانی پر ہے ... اسی طرح مچھلی ... جس طرح تمہارے سمندروں میں مچھلیاں ہیں ... سمندروں میں سے کسی ... ہے، اور مجھے پہنچا ہے کہ ... مچھلی کی طرف ... اس کی ... اور عظمت بیان کی ہے کیونکہ ... مچھلی نے ... اس کی ... اور حرکت کی۔ یہی اس کے سبب زلزلہ ... ہے جب وہ حرکت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹی مچھلی ... اس کے کان میں ... جب وہ حرکت کرنے لگتی ہے تو اس کے کان میں حرکت کرتی ہے تو وہ ساکن ہو جاتی ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر ... رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں نقل کیا ہے کہ ... وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ کے تحت کہا کہ اگر میں تمہارے سامنے اس کی تفسیر بیان کروں تو تم اس کا انکار کرو گے (یعنی کافر ہو جاؤ گے) اور ... تمہارا اس آیت کو جھٹلانے کے سبب ہو گا۔ (1)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان ... والصفات میں حضرت ابو الضحیٰ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح نبی ہے، آدم کی طرح آدم ہے، نوح کی طرح نوح ہے، اور ابراہیم کی طرح ابراہیم ہے اور عیسیٰ کی طرح عیسیٰ ہے۔ امام بیہقی نے کہا ہے اس کی سند صحیح ہے لیکن یہ روایت شاذ ہے۔ میں ابو الضحیٰ کا اس روایت میں متابع نہیں جانتا۔ (2)

(ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی مشہور تفسیر ضیاء القرآن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مذکورہ بالا قول کے متعلق اس طرح تبصرہ ... کہ اس کے متعلق علامہ ابو حیان اندلسی البحر المحیط میں لکھتے ہیں "وعن ابن عباس من رواية الواقدي الكذاب وهذا حديث لا شك في وضعه" کہ یہ قول واقدی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور واقدی کذاب ہے اور یہ وہ حدیث ہے جس کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں) (مترجم) (تفسیر ضیاء القرآن جلد 5، ص 288)

امام ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہما اللہ اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی گرفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منکر روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ... زمین ... ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ان میں سے ... مچھلی کی پشت پر ہے ... اس کی دونوں طرفیں ... مچھلی ... فرشتے کے قبضہ میں ہے اور ...

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 180، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 535 (3873)، ... مکتبہ ...

سورۃ التحریم مدنیۃ ٦٦ — رکوعہا ٢ — آیاتہا ١٢

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا [illegible] سورۃ التحریم [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] تحرم ما احل اللہ لک [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

اے نبی (مکرم) آپ کیوں حرام ٹھہراتے ہیں اس چیز کو جسے اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے (کیا) آپ اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے تمہارے لیے تمہاری قسموں کو کھولنے کا طریقہ (یعنی کفارہ) اور اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے، اور وہی سب کچھ جاننے والا بڑا دانا ہے۔

[illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible] زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس [illegible] شہد [illegible] مغافیر [illegible] تو یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ [illegible] وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible] جلد 7، صفحہ 143 [illegible]

باقی بعض روایات جو حضرت سودہ ؓ آپ کے اس قول کے متعلق ہے جس میں ہے کہ شہد پیا ہے۔(1)

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے شہد کا شربت پیا کرتے تھے۔ پھر آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے کہا: میں آپ سے ناگوار بو محسوس کر رہی ہوں۔ پھر آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی کہا کہ آپ سے کوئی ناگوار بو آ رہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ اس شراب (شربت) کی ہے جو میں نے حضرت سودہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس سے پیا ہے۔ قسم بخدا میں اسے دوبارہ نہیں پیوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ الآیۃ۔(2)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے مذکورہ آیت کے بارے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس سفید شہد کا ایک ڈبہ تھا اور حضور نبی کریم ﷺ اس سے تناول فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ اسے پسند کرتے تھے۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے کہا: شہد کی مکھیاں عرفط چوستی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے اسے اپنے اوپر حرام کر لیا۔ تب یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی (عرفط کیکر کا درخت ہے اس سے گوند نکلتا ہے جسے مغافیر کہا جاتا ہے اور اس کی بو شہد میں منتقل ہوتی ہے)

امام ابن سعد اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا کون سی شے حضور نبی کریم ﷺ نے حرام قرار دی تو انہوں نے جواب دیا: شہد کا ڈبہ۔

امام نسائی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ایک لونڈی تھی۔ آپ اس سے مباشرت کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما اسے برداشت نہ کر سکیں یہاں تک کہ بالآخر آپ ﷺ نے اسے اپنے اوپر حرام قرار دے دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت آخر تک نازل فرمائی۔(3)

امام ترمذی اور طبرانی رحمہما اللہ نے حسن صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا مذکورہ آیت آپ ﷺ کی سرگرمی (حضیات) کے بارے میں نازل ہوئی۔(4)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ دو عورتیں کون سی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما۔ اس کا آغاز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ام ولد حضرت ماریہ کی والدہ ...

---

1. صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 729، وزارت تعلیم اسلام آباد
2. المعجم الکبیر، جلد 11، صفحہ 317 (11225)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد
3. مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 535 (3824)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4. ایضاً، جلد 7، صفحہ 267، دار الفکر بیروت

حضرت ماریہ قبطیہ کے بارے میں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا [illegible]

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible] اور حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت حفصہ [illegible]

[illegible] نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible] اللہ تعالیٰ نے آپ [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر [illegible] یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ [illegible]

[illegible] (1)

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible]

[illegible] (2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں ایک دوسرے سے محبت رکھتی تھیں۔ پس ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے باپ کے گھر [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر [illegible] آپ ﷺ [illegible] حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا [illegible] قسم [illegible] مجھے [illegible] حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس [illegible] آپ ﷺ نے اپنے [illegible] اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ [illegible]

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

1۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 28، صفحہ 177 [illegible]

2۔ معجم کبیر، جلد [illegible]، صفحہ 267 (11424) [illegible]

… آپ نے فرمایا یہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بھی ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرایا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا … آپ … تشریف لے گئے … اور وہ حضرت ابراہیم سے حاملہ ہو گئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ان کا حمل ظاہر ہوا تو وہ اس سے گھبرا گئیں اور رسول اللہ ﷺ … پھر حضرت ابراہیم کی والدہ کا دودھ نہیں تھا آپ ﷺ نے بچے کے لیے ایک بکری خرید لی۔ جس سے آپ ﷺ … ابراہیم … بچے کا جسم … ہو گیا۔ گوشت پوست حسین ہو گیا اور رنگ … ایک دن اسے ساتھ لائے اور آپ سے … اٹھائے ہوئے تھے … اے عائشہ رضی اللہ عنہا … صورت کیسی … ہے" تو میں نے … کی … آپ … کی صورت … جاتی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا گوشت کے سبب بھی نہیں؟ تو میں نے عرض کیا مجھے … قسم جس کی … بکری کا دودھ … گوشت حسین اور خوب صورت ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے … جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا … تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے … شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو اپنے لیے حرام کر لیا اور آپ نے ان … لیکن انہوں نے … حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر افشا کر دیا۔ پھر آیت تحریم نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے (قسم) کا کفارہ دے دیا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا … حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے … حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے ساتھ … تو آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خاطر … اپنے اوپر حرام کر دیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ اس بات کو چھپائے رکھیں تو انہوں نے یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتا دی، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کفارہ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

امام ابن سعد … نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ الآیہ کے تحت بیان کیا کہ آپ ﷺ … حضرت ابراہیم کی والدہ … حضرت حفصہ … حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اسے راز رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا لیکن انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس پر مطلع کر دیا۔ یہ دونوں آپ ﷺ کی ازواج میں … تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اسے حلال قرار دیا جسے آپ ﷺ نے اپنے اوپر حرام کیا تھا اور آپ ﷺ کو کفارہ قسم ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت شعبی اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ

تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ آپ نے ... [illegible]
آپ ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
... وَاللّٰهُ ... قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت مسروق اور حضرت شعبی رحمہما اللہ ... [illegible] ... روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ... يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔

... [illegible] ... روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ... [illegible] ... آپ ﷺ نے فرمایا ... [illegible] ... حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ... [illegible] ... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ... اللہ تعالیٰ نے ... [illegible] ... قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ۔

سعید بن منصور اور عبد بن حمید نے حضرت مسروق سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے ... [illegible] ... حرام ہے ... آپ ﷺ ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے ... [illegible]

امام عبد بن حمید اور ابن مردویہ ... [illegible] ... رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ایک دن اپنے والد ... [illegible] ... نبی کریم ﷺ ... [illegible] ... آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ... [illegible] ... حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آگئیں ... یا رسول اللہ ﷺ ... میرے گھر میں ... [illegible] ... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ... [illegible] ... تو یہ آیت نازل فرمائی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا

1۔ ... [illegible] ... (3245) 32 ... دار الکتب العلمیہ بیروت

کہ یہ حضرت ... يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اس عورت کے بارے میں نازل ہوئی جس نے اپنا آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا تھا۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝

اور یہ واقعہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے) جب نبی کریم نے راز داری سے اپنی ایک بیوی کو ایک بات بتائی پھر جب اس نے (دوسری کو) بتا دیا اور اللہ نے آپ پر اس راز کا افشا ظاہر کر دیا تو آپ نے (اس بیوی کو) کچھ بتا دیا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی۔ پس جب آپ نے اس کو اس بات سے آگاہ کیا تو اس نے پوچھا آپ کو اس کی خبر کس نے دی ہے؟ فرمایا مجھے اس نے آگاہ کیا ہے جو علیم و خبیر ہے۔ اگر تم دونوں اللہ کے حضور توبہ کر لو تو تمہارے دل بھی (توبہ کی طرف) مائل ہو چکے ہیں (تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے) اور اگر تم نے ایکا کر لیا آپ کے مقابلہ میں تو (خوب جان لو) کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہے، جبریل اور نیک بخت مومن بھی آپ کے مددگار ہیں اور ان کے علاوہ سارے فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں۔

امام عبد الرزاق، بخاری اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حرام کی صورت میں کفارہ ادا کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: 21) (1)

امام ابن سعد، طبرانی، حاکم اور ابن مردویہ نے سند صحیح سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں نقل کیا ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تو نے جھوٹ بولا ہے وہ تجھ پر حرام نہیں ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ فرمایا تجھ پر ... سب سے شدید ترین کفارہ یعنی غلام آزاد کرنا لازم ہے۔ (2)

حضرت حارث بن ابی اسامہ نے حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی کہ وہ مسطح کو (کچھ) نہیں دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: قَدْ

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 729، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 536 (3825) دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت [illegible] عباس رضی اللہ عنہما [illegible]
[illegible] ﷺ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا [illegible]
[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]
[illegible] ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد تمہارا باپ [illegible]
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت عائشہ صدیقہ [illegible]
[illegible] يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ [illegible] (1)

[illegible] وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ [illegible]
حضرت [illegible] صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible]
[illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] (2)

[illegible]
[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible] حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible] وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ
أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا [illegible] حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible]
[illegible] أَبُوكِ وَأَبُو عَائِشَةَ وَالِيَا النَّاسِ
[illegible]

[illegible]

امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے (حضرت حفصہ) سے پوشیدہ طور پر یہ بات ارشاد فرمائی تھی کہ میرے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔ ان ابا بکر خلیفتی من بعدی (1)

امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے تحت یہی روایت بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو پوشیدہ طور پر بتایا کہ آپ کے بعد ان کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے خلیفہ ہوں گے۔ (2)

امام ابن مردویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتی تھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے والد کے پاس گئیں تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ تم اس بات کو کسی پر ظاہر نہ کرنا کہ میرے بعد (تمہارے والد) خلیفہ ہوں گے تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کا راز افشا کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔

امام ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ کے تحت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی (کچھ) بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان فرمائی جس پر آپ کے بعد خلافت کے بارے میں رازداری سے گفتگو ہوئی تو آپ نے اس کے بارے میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔

امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کیا ہے کہ اس آیت کی تفسیر یہی بیان کی گئی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ ہوں گے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔

امام ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے کہ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو آپ نے ظاہر فرمایا وہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ ہے اور جس سے چشم پوشی فرمائی وہ یہ ہے کہ تیرا باپ اور اس کا باپ میرے بعد لوگوں کے والی ہوں گے۔ حضور ﷺ نے اس بات کو ظاہر کرنا ناپسند فرمایا اس لیے اس سے چشم پوشی فرمائی۔

امام ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کبھی بھی کسی کریم نے اپنی بات کی تحقیق نہیں فرمائی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں حضرت ابو عبدالرحمن سلمی سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کریم اور باعمل آدمی کبھی جانچ پڑتال نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ (3)

ارشاد ربانی: اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا کا معنی ہے تم دونوں کے دل مائل ہیں اور انہوں نے گناہ کیا ہے۔(1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ صَغَتْ کا معنی ہے وہ مائل ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی معنی بیان کیا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ہم یہ بیان کرتے تھے کہ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا آسان بات ہے، یہاں تک کہ ہم نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی: اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ زَاغَتْ قُلُوْبُكُمَا۔

امام عبد الرزاق، ابن سعد، امام احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن حبان، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں بہت خواہش رکھتا تھا کہ میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ان دو عورتوں کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کا ارادہ فرمایا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ حج ادا کیا۔ ابھی آپ راستے میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک طرف گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ وضو کا برتن بھی ساتھ تھا۔ پس جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے آپ کے دست مبارک پر پانی ڈالا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا تو میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو عورتیں کون ہیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تجھ پر بڑا تعجب ہے۔ وہ دونوں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر آپ مجھ سے بات بیان فرمانے لگے اور فرمایا: ہم گروہ قریش عورتوں پر غلبہ رکھتے تھے، اور جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو ہم نے ایک ایسی جماعت اور قوم کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب تھیں۔ پس ہماری عورتوں نے ان کی عورتوں سے سیکھنا شروع کر دیا۔ پس میں ایک دن اپنی بیوی کو غصے ہوا تو وہ بھی مجھے جواب دینے لگی۔ تو میں نے اسے ناپسند کیا کہ وہ میرے ساتھ جوابی گفتگو کرے تو اس نے کہا: کیا تم اس کا انکار کرتے ہو؟ قسم بخدا! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی تو آپ کے ساتھ جوابی گفتگو کرتی تھیں اور ان میں سے کوئی ان سے رات تک آپ کو چھوڑے رکھتی تھی۔ میں نے کہا: ان میں سے جس نے ایسا کیا ہے وہ خائب و خاسر ہوئی۔ آپ نے فرمایا: میرا ایک پڑوسی (مدینہ طیبہ کے نواحی گاؤں) میں تھا، میرے پڑوس میں ایک انصاری رہتا تھا جو ہم دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لیے باری مقرر کرتے تھے۔ پس ایک دن وہ آتا اور وحی وغیرہ کی خبریں مجھ تک پہنچا دیتا، اور ایک دن میں آتا اور اسی طرح میں اس کے لیے خبریں لاتا تھا۔ فرمایا: ہم باتیں کرتے تھے کہ غسان نے گھوڑے تیار کر لیے ہیں تاکہ وہ ہم پر حملہ کرے۔ پھر ایک دن وہ انصاری آیا اور دروازے پر زور سے دستک دی،

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 180، داراحیاء التراث العربی بیروت

میں دروازہ کھٹکھٹایا اس نے کہا بہت بڑا معاملہ پیش آ گیا۔ میں نے پوچھا کیا غسانی آ پہنچے؟ اس نے جواب دیا نہیں اس سے بھی بڑا واقعہ
ہو گیا ہے۔ وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا تحقیق حفصہ رضی اللہ عنہا
خائب و خاسر ہو گئی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ یہ ہونے والا ہے یہاں تک کہ جب ہم نے صبح کی نماز پڑھ لی۔ میں نے اپنے کپڑے پہنے۔ پھر
میں نکلا یہاں تک کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ گیا۔ وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے
تمہیں طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نہیں جانتی آپ اس بالا خانہ میں علیحدگی اختیار فرمائے ہوئے ہیں۔ میں چلا اور
ایک سیاہ فام غلام کے پاس آیا۔ میں نے کہا عمر کے لیے اجازت طلب کرو۔ چنانچہ وہ اندر گیا پھر باہر میری طرف آیا اور کہا: میں
نے آپ ﷺ کے پاس آپ کا ذکر کیا ہے لیکن آپ نے کوئی جواب عطا نہیں فرمایا۔ پھر میں مسجد کی طرف چلا گیا۔ وہاں
دیکھا منبر کے ارد گرد بہت سے لوگ رو رہے ہیں۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر جو کچھ میرے دل میں تھا وہ مجھ
پر غالب آ گیا۔ چنانچہ میں پھر غلام کے پاس آیا اور کہا عمر کے لیے اجازت طلب کرو۔ وہ اندر گیا پھر باہر آیا اور کہا: میں
نے آپ ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا ہے لیکن آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ میں واپس چلنے لگا کہ غلام نے مجھے
بلا کر کہا: اندر تشریف لے جائیے آپ ﷺ نے تمہارے لیے اجازت عطا فرما دی ہے۔ چنانچہ میں اندر گیا۔ حضور نبی کریم
ﷺ چٹائی پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ میں نے اس کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو پر دیکھے۔ میں نے عرض کی: یا
رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: اللہ اکبر۔ یا رسول
اللہ ﷺ! اگر آپ ہمیں دیکھتے تو ہم گروہ قریش عورتوں پر غالب تھے۔ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا
جن پر ان کی عورتیں غالب ہوتی ہیں۔ پس ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں سے کچھ سیکھنا شروع کر دیا۔ میں ایک دن اپنی
بیوی پر ناراض ہوا تو وہ میرے سامنے باتوں کا تکرار کرنے لگی۔ لیکن میں نے اسے منع کیا تو اس نے کہا کیوں تم منع
کرتے ہو۔ حالانکہ قسم بخدا! حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج آپ کی طرف مراجعت کرتی ہیں اور ان میں سے کوئی تو صبح
سے رات تک آپ ﷺ سے قطع تعلق کیے رکھتی ہے۔ تو میں نے کہا: تحقیق ان میں سے جس نے بھی ایسا کیا وہ خائب و
خاسر ہوئی۔ پھر میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا: کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کی طرف مراجعت کرتی
ہے اور ان میں سے کوئی رات تک آپ کو چھوڑے رکھتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے کہا: تم میں سے جس نے بھی ایسا کیا وہ
خائب و خاسر ہوئی۔ کیا تم میں سے کوئی اس سے مامون رہ سکتی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے غضب کے سبب اپنا
غضب فرمائے؟ پس تحقیق وہ ہلاک ہو جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ تبسم فرما رہے تھے۔ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
سے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی شے کے لیے مراجعت نہ کرنا اور نہ آپ سے کوئی چیز مانگنا اور آپ کو جو ضرورت ہو وہ
مجھ سے لے لینا۔ اور تجھے کوئی شے دھوکے میں نہ ڈالے کہ تیری ہمسائی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) تجھ سے زیادہ
حسین اور خوب صورت ہے اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ تبسم فرمایا۔ تو
میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیا میں دل لگی کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو میں بیٹھ گیا میں نے اپنا سر اٹھایا

[illegible] رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فرمایا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے [illegible] ازواج [illegible]

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یوں نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے [illegible] کے ساتھ [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] آپ کے لیے حلال قرار [illegible] کے لیے [illegible] کا اظہار فرمایا۔

امام [illegible] نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ [illegible] قرأت [illegible] تخفیف کے ساتھ [illegible] تخفیف کے ساتھ [illegible] تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی [illegible] مسجد کی [illegible] اپنی ازواج [illegible] دی ہے [illegible] حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] 33 [illegible]

نیز ابن عساکر نے روایت بیان کی ہے کہ اس سے مراد حضرت ابوبکر و عمر ہیں۔ رضی اللہ عنہما (1)

... نے ... حضرت ... اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ... ہے کہ

... وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ... رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی۔ (2)

... حضرت سعید بن جبیر اور ... سے

... ہے کہ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ سے مراد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ... ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے قول وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ کے بارے میں ... حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما (3)

امام طبرانی نے ... حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ کے بارے میں روایت کیا ہے ... حضرت ... حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی۔ (4)

... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ کے بارے میں روایت کی ہے کہ یہ آیت کریمہ خصوصاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی۔

امام حاکم رحمۃ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ... حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ صالح المؤمنین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں۔

... رحمۃ اللہ نے ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ سے مراد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

... حضرت ... رضی اللہ عنہ سے روایت ... ﷺ کو یہ فرماتے سنا ... وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ علی بن ابی طالب ... رضی اللہ عنہ۔

امام ... نے حضرت ... رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ سے مراد حضرت علی بن ابی طالب ... رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام سعید بن منصور ... رحمہم اللہ نے حضرت علاء ... رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد حضرت انبیاء علیہم السلام ہیں۔

امام ... رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی قول نقل کیا ہے۔ (6)

1۔ ... جلد 6، صفحہ 206 ... 2۔ ... جلد 19، صفحہ 134 ...

3۔ ... صفحہ 268 ... 4۔ ... جلد 9، صفحہ 138

5۔ ... صفحہ 42 ... 36 ...

6۔ ... 323 ...

عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ
مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا
يُؤْمَرُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ
يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ
عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا
لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ
مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ
ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] (1)

[illegible] حضرت [illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] (5)

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

---

1. [illegible]
2. [illegible]
3. [illegible]
4. [illegible]
5. [illegible]
6. [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝

[illegible]

[illegible]

یا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں سے افضل ترین عورتیں حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ، حضرت مریم بنت عمران اور حضرت آسیہ بنت مزاحم فرعون کی بیوی ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ان دونوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان کیا ... رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ (1)

حضرت ... کا معنی ... سے ... اور اس نے ... بیان کیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا کا معنی ہے ہم نے اس کے گریبان میں اپنی طرف سے روح پھونک دی۔ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ۠ اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا کو الف کے ساتھ پڑھا ہے اور اس کی کتابت ایک ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت سعد بن جنادہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت میں میری شادی مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے کر دی ہے۔ (3)

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 539 (3835)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 181 (3257)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ معجم کبیر، جلد 6، صفحہ 52 (5485)، مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ الَّذِيْ خَلَقَ
الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْغَفُوْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ
كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ
الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ
السَّعِيْرِ ۝ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

1 [illegible] 229 [illegible] 430 [illegible]

3 [illegible] 41 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ
كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ
جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي
ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ
السَّعِيرِ ۝ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ
أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ
وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝

[illegible]

ہے ۔۔۔ بے شک یہ ایک آواز ہے جو اس کی طرف کھینچتا ہے ۔۔۔ وہ اس کی طرف جو ش
۔۔۔ کی طرف ۔۔۔ ہے ۔۔۔ سے ہم کوئی ۔۔۔ رہے گا

امام ۔۔۔ نے حضرت ۔۔۔ سے یہ قول بیان کیا ہے ۔۔۔
۔۔۔ جیسے ۔۔۔ ہیں

امام ابن جریر ۔۔۔ نے بیان کیا ہے کہ تَمَیَّزُ کا معنی ہے وہ پھٹ جائے گی ۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ۔۔۔ بیان کیا ہے کہ تَكَادُ تَمَيَّزُ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریب ہے وہ
پھٹ کر جدا جدا ہو جائے ۔(2)

امام ابن جریر ، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فَسُحْقًا کا معنی
ہے پس دوری ہے جہنم والوں کے لئے ۔(3)

امام طستی رحمہ اللہ نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے
ان سے فَسُحْقًا کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کا معنی دور ہونا ہے ۔ انہوں نے پوچھا کیا اہل عرب اس معنی
کو جانتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا ہاں کیا تو نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا ہے

الا من مبلغ عنّي ... فقد ألقيت في سحق السعير

" کون ہے جو میری طرف سے ۔۔۔ پیغام پہنچائے گا کہ تجھے جہنم کے مکان میں ڈال دیا گیا ہے ۔۔۔ "

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا
سحق جہنم میں ایک وادی ہے ۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ سے
مراد حضرت ابو بکر صدیق ، حضرت عمر فاروق اعظم ، حضرت علی اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم ہیں ۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اَلَا یَعْلَمُ ۔۔۔ سے مراد ۔۔۔ ہے ۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن
رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾ أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ
الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ
عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن

قبلهم فكيف كان نكير ۝ أولم يروا إلى الطير فوقهم صافات و
يقبضن ما يمسكهن إلا الرحمن إنه بكل شيء بصير ۝ أمن
هذا الذي هو جند لكم ينصركم من دون الرحمن إن الكافرون
إلا في غرور ۝ أمن هذا الذي يرزقكم إن أمسك رزقه بل
لجوا في عتو ونفور ۝ أفمن يمشي مكبا على وجهه أهدى أمن
يمشي سويا على صراط مستقيم ۝ قل هو الذي أنشأكم وجعل
لكم السمع والأبصار والأفئدة قليلا ما تشكرون ۝ قل هو
الذي ذرأكم في الأرض وإليه تحشرون ۝ ويقولون متى هذا
الوعد إن كنتم صادقين ۝ قل إنما العلم عند الله وإنما أنا
نذير مبين ۝ فلما رأوه زلفة سيئت وجوه الذين كفروا وقيل
هذا الذي كنتم به تدعون ۝ قل أرأيتم إن أهلكني الله ومن
معي أو رحمنا فمن يجير الكافرين من عذاب أليم ۝ قل هو
الرحمن آمنا به وعليه توكلنا فستعلمون من هو في ضلال مبين ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت [illegible] (2)

[illegible] حضرت قتادہ [illegible]

[illegible]

[illegible] (3)

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible]

[illegible] فَسَتَعْلَمُوْنَ [illegible]

[illegible] الْاَرْضَ [illegible]

امام [illegible] نے [illegible] حضرت [illegible] سے روایت کی [illegible]

[illegible] (1)

امام [illegible] سے [illegible] حضرت [illegible] (2)

امام [illegible] نے حضرت [illegible] سے روایت کیا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] (3)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ کے

[illegible]

[illegible]

[illegible] (4)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا [illegible]

امام عبد بن حمید [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے [illegible]

[illegible] مُکِبًّا عَلٰی وَجْھِہٖ [illegible]

[illegible] الصراط المستقیم [illegible]

امام [illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ غَوْرًا [illegible]

[illegible]

---

1. [illegible] 3. [illegible]

2. [illegible] 4. [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ۝

آپ پوچھئے اگر صبح تمہارا پانی ... تو کون ہے جو تمہارے پاس صاف پانی لائے گا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورۃ ۶۸ ﴿ سورۃ القلم مکیۃ ۲ ﴾ رکوعاتہا ۲

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ [illegible] سورۃ ن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد [illegible] نازل فرمائی۔ سب سے پہلے اقرأ باسم ربک الذی خلق (العلق: ۱) پھر سورہ ن والقلم اور پھر سورۃ المزمل نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے قول بیان کیا ہے کہ سورۃ ن والقلم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ (1)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝

"ن، قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔ نہیں ہیں آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون۔ اور یقیناً آپ کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ اور بے شک آپ خلق کے بلند ترین مرتبہ پر فائز ہیں۔ پس عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے۔ بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے اسے جو بھٹک گیا اس کی راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت یافتہ لوگوں کو۔ پس آپ (دین حق کو) جھٹلانے والوں کی بات نہ مانیں۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ اگر آپ ڈھیلے پڑیں تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔"

امام ابن جریر [illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] روایت نقل کی ہے [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] سب سے پہلے جس چیز کو پیدا کیا وہ قلم ہے [illegible] تو اس نے [illegible] لکھا جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے [illegible]

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 142 [illegible]

اس سے آسمان بن گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نون کو پیدا فرمایا اور اس پر زمین بچھا دی گئی۔ اور زمین مچھلی کی پشت پر ہے۔ یہ مچھلی مضطرب ہوئی اور زمین ہلنے لگی۔ پس پہاڑوں کے ساتھ زمین کو ثابت اور مضبوط کر دیا گیا۔ بے شک پہاڑ قیامت تک زمین پر فخر کرتے رہیں گے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ (1)

امام ابن جریر، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک سب سے پہلے جس شے کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ قلم اور مچھلی (نون) ہے۔ قلم کو ارشاد فرمایا: تو لکھ۔ اس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر وہ شے جو یوم قیامت تک ہونے والی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ۔ پس نون سے مراد مچھلی اور قلم سے مراد قلم ہے (2)

امام الحکیم الترمذی رحمہ اللہ اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے اول قلم کو پیدا فرمایا۔ اسے ارشاد فرمایا: تو لکھ۔ تو اس نے ابد تک ہونے والی ہر شے کے بارے لکھ دیا (3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ فرمایا: نون (تختی) نور کی لوح ہے اور قلم بھی نور سے بنا ہے۔ یہ دونوں قلم نے یوم قیامت تک ہونے والی ہر شے کے بارے لکھ دیا ہے (4).

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نون کو پیدا فرمایا اور اس سے مراد دوات ہے اور قلم کو تخلیق فرمایا۔ پھر اسے حکم دیا: لکھ۔ اس نے عرض کی: میں کیا لکھوں؟ فرمایا: جو کچھ قیامت کے دن تک ہونے والا ہے (5)

امام دیلمی نے مسند الفردوس میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ نون سے مراد لوح محفوظ ہے اور قلم سے مراد نور کا قلم ہے۔

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو تخلیق فرمایا۔ پھر نون کو پیدا کیا اور اس سے مراد دوات ہے۔ پھر قلم کو حکم دیا: لکھ۔ اس نے عرض کی: کیا لکھوں؟ فرمایا: جو ہو چکا اور جو یوم قیامت تک ہونے والا ہے سب لکھ دے۔ خواہ وہ عمل ہو یا اثر ہو یا رزق ہو یا اجل۔ پس اس نے وہ سب لکھ دیا جو قیامت کے دن تک ہونے والا ہے۔ پس یہی اس ارشاد کا مطلب ہے: نٓ وَالْقَلَمِ

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 329 (3273)، مکتبۃ العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، جلد 7، صفحہ 271 (11434)، دار الشریعہ

3۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 305 (3319)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 21، داراحیاء التراث العربی بیروت 5۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 20

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے روایت ہے ... وَمَا يَسْطُرُوْنَ کا معنی ہے جو [illegible] لکھتے ہیں۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا ہے

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ غَيْرَ مَمْنُوْنٍ کا معنی [illegible] غیر محسوب ہے

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مشرک نبی کریم ﷺ کے لیے کہا کرتے تھے بے شک یہ مجنون ہے اس کے ساتھ شیطان ہے تو یہ آیت نازل ہوئی مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ بے شک آپ کے لیے بغیر حساب کے اجر ہے (یعنی ایسا اجر جو ختم ہونے والا نہیں)۔

امام ابن مردویہ، بیہقی نے دلائل میں اور واحدی رحمہم اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی حسن اخلاق والا نہیں تھا۔ آپ کے صحابہ یا آپ کے گھر والوں میں سے جس نے بھی آپ ﷺ کو پکارا تو آپ نے فرمایا لبیک میں حاضر ہوں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، مسلم، ابن منذر، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سعد بن ہشام سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور کہا اے ام المومنین مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیے تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کا خلق قرآن ہے کیا تو قرآن نہیں پڑھتا وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾۔ (3)

امام ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ کا خلق قرآن ہے، آپ اسی سے راضی ہوتے جس سے قرآن راضی ہوتا ہے اور اس کی ناراضگی کے ساتھ ناراض ہو جاتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے رسول اللہ ﷺ کے خلق کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کے اخلاق سب سے اچھے تھے، [illegible] اور [illegible] آپ ﷺ کا خلق قرآن ہے۔

امام ابن ابی شیبہ [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت ابو عبداللہ جدلی رحمہ اللہ سے

1۔ تفسیر [illegible]، جلد 29، صفحہ 23، [illegible]

2۔ [illegible]، صفحہ 57 [illegible]　3۔ صحیح مسلم [illegible] 1 [illegible]

[illegible]
[illegible] (1)
[illegible]
[illegible] بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ [illegible]
[illegible] (2)

[illegible]
[illegible] بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ [illegible]
[illegible] الْمَفْتُونُ [illegible]
[illegible] الْمَفْتُونُ [illegible]
[illegible] بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ [illegible]
[illegible] (3)

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] 138 [illegible]
[illegible]

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿10﴾ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿11﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ
مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿12﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ﴿13﴾ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿14﴾ إِذَا
تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿15﴾ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ﴿16﴾
إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا
مُصْبِحِينَ ﴿17﴾ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿18﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ
نَائِمُونَ ﴿19﴾ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿20﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿21﴾ أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ
حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ ﴿22﴾ فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿23﴾ أَن لَّا
يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ﴿24﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ﴿25﴾ فَلَمَّا
رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿26﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿27﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ
أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿28﴾ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿29﴾
فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿30﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ﴿31﴾
عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ﴿32﴾ كَذَٰلِكَ
الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿33﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ
عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿34﴾ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿35﴾
مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿36﴾ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿37﴾ إِنَّ لَكُمْ
فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿38﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ
لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿39﴾ سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿40﴾ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ
فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿41﴾

... مطالب کی (عربی) تفسیر [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] 17 [illegible]

[illegible]

[illegible]

43A

بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے عتل بعد ذلک زنیم تک آیت پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اہل نار میں ہر وہ آدمی ہے جو سخت مزاج، اکڑ کر چلنے والا، تکبر کرنے والا، لوگوں کو جمع کرنے والا اور روکنے والا ہے۔ اور اہل جنت کمزور اور مغلوب لوگ ہیں۔

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ زنیم سے مراد وہ آدمی ہے جس کی شرارت سے پہچانا جاتا ہے جیسے بکری اپنی علامت سے پہچانی جاتی ہے (2)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور خرائطی نے مساوی الاخلاق میں اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے زنیم کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد وہ آدمی ہے جو شر کے ساتھ پہچانا جاتا ہے جیسے بکری اپنے گلے کی گھنٹی سے پہچانی جاتی ہے۔ (3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: زنیم سے مراد وہ آدمی ہے جس کی نسبت کسی اور کی طرف کی جاتی ہے اور وہ قوم میں سے نہیں ہوتا، وہ قوم کے درمیان ایسے ہی ہوتا ہے جیسے بکری کے گلے میں لٹکا ہوا گوشت۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے ضمن میں یہ قول نقل کیا ہے کہ قریش میں سے ایک آدمی تھا جس کے حلق کے نیچے زائد گوشت اسی طرح لٹکا ہوا تھا جیسے بکری کا گوشت لٹکا ہوتا ہے اور وہ اسی سے پہچانا جاتا تھا۔ (4)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی مگر اس کی صفات کے سبب اس آدمی کو پہچانا نہ گیا یہاں تک کہ زنیم نازل ہوئی تو اب مراد ایک ایسا آدمی تھا جس کی گردن میں گوشت لٹکا ہوا تھا اور وہ اسی کے سبب معروف تھا۔ (5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زنیم سے مراد وہ ہے جو برائی کے سبب پہچانا جاتا ہو۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے آپ ہی سے یہ قول ذکر کیا ہے کہ زنیم سے مراد ایسا بدچلن اور ظالم ہے جو الا بنیم ہو۔ (6)

امام طستی رحمہ اللہ نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے زنیم کے بارے میں آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد حرام زادہ ہے، کیا تو نہیں جانتا کہ شاعر نے کہا:

زنیم تداعته الرجال زیادة　　　کما زید فی عرض الادیم الاکارع

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 541-542 (3844)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ ظہیر ... جلد 29، صفحہ 31، داراحیاء التراث العربی بیروت　　3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 542 (3843)
4۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 735، ... بیروت　　5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 31　　6۔ ایضاً

[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] (۱)

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عبداللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اصحاب الجنۃ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ [illegible]

[illegible] فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] طائف من ربک [illegible]

[illegible] نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ [illegible]

[illegible] فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ [illegible]

[illegible] سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم [illegible] نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُوْنَ ۝ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

گیا ہے کہ کَالصَّرِیْمِ کا معنی ہے وہ سیاہ رات کی مثل ہو گیا۔

امام طستی رحمہ اللہ نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کَالصَّرِیْمِ کا معنی پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس کا معنی ہے ختم ہو جانا۔ حضرت نافع نے عرض کی: کیا عرب اس معنی سے واقف ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تو نے شاعر کا قول نہیں سنا:

غدوت علیہ غدوۃ فوجدتہ　　　قعودا لدیہ بالصریم عواذلہ

"میں صبح سویرے اس کی طرف گیا تو میں نے اسے پایا کہ وہ کٹے ہوئے کھیت کے پاس بیٹھا ہوا ہے اور ملامت کرنے والے اس کے پاس تھے۔"

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ان کا باغ کٹ چکا تھا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ آپس میں آہستہ آہستہ اور خفیہ کلام کرتے تھے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ مذکورہ ارشاد کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "وہ آپس میں رازدارانہ گفتگو کر رہے تھے کہ آج تم پر کوئی مسکین داخل نہ ہو۔ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ کہ وہ لوگ اپنے باغ کا قصد اور ارادہ کرتے ہوئے صبح سویرے چل پڑے کہ وہ اپنے گمان کے مطابق اس پر قدرت رکھتے ہیں۔"

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قٰدِرِيْنَ سے مراد صاحب قدرت ہیں۔( )

امام سعید بن منصور اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ صبح سویرے اس ارادے سے چل پڑے کہ وہ اس پر قدرت رکھتے ہیں اور وہ آپس میں اس بات پر متفق ہو گئے کہ ان پر کوئی مسکین داخل نہ ہو۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حَرْدٍ سے مراد غیظ و غضب ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ اس ارادے سے صبح سویرے نکل پڑے کہ مساکین کے آنے سے پہلے باغ توڑ لیا جائے گا۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم اپنے باغ کا راستہ بھٹک گئے ہیں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ اِنَّا لَضَآلُّوْنَ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے کہا: ہم راستہ بھٹک گئے ہیں، یہ ہمارا باغ نہیں ہے۔ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ بلکہ ہم تو محروم ہیں۔ [illegible] کیا اور یقین ہو گیا کہ وہ محروم کر دیئے گئے (2)۔ قَالَ اَوْسَطُهُمْ کی تفسیر میں [illegible]

1۔ [illegible] جلد 29، صفحہ 40　2۔ تفسیر عبد الرزاق [illegible]　3۔ [illegible] جلد 35، صفحہ 333، (3291/4285) [illegible]

[illegible]

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝
خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ
وَهُمْ سَالِمُونَ ۝ فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي

مَتِيْنٌ۝ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ۝ اَمْ عِنْدَهُمُ

الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ

اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ۝ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ

بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ۝ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۝ وَ

اِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ

يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۝

کیا آپ ان سے [illegible] مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں [illegible] کیا ان کے پاس غیب ہے [illegible] [illegible] سے [illegible] حالانکہ [illegible] [illegible] جب [illegible] (اے حبیب!) آپ [illegible] کتاب [illegible] ہم [illegible] طرف [illegible] [illegible] آپ ان سے [illegible] [illegible] اپنے رب کے حکم [illegible] مچھلی والے کی طرح [illegible] اور وہ [illegible] سے بھرا ہوا تھا۔ اگر اس کو [illegible] اس کے رب کا [illegible] تو [illegible] چٹیل میدان میں [illegible] اس کی مذمت کی جاتی۔ پھر چن لیا اس کو اس کے رب نے اور بنا دیا اس کو [illegible] نیک بندوں میں سے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ کفار پھسلا دیں گے آپ کو اپنی نظروں سے جب وہ سنتے ہیں قرآن اور کہتے ہیں یہ تو مجنون ہے۔ حالانکہ یہ نہیں مگر سب جہانوں کے لیے نصیحت و شرف۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا [illegible] رب اپنی ساق سے پردہ اٹھائے گا تو ہر مومن مرد اور مومن عورت اسے سجدہ کرے گا اور باقی رہ جائے گا جو دنیا میں ریاکاری اور شہرت کے لیے سجدہ کرتا تھا۔ وہ سجدہ کرنے کے لیے جھکے گا لیکن اس کی پشت ایک تختہ بن جائے گی (یعنی اس کی پیٹھ سیدھی اکڑ جائے گی اور وہ سجدہ نہیں کر سکے گا)[1]۔

امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ [illegible] حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ [illegible] جس روز [illegible] سے [illegible] نکلے گا۔

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 731 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فلا یستطیعون خاشعۃ ابصارھم

[illegible] قیامت کے [illegible]

[illegible]

[illegible] یوم یکشف عن ساق [illegible]

[illegible]

[illegible] یوم یکشف عن ساق [illegible]

[illegible]

[illegible] یوم یکشف عن ساق [illegible] ویدعون الی السجود فلا یستطیعون [illegible]

[illegible] وقد کانوا یدعون الی السجود وھم سالمون [illegible]

[illegible]

[illegible] یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون خاشعۃ ابصارھم ترھقھم ذلۃ وقد کانوا یدعون الی السجود وھم سالمون [illegible]

[illegible]

اور بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس آیت سے مراد ایسا [illegible] ہے جو [illegible] سخت ہے لیکن [illegible] نہیں کرتا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے [illegible] نبی کریم ﷺ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن [illegible] فرمائے گا جو جس [illegible] کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے چلا جائے [illegible] تمام قومیں ان کے پیچھے چلی جائیں گی جن کی وہ عبادت کرتے تھے اور مسلمان اور اہل کتاب باقی رہ جائیں گے۔ پھر یہودیوں سے کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ تو وہ جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عزیر علیہ السلام کی۔ تو انہیں کہا جائے گا تم عزیر سے بری ہو، تم عزیر علیہ السلام کے [illegible] ہو۔ پھر انہیں ذلت اٹھا کر جہنم کی طرف پھیر دیا جائے گا۔ پھر عیسائیوں سے کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ تو وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی۔ تو انہیں بھی اسی طرح جہنم کی طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب صرف مسلمان باقی رہ جائیں گے۔ تو ان سے پوچھا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ تو وہ کہیں گے صرف اللہ تعالیٰ کی۔ تو پھر ان سے کہا جائے گا کیا تم اس کی معرفت رکھتے ہو؟ تو وہ کہیں گے اس نے ہمیں اپنی پہچان کرائی تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پس اس وقت ساق [illegible] کے لیے کیا جائے گا۔ تو مومن اس کے سامنے [illegible] سجدہ ریز ہو جائیں گے اور منافق [illegible] سجدہ کرنے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ۔

امام اسحاق بن راہویہ نے مسند میں، عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا، طبرانی، آجری نے شریعہ میں، دارقطنی نے الرؤیۃ میں، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بادلوں کے سائے میں اپنی شان کے مطابق نزول فرمائے گا۔ پھر منادی ندا دے گا: اے لوگو! کیا تم اپنے رب سے راضی نہیں جس نے تمہیں پیدا کیا، تمہاری صورتیں بنائیں اور تمہیں رزق عطا فرمایا۔ تم میں سے ہر کوئی اس شے کے پیچھے جائے جس کی وہ دنیا میں عبادت کرتا تھا اور اسے دوست رکھتا تھا۔ کیا یہ تمہارے رب کی جانب سے عدل نہیں ہے؟ سب کہیں گے بے شک کیوں نہیں۔ یہ عدل ہے۔ فرمایا: پس تم میں سے ہر انسان اسی کی طرف چلا جائے جس کی وہ دنیا میں عبادت کرتا تھا۔ اور ان کے لیے ان تمام چیزوں کی شکلیں بنائی جائیں گی جن کی وہ دنیا میں عبادت کرتے تھے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے ان کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شیطان متصور کیا جائے گا اور جو عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے ان کے لیے حضرت عزیر علیہ السلام کا شیطان متصور کیا جائے گا۔ [illegible] ان کے لیے درخت، لکڑیاں اور پتھر وغیرہ کی تصویریں بنا دی جائیں گی۔ اور اہل اسلام بیٹھے رہ جائیں گے۔ پس ان کے پاس اللہ تعالیٰ تشریف لائے گا تو وہ فرمائے گا: تمہیں کیا ہوا کہ تم بھی ویسے نہیں چلے گئے جیسا کہ لوگ چلے گئے؟ تو وہ جواب عرض کریں گے ہمارا رب ہے جسے ہم نے ابھی تک نہیں دیکھا۔ تو وہ فرمائے گا کیا تم اپنے رب کو پہچانتے ہو اگر تم اسے دیکھو؟ تو وہ جواب دیں گے ہمارے اور اس کے درمیان ایک علامت ہے اگر ہم نے اسے دیکھا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ تو وہ فرمائے گا وہ کیا ہے؟ عرض کریں گے: يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ

[illegible]

[illegible]

[illegible] پیٹھ پھیر [illegible] نہیں [illegible] گدھے [illegible] کہ [illegible] سے [illegible] بھاگنے والا [illegible]
[illegible] ہیں گے [illegible] كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ [illegible] (المدثر) [illegible]
[illegible] مُّسْتَنفِرَةٌ [illegible] اس وقت [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ [illegible] جس طرح حضرت یونس علیہ السلام [illegible]

عبد الرزاق [illegible] اور عبد بن حمید [illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] کی طرح [illegible] جس طرح [illegible]

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] روایت [illegible] کہ حضرت [illegible] علیہ السلام کے [illegible] اور [illegible] جب آپ [illegible] کے سبب آپ [illegible] کی طرف [illegible] چنانچہ [illegible] بھاگ گئے تو اللہ تعالیٰ نے [illegible] كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: [illegible] قَسْوَرَةٍ [illegible] فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ [illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ [illegible] کہ حضرت [illegible] سے [illegible] قَسْوَرَةٍ کا معنی معلوم ہے۔

امام [illegible] اور ابن ابی حاتم [illegible] رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] فرمایا: آپ [illegible] کے [illegible] تھے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے [illegible] نقل کیا ہے [illegible] کے ساتھ [illegible]

امام عبد بن حمید [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] نقل کیا ہے [illegible] کے سبب آپ [illegible] کے ساتھ [illegible]

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ [illegible] کی طرف [illegible] کے سبب [illegible] بھاگے۔ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ نے فرمایا [illegible] کہ [illegible] دیا [illegible]

امام [illegible] نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible] قرأت

1۔ [illegible] جلد 3، صفحہ 378 [illegible] مطبوعہ [illegible]

کی لوٹا معتور نلکیوا ہتھا ارہم (1)

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر حق ہے (2)

امام ابونعیم رحمہ اللہ نے حلیہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہنڈیا میں داخل کر دیتی ہے

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے اکثر لوگ قضا و قدر کے بعد نظر کے سبب مریں گے

1۔ تفسیر طبری، سورۃ القلم، جلد 29، صفحہ 56، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ صحیح بخاری، کتاب الطب، باب العین حق، جلد 2، صفحہ 854، وزارت تعلیم اسلام آباد

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: سورۂ الحاقہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(1)

اور یہی بات حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم فجر میں سورۂ الحاقہ اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے، آپ فرماتے ہیں: میں اسلام قبول کرنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم سے تعرض کرنے کے لیے نکلا، میں نے دیکھا کہ آپ مجھ سے پہلے مسجد میں تشریف لے گئے ہیں، میں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا، آپ نے سورۂ الحاقہ شروع کی تو میں قرآن کی ترتیب پر تعجب کرنے لگا۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! یہ شاعر ہے جیسا کہ قریش نے کہا ہے، تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ(40) وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍؕ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ(41) تو میں نے (دل میں) کہا: یہ کاہن ہے، تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: وَ لَا بِقَوْلِ كَاهِنٍؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَؕ(42) تَنْزِیْلٌ اور آپ نے آخر تک سورت پڑھی۔ فرماتے ہیں: تو اسلام پوری طرح سے میرے دل میں داخل ہو گیا۔(2)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا ہے۔

اَلْحَآقَّةُۙ(۱) مَا الْحَآقَّةُۚ(۲) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُؕ(۳) كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ
عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ(۴) فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ(۵) وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا
بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍۙ(۶) سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍۙ
حُسُوْمًاۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِیْهَا صَرْعٰىۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍۚ(۷)
فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ(۸) وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ وَ
الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ(۹) فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً
رَّابِیَةً(۱۰) اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِۙ(۱۱) لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ

---

1 ...در منثور، الحاقۃ، 8/...، دار الکتب العلمیہ بیروت۔
2 ...مسند امام احمد، ج1، ص...، 107، دار الفکر بیروت۔

تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ۝ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ۝

[illegible]

تک سے کوئی شے نہیں بھیجی مگر پیمانے کے ساتھ اور بارش کا کوئی قطرہ نازل نہیں ہوا مگر پیمانے کے ساتھ۔ مگر قوم نوح علیہ السلام اور قوم عاد پر ان دونوں چیزوں کو بغیر کسی پیمانے اور وزن کے بھیجا۔ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو جب جوش کے ساتھ پانی روکنے والے فرشتوں پر بھی غالب آگیا اور ان کے لیے اس پر کوئی راہ نہ رہی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ اور قوم عاد کی ہوا کے وقت بھی ایسا ہی ہوا۔ ہوا روکنے والے فرشتوں پر غالب آگئی اور ان کے پاس اسے روکنے کی کوئی راہ نہ رہی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ (1)۔

امام ابن جریر نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر آنے والے سیلاب کے لیے فرشتے کے ہاتھوں پیمانہ بھرا جاتا تھا۔ (مقررہ حد سے) بارش کا کوئی قطرہ نازل نہیں ہوا۔ کیونکہ اس سے پانی کو روکنے والے فرشتوں سے بغیر اجازت کے دیا۔ لیکن اس دن پانی حد سے تجاوز کر گیا جو کہ روکنے والے فرشتوں پر غالب آگیا اور نکل گیا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ اور قوم عاد کی تباہی کے دن کے سوا فرشتے کے ہاتھوں بغیر وزن اور پیمانے کے کبھی ہوا نہیں چلی۔ کیونکہ اس دن ہوا نگران فرشتوں کے بغیر چلنے کی جرأت کر گئی تھی اور نکل گئی۔ اسی کے متعلق یہ ارشاد ہے بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ کہ ہوا (حد سے تجاوز کرنے کے سبب) روکنے والے فرشتوں پر غالب آگئی۔ (2)

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے العظمہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری صبا کے ساتھ مدد کی گئی اور عاد کو دبور کے ساتھ ہلاک کیا گیا۔ اور روکنے والے فرشتوں کو حکم دیا کہ انگوٹھی کی مقدار سوراخ سے ان پر ہوا چھوڑ دیں، تو وہ روکنے والے فرشتوں پر غالب آگئی اور دروازوں کی اطراف سے نکل گئی۔ تو اس سے مراد بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ہے۔ یعنی تیز ہوا جو روکنے والے فرشتوں پر غالب آئی۔ وہ دیہات میں رہنے والوں پر سب سے پہلے چلی اور اس نے انہیں ان کے مویشیوں سمیت اٹھا لیا اور ان کے شہر والوں کی طرف لے آئی۔ تب انہوں نے کہا فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا (الاحقاف: 24) (پس جب انہوں نے دیکھا کہ بادل کی صورت میں وہ ان کی وادیوں کی طرف آ رہا ہے تو بولے یہ بادل ہے جو ہم پر برسنے والا ہے) لیکن جب وہ قریب پہنچ گئی تو وہ لوگ اور مویشی اس میں آگے بڑھ گئے اور اس نے دیہات میں رہنے والوں کو ان کے شہر پر پھینک دیا، یوں وہ گر گئے اور وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

امام ابو الشیخ نے العظمہ میں اور دیلمی نے الفردوس میں ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نازل نہیں فرمایا مگر پیمانے کے ساتھ اور ہوا کا ایک جھونکا بھی نہیں چلا مگر پیمانے کے ساتھ، مگر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی تباہی کے دن پانی نکل گیا۔ کیونکہ اس دن پانی روکنے والے فرشتوں پر غالب آگیا اور انہیں اس پر کوئی کنٹرول نہ رہا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَةِ اور قوم عاد کی تباہی کے دن بھی ہوا نے ایسا ہی کیا کیونکہ اس دن ہوا روکنے والے فرشتوں پر غالب

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 61، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ ایضاً

[illegible]

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ

[illegible]

حُسُومًا

[illegible]

(الاحقاف: 25)

[illegible]

[illegible]

سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿11﴾ سے مراد ہے کہ تمہیں کشتی میں سوار کیا۔ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً یعنی ہم اسے تمہارے لیے نصیحت اور عبرت بنا دیں، یہاں تک کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو دیکھا۔ وَتَعِيَهَا اور اسے یاد رکھیں سننے والے کان۔ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ سے مراد ہے وہ کان جو یاد رکھے اور اسے محفوظ کر لے۔

امام سعید بن منصور، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت مکحول رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿12﴾ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کریم سے التجا کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کان اسی طرح بنا دے۔ حضرت مکحول کہا کرتے تھے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی شے نہیں سنی کہ میں نے اسے بھلا دیا ہو (یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو سنا سب یاد رکھا)۔ (1)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، واحدی، ابن مردویہ، ابن عساکر اور ابن نجار رحمہم اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قریب کروں اور تجھے دور نہ کروں اور تجھے علم سکھاؤں اور تو محفوظ رکھے اور تیرے لیے اسے یاد رکھنا لازم ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿12﴾۔ (2)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے حلیہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قریب کروں اور تجھے علم سکھاؤں تاکہ تو اسے محفوظ رکھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿12﴾ پس تو میرے علم کے لیے اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ (یاد رکھنے والا کان) ہے۔ (3)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً کی تفسیر میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو اس امت کے لیے یادگار اور نصیحت بنا دیا۔ کتنی کشتیاں تھیں جو تباہ ہو گئیں اور مٹی ہو گئیں، مگر یہ کشتی باقی رہی یہاں تک کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اسے دیکھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے تختے جودی پہاڑ پر کھڑے تھے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم نے اسے تمہارے لیے عبرت اور نشانی بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے باقی رکھا یہاں تک کہ اس امت کے لوگوں نے اسے دیکھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کے تختے جودی پہاڑ پر موجود تھے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو عمران جونی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ سے مراد وہ کان ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے (علم) حاصل کیا اور سمجھ لیا۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 67، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ تاریخ ابن عساکر، جلد 42، صفحہ 361، دار الفکر بیروت
3۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 1، صفحہ 67، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ﴿﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ
الْوَاقِعَةُ ﴿﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ ﴿﴾ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ
أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ﴿﴾ يَوْمَئِذٍ
تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ
فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ﴿﴾ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ ﴿﴾ فَهُوَ
فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ﴿﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿﴾ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿﴾ كُلُوا وَ
اشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ
بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ﴿﴾ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ چار فرشتے ہیں جو عرش کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے چار چہرے ہیں۔ ایک چہرہ انسان کا، ایک شیر کا، ایک گدھ کا اور ایک بیل کا۔ اسی طرح ان میں سے ہر ایک کے چار پر ہیں۔ ان میں سے دو پر ان کے چہرے پر ہیں تاکہ وہ عرش کی طرف نہ دیکھیں اور بے ہوش نہ ہو جائیں اور دو پر ان کے ساتھ وہ ہوا میں اڑتے ہیں۔ ایک روایت میں الفاظ ہیں کہ وہ ... ان کے پاؤں زمین میں ہیں اور عرش ان کے کندھوں پر ہے ان کا کلام یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْقَوِيِّ، مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (1)

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس دن تمہیں تین بار پیش کیا جائے گا۔ پس دو پیشیاں تو جھگڑے اور عذر ہوں گے اور تیسری پیشی میں نامہ عمل اڑ کر ہاتھوں میں آ رہا ہوگا۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ کے ضمن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ قیامت کے دن لوگ تین پیشیاں پیش کیے جائیں گے۔ پس دو پیشیوں میں تو خصومات، عذر اور جھگڑے ہوں گے۔ اور تیسری پیشی میں نامہ عمل اڑ کر ہاتھوں میں آ جائے گا "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يُؤْتٰى كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ" فرمایا: حسن اس کا التزام کرتے تھے۔ بے شک میں نے لوگوں میں سے عقل مند اور دانا اسے پایا ہے جس نے کہا هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ اس نے یقین کیا اور گمان کیا، پس اس کے گمان نے اسے نفع دیا۔ اور روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "جو استطاعت رکھتا ہے کہ وہ ... ایسا کرے۔"

امام احمد، عبد بن حمید، ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو تین بار پیش کیا جائے گا۔ پس دو پیشیوں میں جھگڑے اور عذر ہوں گے اور تیسری پیشی کے وقت اعمال نامے اڑ کر ہاتھوں میں آ جائیں گے۔ پس کوئی اسے دائیں ہاتھ میں تھامے گا اور کسی کے بائیں ہاتھ میں آئے گا۔ (3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ کے تحت فرمایا دو پیشیوں میں خصومت اور جھگڑے ہوں گے اور تیسری پیشی پر اعمال نامے اڑ کر ہاتھوں میں تھما دیئے جائیں گے۔

امام ابن جریر اور بیہقی رحمہما اللہ نے البعث میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن

1۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 321 (3290)، ... 2۔ ایضاً (3310)

3۔ سنن ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 540 (4277)، ...

دکھاؤں گا تمہیں، پیش کیا جائے گا۔ پس وہ شخص خوش ہوگا اور سفید ہوں گے [illegible]
ان کے ہاتھوں میں آ رہے ہوں گے (1)۔

امام ابن مبارک نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا حساب کیا جائے کیونکہ [illegible] اپنے نفسوں کا وزن کرو اس سے پہلے کہ تمہارا وزن کیا جائے اور بڑی پیشی کے لئے تیار ہو جاؤ یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ قیامت کے دن [illegible] کھڑا کرے گا [illegible] اس کے گناہ ظاہر [illegible] سے یوں کہا جائے گا [illegible] اے میرے پروردگار ہاں۔ تو اس بخت [illegible] فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ جب کہ وہ اس رسوائی سے نجات پا جائے گا۔

امام ابن المبارک، عبد بن حمید، ابن المنذر اور خطیب رحمہم اللہ نے حضرت ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک مومن کو [illegible] کی وجہ سے اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا اور وہ اس سے اپنے گناہ پڑھے گا تو اس کا رنگ متغیر ہو جائے گا۔ پھر وہ اپنی نیکیاں پڑھے گا تو اس کا رنگ واپس لوٹ آئے گا۔ پھر وہ دیکھے گا کہ اس کے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں تو اس وقت وہ کہے گا هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں وہ پہلا ہوں جسے قیامت کے دن سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں ہی وہ پہلا ہوں جسے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی۔ پھر میں اپنے سامنے کی طرف دیکھوں گا اور امتوں کے درمیان سے اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ اور اسی طرح اپنے پیچھے کی جانب سے، دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے (اپنی امت کو پہچان لوں گا)۔ تو ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ اپنی امت کو ان امتوں کے درمیان سے کیسے پہچانیں گے جب کہ ان میں حضرت نوح علیہ السلام سے آپ کی امت تک سب ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وضو کے اثر سے وہ روشن پیشانیوں والے ہوں گے (یعنی ان کے اعضائے وضو روشن ہوں گے) ان کے سوا کوئی اس طرح نہیں ہوگا اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ انہیں ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کا نور ان کے سامنے دوڑ رہا ہوگا۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنِّیْ ظَنَنْتُ کا معنی ہے بے شک مجھے یقین تھا (2)۔

امام سعید بن منصور اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا دَانِیَةٌ کا معنی قریب ہونا ہے۔

امام عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کے خوشے قریب ہیں

1۔ تفسیر قرطبی، زیر آیت ہذا، جلد 29، [illegible] 2۔ [illegible] جلد 29 [illegible]

ان کے ہاتھوں تک اس سے وہ ملیں اور کوئی کانٹا وغیرہ حائل نہیں ہوگا (یعنی وہ پھل ان کے ہاتھ تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں ہوں)۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان کے خوشے قریب ہیں وہ سوئی یا کوئی کانٹا ان کے ہاتھوں تک پہنچنے سے روک نہیں سکے گا۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آدمی ان کے پھل لیٹے لیٹے کھا سکے گا حالانکہ وہ لیٹا ہوا ہوگا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قُطُوفُهَا سے مراد اس کے پھل ہیں۔

امام عبد الرزاق، ابن منذر، طبرانی، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر اس اذن اور پروانہ کے سبب: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فلاں بن فلاں کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے تحریر ہے کہ اسے عالیشان جنت میں داخل کرو وہاں کے خوشے قریب ہیں۔(1)

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ کے تحت فرمایا: تمہارے یہ ایام، ایام فانیہ اور ختم ہونے والے ہیں جو باقی رہنے والے ایام تک پہنچانے والے ہیں۔ پس تم ان ایام میں عمل کرو اور خیر اور نیکی آگے بھیجو اگر تم استطاعت رکھتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قوت رکھنے والا نہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت یوسف بن یعقوب حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے دوستو! طویل عرصہ گزر گیا میں دنیا میں تمہاری طرف متوجہ نہیں ہوا حالانکہ تمہارے ہونٹ مشروبات سے رکے رہے، تمہاری آنکھیں دھنس گئیں اور تمہارے پیٹ خشک ہو گئے۔ آج تم اپنی نعمتوں میں رہو، باہم کھاؤ، پیو اور مزے اڑاؤ اور کھاؤ پیو خوش گواری کے ساتھ اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ دنوں میں آگے بھیج دیئے۔

امام ابن منذر، ابن عدی نے الکامل میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت عبد اللہ بن رفیع سے بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ کے تحت کہا ہے کہ اعمال سے مراد روزے ہیں۔(2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ کے کسی نواحی علاقہ میں تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی بھی تھے۔ انہوں نے اپنے لیے دستر خوان بچھایا۔ ان کے پاس سے ایک چرواہا گزرا، اس نے سلام عرض کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے چرواہے! آؤ اور اس دستر خوان سے کھاؤ۔ تو اس نے جواب دیا: میں روزے دار ہوں۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تو اتنے شدید گرم دن میں روزہ رکھے ہوئے ہے حالانکہ تو ان پہاڑوں کی گھاٹیوں میں بکریاں چرا رہا ہے؟ تو اس نے آپ سے عرض کی: قسم بخدا! میں اپنے گزرے ہوئے دنوں کو جلدی پانا چاہتا ہوں۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا، درآں حالیکہ آپ اس سے دل لگی اور مذاق کرنا چاہتے تھے: کیا تو ہمارے ہاتھ اپنی ان بکریوں میں سے ایک بکری بیچے گا؟ ہم تجھے

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 735 (12675)، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 418 (3549)، دارالکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

يَٰلَيْتَهَا كَانَتِ ٱلْقَاضِيَةَ ۝ مَآ أَغْنَىٰ عَنِّى مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّى
سُلْطَٰنِيَهْ ۝ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝ ثُمَّ ٱلْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝ ثُمَّ فِى سِلْسِلَةٍ
ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَٱسْلُكُوهُ ۝ إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ
ٱلْعَظِيمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلْمِسْكِينِ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۔۔۔ کی تفسیر کی ہے۔

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ کا معنی ہے کاش! میری موت ہی واقع ہو جاتی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ﴿٢٩﴾ کا مفہوم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ مجھ سے میرے دلائل اور حجتیں گم ہو گئیں اور میرے لئے کسی قسم کی کوئی حجت نہ رہی۔ (1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے: خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ میں خُذُوهُ سے مراد ہے اسے پکڑو، فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ اسے پکڑو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو۔

امام ابن مبارک، ابن ابی الدنیا، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت نوف البکالی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾ کے تحت کہا کہ ایک ذراع ستر باع ہے اور ایک باع اتنی مقدار ہے جتنا تیرے اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے اور وہ اس وقت کوفہ میں تھے۔

امام ابن مبارک، ابن ابی الدنیا، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس زنجیر کا ایک حلقہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے دنیا کے تمام لوہے کی مثل ہے۔ (2)

امام ابن ابی حاتم اور بیہقی نے البعث والنشور میں ذکر کیا ہے کہ فَاسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ زنجیر اس کی دبر میں داخل کی جائے گی اور اس کے نتھنوں سے باہر نکالی جائے گی یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکے گا۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زنجیر اس کی دبر میں داخل ہو گی اور اس کے منہ سے باہر نکلے گی پھر انہیں اس میں اسی طرح پرویا جائے گا جس طرح ٹڈی کو لکڑی میں پرو دیا جاتا ہے اور پھر اسے بھونا جاتا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ زنجیر اس کی مقعد کے راستے داخل ہو گی اور اس کے منہ سے باہر نکلے گی۔ اس کے بعد اس کے ساتھ سے باندھ دیا جائے گا پھر اس کے منہ سے داخل ہو گی اور اس کے مقعد سے باہر نکل جائے گی۔

امام ابو عبید، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک زنجیر ہے اور اس میں ہنڈیا (جہنم کی ہنڈیا) اس وقت سے مسلسل ابل رہی ہیں جب سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا ہے اور قیام قیامت تک [illegible] لوگوں کی گردنوں میں ڈالی جائے گی۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس کا نصف حصہ ایمان لانے کے سبب ہمیں اس کے نصف سے نجات عطا فرما دی ہے۔ [illegible]

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 75، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر بغوی، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 339، دارالکتب العلمیہ بیروت

سختیوں والا عذاب پڑھ کر چکھ کر

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿﴾ وَّ لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿﴾ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا
الْخٰطِـُٔوْنَ ﴿﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿﴾ وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ
رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿﴾ وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿﴾ وَ لَا بِقَوْلِ
كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿﴾ وَ لَوْ تَقَوَّلَ
عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ
الْوَتِيْنَ ﴿﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿﴾ وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ
لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿﴾ وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ﴿﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿﴾

"پس نہیں آج یہاں اس کا کوئی دوست۔ اور نہ کوئی کھانا بجز زخموں کے دھوون کے۔ جسے کوئی نہیں کھائے گا بجز خطا کاروں کے۔ پس میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو۔ اور جنہیں تم نہیں دیکھتے۔ بے شک یہ قرآن ایک عزت والے رسول کا قول ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں، (لیکن) تم بہت کم ایمان لاتے ہو۔ اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا کلام ہے، تم لوگ بہت کم غور کرتے ہو۔ بلکہ یہ اتارا ہوا ہے رب العالمین کی طرف سے۔ اور اگر یہ (نبی) گھڑ کر کوئی بات ہماری طرف منسوب کرتے تو ہم ان کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر ہم کاٹ دیتے ان کی رگ دل۔ پھر تم میں سے کوئی (بھی ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بے شک یہ (قرآن) نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لیے۔ اور ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں۔ اور یہ بات باعث حسرت ہوگی کافروں کے لیے۔ اور بے شک یہ یقیناً حق ہے۔ پس (اے حبیب!) آپ تسبیح کیا کریں اپنے رب کی جو عظمت والا ہے۔"

امام ابن ابی حاتم اور ابوالقاسم زجاجی نے امالی میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول روایت کیا ہے کہ لَا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ﴿﴾ سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں جو گناہ کرتے ہیں۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ غسلین سے مراد وہ خون اور پانی ہے جو اہل جہنم کے گوشت سے بہتا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ غسلین سے مراد وہ خون اور پانی ہے جو اہل جہنم کے گوشت سے بہتا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت علی بن ابی طلحہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ غِسْلِیْنٍ سے مراد اہل جہنم کی پیپ ہے۔

امام ابن منذر نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر غسلین کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو اس کی بدبو سے تمام دنیا والے ہلاک ہو جائیں (1)

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ غِسْلِیْنٍ اہل جہنم کا کھانا ہے جو انہیں وہاں کھلایا جائے گا۔

امام ابن منذر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا غِسْلِیْنٍ جہنم کا ایک درخت ہے۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت صعصعہ بن صوحان سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ایک اعرابی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: لَا یَأْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطُوْنَ کیسے ہے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم ہر کوئی خطا کرتا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے اور فرمایا: اے اعرابی! یہ تو اس طرح ہے لَا یَأْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ۝ تو اس نے کہا: اے امیر المومنین! آپ نے سچ فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو ان کے حوالے نہ کرے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ابوالاسود کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک عجمی لوگ مکمل طور پر دین میں داخل ہو چکے ہیں تو لوگوں کے لیے کوئی علامت اور نحو وضع کرو جس کے ساتھ وہ اپنی زبانوں کی اصلاح کریں، تو ان کے لیے اصول مقرر کیے، تو انہوں نے لوگوں کے لیے رفع، نصب اور جر کی علامات مقرر کر دیں (2)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی داؤد رحمہما اللہ نے المصاحف میں حضرت ابوالمتوکل رحمہ اللہ کی سند سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ نے ہمزہ کے ساتھ قراءت کی ہے، یعنی لَا یَأْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ۝۔

امام عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ہمزہ کے ساتھ پڑھتے تھے یعنی لَا یَأْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ۔

امام حاکم نے صحیح قرار دیتے ہوئے اور بیہقی نے تمیمی کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ الْخٰطِـُٔوْنَ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: الْخٰطِـُٔوْنَ نہیں الْخٰطِـُٔوْنَ ہے، یہ تو خطا کرنے والے ہیں (3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ۝ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ قسم کھاتا ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور ان کی جنہیں تم نہیں دیکھتے (4)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے (شاعر کا کلام) ہونے سے پاک رکھا ہے۔ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور اللہ تعالیٰ نے

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 544 (3850)، مکتبہ العصریہ بیروت

2۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 259 (1694)، مکتبہ العصریہ بیروت 3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 544 (3853)

4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 78، داراحیاء التراث العربی بیروت

لئے (قرآن حکیم) ایک نصیحت ہے جس کے ذریعہ وہ اس سے بچو دل ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں حضرت جریر بن عامر اسواری رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ اس روز کہ وہ سرگوشی کے ساتھ بیٹھے تھے ۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٤٦﴾ ۔۔۔ دیکھا ۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ۔۔۔ تھے ۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ بالیمین سے مراد قدرت ہے یعنی ہم اسے قدرت کے ساتھ پکڑ لیتے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد ہے ہم اسے حق کے ساتھ پکڑ لیتے۔

ابن جریر اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا الْوَتِينَ سے مراد ۔۔۔ ہے (1)

امام فریابی، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے اور حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے کہ الْوَتِينَ سے مراد دل کی وہ رگ ہے جو ۔۔۔ میں معلق ہے (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل قول بیان کیا ہے ۔۔۔ ہم گفتگو کرتے تھے کہ الْوَتِينَ سے مراد دل کی رگ ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ الْوَتِينَ سے مراد وہ رگ ہے جو پشت میں ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ الْوَتِينَ سے مراد رگ دل ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت حسین بن عبد الرحمن سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب انسان ۔۔۔ کے پاس ملک الموت علیہ السلام آتے ہیں ۔۔۔ روح ۔۔۔ جب وہ ۔۔۔ تک جاتے ۔۔۔ آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں ۔۔۔ ۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ۔۔۔ کٹ جائے تو ۔۔۔ وہ رگ ہے ۔۔۔ ہوتی ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ بے شک یہ ۔۔۔ کے لئے ایک نصیحت ہے۔ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ اور یہ بات کفار کے لئے باعث حسرت ہوگی۔ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ﴿٥١﴾ اور بے شک یہ قرآن یقینی حق ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ یعنی یہ قرآن متقی لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ اور قیامت کے روز یہ کافروں کے لئے باعث حسرت ہوگا۔

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 272 (11478)، ۔۔۔ 2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 79، داراحیاء التراث العربی بیروت
3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 546 (3852)، دارالکتب العلمیہ بیروت

سورۃ المعارج مکیۃ | آیات ۴۴ | رکوعہا ۲

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ سأل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

سَاَلَ سَآىِٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍۙ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌۙ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِؕ تَعْرُجُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍۚ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا

"مطالبہ کیا ایک مطالبہ کرنے والے نے ایسے عذاب کا جو ہو کر رہے گا (وہ عذاب) جو تیار ہے کفار کے لیے نہیں اسے کوئی ٹالنے والا۔ (یہ عذاب) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو آسمانی سیڑھیوں کا مالک ہے۔ عروج کرتے ہیں فرشتے اور جبرئیل اس کی بارگاہ میں ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔ (اے حبیب!) آپ صبر کیجئے جو بہت خوبصورت ہو۔"

امام فریابی، عبد بن حمید، نسائی، ابن ابی حاتم، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سَاَلَ سَآىِٕلٌ میں سائل سے مراد نضر بن حارث ہے۔ اس نے یہ کہا تھا: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ (الانفال: 32) اے اللہ! اگر یہ تیری جانب سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ یعنی اس عذاب کے بارے میں جو واقع ہونے والا ہے۔ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ یعنی جو تیار ہے کفار کے لیے جسے کوئی ٹالنے والا نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بلندیوں کا مالک ہے۔(2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ سَاَلَ سَآىِٕلٌ مکہ مکرمہ میں نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس نے کہا تھا: اے اللہ! اگر یہ تیری جانب سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا اور اس پر عذاب بدر کے دن ہوا۔

امام ابن منذر نے ابن جریج سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ کے تحت فرمایا کہ یہ اس کا قول آخرت میں واقع ہوگا۔ سائل نے کہا: اگر یہ تیری جانب سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔ سائل اور یہ کہنے والا حضرت ... تھا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سَاَلَ سَآىِٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ کے بارے میں لوگوں نے کہا یہ عذاب کس پر واقع ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ۔

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 545 (3854)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ سائل سے یہاں فرمایا سَأَلَ سَائِلٌ ... انہوں نے عذاب کا مطالبہ کیا ... جو قیامت میں واقع ہو گا اور یہ ان کا قول ہے:

وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (انفال: 32)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بنو عبد الدار کے ایک آدمی نے کہا جسے حارث بن علقمہ کہا جاتا ہے: اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (انفال: 32) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ (ص: 16)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ (الانعام: 94) (اور بے شک آگئے ہو تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ اور وہی ہے جس نے کہا کہ اگر یہ بات حق ہے ... اور یہی ہے جو اس طرح کہ: رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا (ص: 16) اور یہی ہے جس نے ایسے عذاب کا مطالبہ کیا جو واقع ہو کر رہے گا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سائل نے جہنم میں ایک وادی کا مطالبہ کیا۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے یوں کہا ہے کہ ذِي الْمَعَارِجِ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ علو اور فضیلتوں کا مالک ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے العظمہ میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ذِي الْمَعَارِجِ کا مفہوم ہے وہ آسمانوں کی سیڑھیوں کا مالک ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ذِي الْمَعَارِجِ کا معنی ہے فواضل و نعم۔

امام احمد اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا "لبیک ذی المعارج" (اے بلندیوں کے مالک میں حاضر ہوں) تو آپ نے فرمایا: بے شک وہ بلندیوں والا ہے لیکن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ایسا ذکر نہ کرتے تھے۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے تاء کے ساتھ پڑھا ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ یاء کے ساتھ پڑھتے تھے: یَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ تَعْرُجُ ... كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے مراد ساتوں زمینوں کے نیچے سے لے کر ساتوں آسمان کے اوپر تک

1۔ مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 172، دار صادر بیروت

ہے۔ اس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہے۔ وعدہ حشر کی مقدار ایک ہزار سال ہے۔ یعنی آسمان سے زمین کی طرف اترنا اور زمین سے آسمان کی طرف اوپر کو چڑھنا، یہ ایک دن میں ہے جس کی مقدار ایک ہزار برس ہے کیونکہ زمین و آسمان کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے یہ وہ دن ہے جس کی گہرائی (مسافت) پانچ سو برس کی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اور وہ ساتویں زمین اور عرش کے درمیان پچاس ہزار برس کی مسافت ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۔

امام ابن منذر اور بیہقی رحمہما اللہ نے البعث والنشور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ اور مِمَّا تَعُدُّوْنَ کے بارے انہوں نے کہا یہ مقدار دنیا میں ہے۔ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ اور فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ سے قیامت کا دن ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے پچاس ہزار سال کے برابر بنایا ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہما اللہ نے البعث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر تم اس دن کا اندازہ لگاؤ تو تمہارے دنیا کے حساب کے مطابق پچاس ہزار برس کا دن ہے، اللہ تعالیٰ سے فراغت پا کر وقت [illegible] ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کسی آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان آیات کے بارے پوچھا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وہ آسمان سے لے کر زمین تک کے حالات کی تدبیر کرتا ہے۔ پھر وہ اس کی طرف عروج کرتا ہے فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ "کیا قیامت کے دن کا حساب بھی پچاس ہزار برس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں تخلیق فرمایا اور دنوں کا مقدار ہر دن کا آسمان سے زمین تک حکم نازل فرماتا ہے۔ پھر وہ اس کی طرف عروج کرتا ہے ایک دن میں جس کی مقدار ایک ہزار برس ہے۔ اور یہی مسافت ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ کے بارے فرمایا: یہ دنیا کی ابتدا سے لے کر انتہا تک ایک دن ہے جس کی مقدار قیامت کے دن پچاس ہزار برس ہے۔(1)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے العظمہ میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ مسافت زمین کے نیچے سے لے کر عرش تک ہے۔(2)

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔

1۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 344 (3321)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 342 (3316)

امام احمد، ابو یعلیٰ، ابن جریر، ابن حبان، اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ دن کتنا طویل ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! یہ دن مومن کے لئے اتنا خفیف ہوگا کہ اس پر یہ فرض نماز سے زیادہ آسان ہوگا جو وہ دنیا میں ادا کرتا ہے۔(1)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ... رحمہ اللہ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ یہ دن مومن کے لئے قیامت کے دن کی اتنی مقدار ہوگی جس طرح ظہر سے عصر تک وقت کی مقدار ہوتی ہے۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن ان کی گردنوں تک پسینہ ہوگا۔ پوچھا گیا: اس دن مومن کہاں ہوں گے؟ فرمایا: ان کے لئے سونے کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان پر بادلوں کا سایہ کیا جائے گا اور ان پر اس دن کو چھوٹا کر دیا جائے گا اور یہ آسان ہو جائے گا حتیٰ کہ تمہارے دنوں میں سے ایک دن کی طرح ہو جائے گا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ دن ان پر فرض نماز کی طرح ہوگا۔

امام ابن ابی حاتم، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً حدیث بیان کی ہے کہ قیامت کے دن کی طوالت مومن پر صرف اتنی ہوگی جتنا ظہر اور عصر کے درمیان وقت ہوتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے اور ابن المنذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ۝ کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ تم صبر کرو جس میں کسی کے پاس شکوہ نہ کرو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن ... رحمہ اللہ سے فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ۝ کی تفسیر میں کہا ہے کہ قوم میں مصیبت زدہ اس طرح ہو کہ پہچانا نہ جائے کہ وہ کون ہے۔

اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا ۝ وَّ نَرٰىهُ قَرِیْبًا ۝ یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَ لَا یَسْـَٔلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ۝ یُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِیْهِ ۝ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِیْهِ ۝ وَ فَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ ۝ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۙ ثُمَّ یُنْجِیْهِ ۝ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ

1۔ تفسیر ... جلد 29، صفحہ 45 ... بیروت

2۔ تفسیر عبد الرزاق ... جلد 3، صفحہ 3323/345، دار الکتب العلمیہ بیروت

تُؤْوِيْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾

کفار تو اسے بہت دور خیال کرتے ہیں اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔ جس روز آسمان پگھلی ہوئی دھات کی مانند ہو جائے گا اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔ اور کوئی جگری دوست کسی جگری دوست کا حال نہ پوچھے گا حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھا دیئے جائیں گے، مجرم تمنا کرے گا کہ کاش! عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیٹوں کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو، اپنے خاندان کو جو (ہر مشکل میں) اسے پناہ دیا کرتا تھا اور (ان سب کو) جو زمین میں ہیں سب کو فدیہ میں دے دے اور پھر یہ (فدیہ) اسے بچا لے۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ ہے، کھال اتار دینے والی، وہ بلائے گی اسے جس نے (حق سے) پیٹھ پھیری اور منہ موڑا اور مال جمع کیا اور پھر اسے سینت سینت کر رکھا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾ کے تحت بیان کیا ہے کہ کفار کو قیامت بہت دور نظر آتی ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ بے شک کفار [illegible] قیامت کو دور سمجھتے ہیں۔ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا اور ہم اسے واقع ہونے کے سبب قریب دیکھتے ہیں۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر، خطیب نے المتفق والمفترق میں اور الضیاء نے المختارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ کے تحت کہا ہے کہ آسمان تیل کی تلچھٹ کی طرح [illegible] قیامت کے روز [illegible] رنگ میں ہو جائے گا۔

امام طستی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نافع بن ازرق نے ان سے کہا کہ مجھے يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ کے بارے بتائیے۔ آپ نے فرمایا کہ آسمان قیامت کے دن خوف سے تیل کی تلچھٹ [illegible] کی مانند ہو جائے گا۔ حضرت نافع نے کہا: کیا عرب اسے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے شاعر کا قول نہیں سنا:

تدبی به اللعبة لسموم كانها   تيطب الاعراب من عرق مهلا

"قرآن کا [illegible] سموم کی گرمی سے [illegible] تلچھٹ کی طرح ہیں۔"

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ آسمان تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جائے گا۔ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ اور پہاڑ اون کی طرح ہو جائیں گے۔ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ [illegible] کو دکھا دیئے جائیں گے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾ کے تحت فرمایا: ہر انسان لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنی ذات میں مشغول ہوگا۔ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ [illegible] قسم بخدا! قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے آدمی کو پہچان لیں گے۔ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ [illegible] قیامت

کے دن ہر مجرم یہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ اپنے بیٹوں ... [illegible]

... [illegible]

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ یُبَصَّرُوْنَهُمْ کی تفسیر میں ... [illegible]

سے بعض بعض کو پہچان لیں گے ... [illegible]

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ فَصِیْلَتِهِ ... [illegible]

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یوں بیان کیا ہے کہ فَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِیْهِ سے مراد ... [illegible]

کہ ... قبیلہ جس کی طرف وہ منسوب ہوتا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ... رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ لَظٰی ... [illegible]

ہے اور نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى کا معنی ہے ... تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰى ... [illegible]

... وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ... [illegible]

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى کا معنی ہے کہ وہ

... [illegible] (1)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى

کا معنی ہے کہ وہ آگ ... [illegible]

... [illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے ... [illegible]

... [illegible]

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ لِلشَّوٰى سے مراد ... [illegible]

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ لِلشَّوٰى سے مراد ... ہے۔

ابن منذر نے حضرت ثابت ... سے بیان کیا ہے کہ لِلشَّوٰى ... [illegible]

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ لِلشَّوٰى سے

مراد ... [illegible]

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ... رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ لِلشَّوٰى ... [illegible]

امام ابن سعد نے حضرت حکم سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن حکیم ... [illegible]

... وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ... [illegible]

1۔ تفسیر طبری، ... جلد 29، صفحہ 87 ... 2 ... جلد 29، صفحہ 91

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿٢٠﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ
مَنُوعًا ﴿٢١﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَ
الَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِينَ
يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾
إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٢٩﴾ إِلَّا
عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ
وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
رَاعُونَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ
يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ
مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾ أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ
مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ فَلَا
أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ خَيْرًا
مِنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا
يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا
كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ
الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

بے شک انسان بے صبرا پیدا ہوا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسے بھلائی ملتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے۔ سوائے ان نمازیوں کے جو اپنی نماز پر پابندی کرتے ہیں۔ اور وہ جن کے مالوں میں مقرر حق ہے۔ سائل کے لیے اور محروم کے لیے۔ اور جو تصدیق کرتے ہیں روز جزا کی۔ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔ بے شک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں

کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ بجز اپنی بیویوں کے یا اپنی کنیزوں کے تو ان پر کوئی ملامت نہیں۔ البتہ جو خواہش کریں گے ان کے علاوہ تو وہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کی پاسداری کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ کریم (و محترم) ہوں گے جنتوں میں۔ پس ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ کی طرف گردنیں اٹھائے بھاگے چلے آ رہے ہیں۔ ایک گروہ دائیں طرف سے اور دوسرا گروہ بائیں طرف سے۔ کیا طمع کرتا ہے ان میں سے ہر شخص کہ (ایمان و عمل کے بغیر) نعمتوں بھری جنت میں داخل کیا جائے۔ ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اس (مادہ) سے جس کو وہ بھی جانتے ہیں۔ پس میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی کہ ہم پوری قدرت رکھتے ہیں۔ کہ ان کے بدلے میں ان سے بہتر لوگ لے آئیں اور ہم بے بس نہیں۔ سو آپ رہنے دیجئے انہیں کہ (خرافات میں) غرق رہیں اور کھیلتے کودتے رہیں یہاں تک کہ وہ ملاقات کریں اپنے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اس روز نکلیں گے (اپنی) قبروں سے جلدی جلدی گویا وہ (اپنے بتوں کے) استھانوں کی طرف دوڑے جا رہے ہیں۔ جھکی ہوں گی ان کی آنکھیں چھا رہی ہو گی ان پر ذلت۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔"

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہلوع کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: کہ ہلوع کا مفہوم وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۙ (کہ جب اسے تکلیف پہنچے تو سخت گھبرا جانے والا اور جب اسے دولت ملے تو وہ بخیل) یہی ہلوع ہے۔(1)

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ مجھے اس ارشاد گرامی کا مفہوم بتائیے۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ آپ نے فرمایا: بے شک انسان کو سخت تنگ دل اور گھبرا جانے والا پیدا کیا گیا ہے۔ یہ آیت ابوجہل بن ہشام کے بارے میں نازل ہوئی۔ تو حضرت نافع نے عرض کی: کیا عرب بھی اس معنی سے آشنا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے بشر کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا؟ وہ کہہ رہا ہے:

لا مانعاً لليتيم نحلته ولا مكبّاً لخلقه هلعاً

"وہ فطرت کے سبب کسی قسم کی ملامت نہیں کرتا اور نہ ہی فطرت کے سبب کسی گھبراہٹ کا اظہار کرتا ہے۔"

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے ارشاد باری تعالیٰ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ کے بارے پوچھا گیا۔ تو آپ نے جواب فرمایا اس کے بعد والی آیات پڑھو۔ پس انہوں نے یہ آیات پڑھیں اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۙ اور کہا: انسان کو اسی طرح پیدا کیا گیا۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 93، دار احیاء التراث العربی بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (2)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (3)

[illegible]

---

1. [illegible] (3329) [illegible]
2. [illegible] (90147) [illegible]
3. [illegible] 34 / 23 [illegible]

[illegible]

[illegible]

بیٹھے ہوؤں کی [illegible] قرار دیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] روایت بیان کی

[illegible]

مجھے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اِنَّهُمْ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1- [illegible] 3531\347 [illegible]

2- [illegible] 3473\256 57 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1. [illegible]

2. [illegible]

3. [illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ
وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ۝ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ
مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ قَالَ
رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا
فِرَارًا ۝ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَ
اسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ
جِهَارًا ۝ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ۝

[illegible]

ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۂ اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔
امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا [illegible] آپ
[illegible] حضرت نوح علیہ السلام آپ کی خدمت میں [illegible] سے پہلے قیامت کے دن [illegible]
فرمائے گا تم نے حضرت نوح علیہ السلام [illegible] تو وہ کہیں گے [illegible] اپنی امت کو [illegible]
نصیحت کی ہے [illegible] اور [illegible] سے منع فرمایا۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام [illegible] عرض کریں گے اے میرے رب مجھ
سے انہیں [illegible] دعوت دی ہے [illegible] مجھے جھٹلانے والے [illegible] (اس لئے وہ میرا ساتھ
نہ دیں) [illegible] تم انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ان پر ایمان
لائے اور ان کی تصدیق کی۔ پس رب کریم فرشتوں سے فرمائے گا حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کو [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو [illegible] کے سامنے [illegible] حضرت نوح علیہ السلام [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور
آپ کی امت سے کہیں گے [illegible] پیغام رسالت پہنچایا اور میں نے انہیں [illegible]
کی کوشش کی [illegible] ان کو دعوت دی [illegible] اس وقت [illegible] حضرت
کے [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ کی امت [illegible] سے [illegible]
[illegible] حضرت نوح
علیہ السلام کہیں گے آپ اور آپ کی امت [illegible] حالانکہ تم [illegible] امت میں [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ساری سورت پڑھ دی [illegible] جب آپ ختم کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کہے گی ہم [illegible]
حق ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہوئے۔

وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ [illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد باری تعالیٰ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَ
اَطِيْعُوْنِ [illegible] اسی کا حکم [illegible] جائے۔
اس کے حرام سے بچا جائے اور اس کے حکم کی اطاعت [illegible] جائے۔

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ میں
ذنوب سے مراد [illegible] تمہارے [illegible] ایک مقررہ [illegible]
[illegible] اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ [illegible] جب موت کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو [illegible] کیا جا سکتا۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ

1۔ [illegible] 4092/1597 [illegible]

رضی اللہ عنہما کے حوالے سے فرمایا مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاتا تھا اور
ہوا یہ بیٹے سے کہتا اس سے بچا کر۔ تجھے دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ بے شک میرا باپ مجھے لے کر گیا اور اس وقت میں
تیری طرح تھا اور اس نے مجھے بھی اسی طرح ڈرایا جس طرح میں تجھے ڈرا رہا ہوں۔ (1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا
کہ وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے تھے تاکہ وہ نہ سنیں جو آپ کہتے ہیں اسے وہ نہ سن سکیں۔ وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ اور وہ اپنے
کپڑوں میں لپٹ گئے تاکہ وہ آپ کے لیے اپنی نفرت کا اظہار کریں اور آپ انہیں نہ پہچان سکیں۔ وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (اور وہ
پرلے درجے کے مغرور بن گئے) انہوں نے توبہ چھوڑ دی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ
انہوں نے اپنے چہرے کپڑوں کے ساتھ ڈھانپ لیے تاکہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کو نہ دیکھیں اور نہ ہی آپ کا کلام سنیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہی بیان کیا ہے کہ وہ کپڑوں میں لپٹ جاتے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿۸﴾ کا معنی
ہے کہ میں نے انہیں اعلانیہ کلام کے ذریعے دعوت دی۔ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی۔ وَ
اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿۹﴾ اور میں نے انہیں چپکے چپکے بھی کسی آدمی کے ساتھ سرگوشی کرنے کے انداز میں دعوت دی۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ
مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ
لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾
اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ
نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

"پس میں نے کہا (اپنی قوم سے) معافی مانگو اپنے رب سے۔ بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ
برسائے گا آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش۔ اور وہ مدد فرمائے گا تمہاری اموال اور فرزندوں سے اور بنا دے گا
تمہارے لیے باغات اور بنا دے گا تمہارے لیے نہریں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم پروا نہیں کرتے اللہ کی عظمت و
جلال کی۔ حالانکہ اس نے تمہیں کئی مرحلوں سے گزار کر پیدا کیا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسے پیدا کیا
ہے سات آسمانوں کو تہ بہ تہ۔ اور بنایا ہے چاند کو ان میں روشنی اور بنایا ہے سورج کو روشن چراغ"۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 348 (3035)، دار الکتب العلمیہ بیروت

فرمایا: مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کی پروا نہیں کرتے (1)۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لیے اس کے حق کی معرفت نہیں رکھتے اور نہ اس کے لیے شکر ادا کرتے ہو (2)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ أَطْوَارًا سے مراد یہ ہے کہ پہلے نطفہ ہوتا ہے پھر علقہ اور پھر [illegible] ایک مرحلے کے بعد دوسرا مرحلہ اور ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت۔

امام عبد بن حمید [illegible] رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے (3)۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا [illegible] تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے رب کی عظمت کی پروا نہیں کرتے۔ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا [illegible] نطفہ [illegible] پھر علقہ [illegible] یہاں تک کہ [illegible] پھر اس نے [illegible] جیسا کہ [illegible] کی خلقت مکمل ہو گی (4)۔

امام ابو الشیخ نے العظمة میں بھی [illegible] سے بیان کیا ہے کہ أَطْوَارًا سے مراد نطفہ، پھر علقہ اور پھر مضغہ ہے۔

امام ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہما اللہ نے العظمة میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا کے تحت [illegible] بعض آسمان بعض کے اوپر ہیں [illegible] اور ہر زمین اور آسمان کے درمیان مخلوق اور امر ہے اور وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا [illegible] سورج اور چاند کا چہرہ آسمان میں ہے اور ان کی پشت زمین کی طرف ہے۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ چاند کا نور [illegible] روشنی [illegible] جیسا کہ [illegible] ان میں سے ایک شہاب [illegible] روشن کرتا ہے [illegible] روشن کرتا ہے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن منذر [illegible] اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے العظمة میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ سورج اور چاند کا چہرہ آسمان کی طرف ہے اور ان کی پشت زمین کی طرف [illegible] پھر یہ آیت پڑھی [illegible] وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (5)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے العظمة میں حضرت عطاء رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ چاند کا نور

1۔ مصنف عبد الرزاق، جلد 1، صفحہ 225 (1102)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ [illegible] جلد 1، صفحہ 465 (732)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 349 (3337)، مکتبہ [illegible] بیروت
4۔ [illegible] جلد 1، صفحہ 465 (736) [illegible]
5۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 340 (3338)

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ
اِخْرَاجًا ۝ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا
فِجَاجًا ۝ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ
وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ
اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ وَ
قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ مِمَّا خَطِيْٓــٰٔتِهِمْ
اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝ وَ

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

"اور اللہ نے تم کو زمین سے عجیب طرح اگایا ہے۔ پھر دوبارہ لوٹائے گا تمہیں اس میں اور (اسی سے) تمہیں (دوبارہ) نکالے گا۔ اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو فرش کی طرح بچھا دیا ہے۔ تاکہ تم اس کے کھلے راستوں میں چلو۔ نوح نے عرض کی اے میرے پروردگار! انہوں نے میری نافرمانی کی اور اس کی پیروی کرتے رہے جس کو نہ بڑھایا اس کے مال و اولاد نے بجز خسارہ کے۔ اور انہوں نے بڑے بڑے مکر و فریب کیے۔ اور (ایک دوسرے سے) کہا (اے لوگو! نوح کے کہنے پر) ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور (خصوصاً) ہرگز نہ چھوڑنا وَد اور سواع کو نیز یغوث، یعوق اور نسر کو۔ اور انہوں نے گمراہ کر دیا بہت سے لوگوں کو۔ (الٰہی!) تو بھی ان کی گمراہی میں اضافہ فرما۔ اپنی خطاؤں کے باعث انہیں غرق کر دیا گیا پھر انہیں آگ میں ڈال دیا گیا پھر انہوں نے نہ پایا اپنے لیے اللہ کے سوا کوئی مددگار۔ اور نوح نے عرض کی اے میرے رب! نہ چھوڑ روئے زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا۔ اگر تو نے ان میں سے کسی کو چھوڑ دیا تو وہ گمراہ کریں گے تیرے بندوں کو اور نہ جنیں گے مگر ایسی اولاد جو بدکار اور سخت ناشکر ہوگی۔ میرے رب! بخش دے مجھے اور میرے والدین کو اور اسے بھی جو میرے گھر میں ایمان کے ساتھ داخل ہوا۔ اور بخش دے سب مومن مردوں اور مومن عورتوں کو۔ اور ظالموں کی کسی چیز میں اضافہ نہ کر بجز ہلاکت و بربادی کے۔"

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَاللّٰهُ أَنْبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا کے تحت حضرت ابن جریج رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم (انسان اول) کو تمام زمین کی مٹی سے پیدا فرمایا۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سُبُلًا فِجَاجًا کا معنی ہے مختلف راستے اور شاہراہات۔ (1)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سُبُلًا فِجَاجًا کا معنی ہے مختلف راستے اور شاہراہات۔ (2)

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ مَالُهُ وَوُلْدُهُ پڑھتے تھے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 116، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 349 (3340)، مکتبہ الرشد ریاض

امام سعید بن منصور نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بصری اور حضرت ابو رجاء عطاردی رحمہما اللہ دونوں مَالُهٗ وَوُلْدُهٗ پڑھتے تھے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت اعمش رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وہ سورۂ نوح، سورۂ زخرف اور سورۂ مریم میں جہاں
سے بعد وُلْدُهٗ پڑھتے تھے اور پڑھتے تھے۔ مَكْرًا كُبَّارًا وَالْوُلْدُ۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: كُبَّارًا کا معنی ہے
'عظیماً' یعنی انہوں نے بہت بڑا مکر کیا۔

امام ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا کے بارے میں فرمایا کہ یہ تمام بت ہیں جن کی حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں پرستش کی جاتی تھی۔ (1)

امام بخاری، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ بت اور معبود جو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں تھے اس کے بعد عرب میں آ گئے۔ پس وَدّ، دومۃ الجندل میں بنی کلب کا بت تھا اور سواع بنی ہذیل کے پاس تھا اور یغوث بنی مراد کے پاس تھا، پھر بنی غطیف کے پاس سبا کے پاس تھا۔ یعوق بنی ہمدان کا بت تھا اور نسر بنی حمیر کے لیے آل ذی کلاع کے پاس تھا۔ یہ سب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام تھے۔ جب وہ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ وہ لوگ جہاں بیٹھا کرتے تھے وہاں مقامات پر ان کے مجسمے نصب کریں اور ان کے نام انہیں کے نام پر رکھ دیں۔ پس انہوں نے اسی طرح کیا لیکن ان کی عبادت نہ کی گئی یہاں تک کہ جب وہ لوگ فوت ہو گئے اور علم اٹھ گیا تو ان کی عبادت کی جانے لگی۔ (2)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بیمار ہوئے تو اس وقت آپ کے بیٹے ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر موجود تھے۔ ود ان میں سے سب سے بڑا اور سب سے زیادہ نیک تھا۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے میں نے یغوث کو دیکھا وہ تانبے کا ایک بت تھا اسے بغیر کجاوے کے اونٹ پر لادا جاتا تھا اور جب وہ بیٹھ جاتا تو وہ کہتے: قَدْ رَضِيَ رَبُّكُمْ هٰذَا الْمَنْزِلَ "تحقیق تمہارا رب اس منزل پر راضی ہے۔"

امام فاکہی نے حضرت عبید اللہ بن عبید بن عمیر سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں سب سے اول جو بت پوجے گئے وہ اس طرح کہ بچے اپنے باپ سے حسن سلوک سے پیش آتے تھے اور ان کی اطاعت اور سرداری کا سلوک کرتے۔ پھر ان میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا، وہ پریشان ہوا اور وہ صبر نہ کر سکا چنانچہ اس نے اس کی صورت پر ایک مجسمہ بنایا۔ پس جب بھی اس کے دیکھنے کا مشتاق ہوتا تو اسے دیکھ لیتا۔ پھر وہ مر گیا اور اس کے ساتھ بھی اسی طرح کیا گیا جیسے اس نے کیا تھا پھر اسی طرز پر ایک دوسرے کی پیروی اور اتباع کرتے رہے۔ یہاں تک کہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 118، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 732، مطبوعہ وزارت تعلیم

سے کیا۔ انہوں نے ... کہ کوئی قسم حاصل کی تھی کہ انہوں نے ... [illegible] ... اور وہ مخلوق کے سوا کسی کی عبادت کرنے لگے ... [illegible] ... کی عبادت کی ... [illegible] ... انہوں نے رکھ دیا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ... [illegible] ... کے نام تھے۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ... [illegible] ... ہے۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ مخلوق میں سے کوئی حضرت نوح علیہ السلام ... [illegible] ... حضرت نوح علیہ السلام کو ... [illegible] ... وقت ... جب آپ سے ایک قوم ... [illegible] ... قوم غرق ہو گئی ... [illegible] ... جب ... آپ کی طرف ... [illegible] ... کیونکہ تیری دعا میری تقدیر کے موافق ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے ... بیان کیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام ... [illegible] ... گئی۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر ... رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ... [illegible] ... حضرت نوح علیہ السلام نے ان کے ... [illegible] ... آپ کی طرف ... آپ کی قوم سے کوئی ... [illegible] ... نے ... دعا کی ... [illegible]

[illegible] (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ... [illegible] ...

امام ابن ... نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے ... [illegible] ...

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ... [illegible] ... سے مراد ... ہے۔

1۔ ... [illegible] ... جلد 3، صفحہ 250 (1343) ... [illegible]

سورۃ الجن مکیۃ — آیاتہا ۲۸ — رکوعاتہا ۲

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ الجن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ (1)

امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ ... رضی اللہ عنہا سے ... سورۃ قل اوحی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا
عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ وَّ
اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۙ وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ
سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ
الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ
اَحَدًا ۙ وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ
شُهُبًا ۙ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ
يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ
اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ

آپ فرمائیے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ غور سے سنا (قرآن کو) جنوں کی ایک جماعت نے پھر (اپنی قوم سے جا کر) کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو رہنمائی کرتا ہے ہدایت کی طرف، ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم ہرگز شریک نہیں ٹھہرائیں گے اپنے رب کے ساتھ کسی کو۔ اور بے شک بلند ہے شان ...

1۔ الدر المنثور، جلد 6، صفحہ 297 ...

بے شک ہمارے رب کی شان بلند ہے اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے اور نہ ہی بیٹا اور یہ کہ ہم میں سے بے وقوف اللہ تعالیٰ کے بارے میں حق سے دور کی باتیں کہتے رہے اور ہم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ انسان اور جنات اللہ کے بارے میں کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اور یہ کہ انسانوں میں سے چند لوگ پناہ لیتے تھے جنات میں سے چند مردوں کی، پس انہوں نے ان کے تکبر کو اور بڑھا دیا۔ اور ان انسانوں نے بھی یہی گمان کیا جیسے تم نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو مبعوث نہیں کرے گا۔ اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو ہم نے اس کو سخت پہرے داروں اور شہابوں سے بھرا ہوا پایا۔ اور پہلے ہم بیٹھا کرتے تھے اس کے بعض مقامات پر سننے کے لیے۔ لیکن اب جو (بھی) سننے کی کوشش کرے گا وہ پائے گا اپنے لیے کسی شہاب کو تاک میں۔ اور ہم نہیں جانتے (اس کا کیا سبب ہے) آیا کسی شر کا ارادہ کیا جا رہا ہے زمین کے مکینوں کے بارے میں یا ان کے رب نے ان کو ہدایت دینے کا ارادہ فرمایا ہے۔

امام احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، حاکم، طبرانی، ابن مردویہ، ابو نعیم اور بیہقی رحمہم اللہ دونوں نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ہمراہ سوق عکاظ کے ارادہ سے چلے اور شیاطین اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی اور ان پر شہاب چھوڑے گئے تو شیاطین اپنی قوم کی طرف لوٹے تو قوم نے کہا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہمارے اور آسمان کی خبر کے درمیان رکاوٹ پیدا کر دی گئی ہے اور ہمیں بھگانے کے لیے ہم پر شہاب چھوڑے گئے ہیں۔ قوم نے کہا: یقیناً تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان رکاوٹ کسی نئے واقعہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے سو تم زمین کے مشارق و مغارب میں گھومو اور غور سے دیکھو کہ وہ کون سی شے ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوئی ہے؟ چنانچہ وہ چل پڑے۔ جو تہامہ کی طرف گئے انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو پایا۔ اس وقت آپ ﷺ سوق عکاظ کی طرف جاتے ہوئے مقام نخلہ پر تھے اور اپنے اصحاب کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن کریم سنا تو خوب غور سے سنا۔ اور کہا: قسم بخدا یہی وہ شے ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ سو وہ وہاں سے اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا: اے ہماری قوم! [اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا] اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ پر قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ نازل فرمائی۔ بے شک آپ کی طرف جنات کا قول وحی کیا گیا (1)

امام ابن منذر نے عبد الملک سے یہ قول روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور نبی رحمت ﷺ کے درمیان فترت میں شیاطین آسمان سے باتیں سنتے تھے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو مبعوث کیا تو آسمان پہرے سے بھر دیا گیا اور جنات شہابوں کے ذریعے بھگائے گئے۔ وہ ابلیس کے پاس اکٹھے ہوئے تو اس نے کہا: یقیناً زمین میں کوئی واقعہ رونما ہوا ہے۔ تم سب زمین میں گھومو پھرو اور دیکھو کہ وہ کیا ہے؟ چنانچہ اس نے ایک جماعت تہامہ کی جانب اور یمن کی طرف بھیجی۔ وہ تہامہ کی طرف گئے تو انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو نخلہ کے

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 732، تفسیر سورہ جن

[illegible]

[illegible] (وادی کے سردار سے کہا) "أعوذ بعزيز هذا الوادي من الجن السفهاء" کہ میں اس وادی کے جنات کے [illegible] سے اس وادی کے سردار کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ [illegible] [illegible] [illegible] شہادت [illegible] لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] اور مسلمان ہو گئے۔ [illegible] [illegible] کے بعد [illegible] کے بارے میں نازل ہوئی: وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا۔

[illegible] حضرت [illegible] سے [illegible] روایت بیان [illegible] ایک [illegible] رات [illegible] کے مقابلے میں [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] جنات کی [illegible] [illegible] وحشت اور خوف [illegible] اپنی سواری کی [illegible] [illegible] اور کہا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک جوان [illegible] [illegible] اونٹنی کو [illegible] [illegible] اونٹنی کے قریب پھینک دیا [illegible]۔

يا مالك بن مهلهل مهلا فذلك محجري وإزاري

"اے مالک بن مہلہل ٹھہر جا [illegible] میری پناہ ہے۔"

عن ناقة الإنسان لا تعرض لها واختر إذا ورد المها أثواري

"اس انسان کی اونٹنی سے تعرض نہ کر [illegible]۔"

إني ضمنت له سلامة رحله فاكفف يمينك راشدا عن جاري

"بے شک میں نے اس کے لیے سواری کی سلامتی کی ضمانت دی ہے [illegible] اپنے ہاتھ کو روک لے۔"

ولقد أتيت إلي ما لم أحتسب ألا رعيت قرابتي وجواري

"تحقیق تو [illegible] [illegible] [illegible] قرابت اور پڑوسیوں کی حفاظت [illegible]۔"

تسعى إليه بحربة مسمومة أف لقربك يا أبا الغفاري

"تو اس کی طرف [illegible] [illegible] [illegible]۔"

لولا الحياء وأن أهلك جيرة لتمزقتك بعدوة مقداري

[illegible]

[illegible]

[illegible]　　[illegible]

[illegible]

[illegible]　　[illegible]

[illegible]

ما كان [illegible]　　[illegible]

[illegible]

[illegible]　　كان العصر [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام قرطبی رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نعوذ باللہ رب [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ [illegible] کے بارے میں [illegible] یہ آیت نازل فرمائی [illegible]

انہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوھم رھقا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] فزادوھم رھقا [illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible] 128 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آسمان کی خبریں سنا کرتے تھے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آسمان پر پہرہ لگا دیا گیا اور انہیں کچھ سننے سے روک دیا گیا۔ پس جنات بذات خود اس کی تلاش کرنے لگے اور ابلیس نے سامنے بیٹھ کر کہا ہے کہ ضرور کوئی ... حضور ﷺ ... کے مقام پر تھے۔ انہوں نے اس کی تلاش کی اور خوب غور و فکر کی۔ یہاں تک کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پالیا۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ عکاظ کی طرف جانے کے وقت راستے میں اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے۔

امام ابن ابی شیبہ، امام عبد بن حمید اور امام ترمذی نے اس روایت کی تخریج کی ہے اور امام نسائی، ابن جریر، طبرانی، ابن مردویہ، ابو نعیم اور بیہقی رحمہم اللہ تعالیٰ نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ شیاطین کے لیے آسمان میں بیٹھنے کی جگہیں تھیں وہاں بیٹھ کر وہ وحی سنا کرتے تھے۔ اور جب وہ کوئی ایک کلمہ سن لیتے تو اس میں نو کلمات کا اضافہ کر دیتے۔ پس وہ ایک کلمہ تو حق ہوتا اور جو کچھ وہ اس میں اضافہ کرتے وہ باطل ہوتا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو انہیں وہاں بیٹھنے سے روک دیا گیا۔ تو انہوں نے اس کا ذکر ابلیس سے کیا۔ اس سے قبل ان پر ستارے نہیں پھینکے جاتے تھے۔ تو ابلیس نے انہیں کہا: یہ کسی خاص واقعہ کے سبب ہوا ہے جو زمین میں وقوع پذیر ہوا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے لشکر بھیجے تو انہوں نے نخلہ کے پہاڑوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ وہ اس کے پاس آئے اور اسے اس کی خبر دی تو اس نے کہا: یہی وہ واقعہ ہے جو زمین میں رونما ہوا ہے (1)۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جنات کے لیے آسمان میں بیٹھنے کی جگہیں تھیں جہاں سے وہ وحی سنا کرتے تھے۔ ان کا یہی سلسلہ جاری تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ مبعوث ہوئے۔ پھر آسمان سے شیاطین کو دور بھگا دیا گیا اور انہیں ستاروں کے سبب بھگا دیا گیا۔ پس اب جو بھی اوپر چڑھ کر وحی سننے لگتا جب ... نے ستاروں کو دیکھا تو وہ گھبرا گئے کیونکہ اس سے قبل ایسا نہیں ہوتا تھا اور ابلیس سے کہا: یقیناً زمین میں کوئی واقعہ ہوا ہے۔ پھر زمین کی ہر طرف سے مٹی لائی گئی اور اس نے اسے سونگھا اور تہامہ کی مٹی کو سونگھ کر اس نے کہا: یہیں کوئی واقعہ پیش آیا ہے۔ پھر اس نے جنات کی ایک جماعت اس کی طرف بھیجی اور یہی وہ جن ہیں جنہوں نے قرآن کریم سنا تھا۔

امام ابن جریر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور ﷺ کی بعثت کے درمیان جو فترت کا زمانہ تھا اس میں آسمان پر کوئی پہرہ نہیں ہوا کرتا تھا۔ وہ جنات آسمان کی خبریں سننے کے لیے مخصوص مقامات پر بیٹھ جاتے تھے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آسمان پر سخت پہرہ لگا دیا گیا اور شیاطین بھگا دیئے گئے۔ تو انہوں نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا: وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا۝ اور ابلیس نے کہا: تحقیق یقیناً زمین میں کوئی حادثہ رونما ہوا ہے۔ جنات اس کے پاس جمع ہو گئے۔ تو اس نے کہا: تم زمین میں پھیل جاؤ اور مجھے مطلع کرو کہ یہ کیا واقعہ ہے جو رونما

1۔ صحیح بخاری، جلد 5، صفحہ 308 (3324)، کتاب التفسیر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ یہ وہاں کی خبر ہے، رکھوالی اور نگہبانی ہوتی تھی جیسا کہ اس سے پہلے کوئی شخص ان کے پاس جا کر بیٹھ جاتا۔ الخ

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ
اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا
الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝ وَّاَنَّا
مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝
وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ
لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ
يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝

"اور ہم میں سے کچھ نیک ہیں اور کچھ اور طرح کے، ہم مختلف راستوں پر گامزن تھے۔ اور (اب) ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ ہم زمین میں بھی اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اور نہ بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں۔ اور (اے جن بھائیو!) ہم نے جب ہدایت کا پیغام سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے، پس جو شخص اپنے رب پر ایمان لاتا ہے تو اسے کسی نقصان کا خوف ہوگا اور نہ ظلم کا۔ اور بے شک ہم میں سے کچھ فرمانبردار ہیں اور کچھ ظالم ہیں، پس جو اسلام لے آئے تو انہوں نے راہ حق تلاش کر لی۔ اور جو حق سے منحرف ہونے والے ہیں وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔ اور (اے محبوب!) اگر وہ سیدھی راہ پر ثابت قدم رہتے تو ہم انہیں سیراب کرتے وافر پانی سے۔ تاکہ ہم ان کی آزمائش کریں اس میں، اور جو شخص روگردانی کرے گا اپنے رب کے ذکر سے تو وہ اسے داخل کرے گا سخت عذاب میں۔ اور بے شک سب سجدہ گاہیں اللہ کے لیے ہیں پس مت عبادت کرو اللہ کے ساتھ کسی کی"۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے یوں کلام کیا ہے کہ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ہم میں سے بعض مسلمان ہیں اور بعض مشرک ہیں۔ اور كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا سے مراد ہے کہ ہم مختلف خواہشات رکھتے ہیں۔(1)

امام طستی رحمہ اللہ نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے قول باری تعالیٰ طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا: جدا جدا خواہشات ہے۔ نافع نے کہا: کیا عرب اس معنی کو جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیا تو نے شاعر کو نہیں سنا جو کہتا ہے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 133، ...

ذَلَلًا قِدَدًا رَزَقَ خاسر ... جُرم وقت خفل زَنه قِددًا

”تمہیں میں سے کہا اور یہ ان سے ہو جو کا ... جب اس کا ... “

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ... طرائق قددا کا معنی ہے مختلف خواہشات۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ ان میں سے مسلمان اور کافر ہیں۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے العظمہ میں حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جن بھی تمہاری طرح قدریہ، مرجئہ، رافضہ اور شیعہ ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ آیت کے تحت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہوں نے جانا ہم ہرگز زمین میں اس سے بچ نہیں سکتے اور نہ ہی اس سے بھاگ سکتے ہیں۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے اپنی نیکیوں میں کمی اور نقصان کا کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے یہ خوف ہوگا کہ اس پر کسی دوسرے کے گناہ ڈال دیئے جائیں گے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ کا معنی ہے ہم میں سے بعض حق سے ہٹنے والے اور روگردانی کرنے والے ہیں۔(2)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ اس سے مراد ظلم کرنے والے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ کے تحت کہا کہ ہم میں سے بعض ظلم و زیادتی کرنے والے ہیں۔ اور لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا کے تحت کہا کہ اگر وہ سب کے سب ایمان لے آتے تو ہم ان کے لیے بارش، وسعت اور خوشحالی پیدا کر دیتے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ... لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ کے تحت کہا کہ اگر وہ اطاعت پر قائم رہتے ... یعنی ہم انہیں بکثرت پانی سے سیراب کریں گے۔

امام عبد بن حمید نے اسی آیت کے تحت حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ... قریش اطاعت پر ... انہیں حکم دیا گیا ہے ... تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے مال بہت زیادہ کر دے گا یہاں تک کہ ... کے سبب فتنہ میں ... ہو جائیں گے۔ پھر حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ پڑھا کرتے تھے ... حضرت محمد ﷺ کے صحابہ اسی طرح تھے۔ وہ اس حال کا حکم سنتے اور اس کی اطاعت کرتے تھے ... تو ... نے ... کے خزانے کھول

1۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 352 (3350)، ... کتب العلمیہ ...

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 135، داراحیاء التراث العربی بیروت

[illegible] بیان کیا [illegible]

امام عبد بن حمید [illegible] نے حضرت مجاہد [illegible] سے [illegible] بیان کی [illegible]

[illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام عبد بن حمید [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت [illegible]

[illegible]

امام عبد بن حمید [illegible]

امام عبد بن حمید [illegible] نے حضرت [illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible]

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فَسَنُيَسِّرُهُ کا معنی ہے [illegible]

[illegible] وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى [illegible]

[illegible]

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فَسَنُيَسِّرُهُ کا معنی ہے [illegible]

[illegible]

امام [illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible]

امام ابن [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما سے [illegible]

[illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت [illegible]

[illegible]

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رحمہما اللہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible]

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے [illegible]

فرمایا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت مسجد حرام اور مسجد ایلیاء بیت المقدس کے سوا زمین پر کوئی مسجد نہ تھی۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جنوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اجازت عطا فرمائیے کہ ہم آپ کے ساتھ آپ کی مسجد میں نماز کے لیے حاضر ہوا کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نماز پڑھو اور لوگوں کے ساتھ اختلاط نہ رکھو۔

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جنات نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کی ہمارے لیے کیسے ممکن ہے کہ ہم مسجد میں آئیں جبکہ ہم آپ سے دور رہتے ہیں؟ ہم کیسے نماز میں حاضر ہو سکتے ہیں حالانکہ ہم آپ سے دور ہیں؟ تو یہ آیت نازل ہوئی وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے اس آیت کے تحت حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہودی اور عیسائی جب اپنی عبادت گاہوں اور گرجا گھروں میں داخل ہوتے تو وہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ اس کی وحدانیت بیان کیا کریں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہودی اور عیسائی جب اپنی عبادت گاہوں اور گرجا گھروں میں داخل ہوتے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو حکم ارشاد فرمایا کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوں تو عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ
اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا
رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ
مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ
فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْۤ
اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْۤ اَمَدًا ﴿٢٥﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا
يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ
بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ

...ربهم وأحاط بما لديهم وأحصى كل شيء عددا

[illegible]

[illegible]

ان کی طرف سے آتے تھے پیچھے سے بھی روکا جاتا کہ آپ نے جو قرآن سنا ہے اس پر اور سے کہا جائے وہ ان کی طرف جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے کسی چیز سے روکا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِنِّی كُنْتُ اُحَدِّثُ مِنَ اللّٰهِ اَمْرًا (1)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا سے مراد پہلا نام ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا کا معنی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنایا اور وہ لوگ نہیں جانتے (لیکن ہمارا فرض صرف یہ ہے کہ اللہ کے احکام اور اس کے پیغامات پہنچا دیں، فرمایا یہی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے پیغامات پہنچاتے ہیں کیا کہ جب ہم غیب پر مطلع نہیں فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ کے تحت فرمایا کیونکہ جب وہ کسی رسول کو پسند فرماتے تو وہ اسے غیب میں سے جس پر چاہتا ہے مطلع فرما دیتا ہے وہ اسے مطلع فرما دیتا ہے۔

امام ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسل عظام علیہم السلام کو غیب میں سے مطلع فرمایا، وہ ان پر اپنے غیب میں سے جو کچھ ظاہر فرمایا وہ ان کی طرف وحی کیا گیا اور اللہ تعالیٰ مطلع فرماتا ہے اس کے سوا اسے کوئی نہیں جانتا۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ یہ ملائکہ ہیں جو پیچھے آنے والے ہیں جو شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسے بیان کر دے جس پیغام کے ساتھ اسے ان کی طرف بھیجا گیا ہے اور کہ مشرکین بھی کہتے ہیں کہ اس (رسول) نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس آیت میں رَّسُوْلٍ سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ پر قرآن کریم میں سے کوئی آیت نازل نہیں فرمائی مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ چار فرشتے ہوتے جو اس کی حفاظت کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اسے حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچا دیتے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ یعنی اس کے آگے پیچھے چار فرشتے ہوتے ہیں تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام اور پیغامات پہنچا دیئے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ شیطان کو اپنی خواہشات میں بیٹھے جانے کی وجہ سے (ذکر) حضور نبی کریم ﷺ کے قریب ہوا کرتے تھے پھر جب شیطان کو اس کی اپنی خواہشات میں داخل دیا گیا تو آپ نے انہیں حکم دیا اور آپ سے حفاظت اور حمایت مانگی تاکہ آپ

1۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 2، صفحہ 231، دار الکتب العلمیہ بیروت

جارہی ہے کہ یہ وحی شیطان کی جانب سے نازل ہوئی ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے العظمہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ چار فرشتے ہوتے تھے (جو حفاظت کرتے تھے) جب حضور ﷺ پر وحی نازل ہوتی، پھر یہ آیت پڑھی فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا یعنی آپ ﷺ کے ساتھ چار محافظ فرشتے ہوتے ہیں۔(1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا کی تفسیر کی: یہ فرشتے ہیں جو آپ کی جنات سے حفاظت کرتے ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک بن مزاحم رضی اللہ عنہ سے اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا کے تحت یہ قول نقل کیا ہے: جب حضور نبی کریم ﷺ کی طرف فرشتہ وحی کے ساتھ بھیجا جاتا تو آپ کے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت بھی بھیجی جاتی جو سامنے سے اور پیچھے کی جانب سے آپ کی حفاظت کرتے تھے تاکہ شیطان فرشتے کی صورت میں آکر سوء نہ کر سکے۔(2)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ کے تحت کہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی رسول کو پسند فرمالے تو غیب میں سے جو چاہے اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا اس رسول کے آگے اور اس کے پیچھے فرشتوں میں سے محافظ مقرر کر دیتا ہے۔ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ تاکہ شیطان کو پتہ چل جائے کہ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغام پہنچا دیا ہے بے شک فرشتوں نے ان کی حفاظت کی ہے اور اس کا دفاع کیا ہے۔(3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے لِيَعْلَمَ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے تاکہ جو ان کی تکذیب کرتے ہیں وہ جان لیں کہ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ کہ رسولوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 145، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 145
3۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 355 (3359)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible] الْمُزَّمِّلُ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ
قَلِيْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۭ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا
ثَقِيْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْـاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۭ اِنَّ لَكَ فِي
النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۭ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۭ
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلٰي مَا
يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible] رات کو نماز کے لیے [illegible]
[illegible]

امام بزار، طبرانی نے الاوسط میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ (1) قُمِ الَّيْلَ

امام مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ [illegible] ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] رسول اللہ ﷺ کے قیام کے بارے میں [illegible] انہوں نے [illegible] يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ [illegible] میں نے کہا کیوں نہیں [illegible] انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سورت [illegible] رات کے قیام کو فرض [illegible] نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب [illegible] ایک سال تک [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] اس سورت کے آخر میں تخفیف اور رحمت نازل فرمائی اور رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل ہو گیا (1)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ (1) قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا (2) [illegible] (2)

امام محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ [illegible] حضرت [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ [illegible]
[illegible] روایت [illegible] (3)

1۔ صحیح مسلم [illegible] 124 (746) [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر طبری [illegible] 29 / 149 [illegible]
3۔ [illegible] کتاب [illegible] 2 (1642) [illegible]

امام عبد بن حمید، ابن المنذر رحمہما اللہ نے اور محمد بن نصر رحمہ اللہ نے کتاب الصلوٰۃ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ رات کے وقت بہت کم سوتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ ارشاد فرمایا ہے: قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، محمد بن نصر، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ جب سورۃ مزمل کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو وہ اسی قدر قیام کرتے تھے جتنا رمضان المبارک کے مہینے میں قیام کرتے۔ یہاں تک کہ اس سورت کا آخری حصہ نازل ہوا۔ اس کے اول اور آخر کے درمیان تقریباً ایک سال کا فاصلہ ہے۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن نصر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ نازل ہوئی تو وہ ایک سال تک قیام کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاؤں اور پنڈلیاں ورم آلود ہو گئیں۔ حتیٰ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (المزمل:20) تو لوگوں نے راحت پائی۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ تو حضور نبی کریم ﷺ دس برس تک اسی حالت پر ٹھہرے رہے آپ رات کے وقت قیام فرماتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی قیام کرتی تھی۔ پھر دس سال بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ تو اللہ تعالیٰ نے دس سال بعد ان کے لیے تخفیف اور رخصت فرما دی۔(3)

امام ابوداؤد نے ناسخ میں، محمد بن نصر، ابن مردویہ اور بیہقی نے سنن میں حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آپ نے سورۃ مزمل کے بارے میں فرمایا: قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ۝ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝ وَ ذَرْنِيْ وَ الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝ اِنَّ لَدَيْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا ۝ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا

1۔ المستدرک، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 548 (3864)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 153، دار احیاء التراث العربی بیروت　　3۔ ایضاً

مَّهِيْلًا ۝ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ۬ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ۝ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

اور ناشئۃ اللیل اس کا اول ہے اور حبشی زبان کے الفاظ میں سے ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ... جب کوئی رات کو کھڑا ہو جاتا ہے تو ... قیام ناشئہ ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان جب سو جاتا ہے تو وہ نہیں جانتا کب جاگے گا۔ اور قول باری تعالیٰ اَقْوَمُ قِيْلًا ۝ کے بارے آپ کہتے ہیں کہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ آپ قرآن کی قراءت کریں۔ اور اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝ کے بارے آپ فرماتے ہیں بے شک دن کے وقت آپ کے لیے طویل فراغت ہے۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے: یٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ نازل ہوئی اور اس وقت آپ ﷺ ایک چادر میں تھے۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ آپ نے اس امر کو چھپا رکھا ہے۔ سو آپ اس کے ساتھ کھڑے ہوں۔ حاکم نے کہا ہے یہ صحیح ہے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن نصر رحمہما اللہ نے حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی معنی نقل کیا ہے کہ آپ نے اس امر کو چھپا رکھا ہے۔ سو آپ اس کے ساتھ اٹھیں۔ اور قول باری تعالیٰ یٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ کے بارے فرمایا: آپ نے اس امر کو چادر سے ڈھانپ رکھا ہے۔ سو آپ اس کے ساتھ اٹھیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کپڑوں کے ساتھ لپٹے ہوئے تھے کہ آپ کو خطاب ہوا یٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن نصر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ کے بارے کہا ہے: وہ جو کہ اپنے کپڑوں کے ساتھ لپٹا ہوا ہے (3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔

امام فریابی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ کے تحت کہا ہے کہ آپ دو یا تین آیتیں پڑھیں پھر رک جائیں جلدی جلدی نہ پڑھیے۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، اسحاق نے مسند میں، محمد بن نصر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ

1۔ صحیح بخاری، ... جلد 5، صفحہ 274/209، ...
2۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 548 (3863)، دارالکتب العلمیہ بیروت
3۔ تفسیر عبدالرزاق، ... جلد 3، صفحہ 366 (3351)، دارالکتب العلمیہ بیروت

مذکورہ آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: آپ قرآن کریم خوب واضح اور بین انداز میں پڑھیں۔(1)
امام عبد بن حمید ... رحمہم اللہ نے ... روایت ...
اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
قیامت کے دن صاحب قرآن (حافظ قرآن) سے کہا جائے گا پڑھ اور بلندی کے درجات پر چڑھتا جا اور خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھ
جیسا کہ تو دنیا میں خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا کیونکہ تیری منزل وہ مقام ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے گا۔(2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے ایک کمزور سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ جب تم قرآن پڑھو تو اسے ٹھہر ٹھہر کر اور خوب بین اور واضح انداز میں پڑھا کرو۔ اور اسے ردی کھجوروں کی طرح بکھیرو نہیں اور نہ ہی اسے بالوں کے کاٹنے کی طرح جلدی جلدی کاٹو۔ اس کے عجائب کے پاس رک جاؤ اور اس کے سبب سے دلوں کو حرکت دو اور تم میں سے کسی کا مقصود سورت کے آخر تک پہنچنا نہ ہو۔

ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پڑھا تو انہوں نے فرمایا: اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو کیونکہ یہ قرآن کی زینت ہے۔(3)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قرآن کریم کی قراءت بعض بعض کے ساتھ ملا کر اور آہستہ آہستہ خوب ٹھہر ٹھہر کے ساتھ ...

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن نصر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی عام قراءت مد کی تھی۔(4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ قرآن کریم کو خوب واضح اور بین طریقے سے پڑھو۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ بھی بیان کیا ہے کہ تم اسے خوش قراءت کے ساتھ قرآن پڑھو۔

امام ترمذی، عبد بن حمید، ابو نصر اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے قرآن کا بعض بعض کے پیچھے پڑھو (یعنی تسلسل کے ساتھ پڑھو)۔(5)

امام عبد بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ قرآن کی خوب وضاحت کے ساتھ تفسیر بیان کرو۔

امام عسکری رحمہ اللہ نے مواعظ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ارشاد باری تعالیٰ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی قراءۃ القرآن، جلد 6، صفحہ 141 (30150)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، جلد 2، صفحہ 539 (2030)، دارالکتب العلمیہ بیروت
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ...، جلد 6، صفحہ 140 (30152)
4۔ ...، جلد 3، صفحہ 1306 (3383)، دارالکتب العلمیہ بیروت
5۔ شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، جلد 2، صفحہ 392 (2161)، دارالکتب العلمیہ بیروت

یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اے محبوب جس صورت سے آپ کپڑا اوڑھے ہوئے ہیں
مجھے اس کی طرف پھیلا دو اور اس کے بعد ... آپ نے کہا آپ کے پاس رکھو ... سب ... گ
دکھ ... قرآن میں ہے کہ اس صورت نے تو ترک نہ چھوڑا ہو۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو طلیک رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے ...
سے کسی نے دریافت کیا کہ اس سے حضور نبی کریم ﷺ کی قرأت کے ... سے پوچھا گیا تو انہوں نے ... ہم ...
استقامت نہیں رکھتے تو پھر ان سے کہا گیا آپ ہمیں ان کے بارے بتا دیجئے۔ تو انہوں نے جواب میں طرح قرأت
بیان فرمائی ترتیل کے ساتھ کی۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا،
کون سے لوگ قرأت کے لحاظ سے حسین اور خوبصورت ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ جسے تو پڑھتے ہوئے سنے تو
خیال کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ... تلاوت کرتے ایک
آدمی کے پاس سے گزرے وہ ایک ہی آیت پڑھتا تھا ... اور روتا ... تو آپ نے کہا کیا تم نے
اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ○ یہی ترتیل ہے۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ ... رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت
بیان کی ہے کہ قیامت کے دن حافظ قرآن کو کہا جائے گا تو پڑھ اور ترقی کی منازل طے کرتا چل۔ کیونکہ تیری منزل وہ مقام
ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے گا۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ اور ... رحمہم اللہ نے حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ آدمی قیامت کے دن ...
قرآن کی شفاعت کرے گا اور کہے گا اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اس کے سینے میں محفوظ کیا اور میں نے اسے اس
کے وقت بیدار رکھا ... نے ... بہت سی ... ہر ... کے لیے اس کے عمل کی ... اب تو
اس سے ... ہاتھ پھیلایا ... اس کے ... کا اظہار نہیں کیا
جائے گا ... ترقی کے مدارج طے کرے۔ ... آیت کے ساتھ اس کا ایک درجہ بلند کر دیا
جائے گا اور ... جنت کے محل میں ... کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ (5)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 256 (8734)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ — 2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 256 (8742)
3۔ ایضاً ... جلد ... صفحہ 226 (35345)
4۔ مصنف ابن ابی شیبہ ... جلد 6، صفحہ 131 (30265)
5۔ ایضاً ... جلد 6، صفحہ 130 (30249)

[illegible] 1

[illegible] 2

[illegible] 3

[illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ نے روایت کیا [illegible]

[illegible] 4

[illegible]

1 [illegible] 12059 [illegible]

3 [illegible]

4 [illegible]

7 [illegible]

یارسول اللہ ﷺ کیا آپ بھی ایسا گمان کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے [illegible] نماز میں کھڑی ہوتی رہتی ہوں۔ پھر میں اس وقت خاموش رہتی [illegible] اور مجھے یہ بھی [illegible] میں یہ گمان کرتا ہوں کہ میری جان نکل جائے گی (1)۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible] ہر ایک کی ملاقات میں [illegible] یہاں سے ہی ختم ہو جائے (2)۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن نصر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں ناشئۃ اللیل کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: ناشئۃ اللیل سے مراد حبشی زبان میں رات کو قیام کرنا ہے۔ کیونکہ جب کوئی آدمی کھڑا ہوتا ہے تو کہتے ہیں نشاء (3)۔

فریابی، عبد بن حمید، ابن نصر، حاکم اور بیہقی نے سنن میں ابن ابی ملیکہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے ناشئۃ اللیل کے بارے میں پوچھا تو دونوں نے جواب دیا: اس سے مراد رات کو قیام کرنا ہے (4)۔

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی ہے کہ ناشئۃ اللیل سے مراد رات کا اول حصہ ہے (5)۔

امام ابن منذر اور ابن نصر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ساری رات ناشئۃ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن نصر، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ناشئۃ اللیل سے مراد حبشی زبان میں رات کو قیام کرنا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے (6)۔

امام عبد بن حمید نے ابو میسرہ سے بیان کیا ہے کہ ناشئۃ اللیل سے مراد حبشی زبان میں قیام لیل ہے۔

عبد بن حمید اور ابن نصر نے عکرمہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے اور اس میں معنی کھڑا ہونا ہے۔

عبد بن حمید اور ابن نصر رحمہما اللہ نے حضرت ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ناشئۃ اللیل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: تمام رات کے وقت قیام کیا جائے (ناشئۃ ہے)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد جو ہے ناشئۃ ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن نصر اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ عشاء کے بعد جو قیام ہو وہ ناشئۃ اللیل ہے (7)۔

عبد بن حمید اور ابن نصر نے ابو مجلز سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مغرب اور عشاء کے درمیان جو نماز پڑھی جائے وہ ناشئۃ ہے۔

1۔ [illegible] جلد 2، صفحہ 227، [illegible]

2۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 242 (2880)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 23، صفحہ 163، [illegible] 4۔ ایضاً

5۔ سنن کبریٰ از بیہقی، کتاب الصلوٰۃ، جلد 3، صفحہ 20، [illegible]

6۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 121 (29970)، [illegible] 7۔ سنن کبریٰ از بیہقی، کتاب الصلوٰۃ، جلد 3، صفحہ 20، دار الفکر بیروت

امام مروزی، محمد بن حمید اور ابن نصر رحمہم اللہ نے حضرت ابو رجاء رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ سے مراد یہ ہے، ساعت جس میں تم تہجد پڑھتے ہو یعنی رات کے وقت تہجد پڑھنا۔

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں، امام ابن نصر اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نَاشِئَةَ الَّيْلِ سے مراد وہ وقت ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان ہے۔ (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن نصر اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ قیام ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان کیا جائے۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ کو مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گیا تو آپ سے عرض کیا گیا اس وقت میں کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: نَاشِئَةَ میں سے ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے نَاشِئَةَ الَّيْلِ میں یا کو مد کے ساتھ اور اَشَدُّ وَطْاً میں واؤ کو نصب اور طا کو جزم کے ساتھ پڑھا ہے یعنی مواطاۃ یعنی موافقت آیا ہے۔

امام ابو یعلیٰ، ابن جریر، محمد بن نصر اور ابن الانباری رحمہم اللہ نے الوقف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ۝ تو کسی آدمی نے ان سے کہا ہم تو اسے وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ۝ پڑھتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: اصوب، اقوم، اهيا اور اشباه سب کا ایک ہی معنی ہے۔ (3)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن نصر اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً کا مفہوم ہے یہ قیام تیرے لیے بہت زیادہ موافق ہے۔ وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ۝ اور یہ سب سے دل کو فارغ اور صاف کرنے والا ہے۔ (4)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت ابو رجاء رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اَشَدُّ وَطْاً کا معنی ہے کہ وہ تیرے کان، آنکھ اور تیرے دل کو ایک دوسرے کے موافق کرنے والا ہے۔ وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ۝ اور قرات کو ثابت کرنے والا ہے۔ (5)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن نصر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رات کا قیام اجر اور نیکی میں زیادہ مضبوط ہے۔ وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ۝ فرمایا: اور قرات کو پختہ اور مرتب کرنے والا ہے۔ (6)

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ۝ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ رات کا قیام اس کے زیادہ قریب ہے کہ آپ قرآن کی فقاہت اور سمجھ حاصل کریں۔ اور اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝ کے تحت آپ نے فرمایا کہ اس میں سَبْحًا کا معنی فراغت ہے۔ اور وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ کے تحت فرمایا: تبتل کے لیے اخلاص کا معنی لیجئے۔ (7)

1۔ سنن کبریٰ از بیہقی، کتاب الصلوٰۃ، جلد 3، صفحہ 20، دار الفکر بیروت
2۔ ایضاً
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 155، دار احیاء التراث العربی بیروت
4۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 155
5۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد 3، صفحہ 357 (5367)، مکتبۃ العلوم والحکم
6۔ ایضاً (5368)
7۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 156-57-58

امام عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سَبْحًا طَوِيلًا سے مراد اپنی حاجت اور ضرورت کے لیے فارغ ہونا ہے۔

عبد بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ سَبْحًا طَوِيلًا سے مراد طویل فراغت ہے۔

امام عبد بن حمید نے قتادہ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سَبْحًا طَوِيلًا ۝ سے مراد لمبی فراغت ہے، اور وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ کا معنی ہے کہ عبادت اور دعا خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لیے کرو۔ (1)

فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ کے بارے میں قول بیان کیا ہے کہ پورے اخلاص کے ساتھ صرف اسی سے دعا کرو۔ (2)

عبد بن حمید نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ پورے اخلاص کے ساتھ اس کے لیے عمل کرو۔

امام عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ میں رَبُّ کو مرفوع پڑھا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ کے متعلق کہا کہ اس سے مراد جاڑے اور گرمی کا مشرق و مغرب ہے۔

امام ابن منذر نے حضرت ابن جریج سے بیان کیا ہے کہ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ کا مفہوم ہے انہیں چھوڑ دیجئے، ان سے اعراض کیجئے، اور یہ قتال کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَ

جَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَ

الْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا

شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ

الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝

"اور آپ چھوڑ دیجئے مجھے اور ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انہیں تھوڑی سی مہلت دیجئے۔ بے شک ہمارے پاس ان کے لیے بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے۔ اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔ اس دن جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ ریت کے بہتے ٹیلے ہو جائیں گے۔ (اے اہل مکہ)"

1۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 258 (3370)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 343 (6952)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible] امام عبد بن حمید [illegible] ابن ابی حاتم [illegible] سے [illegible] اور آپ سے اس
[illegible] وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ [illegible]
[illegible] (1)
[illegible] حضرت [illegible] وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ [illegible]
امام عبد بن حمید [illegible] حضرت مجاہد [illegible] سے بھی [illegible] نقل کیا ہے۔
[illegible] حضرت عمران [illegible] روایت بیان کی ہے کہ حضور
[illegible] اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝ [illegible]
[illegible] (2)

[illegible] حضرت ابن عباس [illegible]
[illegible]
[illegible] يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا [illegible] (4)
امام حاکم [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] كَثِيْبًا مَّهِيْلًا [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت ابن عباس [illegible] كَثِيْبًا مَّهِيْلًا
[illegible] مَّهِيْلًا [illegible] (5)
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] اَنْكَالًا [illegible]
[illegible]

حتى تحيلو وحرة السماء [illegible] ولكلا [illegible]

[illegible]

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ۝ السَّمَآءُ
مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ

1. [illegible] جلد 2، صفحہ 549، حدیث 3957 [illegible] بیروت	2. [illegible]
3. [illegible]
4. تفسیر [illegible] جلد 28، صفحہ 62 [illegible]
5. مستدرک حاکم [illegible] جلد 2، صفحہ 549، حدیث 3967	[illegible] جلد 29، صفحہ 63-62

اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾

”(اور) سو جو کوئی چاہے بنا لے اپنے رب کی طرف راستہ۔ (اے حبیب!) آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ قیام کرتے ہیں (کبھی) دو تہائی رات کے قریب، کبھی نصف رات اور کبھی تہائی رات اور ایک جماعت ان میں سے جو آپ کے ساتھ ہیں (وہ بھی اسی طرح قیام کرتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ ہی صحیح اندازہ کرتا ہے رات اور دن کا۔ وہ جانتا ہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اس نے تم پر مہربانی فرمائی، پس پڑھو جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں سے کچھ بیمار ہوں گے اور کچھ سفر کرتے ہوں گے زمین میں تلاش کرتے ہوئے اللہ کے فضل (رزق حلال) کو اور کچھ لوگ جہاد کر رہے ہوں گے اللہ کی راہ میں، پس پڑھو جتنا آسانی سے ہو سکے اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کو قرض حسنہ دیا کرو۔ اور جو (نیکی) تم آگے بھیجو گے اپنے لیے تو اسے اللہ کے پاس موجود پاؤ گے، یہی بہتر ہے اور (اس کا) اجر بہت بڑا ہوگا۔ اور مغفرت طلب کیا کرو اللہ سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے“

امام احمد اور ترمذی نے ابو عبیدہ اور ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ... سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا کی تفسیر کیا ہے تو انہوں نے کہا یعنی تم کیسے بچو گے اگر تم کفر کرتے رہے۔ فرمایا: قسم بخدا، تم اس دن سے کیسے بچ سکو گے جس دن اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کی نافرمانی [illegible] (1)

1۔ تفسیر ... جلد 3، صفحہ 359۔ 337، الکتب العلمیہ بیروت

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ... سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یوم قیامت کے
سبب آسمان پھٹ جائے گا۔

امام طستی رحمہ اللہ نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے
ان سے منفطر بہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: قیامت کے سبب آسمان پھٹ جائے گا۔ نافع نے عرض کی
کیا اہل عرب اس معنی کو جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیا تو نے شاعر کا قول نہیں سنا:

طباهن حتى اعرض الليل دونه ... افطر وسمي رواء جذورها

"اس نے انہیں کھینچا یہاں تک کہ رات کے وقت اس کے پیچھے کشتیاں ظاہر ہوئیں پس ان کی جڑوں کو سیراب کر دیا"

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ منفطر (کے معنی) کے
سبب آسمان بوجھل اور ثقیل ہو جائے گا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ معنی اخذ کیا ہے کہ اس دن کی شدت اور اس
کے خوف کے سبب آسمان بوجھل ہو جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ کے تحت آپ نے فرمایا: بے
شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ قیام کرتے ہیں تقریباً رات کے دو تہائی حصے، نصف اور تہائی حصہ قیام کرتے ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما دونوں سے عَلِمَ اَنْ لَّنْ
تُحْصُوْهُ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ... تم ہرگز اس کی طاقت نہیں رکھو گے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا
ہے کہ ... اور عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ کے تحت فرمایا: تم ہرگز
اس کی طاقت نہیں رکھو گے۔ فَتَابَ عَلَيْكُمْ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر ... اور
فرمایا عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى الآیۃ

امام عبد بن حمید اور ابن نصر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سورت کی ابتدا میں رات کا
قیام فرض کیا گیا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے قیام کیا یہاں تک کہ ان کے پاؤں پھول گئے۔ اللہ تعالیٰ نے
اس سورت کی آخری آیات کو ایک سال تک روکے رکھا۔ پھر اس سورت کے آخر میں تخفیف اور رخصت نازل فرمائی۔
ارشاد فرمایا: عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ... کے سبب جو ... منسوخ ہو گیا اور اللہ
تعالیٰ کے ارشاد وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ... ان دونوں میں کوئی رخصت نہیں۔

امام ابن جریر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی يٰۤاَيُّهَا
الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا تو ... آپ نے اور مسلمانوں نے مکمل ایک سال تک قیام فرمایا۔

[illegible] اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖؗ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ [illegible]

امام [illegible] نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے [illegible] يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا [illegible] فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

امام ابن ابی حاتم [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ [illegible] (1)

امام [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے [illegible] فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ (2)

امام [illegible] حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible] (3)

امام سعید بن منصور [illegible] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible] وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

امام [illegible] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible] وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

1۔ [illegible] جلد 11، صفحہ 126، (10815) [illegible]

2۔ [illegible] جلد 2، صفحہ 38 [illegible]

3۔ [illegible] جلد 2، صفحہ [illegible]

آیاتہا ۵۶ سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ٧٤ رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ
وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۙ وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۙ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ فَاِذَا نُقِرَ فِي
النَّاقُوْرِ ۙ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝

"اے چادر لپیٹنے والے! اٹھیے اور (لوگوں کو) ڈرایئے۔ اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے۔ اور اپنے لباس کو پاک رکھیے۔ اور ناپاکی سے (یعنی بتوں سے) دور رہیے۔ اور کسی پر احسان نہ کیجیے کہ زیادہ لینا چاہیں۔ اور اپنے رب (کی رضا) کے لیے صبر کیجیے۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا۔ وہ دن بڑا سخت دن ہوگا۔ کافروں پر آسان نہ ہوگا۔"

امام ابن ضریس، ابن مردویہ، نحاس اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سورہ المدثر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ (1)

ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام طیالسی، عبدالرزاق، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن الضریس، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ اور امام ابو نعیم رحمہم اللہ نے اسماء الصحابہ میں بیان کیا ہے کہ میں نے قرآن حکیم میں سب سے اول نازل ہونے والے کے بارے حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ میں نے کہا: (لوگ) کہتے ہیں۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (العلق: 1) تو حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اسی کے بارے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور میں نے بھی اسی طرح کہا جیسے تم نے کہا ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے وہی بیان کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیان فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں غار حرا میں خلوت نشین تھا۔ جب میں نے اپنی خلوت کی مدت پوری کر لی تو میں نیچے اترا، پس مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اپنی دائیں جانب دیکھا تو مجھے کوئی شے نظر نہ آئی۔ پھر بائیں جانب نظر کی وہاں بھی کوئی شے نہ تھی۔ پھر میں نے پیچھے کی جانب دیکھا تو کوئی شے نظر نہ آئی پھر میں نے اپنا سر اٹھایا تو وہی فرشتہ دیکھا جو حرا میں میرے پاس آیا تھا۔ وہ زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا تو میں اس کے رعب کی وجہ سے ڈر گیا اور میں واپس لوٹ آیا اور کہا مجھے چادر اوڑھا دو، انہوں نے مجھے چادر اوڑھا دی اور مجھ پر پانی ڈالا

1۔ الدر المنثور، جلد 8، صفحہ 142، دار الکتب العلمیہ

نازل کی: یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۙ۔ (1)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ولید بن مغیرہ نے قریش کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھا چکے تو اس نے کہا: تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو ان میں سے بعض نے کہا: یہ جادوگر ہے۔ بعض نے کہا: [illegible] بعض نے کہا: یہ کاہن ہے۔ بعض نے کہا: یہ شاعر ہے۔ بعض نے کہا: یہ جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ [illegible] جب یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ غمگین ہوئے اور آپ نے اپنا سر ڈھانپ لیا اور چادر اوڑھ لی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۙ وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۙ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ۔ (2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ پر یہ امر لازم کر دیا گیا ہے کہ آپ اس کے ساتھ [illegible] کریں۔ (3)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ سے مراد ہے آپ اپنے کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے [illegible] چادر [illegible]۔ وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ اور اپنے کپڑوں کی [illegible] وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ [illegible]۔ وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ آپ کوئی [illegible] وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ [illegible] [illegible]۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ سے [illegible] قُمْ فَاَنْذِرْ [illegible] وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ [illegible] اِنَّ فُلَانًا لَدَنِسُ الثِّیَابِ "بے شک فلاں کپڑوں کا میلا اور [illegible]" [illegible] اِنَّ فُلَانًا لَطَاهِرُ الثِّیَابِ "بے شک فلاں کپڑوں کو پاک رکھنے والا ہے"۔ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ [illegible] کے پاس [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] آپ [illegible]۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 71 [illegible]

2۔ [illegible] جلد 11، صفحہ 25 (11750) [illegible]

3۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد [illegible]، صفحہ 549 (3860) [illegible]

[illegible]

[illegible] وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ [illegible]

[illegible]

[illegible] وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ [illegible] وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ [illegible] وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ [illegible]

[illegible] وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ [illegible] (3)

[illegible] وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ [illegible]

[illegible] وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ [illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible] 29 [illegible] 172-73 [illegible]
2 [illegible] 74 75-76
3 [illegible] 650 [illegible] 3869 [illegible]
4 [illegible] 29 [illegible] 173

امام ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے [illegible]

[illegible]

امام ابن ابی [illegible] وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] سے یہ معنی نقل کیا ہے [illegible]

[illegible]

امام ابن [illegible] آیت کے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible]

[illegible] وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام [illegible] وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ [illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] سے نقل کیا ہے [illegible]

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible]

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ [illegible]

[illegible] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] (2)

[illegible] وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ [illegible] (3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible]

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ

امام [illegible] اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے [illegible] وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ

1۔ [illegible] (34916) 154 [illegible]

2۔ [illegible] (30796) 155 [illegible]

3۔ [illegible] (26592) 175 [illegible]

کے شر سے بچتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آپ ان سے درگزر کریں تا کہ آپ کو ان سے زیادہ اجر ملے۔ [illegible]
کی [illegible] کے وقت [illegible] نازل ہوا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے متعلق قول نقل کیا ہے کہ آپ کو جو [illegible]
[illegible] صبر کریں۔

امام ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قول نقل کیا ہے کہ آپ کو جو اذیت دی جائے اس پر صبر کریں
[illegible] (1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے قول نقل کیا ہے کہ آپ اپنے [illegible]
[illegible] کہ آپ [illegible] کو کثیر سمجھیں۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] بیان کیا ہے [illegible]
[illegible] وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ [illegible]

امام ابن ابی شیبہ، ابن منذر [illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فَاِذَا نُقِرَ فِی
النَّاقُوْرِ کا معنی ہے جب صور میں پھونکا جائے گا اور یَوْمٌ عَسِیْرٌ کا معنی ہے [illegible] سخت دن۔ (2)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی قول نقل کیا ہے کہ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ
کا معنی ہے جب صور میں پھونکا جائے گا۔ (3)

امام عبد بن حمید نے حضرت عکرمہ، حضرت [illegible] اور حضرت عامر رحمہم اللہ تعالیٰ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ [illegible] کی طرح [illegible] ہے۔

امام ابن سعد [illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آیت فَاِذَا نُقِرَ
فِی النَّاقُوْرِ [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] حالانکہ صور پھونکنے والے فرشتے
[illegible] کہ کب حکم دیا جاتا ہے [illegible] یا رسول
اللہ ﷺ ہم کیا کہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔ (4)

امام ابن سعد اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت زرارہ بن اوفی رحمۃ اللہ
علیہ [illegible] جب اس آیت پر پہنچے فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ تو [illegible]
[illegible] (5)

1۔ [illegible] جلد 12، صفحہ 129 (12672)، [illegible]
2۔ [illegible] جلد 29، صفحہ 181، [illegible]
3۔ [illegible] جلد 3، صفحہ 362 (3382)، [illegible]
4۔ [illegible] جلد 12، صفحہ 12 (12767)
5۔ [illegible] جلد 2، صفحہ 550 (3837)، [illegible]

[illegible] ابن عباس [illegible] فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ [illegible]
[illegible] عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝١١ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝١٢ وَّبَنِيْنَ
شُهُوْدًا ۝١٣ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝١٤ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝١٥ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ
لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝١٦ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝١٧ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝١٨ فَقُتِلَ
كَيْفَ قَدَّرَ ۝١٩ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝٢٠ ثُمَّ نَظَرَ ۝٢١ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝٢٢
ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝٢٣ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝٢٤ اِنْ هٰذَآ اِلَّا
قَوْلُ الْبَشَرِ ۝٢٥ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝٢٦ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝٢٧ لَا تُبْقِيْ وَلَا
تَذَرُ ۝٢٨ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝٢٩ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝٣٠ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ
اِلَّا مَلٰۗىِٕكَةً ۠ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ
الْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا
ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝٣١ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝٣٢ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝٣٣ وَالصُّبْحِ اِذَآ
اَسْفَرَ ۝٣٤ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝٣٥ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝٣٦ لِمَنْ شَاۗءَ مِنْكُمْ اَنْ
يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝٣٧

آپ چھوڑ دیجئے مجھے اور اس کو جسے میں نے تنہا پیدا کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]

پھر پیٹھ [illegible] اس پر [illegible] اس [illegible]
[illegible] پھر [illegible] پھر [illegible] سے [illegible]
سے [illegible] جسم [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] فرشتے [illegible]
[illegible] کے [illegible] اہل [illegible] کے [illegible]
سے [illegible] اہل ایمان کا ایمان [illegible] اور اہل کتاب
اور مومن [illegible] اور کافر [illegible] مثال بیان [illegible]
نہیں (یہ بات ہے) گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے [illegible]
بات آپ کے رب کے لشکروں کو [illegible] اور نہیں ہے یہ مگر نصیحت لوگوں کے لیے [illegible] چاند کی
قسم اور رات کی قسم جب وہ پیچھے ہٹے اور صبح کی قسم جب روشن ہو جائے۔ بیشک وہ بڑی [illegible]
میں سے ایک ہے [illegible] ہے لوگوں کے لیے، ان کے لیے جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں یا پیچھے
ہٹنا چاہتے ہیں"

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس آیت میں وَحِیْدًا سے مراد ولید بن مغیرہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی ماں کے پیٹ سے تنہا پیدا کیا۔ اس کا کوئی [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] اس کی صورت میں [illegible]۔ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا فرمایا [illegible] آیت کے [illegible] کرتا ہے۔ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ فرمایا [illegible] کیا گیا ہے کہ اس نے [illegible] کے بارے میں غور کرتا [illegible] کہ [illegible] نہیں [illegible] اور [illegible] رتبہ [illegible] ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیات نازل فرمائیں۔ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ نَظَرَ ۙ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ [illegible]۔

امام [illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] کہ آیت [illegible] سے مراد ولید بن مغیرہ ہے۔

امام عبد بن حمید [illegible] ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اس طرح تفسیر نقل کی ہے کہ ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا [illegible] کے بارے میں [illegible] کہ [illegible] سے تنہا پیدا کیا [illegible] کے پاس [illegible] وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا [illegible] سے مال [illegible] وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا [illegible] ہوتے ہیں۔

وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝ اور میں نے اس کے لیے مال و اولاد کو بچھا دیا (یعنی کثرت سے عطا فرمائی)۔ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝ كَلَّا پھر وہ طمع کرتا ہے کہ میں اسے مزید عطا کروں۔ ہرگز نہیں۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پھر وہ مسلسل اپنے مال و اولاد میں نقصان اور خسارہ دیکھنے لگا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝ بے شک وہ ہماری آیات کے بارے میں (حق) کا منکر ہے اور انہیں جھوٹا قرار دیتا ہے۔ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝ میں اسے عذاب کی مشقت اٹھانے پر مجبور کروں گا (1)۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: آیت میں وَحِيْدًا سے مراد ولید بن مغیرہ ہے۔ اور وَّ بَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝ کے تحت کہا: اس کے دس بیٹے تھے۔ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝ كَلَّا فرمایا: اس آیت کے نازل ہونے کے دن کے بعد اس کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا اور سوائے اس مال کے جو اس کے پاس تھا اس کے مال میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝ کے تحت فرمایا: وہ ہماری آیات کو نہایت مشقت اور صعوبت گمان کرتا ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ان آیات کی تفسیر نقل کی ہے کہ ان میں وحید سے مراد ولید بن مغیرہ بن ہشام مخزومی ہے۔ اس کے تیرہ بیٹے تھے، وہ تمام کے تمام گھر کے مالک تھے۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝ تو وہ مسلسل اپنی اولاد، مال اور اپنی اولاد کے لحاظ سے دنیا سے تنزل اور پیچھے کی جانب ہٹتا رہا یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ نے درمیان سے نکال دیا۔

ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝ مال کثیر سے مراد دس ہزار دینار ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝ سے مراد دس لاکھ ہیں۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور دیلمی رحمہم اللہ نے اپنی اپنی کتب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپ سے وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مسلسل ماہ کی پیداوار کا غلہ (2)۔

امام ابن مردویہ نے حضرت نعمان بن سالم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝ سے مراد زمین ہے۔

امام ہناد رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝ کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ جہنم میں ایک پہاڑ ہے اہل جہنم کو اس پر چڑھنے کا پابند کیا جائے گا۔ پس جب بھی وہ ہاتھ رکھیں گے تو وہ اس پر پگھل جائے گا اور جب وہ انہیں اٹھائیں گے تو وہ دوبارہ لوٹ آئے گا جیسے پہلے تھا۔

امام حاکم رحمہ اللہ (اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے) اور بیہقی نے دلائل میں حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ ولید بن مغیرہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اسے قرآن پڑھ کر سنایا تو اس نے اسے قریب رہ کر سنا۔ پھر (یہ خبر) ابو جہل کے پاس پہنچی تو وہ اس کے پاس آیا اور کہا: اے میرے چچا! بلاشبہ تیری قوم یہ ارادہ رکھتی ہے کہ وہ تیرے لیے مال جمع کریں تاکہ وہ مال تجھے دے دیں۔ کیونکہ تو محمد (ﷺ) کے پاس آیا ہے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 85-191، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت　　2۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 183

جب یہ بات پہنچی کہ اس سے پہلے لوگوں سے مروی ہے۔ تو ولید نے کہا: یقیناً میں شعر کو جانتا ہوں [illegible] اور دل رکھتا ہوں۔ تو ابوجہل نے کہا: تو پھر اس کے بارے میں کوئی ایسی بات کہہ۔ جو تیری قوم تک پہنچے وہ یقین کر لیں کہ تو اس سے ناپسند کرتا ہے۔ اس نے کہا: میں اس کے بارے کیا کہوں؟ قسم بخدا تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں جو شعروں کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو، نہ ہی رجز اور قصیدہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو اور نہ ہی جنوں کے اشعار کو۔ قسم بخدا جو کلام یہ پڑھتا ہے وہ ان میں سے کسی شے کے مشابہ نہیں ہے۔ قسم بخدا اس کا قول جو وہ کہتا ہے اس میں شیرینی اور حلاوت انگیز ہے۔ اس پر حسن اور رونق ہے۔ اس کا اعلیٰ حصہ ثمر آور اور زیریں حصہ سیراب ہے۔ یہ غالب رہتا ہے اور اس پر کوئی غالب نہیں آتا اور وہ اپنے نیچے والی چیز کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ ابوجہل نے کہا: تیری قوم اس وقت تک تجھ سے راضی نہیں ہوگی یہاں تک کہ تو اس کے بارے میں کچھ کہے۔ ولید نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں غور و فکر کر لوں۔ جب اس نے غور و فکر کر لیا تو اس نے کہا: یہ جادو ہے جو نقل کیا جاتا ہے جو اس نے دوسروں سے نقل کیا ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا (1)۔

امام ابن جریر، ابو نعیم نے حلیہ میں [illegible] اور ابن منذر [illegible]۔ امام مجاہد نے اسی روایت کو حضرت عکرمہ سے [illegible] مرسل روایت کیا ہے۔

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ مبعوث ہوئے تو [illegible] قرآن کریم [illegible] کے بارے میں کیا کہیں گے تو بعض نے کہا: یہ شاعر ہے اور بعض نے کہا: یہ جادوگر ہے۔ تو ولید نے کہا: میں نے شاعروں کا قول بھی سنا ہے اور کاہنوں کا کلام بھی سنا ہے۔ یہ ان کی مثل نہیں ہے۔ [illegible] جادو ہے [illegible] اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں ... اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۙ ثُمَّ نَظَرَ ۙ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ۙ۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ولید بن مغیرہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ سے قرآن کریم کے بارے میں پوچھا۔ جب آپ نے اسے بتا دیا پھر وہ قریش کے پاس گیا اور کہا: باعث تعجب ہے وہ کلام جو ابن ابی کبشہ کہتا ہے۔ قسم بخدا! وہ نہ شعر ہے، نہ جادو ہے اور نہ ہی وہ کسی مجنون کی ہذیان ہے۔ بے شک اس کی گفتگو اللہ تعالیٰ کے کلام سے ہے۔ جب قریش کی جماعت نے اس سے یہ گفتگو سنی تو وہ سب اس کے پاس جمع ہوئے اور کہنے لگے: قسم بخدا اگر ولید بے دین ہو گیا تو قریش بھی بے دین ہو جائیں گے۔ جب یہ بات ابوجہل نے سنی تو اس نے کہا: قسم بخدا! میں اس کے بارے تم تمام کی طرف سے کفایت کروں گا۔ چنانچہ وہ ولید کے گھر چلا گیا۔ اس نے ولید سے کہا: کیا تو نے اپنی قوم کو نہیں دیکھا انہوں نے تیرے لیے صدقہ جمع کیا

1۔ [illegible] 38721553 [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت

ہے تو اس نے جواب دیا کیا میں ان سے زیادہ مال والا اور اولاد والا نہیں ہوں؟ تو ابوجہل نے اسے کہا وہ تمہیں گمان کرتے ہیں کہ تو محمد ﷺ کے پاس جاتا ہے تاکہ ان کے کھانے میں سے کچھ حاصل کرے۔ تو ولید نے کہا پھر میرے بارے میں یہ بات پھیل جائے گی، تو اس نے کہا: جو کچھ وہ کہتا ہے یہ تو جادو ہے جو پہلے لوگوں سے نقل ہوتا چلا آیا ہے۔ تو اس کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں: ذَرۡنِیۡ وَ مَنۡ خَلَقۡتُ وَحِیۡدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ جَعَلۡتُ لَهٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ بَنِیۡنَ شُهُوۡدًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ مَهَّدۡتُّ لَهٗ تَمۡهِیۡدًا ۙ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطۡمَعُ اَنۡ اَزِیۡدَ ﴿٭ۙ۱۵﴾ کَلَّا ؕ اِنَّهٗ کَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیۡدًا ﴿ؕ۱۶﴾ سَاُرۡهِقُهٗ صَعُوۡدًا ﴿ؕ۱۷﴾ اِنَّهٗ فَکَّرَ وَ قَدَّرَ ﴿ۙ۱۸﴾ فَقُتِلَ کَیۡفَ قَدَّرَ ﴿ۙ۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ کَیۡفَ قَدَّرَ ﴿ۙ۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿ۙ۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ﴿ۙ۲۲﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ وَ اسۡتَکۡبَرَ ﴿ۙ۲۳﴾ فَقَالَ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ یُّؤۡثَرُ ﴿ۙ۲۴﴾ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ الۡبَشَرِ ﴿ؕ۲۵﴾ سَاُصۡلِیۡهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا سَقَرُ ﴿ؕ۲۷﴾ لَا تُبۡقِیۡ وَ لَا تَذَرُ ﴿ۚ۲۸﴾-(1)

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عَنِیۡدًا کا معنی ہے حق کا انکار کرنے والا۔(2)

امام احمد، ابن منذر، ترمذی، ابن ابی الدنیا نے صفۃ النار میں، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن حبان، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا صَعُوۡدًا جہنم میں ایک پہاڑ ہے جس پر کافر ستر خریف تک چڑھتا رہے گا اور پھر گر جائے گا اور ہمیشہ اسی کیفیت سے دوچار رہے گا۔(3)

امام عبد الرزاق، سعید بن منصور، هناد، عبد بن حمید، ابن منذر، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے ایک دوسری سند سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ صَعُوۡدًا جہنم میں ایک چٹان ہے کہ جب وہ اس پر ہاتھ رکھیں گے تو وہ پگھل جائے گی اور جب وہ انہیں اٹھائیں گے تو وہ واپس آ جائے گی اور اسی کی وضاحت اس آیت میں ہے: سَاُرۡهِقُهٗ صَعُوۡدًا ﴿ؕ۱۷﴾ (المدثر)(4)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ صَعُوۡدًا جہنم میں ایک چٹان ہے جس پر کافر کو اس کے چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ اور علی بن ابی طلحہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ صَعُوۡدًا جہنم میں ایک پہاڑ ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ صَعُوۡدًا جہنم میں ایک پہاڑ ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 187-186، داراحیاء التراث العربی بیروت　　2۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 184

3۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 185

4۔ تفسیر مجاہد، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 186 (3336)، دارالکتب العلمیہ بیروت

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ لَوَّاحَةٌ جہنم میں ایک شخص [illegible]

[illegible] جسم [illegible] جائے گا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لَوَّاحَةٌ سے مراد [illegible] ہے۔

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible] کہ [illegible]

[illegible] جائے گی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو رزین رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ لِلْبَشَرِ سے مراد [illegible]

سے روایت کرتے ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ لَوَّاحَةٌ جسم کا [illegible]

[illegible] ہے جس کی [illegible]

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول [illegible] کہ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ [illegible]

[illegible] دے گی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ لَا تُبْقِيْ کا مفہوم ہے جب وہ [illegible]

[illegible] اور جب [illegible] تو وہ انہیں چھوڑے گی

[illegible] طرف [illegible] جائے گا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ کا [illegible]

[illegible] جب [illegible] تو وہ [illegible] نہیں چھوڑے گی [illegible] ہو جائے گی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے اس آیت کے تحت یہ قول بیان کیا [illegible] گوشت [illegible]

[illegible] اور [illegible] ہو جائے گی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا [illegible] لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ کا معنی ہے جلا دینے والی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول [illegible] جلد [illegible]

[illegible] کا رنگ [illegible] ہو جائے گا۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابو رزین رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] جھلسا دے گی

یہاں تک کہ [illegible] چھوڑے گی۔ (1)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ لَوَّاحَةٌ کا معنی [illegible] ہے۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ [illegible] (34522) [illegible]

امام ترمذی، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے بعث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک سے جہنم کے داروغوں کے بارے پوچھا تو اس نے جواب دیا: اللہ ورسولہ اعلم یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ پھر وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ... اللہ تعالیٰ ... آپ پر یہ آیت نازل ہوئی عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ۔

امام بزار اور ابن مردویہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب سے کہا: کیا تمہارے نبی جہنم کے داروغوں کی تعداد جانتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا ... ایک بار ... جہنم کے داروغوں کی تعداد انیس ہے۔ (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ تو قریش میں سے ایک آدمی جسے ابو الاشدین کہا جاتا ہے، اس نے کہا: اے گروہ قریش! تمہیں انیس خوفزدہ نہ کریں ... میں ان میں سے دس کو ... اپنے کندھے کے ساتھ اور ... تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: أَيَحْسَبُ ... وَمَا جَعَلْنَا أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰٓئِكَةً۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ نازل ہوئی تو ابو جہل نے قریش سے کہا: تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں، میں نے ابن ابی کبشہ کو تمہیں یہ خبر دیتے ہوئے سنا ہے کہ جہنم کے داروغے انیس ہیں اور تم بڑی تعداد میں ہو۔ کیا تم میں سے دس آدمی جہنم کے داروغوں میں سے ایک آدمی کو پکڑنے سے عاجز ہوں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ ابو جہل کے پاس آئیں، پس آپ ﷺ نے اسے ہاتھ سے پکڑا ... أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى ثُمَّ أَوْلٰى لَكَ فَأَوْلٰى (القیامۃ) (2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے ... جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابو جہل نے کہا: اے گروہ قریش! کیا تم میں سے دس آدمی ... جہنم کے داروغوں میں سے ایک پر غالب آ جائیں گے جبکہ تم کثیر تعداد میں ہو۔ (3)

امام ابن مبارک، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ... سے، بنو تمیم کے ایک آدمی سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم ابو العوام کے پاس تھے تو انہوں نے یہ آیت پڑھی عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اور کہا: تم کیا کہتے ہو؟ ... انیس ہزار ہیں۔ ... انہوں نے کہا: تجھے یہ کہاں سے آیا؟ ... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً ... انہوں نے کہا ... وہ فرشتے ہیں ... ان میں سے ہر فرشتے کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز ہے ... اس کی دو شاخیں ہیں ...

1۔ سنن ترمذی، کتاب التفسیر، جلد 5، صفحہ 400 (3326)، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 190، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت　　3۔ ایضاً

اس کے ہاتھ ایک مرتبہ دھکا دینے سے ستر ہزار جہنم میں گر جائیں گے اور ان میں سے ہر فرشتے کے دو کندھوں کے درمیان اتنی اتنی مسافت (فاصلہ) ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے عَلَیْہَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ کے تحت کہا [illegible] ابو الاشدین [illegible] میں ان میں سے سترہ کو کافی ہوں یہاں تک کہ میں انہیں جہنم سے دور ہٹا دوں گا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ نے وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا کے تحت فرمایا کہ ابو الاشدین نے کہا تم میرے اور جہنم کے داروغوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ میں تمہاری طرف سے ان کی مشقت کے لیے کافی ہوں۔ فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جہنم کے داروغوں کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا ان کی آنکھیں (ان کی چمک) بجلی کی طرح ہے اور ان کے دانت گائے کے سینگوں کی طرح ہیں جب وہ انہیں پاؤں سے کھینچتے ہیں اور ان کی قوت ثقلین (جن و انس) کی مثل ہے ان میں سے ہر ایک ایک گروہ کو ہلاک کرنے کے لیے آئے گا اور اس کی گردن پر پہاڑ ہوگا پھر وہ انہیں جہنم میں پھینک دے گا اور اوپر سے پہاڑ پھینکے گا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ کا مفہوم یہ ہے کہ اہل کتاب اپنی کتابوں میں بھی ان کی تعداد انیس ہی پاتے ہیں۔ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا اور وہ اس کے ساتھ ایمان لائے جو کچھ ان کی کتابوں میں ہے تو اس سے ان کے ایمان میں اضافہ ہو جائے گا۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ اہل کتاب اس حقیقت کا یقین کر لیں گے جب کہ جہنم کے داروغوں کی تعداد ان کے ہاں لکھی ہوئی ہے جو ان کی تورات میں لکھا ہے۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اہل کتاب اپنے پاس بھی جہنم کے داروغوں کی تعداد یہی لکھی ہوئی پاتے ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قرآن کریم نے سابقہ کتابوں کی تصدیق کر دی ہے جو اس سے پہلے نازل ہوئیں مثلاً تورات و انجیل وغیرہ کہ جہنم کے داروغوں کی تعداد انیس ہے۔ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ یعنی وہ لوگ جن کے دلوں میں منافقت ہے۔ واللہ اعلم

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ کے تحت بیان کیا ہے کہ تیرے رب کے لشکروں کی کثرت تعداد کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب [illegible]، جلد 7، صفحہ 52 (34183) [illegible]

2۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 364 (3386) [illegible]

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن جریج رحمہ اللہ [illegible] حضرت [illegible] خدمت [illegible] بیان ہوا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے پوچھا [illegible] تخلیق [illegible] فرشتے [illegible] پیدا کیے گئے ہیں [illegible] کی کثرت کا اندازہ نہ لگایا جا سکے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس شب اسراء کے بارے بتایا اور فرمایا میں جبرائیل علیہ السلام [illegible] میں ایک فرشتے کے پاس پہنچا [illegible] پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ کا معنی ہے کہ یہ آگ بنی آدم انسان کے لیے نصیحت ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی تفسیر نقل کی ہے۔

امام ابو عبید، سعید بن منصور، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ [illegible] الف کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام سعید بن منصور اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ پڑھتے تھے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قرات [illegible] ہے۔

امام ابو عبید، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے [illegible] الف کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام ابو عبید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے [illegible] حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما [illegible] الف کے ساتھ [illegible]۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

امام مسدد نے مسند میں، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت [illegible] سے قول بیان کیا [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَالَّيْلِ اِذْ دَبَرَ کے بارے پوچھا [illegible]

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے [illegible] وَالصُّبْحِ اِذَآ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ فِي جَنَّاتٍ
يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ
مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ
الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ
فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ
كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ
مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَى صُحُفًا مُنَشَّرَةً كَلَّا بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ كَلَّا
إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ
اللَّهُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

1 [illegible]

2 [illegible]

"ہر شخص اپنے عملوں میں گروی ہے۔ سوائے اصحاب یمین کے۔ جو جنتوں میں ہوں گے۔ پوچھیں گے مجرموں سے کہ کس چیز نے تم کو دوزخ میں داخل کیا۔ وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اور مسکین کو کھانا بھی نہیں کھلایا کرتے تھے۔ اور ہم بیہودہ مشغلہ کرنے والوں کے ساتھ بیہودہ سرائی میں لگے رہتے۔ اور ہم جھٹلایا کرتے تھے روز جزا کو یہاں تک کہ ہمیں موت نے آلیا۔ پس نہیں نفع دے گی ان کو سفارش کرنے والوں کی شفاعت۔ پس انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس نصیحت سے روگرداں ہیں۔ گویا وہ بدکے ہوئے جنگلی گدھے ہیں۔ جو بھاگ رہے ہیں شیر سے۔ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ ان کو کھلے ہوئے صحیفے دیے جائیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے۔ ہاں ہاں بے شک قرآن تو نصیحت ہے۔ پس جس کا جی چاہے نصیحت حاصل کرے۔ اور وہ نصیحت قبول نہیں کریں گے بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔ وہی اس قابل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی بخشنے کے لائق ہے"۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِيۡنَةٌ ۙ کا معنی ہے کہ ہر نفس اپنے عملوں کے سبب پکڑا گیا ہے (1)

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ اصحاب یمین کے سوا تمام لوگ رہن و معلق ہیں

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو رزین رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے (کہ ہر شخص اپنے عملوں میں گروی ہے سوائے اصحاب یمین کے) کہ ان کا محاسبہ نہیں کیا جائے گا۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اصحاب یمین سے مراد مسلمان ہیں۔

امام عبد الرزاق، فریابی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اصحاب یمین سے مراد مسلمانوں کے بچے ہیں (3)۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اصحاب یمین سے مراد مسلمانوں کے بچے ہیں۔ (4)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں، ابن ابی داؤد اور ابن انباری دونوں نے مصاحف میں، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ پڑھتے سنا: فِیۡ جَنّٰتٍ ۚ یَتَسَآءَلُوۡنَ ۙ عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ۙ (کہ جنت میں وہ سوال کریں گے) کہ اے فلاں! مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ (کہ کس چیز نے تم کو دوزخ میں داخل کیا ہے) حضرت عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے لقیط

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 198، داراحیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً　3۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 197

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] قیامت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ

[illegible]
[illegible]
شفاعت [illegible]
[illegible] اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سے باہر جہنم میں داخل کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ ... جو چاہے گا ... اپنی جانب سے ایک فرشتہ پیدا ہو کر ان کے ساتھ بھیجا جائے گا جو جہنم میں ... ہوگا اور وہ چکر لگا کر ... نکالے گا جو اس میں ہے ... یہاں تک کہ پہنچ جائے گا ... وہاں جو ... اس کو نہیں چھوڑا ... یہاں تک کہ جہنم میں ... اسی اہل ... کے لیے ... جو ... نکالے گا ... پھر وہ ... جہنم میں ... تو وہ چکر لگا کر ... یہاں تک کہ ... ان کو ... اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔ ... یہاں تک کہ جہنم ... سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے والوں کو ... عطا فرمائے گا اور وہ ان کے لیے شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے البعث میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ... اللہ تعالیٰ اہل جہنم میں سے ... حضور ﷺ کی شفاعت کے سبب ... یہاں تک کہ ان میں باقی نہیں رہے گا ... کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ارشاد فرمایا: مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝ میں التذکرہ سے مراد قرآن کریم ہے۔ (یعنی انہیں کیا ہو گیا ہے کہ قرآن سے اعراض کر رہے ہیں)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ... حضرت ... سے روایت کیا ہے کہ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ میں ... کو مُّسْتَنْفَرَةٌ فا کے زبر کے ساتھ پڑھتے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت حسن ... سے بیان کیا ... کہ انہوں نے ... کے ساتھ مُّسْتَنْفِرَةٌ پڑھا ہے۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم ... رحمہم اللہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے قول بیان کیا ہے: قَسْوَرَةٍ ۝ سے مراد تیر انداز ہیں ... (2)۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قَسْوَرَةٍ ۝ سے مراد ... شکار کرنے والے ... ہیں۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو حمزہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا قَسْوَرَةٍ ۝ سے مراد شیر ہے۔ اور فرمایا عربی زبان میں ... کسی لغت میں ... اس سے مراد ... ہے۔

1۔ ... المعجم ... جلد ... صفحہ 352 (3875)، مکتبۃ العلمیہ ...

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یوں بیان کیا ہے کہ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ کا مفہوم ہے کہ گویا وہ جنگلی جانور ہیں جو تیر اندازوں سے بھاگ پڑے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ سے مراد شکاری ہے۔

امام عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سے مراد لوگوں کا شور و غوغا اور ان کا جمگھٹا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو مالک رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ سے مراد تیر انداز ہے۔(1)

امام خطیب رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت عطاء بن ابی رباح سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ سے مراد تیر ہے۔

امام ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ سے مراد الرماۃ یعنی تیر انداز ہیں۔

امام سفیان بن عیینہ نے تفسیر میں، عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ سے مراد لوگوں کی آوازیں ہیں۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا گیا ہے کہ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ سے مراد شیر ہے عربی زبان میں، جسے اسد کہا جاتا ہے حبشی زبان میں قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾۔

عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ سے مراد شیر ہے۔(3)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے، انہوں (قریش) نے کہا: اگر محمد (ﷺ) سچے ہیں تو صبح کے وقت ہم میں سے ہر آدمی کے سر کے نیچے ایک صحیفہ (خط) ہونا چاہیے جس میں آتش جہنم سے اس کی براءت اور امن ہونے کا ذکر ہو تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: صبح کے وقت ہر آدمی کے سر کے نیچے ایک صحیفہ رکھا ہوا ہونا چاہیے جو وہ پڑھ لیں گے۔ اور اس میں تحریر اس طرح ہو: رب العالمین کی جانب سے فلاں بن فلاں کے نام۔

عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ لوگوں میں سے کچھ کہنے لگے انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہا: اگر آپ کو یہ بات مسرت دیتی ہے کہ ہم آپ کی اتباع اور پیروی کریں تو پھر خاص ہمارے لئے ایک خط ایسا لے آئیں جس میں آپ کی اتباع کا حکم دیا گیا ہو۔ اور آپ نے كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿٥٣﴾ کے تحت کہا ہے کہ انہوں نے آخرت سے

1۔ تفسیر عبد الرزاق، دار الکتب العلمیہ بیروت، جلد 3، صفحہ 367 (3401) 2۔ ایضاً (3400)

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 202، داراحیاء التراث العربی بیروت

اس کے بعد فرمایا کہ وہ اسی کی نصیحت حاصل کرتے ہیں اور فرمایا ﴿كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ﴾ بلاشبہ یہ قرآن نصیحت ہے۔
﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیے اور وہی حق رکھتا ہے کہ اس کی نافرمانی سے بچیں اور وہی
اس لائق ہے کہ اپنے بندوں کے گناہوں کو بخش دے۔

امام ابن ... نے حضرت ... ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ ... کی تفسیر ... ہے
... (1)

امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، امام ابو یعلیٰ، ابن جریر ... نے ... سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ آیت ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ پڑھی اور فرمایا: تمہارے رب نے کہا ہے میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، پس جو مجھ سے ڈرے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے تو میں اس لائق ہوں کہ اس کی مغفرت فرما دوں۔ (2)

ابو حاتم ... نے حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے سنا ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس ارشاد ربانی کے بارے پوچھا گیا ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، میرے ساتھ کوئی شریک نہ بنایا جائے۔ جب مجھ سے ڈرا جائے گا اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا جائے گا تو میں اس لائق ہوں کہ اس کے سوا جو گناہ ہوں انہیں بخش دوں۔

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے نوادر الاصول میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جلال اور بزرگی والا ہوں اور میں ... کے لحاظ سے اس کا ... عظمت اور بلند شان والا ... اور میں ... کہ ... اور میں ... ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک میں اپنے بندے سے حیا کرتا ہوں کہ وہ میری بارگاہ میں ... ہاتھ اٹھائے ... "يَقُولُ اللهُ تَعَالَى إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِي يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَيَّ ثُمَّ أَرُدُّهُمَا" ... کہ ... اس کے ... ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں ہی اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے ... اہل المغفرۃ ہوں ... میں ... مغفرت فرما دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ... اسلام میں ... "إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِي وَأَمَتِي يَشِيبَانِ فِي الْإِسْلَامِ ثُمَّ أُعَذِّبُهُمَا بَعْدَ ذَلِكَ فِي النَّارِ" (3)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب ... جلد 7، صفحہ 234 (35615)، مکتبۃ الزمان ...
2۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 662 (3876)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ ... جلد 3، صفحہ 138 ...

سورة القيامة

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿١﴾ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ﴿٣﴾ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ﴿٥﴾ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ﴿٦﴾ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٧﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾

[illegible]

[illegible] لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ کا معنی ہے میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں۔(1)

امام ابن جریر، ابن منذر اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ کے بارے میں پوچھا؟ آپ نے فرمایا: تیرا رب اپنی مخلوق میں سے جس کے ساتھ چاہے قسم کھاتا ہے۔ میں نے کہا وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ؟ فرمایا: اس سے مراد ملامت کرنے والا نفس ہے۔ میں نے کہا اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۙ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ؟ فرمایا: اگر وہ چاہتا تو اسے اونٹ کا کھر یا گدھے کا کھر بنا دیتا۔(2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ کے تحت فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہے قسم کھاتا ہے۔ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ سے مراد گناہ کرنے والا نفس ہے [illegible] قسم کھائی ہے۔(3)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ سے مراد نفس مذموم ہے یعنی وہ نفس جس کی مذمت کی جائے۔(4)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ سے مراد وہ نفس ہے جو خیر اور شر دونوں پر ملامت کرتا ہے وہ کہتا ہے اگر تو ایسا ایسا کرتا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ نفس ہے جو گزرے ہوئے احوال پر نادم ہوتا ہے اور ان پر ملامت کرتا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ نفس جو اس پر جو فوت ہو چکا ہے ندامت کرتا ہے اور اس پر ملامت کرتا ہے۔(5)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی الدنیا نے کتاب محاسبۃ النفس میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: بے شک بندۂ مومن کو تو نہیں دیکھے گا مگر یہ کہ وہ اپنے نفس کو ملامت کرتا رہتا ہے کہ میں نے اپنی گفتگو سے کیا ارادہ کیا تھا، میں نے اپنے کھانے سے کیا ارادہ کیا تھا، میں نے اپنے نفس سے باتیں کرنے سے کیا ارادہ کیا تھا اور فاجر آگے ہی آگے بڑھتا رہتا ہے اور وہ [illegible] کرتا رہتا ہے اور فاجر انسان مسلسل بغاوت کرتا رہتا ہے مگر اپنے نفس کا محاسبہ نہیں کرتا۔

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم پوروں سے اس کی ہتھیلی بنا دیں جس میں انگلیاں نہ ہوں۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 205، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت   2۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 206-208
3۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 206-208   4۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 209   5۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 207

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے بلیٰ قادرین کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے ہاتھ کے بجائے اونٹ کے کھر کی طرح بنا دیتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی خلقت کو حسین و جمیل بنایا ہے اور اس کی انگلیاں جن کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور جن کے ساتھ وہ کھانا کھاتا ہے (1)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے قٰدِرِیْنَ عَلٰۤی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم قادر ہیں کہ اس کے پاؤں کو اونٹ کے پاؤں کی طرح بنا دیں اور وہ ان کے ساتھ کوئی کام بھی نہ کر سکے (2)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے اسی آیت کے تحت حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ اسے اونٹ کے پاؤں کی طرح کر دے یہاں تک کہ وہ اس سے کوئی نفع حاصل نہ کر سکے

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ اس کے پاؤں کو اونٹ کے پاؤں کی طرح بنا دیتا اور وہ ان کے ساتھ کوئی چیز نہ پکڑ سکے (3)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے اونٹ کے پاؤں کی صورت میں بنا دے یہاں تک کہ وہ اس سے کوئی نفع حاصل نہ کر سکے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم اس پر بھی قدرت رکھتے ہیں کہ ہم اس کے ہاتھوں اور پاؤں کو اونٹ کے پاؤں کی مثل بنا دیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰۤی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ⊙ اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے لئے انگلیاں بنائی ہیں اور انسان کے لئے … کی طرح کے پاؤں اور کھر بھی بنا سکتا ہے … جن کے ساتھ وہ کھاتے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ⊙ کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ انسان مسلسل اپنے گناہ کی طرف بڑھتا جاتا ہے (4)۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ کافر ہے جو (یوم) حساب کو جھٹلاتا ہے۔ (5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کے معنی میں فرمایا: اس سے مراد آرزو اور امید ہے کہ انسان کہتا ہے میں عمل کروں گا پھر توبہ کر لوں گا۔ (6)

1۔ تفسیر ابن ابی حاتم، زیر آیت ہذا، جلد 3 صفحہ 3404، 368، مکتبہ … بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29 صفحہ 206، داراحیاء التراث العربی بیروت   3۔ ایضاً   4۔ ایضاً جلد 29 صفحہ 210
5۔ ایضاً جلد 29 صفحہ 211   6۔ ایضاً جلد 20 صفحہ 210

امام ابن ابی الدنیا نے ذم الامل میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ انسان گناہ کو مقدم کرتا ہے اور توبہ کو مؤخر کرتا ہے (1)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ وہ آگے ہی آگے بڑھتا جاتا ہے (گناہ کرتا رہتا ہے) (2)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ معصیت کی طرف بڑھتا اور اس میں مسلسل چلتا رہتا ہے (3)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تو کسی انسان کو نہ ملے گا مگر اس کا نفس اسے قدم بقدم اللہ تعالیٰ کی معصیت اور گناہوں کی طرف کھینچ رہا ہوگا مگر وہ جسے اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ اور یَسْـَٔلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ۞ سوال پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا (4)۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہم اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے (بلکہ انسان کی خواہش تو یہ ہے کہ وہ) مقدم کی ہوئی برائی کرتا رہے اور کہتا ہے کہ بعد میں عمل کر لوں گا۔ یَسْـَٔلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ۞ پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد بیان فرمایا فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۞ اس سے مراد موت ہے (5)۔

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۞ اس سے مراد موت ہے (6)۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ بَرِقَ الْبَصَرُ ۞ سے مراد آنکھ کا پھٹ جانا (حیرت زدہ ہو جانا) ہے۔ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۞ سے مراد اس کی روشنی کا ختم ہو جانا ہے (7)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابو عبیدہ رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ سے مراد موت کے وقت آنکھ کا حیران ہونا ہے اور وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۞ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۞ کے بارے میں کہا کہ سورج اور چاند دونوں قیامت کے دن لپیٹ دیئے جائیں گے (8)۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن سورج اور چاند دونوں لپیٹ دیئے جائیں گے (9)۔

امام ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن سورج اور چاند دونوں جمع

1۔ شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 394 (10573)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 210، داراحیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 211 4۔ ایضاً

5۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 408 (7232)، دار الکتب العلمیہ بیروت 6۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 213

7۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 214 8۔ ایضاً 9۔ ایضاً

لپیٹ دیے جائیں گے اور پھر سمندر میں پھینک دیے جائیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت بڑی آگ میں بدل جائے گا۔(1)

امام ابو عبید، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن خالد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اَيْنَ الْمَفَرُّ (10) میں میم کو نصب اور فا کو زیر کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور یحییٰ بن وثاب نے میم اور فا دونوں کو نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا نے کتاب الاہوال میں، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ نے كَلَّا لَا وَزَرَ (11) کے تحت کہا: یہاں کوئی قلعہ اور پناہ گاہ نہیں ہے (2)۔ ایک روایت میں ہے کوئی حرز (محفوظ جگہ) نہیں ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کوئی پہاڑ نہیں ہے۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا: مجھے لَا وَزَرَ (11) کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: اس کا معنی ہے پناہ گاہ۔ حضرت نافع نے کہا: کیا اہل عرب بھی اس معنی کو جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیا تو نے عمرو بن کلثوم کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا:

لعمرك ما ان له صخرة   لعمرك ما ان له من وزر

"تیری عمر کی قسم! بے شک اس کے لیے کوئی چٹان نہیں، تیری عمر کی قسم! بے شک اس کے لیے کوئی پناہ گاہ نہیں۔"

امام عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا نے الاہوال میں، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لَا وَزَرَ (11) کا معنی ہے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر، مجاہد اور ابو قلابہ رحمہم اللہ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ كَلَّا لَا وَزَرَ (11) کے ضمن میں انہوں نے کہا کہ جب عربوں کو جنگ میں شدید مشکل پیش آتی تو وہ کہتے: الوزر الوزر۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام سکھایا تو فرمایا كَلَّا لَا وَزَرَ (11) فرمایا کوئی پہاڑ نہیں ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ کوئی آدمی اپنے جانوروں میں ہوتا تو جونہی گھوڑا اس کے پاس آ جاتا اس کا مالک اسے کہتا: الوزر الوزر یعنی پہاڑ کا قصد کر، وہی محفوظ جگہ ہے۔(3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کا معنی ہے کوئی پہاڑ نہیں۔(4)

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا معنی ہے کوئی غار نہیں اور نہ کوئی پناہ گاہ۔

امام عبد بن حمید نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے کوئی بچانے والا پہاڑ نہیں ہے۔

ابن جریر نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لَا وَزَرَ کا معنی ہے کوئی پہاڑ نہیں۔ یہی ان کی مراد ہے۔(5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 215، داراحیاء التراث العربی بیروت   2۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 218

3۔ ایضاً   4۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 217   5۔ ایضاً

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے کوئی پناہ گاہ نہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لَا وَزَرَ کا معنی ہے کہ کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ کوئی بچاؤ ہے اور نہ کوئی نجات کی جگہ ہے۔ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ یعنی آپ کے رب کی طرف ہی مرجع ہے۔ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿۱۳﴾ فرمایا: اس دن انسان کو آگاہ کیا جائے گا جو کچھ اس نے اطاعت الٰہی میں آگے بھیجا اور جو کچھ اس نے اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ضائع کیے ہیں (2)۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ انسان نے جو عمل کیا اس کے شروع اور آخر کے بارے میں اسے آگاہ کیا جائے گا (3)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ انسان نے جو کچھ اس نے بطور خطا اس سے آگے بھیجا اور جو کچھ اس نے حق میں سے پیچھے چھوڑا اسے آگاہ کیا جائے گا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انسان نے اپنے اعمال میں سے جو آگے بھیجے اور جو پیچھے طریقہ چھوڑا جس کے مطابق اس کے بعد عمل کیا گیا سب کے بارے اسے آگاہ کیا جائے گا (4)۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ انسان کو اس عمل کی خبر دی جائے گی جو اس نے اپنی موت سے پہلے کیے اور جو اس نے اچھا یا برا طریقہ چھوڑا جس کے مطابق اس کی موت کے بعد عمل کیا گیا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جو مال اس نے آگے بھیجا یا جو پیچھے چھوڑا جس کے مطابق اس کے بعد عمل کیا گیا خواہ وہ مال ہو یا کوئی نیکی، صدقہ جس کے بعد اسے چھوڑ دیا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول روایت کیا ہے کہ انسان کو آگاہ کیا جائے گا اس معصیت اور نیکی کے بارے جو اس نے آگے بھیجی اور جو سنت اس نے پیچھے چھوڑی (5)۔

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے کتاب الکفارہ میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ السلام کاتبین کے ساتھ انسان کے پاس آتے ہیں اور اس پر اس کا عمل پیش کرتے ہیں۔ جب وہ نیکی دیکھتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب برائی دیکھتا ہے تو آنکھ بند کر لیتا ہے۔

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ہر بندے کے سامنے اس کا عمل خیر اور شر پیش کیا جاتا ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 216، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 219
3۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 216 4۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 218 5۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 216

بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝ وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۝ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

1 [illegible]

2 [illegible]

3 [illegible]

4 [illegible]

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے اس آیت کے بارے میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: جب تو چاہے کہ تو لوگوں کے عیوب دیکھنے لگے تو اپنے عیب سے غافل ہو جائے گا۔ فرمایا: کہا جاتا ہے کہ انجیل میں لکھا ہوا ہے۔ اے ابن آدم! تو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ میں پڑے ہوئے شہتیر کو نہیں دیکھتا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انسان اپنے بارے اپنے آنکھ، اپنے ہاتھ، اپنے پاؤں اور دیگر جوارح پر نظر رکھتا ہے۔ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ اگرچہ وہ کپڑوں سے ننگا ہو۔(1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مَعَاذِيْرَهٗ سے مراد اہل یمن کی لغت میں اس کا پردہ اور ستر ہے۔

امام طیالسی، امام احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری نے مصاحف میں، طبرانی، ابن مردویہ، ابو نعیم اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے اترنے کی وجہ سے سخت مشقت برداشت کرتے تھے۔ آپ اپنی زبان اور ہونٹوں کو اس خوف سے تیزی سے حرکت دیتے تھے کہ کوئی چیز ان سے چھوٹ نہ جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے حفظ اور یاد کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے آپ کے سینے میں جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے، پھر ہم اسے آپ پر پڑھیں گے۔ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ جب ہم اسے آپ پر نازل کریں۔ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ تو اسے کان لگا کر سنیں اور خاموش رہیں۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ پھر آپ اپنی زبان کے ساتھ بیان کریں۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: ہمارے ذمہ ہے کہ ہم اس کی قرأت کریں۔ پھر اس کے بعد جب بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر جھکا لیتے تھے۔ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: آپ غور سے سنتے۔ اور جب وہ چلے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پڑھتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہے۔(2)

امام ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن کریم نازل ہوتا تھا تو آپ اس کی قرأت میں جلدی کرتے تاکہ آپ اسے یاد کر لیں۔ تو آپ پر یہ آیت نازل ہوئی: لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ختم سورت کے بارے نہیں جانتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نازل ہوتی۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے بارے اس کے بھول جانے کے خوف سے اپنا کان اور ہونٹ حرکت کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ بے شک ہمارے ذمہ ہے کہ ہم اسے آپ کے لیے جمع کر دیں۔ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ اور آپ کو پڑھانا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 21-220، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ صحیح بخاری، ... جلد 1، صفحہ 45، دار ابن کثیر بیروت

[illegible] آپ [illegible] فَإِذَا قَرَأْنَاهُ [illegible] فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ [illegible] ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ [illegible] بیان [illegible]

[illegible]

[illegible] لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] جاتے تھے یہاں تک کہ [illegible]

[illegible] (2)

امام [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ [illegible]

[illegible] قرآن [illegible] اللہ تعالیٰ نے فرمایا [illegible] آپ [illegible]

[illegible] إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ [illegible] آپ کے سینے میں [illegible]

[illegible] آپ [illegible] فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ [illegible]

جب [illegible] آپ [illegible] ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ [illegible]

کے معانی [illegible] بیان کرنا [illegible] (3)

امام [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت [illegible]

[illegible] فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ [illegible] آپ اس کے مطابق عمل کیجیے۔

امام [illegible] حضرت [illegible] اللہ [illegible] لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ

[illegible] کہ آپ [illegible] قرآن [illegible] آپ [illegible]

[illegible] (4)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ

لِتَعْجَلَ بِهِ [illegible]

[illegible] إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ [illegible]

[illegible] فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ [illegible]

[illegible] ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ [illegible]

[illegible]

1۔ [illegible] جلد 29، صفحہ 223-226 [illegible] 2۔ [illegible] جلد 29، صفحہ 222

3۔ [illegible] جلد 29، صفحہ 223-226　4۔ [illegible] جلد 29، صفحہ 228　5۔ [illegible] جلد 29، صفحہ 224

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾

[illegible]

امام سعید بن منصور [illegible] اس طرح پڑھتے تھے کلا بل یحبون العاجلۃ ویذرون الآخرۃ۔

[illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ [illegible]

[illegible] كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ [illegible] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ [illegible]

[illegible] إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 29 صفحہ 228 [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کے چہرۂ قدرت کی طرف دیکھ رہے ہوں گے

امام ابن مردویہ، آجری [illegible] اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے [illegible] مختلف [illegible] ہوں گے [illegible]

[illegible] رحمہم اللہ نے حضرت حسن [illegible] سے روایت [illegible] [illegible] کی طرف [illegible]

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس دن کچھ چہرے [illegible] خالق کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ [illegible] اس دن کچھ چہرے [illegible] اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ [illegible] [illegible] آنکھوں میں [illegible] [illegible] آنکھوں میں [illegible] [illegible] کی طرف دیکھے [illegible] [illegible] حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] اپنے [illegible] [illegible] چہرۂ قدرت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] سے بیان کیا [illegible]

امام ابن مردویہ [illegible] حضرت انس [illegible] سے بیان کیا ہے [illegible] [illegible] صفت [illegible]

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ترمذی، ابن جریر، ابن المنذر [illegible] [illegible] نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا [illegible] [illegible] جنت [illegible] [illegible] چہرۂ قدرت [illegible] وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ [illegible] وَوُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ [illegible] [illegible]

1۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 29، صفحہ 228، [illegible]

2۔ سنن ترمذی، کتاب التفسیر، جلد 5، صفحہ 402 (3330) [illegible]

امام عبدالرزاق، امام احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، نسائی، دارقطنی نے الرؤیۃ میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی مشکل پیش آتی ہے جبکہ اس کے آگے بادل نہ ہوں؟ انہوں نے عرض کی: نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: بے شک تم قیامت کے دن پروردگار عالم کو اسی طرح دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا اور کہے گا جو کوئی کسی کی عبادت کرتا تھا وہ اسی کے پیچھے ہو جائے کہ وہ اس کی اتباع کرے۔ پس جو سورج کی عبادت کرتے تھے وہ سورج کی اتباع کریں گے، جو چاند کی پوجا کرتے تھے وہ چاند کے پیچھے ہو جائیں گے اور جو بتوں کی پوجا کرتے تھے وہ بتوں کے پیچھے ہو جائیں گے۔ پس یہ امت باقی رہ جائے گی اور اس میں منافقین بھی ہوں گے۔ سو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت کے سوا جسے وہ پہچانتے ہیں کسی دوسری صورت میں آئے گا اور فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ تو وہ کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ ہم اسی جگہ پر ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب آئے گا۔ پس جب ہمارا رب تشریف لائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس صورت میں ان کے پاس آئے گا جسے وہ پہچانتے ہیں اور فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ تو وہ کہیں گے: تو ہمارا رب ہے۔ پس وہ اس کی اتباع کریں گے اور جہنم پر پل بچھا دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلا میں ہوں گا جو اسے عبور کروں گا۔ اور اس دن رسل علیہم السلام ہی دعا کر رہے ہوں گے: اللھم سلم سلم (اے اللہ! سلامتی کے ساتھ گزار دے، سلامتی کے ساتھ گزار دے) اور اس میں سعدان کے کانٹوں کی طرح کنڈے ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی ان کی عظمت کی مقدار کو نہیں جانتا۔ پس وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب کھینچ لیں گے۔ ان میں سے کوئی اپنے عمل کے سبب ہلاک ہو جائے گا اور کوئی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دوزخ میں گر جائے گا۔ پھر وہ نجات پا جائے گا یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے اسے نکالنا چاہے گا جسے اس نے نکالنے کا ارادہ کیا، ان میں سے جو لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتے تھے، تو وہ ملائکہ کو حکم فرمائے گا کہ وہ انہیں نکال لائیں۔ پس وہ انہیں سجدوں کے نشان سے پہچان لیں گے اور وہ انہیں نکال لائیں گے۔ حالانکہ وہ جل چکے ہوں گے۔ پھر ان پر پانی انڈیلا جائے گا جسے ماء الحیاۃ کہا جاتا ہے۔ پس وہ حسین و جمیل صورت میں دانے کے اگنے کی طرح اگ آئیں گے۔ ایک آدمی باقی رہ جائے گا جو جہنم کی طرف اپنا چہرہ کیے ہو گا۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اس کی بو نے مجھے تکلیف دی ہے اور شعلے نے مجھے جلا رکھا ہے اور اس کی حرارت نے مجھے جلا دیا ہے۔ تو میرا چہرہ آگ سے پھیر دے۔ وہ مسلسل اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا رہے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں نے تجھے یہ عطا کر دیا تو تو مجھ سے کوئی اور سوال کرنے لگے گا۔ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گا۔ چنانچہ اس کا چہرہ آگ سے پھیر دیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔ تو رب کریم فرمائے گا: کیا تو نے یہ یقین نہیں دلایا تھا کہ تو اس کے سوا کچھ نہیں مانگے گا؟ اے ابن آدم! تیرا برا ہو، تو کتنا عہد توڑنے والا ہے۔ وہ مسلسل التجا کرتا رہے گا۔ پھر رب کریم فرمائے گا: مجھے یقین ہے اگر میں نے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا [illegible] قیامت کے دن اللہ تعالیٰ [illegible] جب آسمان میں بادل نہ ہو [illegible]

امام احمد، عبد بن حمید اور دارقطنی رحمہم اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ [illegible] حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے خاص تجلی [illegible]

امام احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے [illegible] کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے [illegible] 12

امام احمد، مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible]

[illegible]

1۔ [illegible]

2۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible]

[illegible] يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible]

[illegible] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت [illegible] قیامت [illegible]

51

[illegible]

[illegible]

کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، اور نہ کسی انسان کے دل پر اس کا تصور تک گزرا ہے۔ [illegible]
گی۔ یہاں تک کہ ان کے محفوظ ہونے کی مقدار سے تنگ ہوگی۔ حضرت ابن [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] رسول اللہ ﷺ
[illegible] آپ نے [illegible] آپ ﷺ نے [illegible]
[illegible] ان کے ساتھ [illegible]
[illegible] اپنے رب کی طرف [illegible] جائیں گے [illegible] کے دلوں میں [illegible]
[illegible] کہ وہ اپنے رب کی طرف [illegible] دیکھیں گے اور [illegible]
اپنے [illegible] فضل و رحمت سے [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] کہ
[illegible] ( )

امام عبداللہ بن المبارک نے [illegible] حضرت [illegible] سے روایت بیان کی ہے کہ
وہ ایک [illegible] کی صورت میں [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] ایک ساتھی [illegible] ساتھ تھا [illegible]
[illegible] اپنے ساتھی سے [illegible] یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے [illegible] وقت حاضر ہوئے کہ آپ ﷺ
[illegible] اور لوگوں کو خطاب [illegible] فرمایا [illegible] ہم سے [illegible]
[illegible] آواز [illegible] میں تمہیں [illegible] اس کی قوم نے [illegible] تو
لوگوں نے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] اپنے دل کی بات [illegible]
اپنے ساتھی کی [illegible] قائل [illegible] مجھ سے پوچھا [illegible] کیا میں نے
پیغام حق پہنچا دیا ہے؟ [illegible] اور [illegible]
[illegible] یہاں تک کہ جب آپ ﷺ [illegible] فارغ ہو گئے تو ہم نے عرض
کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے [illegible] آپ ﷺ نے [illegible] اللہ تعالیٰ کی قسم [illegible]
[illegible] جوان [illegible] تک [illegible] کیا
[illegible] اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی [illegible] اپنے ہاتھ سے اشارہ [illegible] آپ نے
[illegible] کہ [illegible] قیامت [illegible]
[illegible] دن کا علم [illegible]
جب [illegible] قریب [illegible]
[illegible] قیامت [illegible]
[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] ساتھی [illegible]

[illegible] 1977 [illegible] 08 [illegible]

بے شک ہم اپنے قبائل میں رہتے ہیں جن میں سے کوئی آدمی ہماری تصدیق نہیں کرے گا مگر قبیلہ مذحج سے جو کہ ہمارے قریبی ہیں۔ اور خثعم سے جو کہ ہمارے دوست ہیں اور ہمارا وہ خاندان جس سے ہم خود متعلق ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے نہ ... وقت ٹھہرے گا مگر جتنا ٹھہرے گا پھر تمہارا نبی فوت ہو جائے گا۔ پھر تم ٹھہرے رہو گے جتنا باقی رہے۔ پھر تیرے رب کی قسم چیخ بھیجی جائے گی سو قسم ہے تیرے معبود کی (زمین) کی پشت پر کوئی نہیں چھوڑے گی مگر وہ مر جائے گا اور وہ فرشتے جو تیرے رب کے ساتھ ہیں۔ پھر تیرا رب شہروں میں پھرے گا اور شہر اپنے باسیوں سے خالی ہو جائیں گے (یعنی وہ سب مر چکے ہوں گے) پھر تیرا رب عرش کے پاس سے بارش برسانے والا بادل بھیجے گا۔ اور تیرے الٰہ کی قسم وہ اس کی پشت پر کوئی مقتول کا گڑھا نہیں چھوڑے گی اور نہ کسی میت کا دفن کرنے کی جگہ مگر اس سے شق ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ اسے سر کی جانب سے کھڑا کر دے گی اور وہ سیدھا بیٹھ جائے گا۔ تیرا رب کہے گا: کیا حال ہے؟ جتنی دیر تک اس حال میں رہا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! کل۔ آج (یعنی دو دن) زندگی کے ساتھ اپنے عہد کی وجہ سے وہ گمان کرے گا کہ وہ ابھی اپنے اہل کے ساتھ رہا تھا قریب ہی ہے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! وہ ہمیں کیسے جمع کرے گا حالانکہ ہوائیں، بارشیں اور درندے ہمیں بکھیر چکے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے اس قسم کی مثال سے آگاہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک زمین ہے۔ تو اس پر گیا اور وہ بے آب فاسد خراب ہو چکی تھی تو نے کہا یہ کبھی زندہ (قابل کاشت) نہیں ہوگی۔ پھر تیرے رب نے اس پر بارش برسائی اور چند دن تو نے توقف کیا اور پھر وہاں گیا اور دیکھا وہ ایک چھوٹی ہری بھری ہوئی ہے۔ اور تیرے الٰہ کی قسم! وہ انہیں اسی طرح قدرت رکھتا ہے کہ وہ انہیں پانی سے جمع کرے اور انہیں زمین کی نباتات سے بھی جمع کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ سو وہ قبروں سے نکلیں گے یا اپنے گرنے کی جگہوں سے۔ پس وہ اس کی طرف دیکھیں گے اور وہ ان کی طرف دیکھے گا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیسے ہو سکے گا حالانکہ ہم زمین کو بھرے ہوئے ہوں گے اور وہ ایک شخص ہے۔ وہ ہماری طرف دیکھے گا اور ہم اس کی طرف دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کی مثال سے تجھے آگاہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے سورج اور چاند ہیں۔ یہ اس کی ایک چھوٹی سی علامت اور نشانی ہے۔ تم ان دونوں کو دیکھ رہے ہو اور ایک ساعت میں وہ دونوں تمہیں دیکھتے ہیں۔ اور تم انہیں دیکھتے ہو حالانکہ ان کی رؤیت میں تمہیں کوئی دشواری اور مشقت نہیں ہوتی۔ اور تیرے الٰہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس پر زیادہ قدرت رکھتا ہے کہ وہ تمہیں دیکھے اور تم اسے دیکھو۔ بہ نسبت ان دونوں کو دیکھنے کے اور وہ تمہیں دیکھتے ہیں۔ اور ان کی رؤیت میں تمہیں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا رب ہمارے ساتھ کیا کرے گا جب ہم اس سے ملیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ظاہر اس پر پیش کیے جاؤ گے اور تمہارے بھید اس کے سامنے ہوں گے۔ تم میں سے کوئی بھی اس پر مخفی اور چھپا ہوا نہیں ہوگا۔ پھر تیرا رب اپنے دست قدرت میں پانی کا ایک چلو لے گا اور تمہارے اوپر اسے چھڑک دے گا۔ اور تیرے الٰہ کی قسم اس کا کوئی قطرہ کسی چہرے سے خطا نہیں جائے گا۔ رہا مسلمان تو وہ اس کے چہرے کو سفید ریشم کی طرح سفید کر دے گا اور رہا کافر تو اس کی ناک پر لگے گا اور اسے سیاہ کوئلے کی طرح کر دے گا۔ پھر وہ منتشر ہو جائیں گے۔ پھر تمہارے نبی کریم ﷺ واپس پھریں گے اور ان کے نشانات قدم پر صالحین بھی

[illegible] جہنم [illegible]

[illegible]

[illegible] یا رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] جہنم میں [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

امام [illegible] اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ [illegible] قیامت کے دن [illegible] دیکھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: [illegible] تو آپ ﷺ نے فرمایا: [illegible] چودھویں رات کو چاند [illegible] نہیں دیکھتے؟ میں نے عرض کی: [illegible] تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ عزوجل اس سے عظیم تر ہے (2)

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے: جو سب سے اول اللہ تبارک وتعالیٰ کا دیدار [illegible]

امام ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جائے گا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

1۔ مستدرک حاکم، [illegible] جلد 4، صفحہ 8653/605، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ [illegible] جلد 1، صفحہ 375 [illegible]

نے کس لیے عمل کیا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! تو نے جہنم کو پیدا کیا اور اس کے طوق، اس کی زنجیریں، آگ، اس کی
حرارت اور اس کے کھولتے ہوئے پانی کو تخلیق فرمایا۔ اور میں تجھ سے ڈرتا رہا کہ کہیں وہ گناہوں کا ارتکاب کرے، تو مجھے
اس میں نہ ڈال دے۔ چنانچہ میں اپنی راتوں کو جاگتا رہا اور تیرے خوف سے اپنے دن کو پیاسا رہا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:
میرے بندے! تو نے جہنم کے خوف سے عمل کیا۔ پس میں نے تجھے جہنم سے آزاد کر دیا اور تجھ پر میرا فضل یہ ہے کہ میں نے
تجھے اپنی جنت میں داخل کر دیا ہے۔ پس وہ اور اس کے ساتھی سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر تیسرے گروہ سے ایک آدمی
لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے! تو نے کس لیے عمل کیا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! تیری
محبت کے لیے اور تیرے شوق کے لیے۔ تیری عزت کی قسم اے رب! تیرے شوق اور تیری محبت میں میں اپنی راتوں کو جاگتا رہا
اور میں نے اپنے دنوں کو پیاسا رکھا (یعنی روزے رکھتا رہا) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے! تو نے میرے (دیدار کے)
شوق اور میری محبت کے لیے عمل کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے لیے تجلی فرمائے گا، میرے بندے! تو نے میرے (دیدار
کے) شوق اور میری محبت کے لیے عمل کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے لیے تجلی فرمائے گا اور ارشاد فرمائے گا: میں یہ ہوں، میرا
دیدار کر لے۔ پھر فرمائے گا: تجھ پر میرا فضل یہ ہے کہ میں نے تجھے جہنم سے آزاد کر دیا اور اپنی جنت کو تیرے لیے مباح کر
دیا ہے۔ میں نے تیری اپنے فرشتوں سے ملاقات کرائی اور تجھے بذات خود سلام کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا۔ پس وہ اور اس کے
ساتھی سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ، نسائی اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان
کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! بوسیلہ اپنے علم غیب اور مخلوق پر
قدرت کے جب تک تو میرے لیے زندہ رہنا بہتر جانتا ہے مجھے زندہ رکھ۔ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو مجھے
موت عطا فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے غیب اور شہادت کی حالت میں تیری خشیت کی التجا کرتا ہوں اور میں غضب اور رضا کی
حالت میں کلمہ حق اور انصاف کی درخواست کرتا ہوں اور میں تجھ سے فقر و غنا میں میانہ روی اختیار کرنے کا سوال کرتا ہوں۔
میں تجھ سے ایسی نعمت کی التجا کرتا ہوں جو ضائع نہ ہو اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک اور راحت مانگتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو۔ اور
میں تجھ سے قضا کے بعد رضا کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد زندگی کی راحت و سکون کی التجا کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے
تیرے چہرۂ قدس کے دیدار کی لذت کا سوال کرتا ہوں اور تیری ملاقات کے شوق کی درخواست کرتا ہوں۔ کسی تکلیف دہ
شے کے نقصان پہنچائے بغیر اور بغیر گمراہ کن فتنے کے۔ اے اللہ! تو ہمیں زینت ایمان سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ
لوگوں کی ہدایت عطا فرما"۔(1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دعا سکھائی
ہے اور حکم فرمایا ہے کہ وہ خود اور ان کے گھر والے ہر روز اسے مانگا کریں (اور رب کریم کی بارگاہ میں التجا کیا کریں) صبح تا

1۔ سنن نسائی، جلد 3 صفحہ 54، دار الریان، قاہرہ

[illegible] سبحانك اللهم [illegible] ولك الحمد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عالم الغيب والشهادة [illegible]

[illegible] اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا شريك لك [illegible]

[illegible] وانت على كل شيء قدير واشهد ان محمدا عبدك ورسولك واشهد ان وعدك

حق ولقاءك حق والساعة اتية لا ريب فيها وانك تبعث من في القبور [illegible]

[illegible]

[illegible] الا انت [illegible] انك انت التواب الرحيم"

[illegible] نے حضرت [illegible] سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ [illegible]

[illegible] اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ [illegible]

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عابسة (?) [illegible] شديد (?) ملمومة (?) باسرة (?)

[illegible]

[illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] (3)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے اس کی طرف
جس دن پنڈلی سے پردہ اٹھایا جائے گا اور وہ گمان کریں گے کہ ان کے ساتھ خیانت (خشوع) نہ ملحوظ کیا جائے گا۔ (1)

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿26﴾ وَ قِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿27﴾ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿28﴾
وَ الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿29﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ﴿30﴾ فَلَا صَدَّقَ وَ
لَا صَلّٰى ﴿31﴾ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿32﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿33﴾ اَوْلٰى
لَكَ فَاَوْلٰى ﴿34﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿35﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ
سُدًى ﴿36﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿37﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ
فَسَوّٰى ﴿38﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿39﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ
بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿40﴾

”ہاں ہاں جب جان پہنچ گئی ہنسلی تک۔ اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا۔ اور (مرنے والا) سمجھ لے گا کہ جدائی کی گھڑی آ پہنچی۔ اور لپٹ جاتی ہے ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے۔ اس دن آپ کے رب کی طرف کوچ ہوتا ہے۔ (ان حقائق کے باوجود) نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ اس نے (حق کو) جھٹلایا اور اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر اپنے گھر کی طرف اکڑتا ہوا۔ تیری خرابی آگئی ہے، آگئی۔ پھر تیری خرابی آگئی، آگئی۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے بے لگام چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ (ابتدا میں) منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو (رحم مادر میں) ٹپکایا جاتا ہے۔ پھر اس سے وہ لوتھڑا بنا، پھر اللہ نے اسے بنایا اور اعضاء درست کیے۔ پھر اس سے دو قسمیں بنائیں مرد اور عورت۔ کیا وہ (اتنی قدرت والا) اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو پھر زندہ کر دے“۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿26﴾ کا معنی حلقوم ہے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿27﴾ کا معنی ہے کون ہے جو شفا دینے والا طبیب ہے۔ (2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ضمن میں یہ قول ذکر کیا ہے کہ انہوں نے علاج تلاش کیا لیکن انہوں نے اسے اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور فیصلے کے خلاف کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچایا۔ وَظَنَّ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 230، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 371 (3418)، دارالکتب العلمیہ بیروت

[illegible] کے ساتھ جمع ہو جائیں گی۔

عبد بن حمید نے حضرت [illegible] حضرت [illegible] اور حضرت قتادہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ [illegible] اس بات کو [illegible]

[illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ [illegible] وقت [illegible]

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] بیان کیا ہے [illegible] اس [illegible]

[illegible] (یعنی [illegible])

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ علیہ سے [illegible] بیان کیا ہے [illegible]

اس کے [illegible] (یعنی [illegible]) [illegible] کرتے ہیں۔ (1)

[illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] بیان کیا ہے [illegible] وَالْتَفَّتِ السَّاقُ

بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے [illegible] اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ [illegible]

[illegible]

امام [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] فَلَا صَدَّقَ [illegible]

[illegible] وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى [illegible]

[illegible]

[illegible] اَوْلٰى لَكَ

فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ علیہ سے [illegible]

1۔ [illegible]، جلد 2، صفحہ [illegible]

[illegible] 1971 [illegible]

منی کا قطرہ تھا جو رحم میں ٹپکایا جاتا ہے

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے یعنی وہ غور و فکر کرتا ہے

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ... مستدرک میں حاکم اور آپ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ... تعالیٰ زل اللہ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ وہ کلمات رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے کہے تھے یا اللہ تعالیٰ سے یہ حکم ملا تھا؟ تو آپ نے فرمایا ... بلکہ آپ ﷺ سے پہلے یہ کلمات جبرائیل علیہ السلام سے اسے سنا اور اللہ تعالیٰ نے یہ وحی فرمائے۔ (1)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًى کا معنی ہے کہ اسے مہمل چھوڑ دیا جائے گا (یعنی اس پر کوئی امر نہی اور پابندی نہیں ہوگی) (2)

امام عبد بن حمید، ابن المنذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا نہ اسے کوئی حکم دیا جائے گا اور نہ اسے منع کیا جائے گا۔

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اسے مہمل چھوڑ دیا جائے گا اور آپ نے اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى کے ضمن میں کہا کہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب یہ آیت پڑھتے تو یہ کہا کرتے تھے بَلٰى (ہاں کیوں نہیں وہ مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے اس کی ذات پاک ہے) (3)

امام عبد بن حمید اور ابن الانباری رحمہما اللہ نے المصاحف میں حضرت صالح بن ابی الخلیل رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب یہ آیت پڑھتے تو فرماتے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبَلٰى۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ آیت پڑھی اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى تو فرمایا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبَلٰى۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے حج کے بعد حج کیا تو آپ اکثر لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ کی قرأت کرتے اور جب آپ یہ پڑھتے اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى تو میں نے آپ کو یہ کہتے سنا: "بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ" (ہاں اور میں اس پر شہادت دینے والوں میں سے ہوں)

امام عبد بن حمید، ابوداؤد اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ایک

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 238، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً
3۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 372، حدیث 2117، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible] (1)

[illegible] ... لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا [illegible] أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ [illegible] بَلَى وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ [illegible] أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى [illegible] بلی [illegible] وَالْمُرْسَلَاتِ [illegible] فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (المرسلات 50) [illegible]"

[illegible] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ [illegible] سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible] بلی

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى [illegible] أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى

[illegible]"

---

1 [illegible] صفحہ 330 [illegible]

آیاتہا ۳۱ | سورۃ الانسان مدنیۃ ۷۶ | رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ﴿١﴾ إِنَّا
خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٢﴾ إِنَّا
هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ﴿٣﴾ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ
سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ﴿٤﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ
مِزَاجُهَا كَافُورًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿٦﴾
يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴿٧﴾

"بیشک گزرا ہے انسان پر زمانہ میں ایک ایسا وقت جبکہ یہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ بلاشبہ ہم ہی نے انسان کو پیدا فرمایا ایک مخلوط نطفہ سے تاکہ ہم اس کو آزمائیں پس ہم نے بنا دیا اسے سننے والا، دیکھنے والا۔ ہم نے دکھایا اسے (اپنا) راستہ اب چاہے شکر گزار بنے یا ناشکرا۔ بیشک ہم نے تیار کر رکھی ہیں کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ۔ بیشک نیک لوگ پئیں گے (شراب کے) ایسے جام میں سے جس میں آمیزش ہوگی کافور کی۔ (کافور) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے (وہ) خاص بندے پئیں گے اور جہاں چاہیں گے اسے بہا کر لے جائیں گے۔ جو پوری کرتے ہیں اپنی نذریں اور ڈرتے ہیں اس دن سے جس کا شر ہر سو پھیلا ہوا۔"

ابن ضریس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ الانسان مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

ابن مردویہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورۃ ھل اتی علی الانسان مکہ مکرمہ میں نازل کی گئی۔

امام ابن ضریس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ الانسان مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی (1)

امام طبرانی، ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حبشہ کا رہنے والا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تو پوچھ اور سوال کر۔ تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کو ہم پر شکل و صورت، رنگ اور نبوت میں فضیلت دی گئی ہے آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اس (شے) کے ساتھ

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible] هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ﴿١﴾ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٢﴾ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ﴿٣﴾ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ﴿٤﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿٦﴾ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴿٧﴾ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ﴿٩﴾ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ﴿١٠﴾ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ﴿١١﴾ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ﴿١٢﴾ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ﴿١٣﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ﴿١٥﴾ قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿١٩﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ [illegible]

[illegible]

[illegible] هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ [illegible]

[illegible] هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ [illegible]

[illegible] 13995/436 [illegible]

... جنت کے شوق نے تمہارے ساتھی کی جان نکال لی۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ آخر تک پڑھی پھر فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچراتا ہے اور اسے حق ہے کہ وہ چرچرائے۔ اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی نہیں مگر وہاں کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی پیشانی رکھے ہوئے ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم بستروں پر عورتوں سے لطف اندوز نہ ہوتے اور تم ٹیلوں کی طرف نکل جاتے۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے مذکورہ آیت کے تحت فرمایا کہ انسان ... جب کہ یہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا ... اللہ تعالیٰ کی مخلوقوں میں سے مخلوقوں کے بارے ... اس کی تخلیق سب سے بعد میں ہوئی۔

امام ابن مبارک، ابو عبید نے فضائل میں، عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کسی آدمی کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش یہ مکمل ہوتی۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کسی آدمی کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کاش یہ مکمل ہوتی۔ پھر آپ کو اس قول کے بارے میں عتاب کیا گیا تو آپ نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور فرمایا: اے کاش میں اسی کی مثل ہوتا۔(2)

امام عبد الرزاق اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مخلوق میں سے سب سے آخر آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔(3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ الْاِنْسَانِ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے: بے شک زمانے میں سے ایک ایسا وقت بھی ہے جس کا ذکر نہیں کیا گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا کوئی نہ جانتا تھا ... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے تخلیق فرمایا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بھی مذکورہ آیت

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 554 (3883)، دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، جلد 7، صفحہ 107 (34535)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
3۔ تفسیر ... جلد 3، صفحہ (3013/34)، دارالکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پھر حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ نے یہ

آیت پڑھی: اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ آپ نے [illegible] اَمْشَاجٍ سے مراد [illegible] ہیں

امام سعید بن منصور اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اَمْشَاجٍ سے مراد رگیں ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ کا معنی ہے مرد اور عورت کے پانی کا باہم ملا ہوا ہونا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی ہے کہ اس سے مراد مرد اور عورت کے پانی کا ملنا ہے [illegible] ہوتا ہے۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق نے آپ سے کہا کہ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ کا معنی بتائیے تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد مرد اور عورت کے پانی کا ملنا ہے جب وہ رحم میں جمع ہو۔ تو نافع نے عرض کی: کیا عرب اس معنی سے واقف ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، کیا تو نے ابو ذؤیب کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا:

كأنّ الريش والفوقين منه خلال النصل خالطه مشيج

"گویا کہ تیر کے پر اور اس کے دونوں کنارے اور [illegible] (خون سے) ملے ہوئے ہیں"۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آدمی کا پانی اور عورت کے پانی سے [illegible] وہ ملا ہوا خلقت ہو گیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب مرد اور عورت کا پانی ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہو جائے تو وہی اَمْشَاجٍ ہے۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب پانی اور خون مل جائیں تو وہ اَمْشَاجٍ ہے پھر علقہ اور پھر مضغہ بنتا ہے۔ (1)

1۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 342 (3373)، دار الکتب العلمیہ بیروت

عبد بن حمید اور ابن منذر نے اسی آیت کے ضمن میں حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ امشاج سے مراد
یہ ہے کہ جسے خون کے ساتھ ملا دیا گیا۔ پس وہ خون اور منی ہے۔ جب عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو حیض ختم ہو جاتا ہے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قول باری تعالیٰ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ کی
یہ تفسیر نقل کی ہے مختلف رنگوں والا (نطفہ)۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد مرد کا نطفہ سفید اور
سرخ اور عورت کے نطفہ کا رنگ سبز اور سرخ ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اَمْشَاجٍ سے مراد وہ رگیں ہیں جو نطفہ کے
ساتھ جاری ہوتی ہیں جیسے کہ کان کی ... پھر اس سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔

امام ابن منذر نے حضرت یمان سے روایت کیا ہے کہ اَمْشَاجٍ سے مراد وہ رگیں ہیں جو نطفہ میں ہوتی ہیں۔

امام فریابی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ اس سے مراد علقہ کے رنگ ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ
اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ بے شک ہم نے انسان کو مختلف مراحل میں پیدا فرمایا۔ ایک مرحلہ میں یہ نطفہ تھا، ایک میں علقہ، ایک میں
مضغہ اور ایک مرحلہ میں عظام (ہڈیاں) اور فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا۔ جب گوشت
چڑھ جاتا ہے، اور وہ صورت والا ہو جاتا ہے "ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ" پھر اس کے بال اگ آتے ہیں "فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ
اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ" پس اللہ تعالیٰ نے اسے ان چیزوں سے باخبر کیا جو اس نے اس کے لیے پیدا فرمائیں۔ اور جو کچھ اس نے
اپنی قدرت سے بھی باخبر کیا کہ وہ اسے اس کے ذریعہ آزمائے گا۔ تاکہ وہ جان لے کہ کس طرح انسان نے اس کا شکر کیا اور اس
کے حق کی کس طرح معرفت حاصل کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے وہ سب کچھ پیدا فرمایا جو اس نے اس کے لیے حلال
قرار دیا اور جو اس پر حرام ٹھہرایا۔ پھر ارشاد فرمایا: اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا (الدہر: 3) بے شک ہم نے دکھایا ہے
اسے راستہ، اب چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار بنے وَّاِمَّا كَفُوْرًا (الدہر: 3) اور چاہے ان کی ناشکری کرے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اَمْشَاجٍ کا مفہوم یہ ہے کہ
ہڈیاں، پٹھے اور رگیں مرد سے ہوتی ہیں اور گوشت، خون اور بال عورت سے ہوتے ہیں۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے العظمہ میں حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ انسان کی ہڈی اور
پٹھے مرد سے اور گوشت اور بال عورت کے پانی سے بنتے ہیں۔

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یوں کہا ہے کہ السَّبِيْلَ سے مراد راستہ ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یوں کہا ہے کہ السَّبِيْلَ سے مراد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ قَوَارِيرَ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا

[illegible]

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَ

1 [illegible] 12 [illegible] 8 [illegible] 181 [illegible]

اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ﴿١٥﴾ قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ﴿١٦﴾
وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ
سَلْسَبِيلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ
لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿١٩﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾
عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَ
سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿٢١﴾ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ
سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾

"اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو اور کہتے ہیں ہم تمہیں کھلاتے ہیں اللہ کی رضا کے لیے، ہم تم سے کوئی بدلہ یا شکریہ نہیں چاہتے ہم تو ڈرتے ہیں اپنے رب سے اس دن سے جو بڑا ترش رو اور سخت ہے۔ پس بچا لے گا انہیں اللہ تعالیٰ اس دن کے شر سے۔ اور عطا کرے گا انہیں تروتازگی اور دلی مسرت۔ اور مرحمت فرمائے گا انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس۔ وہاں تکیوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ نہ دیکھیں گے وہاں سورج کی تپش اور نہ ٹھٹھرن۔ اور قریب ہوں گے ان پر اس کے سائے اور قریب کر دیے گئے ہوں گے اس کے خوشے بالکل۔ اور گردش میں ہوں گے ان کے سامنے چاندی کے برتن اور شیشے کے چمکدار گلاس (اور) شیشے بھی وہ جو چاندی کے ہوں گے، ساقیوں نے انہیں پورے اندازے سے بھرا ہوگا۔ اور انہیں پلائے جائیں گے وہاں (ایسی شراب کے) جام جس میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی۔ (یہ زنجبیل) جنت میں ایک چشمہ ہے جس کو سلسبیل کہا جاتا ہے۔ اور چکر لگاتے رہیں گے ان کی خدمت میں ایسے بچے جو ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہیں گے۔ جب تو انہیں دیکھے تو یوں لگے گویا موتی ہیں جو بکھرے ہوئے ہیں۔ اور جدھر بھی تم وہاں دیکھو گے تمہیں نعمتیں ہی نعمتیں اور وسیع مملکت نظر آئے گی۔ ان کے اوپر باریک ریشم کا سبز لباس ہوگا اور دبیز اطلس کا اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور پلائے گا انہیں ان کا رب نہایت پاکیزہ شراب۔ (انہیں کہا جائے گا) یہ تمہارا صلہ ہے اور (مبارک ہو) تمہاری کوشش مقبول ہوئی۔ ہم نے ہی (اے حبیب!) آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا۔"

ابن المبارک، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور حاکم رحمہم اللہ نے صحیح قرار دیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے: وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں حالانکہ وہ خود اس کی

ہے۔ کہتے ہیں: وَّاَسِیۡرًا سے مراد قیدی ہے۔ اِنَّمَا نُطۡعِمُكُمۡ لِوَجۡهِ اللّٰهِ (آیت 9) یہ ارشاد ہے کہ علماء نے نہیں کہا بلکہ ان کے دل کی بات اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اور اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی۔ کہ وہ کسی سے بھی بدلہ اور شکریہ نہیں چاہتے تھے۔ (1)

امام سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ اور ابن منذر اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت قیدی مشرکین تھے۔ وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسۡكِیۡنًا وَّیَتِیۡمًا وَّاَسِیۡرًا (آیت 8)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیدیوں کے بارے میں حکم دیا کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ اس وقت وہ مشرکین تھے۔ قسم بخدا! تیرے مسلمان بھائی کی حرمت اور اس کا حق تجھ پر اس سے کہیں زیادہ ہے۔

امام ابو عبید نے غریب الحدیث میں، ابن منذر اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں اَسِیۡرًا کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مشرکین کے علاوہ کوئی قیدی نہ تھا۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ علیہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اہل اسلام کو قید نہیں کرتے تھے۔ لیکن یہ آیت مشرک قیدیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ انہیں فدیہ کے لیے قید کر لیتے تھے تو یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی اور حضور نبی کریم ﷺ ان کی اصلاح کا حکم ارشاد فرماتے تھے۔

عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اَسِیۡرًا سے مراد مشرک قیدی ہے۔ (3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اسیر سے مراد غلام اور دوسرے لوگ ہیں جب وہ قید کر لیے جائیں اور وہ لوگ جو قیدی کر لیے جائیں تو ان پر لازم ہے کہ تم انہیں کھلاؤ اور ان کی خیر خواہی کرو یہاں تک کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا فدیہ لے کر چھوڑ دیے جائیں۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تو قوم کے پاس سے مشرک قیدی گزرے تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں ان پر صدقہ کروں۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسۡكِیۡنًا وَّیَتِیۡمًا وَّاَسِیۡرًا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عطا رحمہم اللہ تعالیٰ سے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: چاہے وہ قیدی اہل قبلہ میں سے ہو یا ان کے علاوہ (مشرکین) ہوں۔

امام ابن مردویہ اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 50-246، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ شعب الایمان، جلد 6، صفحہ 522 (9154)، دارالکتب العلمیہ بیروت
3۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 75 (13425)، دارالکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یوم قیامت کی سختی مراد ہے اور عبوسًا سے مراد

ترش روئی ہے اور قمطریرا سے مراد یہ ہے کہ اس دن چہرے تنگی اور تکلیف کے سبب سکڑ جائیں گے۔ وہ کسی روایت

میں ہے کہ اس کا مفہوم ہے آنکھوں کے درمیان چہرے کا سکڑ جانا اور پیشانی پر بل پڑ جانا۔ تیوری چڑھ جانا وغیرہ۔

امام ابن منذر نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

ان کے چہروں میں تازگی اور رونق ہوگی اور دلوں کے سروں میں خوشی اور سرور ہوگا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس طرح مفہوم بیان کیا ہے کہ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً اور اللہ تعالیٰ

ان کے چہروں میں تازگی عطا فرمائے گا وَّسُرُوْرًا اور ان کے دلوں اور روحوں میں سرور اور خوشی ڈال دے گا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا کا مفہوم ہے

عطا کیا انہیں ان کے چہروں میں تازگی اور ان کے دلوں میں سرور عطا فرمائے گا۔ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا

صبر دو قسم کا ہے: ایک صبر اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر اور دوسرا اللہ تعالیٰ کی معصیت اور نافرمانی سے صبر۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت

فرمانبرداری پر ہر مشکل اور تکلیف برداشت کرتے ہوئے ڈٹے رہنا اور اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی سے اجتناب کرنے میں

ہر قسم کی مشقت و صعوبت کے مقابلے میں ڈٹ جانا مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ کے بارے فرمایا ہم بیان کرتے ہیں کہ وہ ایسے تختوں

پر ہوں گے جو دلہن کے لیے آراستہ کیے گئے کمرے میں بچھائے جاتے ہیں۔ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا

فرمایا: کہ وہ حقیقت جانتا ہے کہ شدید گرمی اور ٹھنڈک دونوں تکلیف دہ ہیں۔ سخت سردی بھی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں ان

دونوں کے اذیت ناک عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ فرمایا: ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جہنم نے

اپنے رب کی بارگاہ میں شکایت کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہر سال میں دو بار سانس لینے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس

گرمی کی شدت اسی گرمی کی وجہ سے ہے اور سردی کی شدت بھی جہنم کی ٹھنڈک سے ہے۔

امام عبد الرزاق اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے لَا يَرَوْنَ فِيْهَا

شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا کے تحت فرمایا: کہ حضرت ابو سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مجھے حدیث بیان کی

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم نے رب کریم کی بارگاہ میں شکایت کی اور عرض کی: اے میرے رب! میرا بعض

حصہ بعض کو کھا رہا ہے۔ پس تو مجھے سانس لینے کی اجازت عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہر سال میں دو مرتبہ سانس

لینے کی اجازت عطا فرمائی۔ ایک سانس موسم سرما میں اور ایک سانس موسم گرما میں۔ پس سردی کی وہ شدت جو تم پاتے ہو

جہنم کی ٹھنڈک کے سبب ہے اور گرمی کی وہ شدت جو تم پاتے ہو وہ جہنم کی گرمی میں سے ہے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ترمذی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث

بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم نے رب کریم کی بارگاہ میں شکایت کی اور عرض کی: اے میرے رب! میرا

1۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 375 (3429)، دار الکتب العلمیہ بیروت

جہنم میں بھی ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو بار سانس نکالنے کی اجازت دے دی۔ ایک سانس گرمیوں کے موسم میں اور ایک سانس سردیوں میں۔ جو سردی کی شدت تم پاتے ہو وہ جہنم کی ٹھنڈک میں سے ہے۔ اسی طرح جو گرمی اور تپش کی شدت تم پاتے ہو وہ جہنم کی گرمی میں سے ہے (1)۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے زمھریرا سے مراد ایسی سردی ہے جو ...

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ زمھریرا سے مراد انتہائی شدید سردی ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور ابن منذر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے: زمھریرا عذاب کی ایک قسم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا (النباء: 24)۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سخت گرمی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی نگاہ کو آسمان اور زمین والوں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اور جب کوئی بندہ کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ آج کے دن کی گرمی کتنی شدید ہے۔ اے اللہ! مجھے جہنم کی گرمی سے پناہ عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ جہنم کو فرماتا ہے: میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تیری گرمی سے میری پناہ طلب کی ہے اور میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے پناہ عطا فرما دی ہے۔ اور جب سخت سردی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی نگاہ کو آسمان اور زمین والوں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اور جب کوئی بندہ کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ آج کے دن کی سردی کتنی شدید ہے۔ اے اللہ! مجھے جہنم کی زمہریر سے پناہ عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ جہنم کو فرماتا ہے: بے شک میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تیری سردی سے میری پناہ طلب کی ہے اور میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے پناہ عطا فرما دی ہے۔ تو لوگوں نے عرض کی: جہنم کی زمہریر کیا ہے؟ ... حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک گھر ہے جس میں کافر کو پھینکا جائے گا تو وہاں کی سخت سردی کے سبب اس کے جوڑ (اعضاء) ایک دوسرے سے جدا اور الگ الگ ہو جائیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قول نقل کیا ہے کہ زمہریر سے مراد انتہائی سخت سردی ہے (2)۔

امام فریابی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ہناد بن سری، عبد بن حمید، عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا، بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا اور ان پر جنت کے درختوں کے سائے قریب ہوں گے۔ وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا فرمایا: بے شک اہل جنت جنت کے پھل کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، لیٹے ہوئے اور جس حال میں چاہیں گے کھائیں گے ... ان کے لیے اس کے گچھے جھکے ہوئے ہوں گے ...

1۔ صحیح بخاری، جلد 4، صفحہ 12، حدیث 250216 ...

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 43، 33970130 مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

اس سے [illegible] مخصوص کی ہوئی ہے (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ [illegible] ﴿[illegible]﴾ [illegible]

[illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ [illegible]

[illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ [illegible] حضرت [illegible] رحمہ اللہ [illegible] کے قریب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﴿وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ﴾ [illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے [illegible] بیان کیا ہے [illegible]

[illegible] ہم [illegible] (2)

امام [illegible] سعید بن منصور [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ﴿[illegible]﴾ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے [illegible] کیا ہے

[illegible]

[illegible] کے مطابق [illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت [illegible] (پیپ) [illegible] پڑھتے تھے اور

حضرت حسن رضی اللہ عنہ [illegible] کے ساتھ پڑھا ہے

امام [illegible] رحمہم اللہ نے [illegible] حضرت [illegible] کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

1۔ [illegible] (3889) [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ [illegible] جلد 7 [illegible] 36 [illegible] (1400) [illegible] 3۔ [illegible] جلد 7 [illegible] 28 (45954)

سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ برتن چاندی کے ہوں گے اور ان کی صفائی اور چمک شیشے کی صفائی کی طرح ہوگی اور قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا کے تحت فرمایا کہ انہیں بھرنے کے لیے اندازہ لگایا گیا ہے (1)

امام عبدالرزاق، سعید بن منصور اور بیہقی نے البعث میں حضرت ... کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر تو دنیا کی چاندی لے اور اسے کوٹتا رہے یہاں تک کہ اسے مکھی کے پر کی طرح کر دے تو بھی اس کے اندر سے پانی دکھائی نہیں دے گا لیکن جنت کے شیشے چاندی کی طرح سفید ہوں گے، ان میں شیشے کی طرح صفائی ہوگی (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جنت میں کوئی شے نہیں ہے مگر سوائے چاندی کی قسم کے شیشوں کے برتنوں کے اس جیسی شے دنیا میں عطا کی گئی ہے۔

امام ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر اہل دنیا اس پر جمع ہو جائیں کہ وہ چاندی کا ایسا برتن بنائیں کہ جو شے اس میں ہو وہ باہر سے دکھائی دے جیسا شیشے کے برتن میں دکھائی دیتی ہے تو وہ اس پر قادر نہ ہو سکیں گے۔

امام فریابی رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا کے تحت یہ قول ذکر کیا ہے کہ وہ ان کے اندازے اور حاجت کے مطابق بھر کر وہ برتن لائیں گے کہ نہ اہل جنت کسی شے کو فضول چھوڑیں گے اور نہ ان میں کمی ہو گی کہ ان کے بعد حرص کی شے کی خواہش باقی رہ سکے۔

امام ابن ابی شیبہ، ہناد اور عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہاں کے برتن پینے والوں اور خادموں کے اندازے کے مطابق ہوں گے اور ان کا اندازہ یہ ہو گا کہ وہ اس طرح بھرے ہوں گے کہ وہ پینے والوں اور خادموں کے اندازے سے کم نہیں ہوں گے (3)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اہل جنت کو سیراب کرنے کے لیے مشروبات کا اندازے کے مطابق بھرنا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ان کی صفائی شیشے کی صفائی کی مثل ہوگی حالانکہ وہ چاندی کے بنے ہوں گے۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے لیے زنجبیل کی آمیزش کی جائے گی (4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا یہ مفہوم نقل کیا ہے وہ ان کے لیے وہ شے زیادہ پسند کرتے تھے اور دنیا میں پیا کرتے تھے اس لیے اس کی طرف ان کی رغبت ہوگی۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 258، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 376 (3432)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 216 (35462)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 4۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 376 (3431)

[illegible]

... سے روایت ... فرمایا ... آیت تلاوت کی: وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا (1)

امام عبد بن حمید ... اور بیہقی نے ... حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے تحت ... [illegible]

... فرشتے ... اجازت کے بغیر ... (2)

امام ... حضرت ... سے وَمُلْكًا كَبِيرًا کے تحت یہ قول بیان کیا ہے ... [illegible]

... (3)

امام ابن وہب نے حضرت ... سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے ... [illegible] ... گھوڑے ... پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس ... آپ ﷺ چٹائی پر ... تھے ... آپ کے پہلو میں نشان پڑ گئے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کس شے نے رلایا ہے؟ ... کسریٰ اور ... قیصر اور ... اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ایک تنگ چٹائی پر ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ ان کے لیے دنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت ہے ... پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر ... نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے شَرَابًا طَهُورًا کے بارے میں ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ نے ... کیا ہے۔

امام عبد الرزاق، ابن جریر اور ابن منذر ... نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ شَرَابًا طَهُورًا ... اللہ تعالیٰ نے ... (4)

عبد الرزاق، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا کے تحت فرمایا: جب اہل جنت طعام اور شراب میں سے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا کھا پی چکے ہوں گے تو انہیں شراب طہور کی طرف بلایا جائے گا ... [illegible] ... (5)

امام ... حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے اسی آیت ... میں یہ قول ...

1۔ ... جلد 2 ... (3088) 556 ...
2۔ تفسیر طبری ... جلد 29 صفحہ 263 ...
3۔ ایضاً
4۔ ایضاً جلد 29 صفحہ 264
5۔ ایضاً جلد 29 ... 765

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ
رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ﴿٢٦﴾
إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾
نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ
تَبْدِيلًا ﴿٢٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا
تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٣٠﴾ يُدْخِلُ
مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣١﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 32 [illegible]

[illegible] (24) [illegible]

[illegible]

... ہے ... والے ... اور اس ... کہ ... لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ (الاعراف: 43) (اور ہم ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتے تھے اگر ہمیں ہدایت نہ دیتا اللہ تعالیٰ) اور ہر جہنمی کہے گا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا (المؤمنون: 106) (اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی) ... اور شیطان سے کہا ... [illegible] ... أَغْوَيْتَنِي ... [illegible] ... ہو گا ...

(...) امام ... حضرت ابن شہاب ... [illegible] ... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ... فرمایا کرتے تھے جب آپ ﷺ وعظ ارشاد فرماتے کہ جو آنے والا ہے وہ قریب ہے، جو آنے والا ہے اس سے کوئی چیز دور نہیں، اللہ تعالیٰ کسی کی جلدی کی وجہ سے جلدی نہیں کرتا ... وہی ہو گا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا، نہ کہ وہ جو لوگ چاہیں، لوگ ایک امر (کام) کا ارادہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ایک امر کا ارادہ رکھتا ہے، ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اگرچہ لوگ ناپسند کریں، جسے اللہ قریب کر دے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں اور جسے اللہ دور کر دے اسے کوئی قریب کرنے والا نہیں، اللہ تعالیٰ کی اجازت اور حکم کے بغیر کوئی شے نہیں ہو سکتی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿٣﴾
فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾ اِنَّمَا
تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾
وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿١١﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿١٢﴾
لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿١٥﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿١٧﴾ كَذٰلِكَ
نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿١٨﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿١٩﴾

[illegible]

نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ کے مقام پر ایک غار میں تھے کہ اس وقت آپ پر وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ نازل ہوئی۔ ہم آپ ﷺ سے اس کی تلاوت سن رہے تھے اور میں اسے آپ کے دہن مبارک سے تازہ بتازہ سیکھ رہا تھا۔ اچانک ایک سانپ ہم پر حملہ آور ہونے کے لیے اچھلا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے مار دو۔ تو ہم جلدی سے اس کی طرف بڑھے لیکن وہ اپنی بل میں گھس گیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے تمہارے شر سے بچا لیا گیا ہے جیسے تمہیں اس کے شر سے بچا لیا گیا ہے۔ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ المرسلات لیلۃ الحیہ کو نازل ہوئی۔ لوگوں نے پوچھا: لیلۃ الحیہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک سانپ نکلا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔ تو وہ بل میں چھپ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے تمہاری تکلیف سے بچا لیا جیسا اس نے تمہیں اس کے شر سے بچا لیا ہے۔

امام حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ غار میں تھے۔ تو آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم اسے آپ ﷺ کے دہن مبارک سے تازہ حاصل کر رہے تھے۔ ابھی آپ ﷺ کا دہن مبارک اس سے تر تھا اور میں یہ نہیں جانتا کہ کون سی آیت پر اس کا اختتام ہوا۔ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝ یا وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ۝۔

امام ابن ابی شیبہ، امام بخاری، مسلم اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ام الفضل نے انہیں وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ پڑھتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! تو نے مجھے اپنی قراءت کے ساتھ یہ سورت یاد دلا دی ہے۔ بے شک یہ وہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں پڑھتے ہوئے سنی۔ (2)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں حضرت عبدالعزیز بن ابی بکرہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے بتائیے۔ تو انہوں نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور آہستہ قراءت کے ساتھ سورۃ مرسلات، نازعات، عم یتساءلون اور ان جیسی سورتیں پڑھیں۔ (3)

امام ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد ملائکہ ہیں جو بھلائی اور معروف کے ساتھ بھیجے گئے۔ حاکم نے کہا: یہ روایت صحیح ہے۔ (4)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مسروق رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی نقل کیا ہے کہ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ ملائکہ کی صف ہے۔

1۔ صحیح بخاری، جلد 4، صفحہ 1879 (4647)، مطبوعہ ابن کثیر دمشق

2۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، جلد 4، صفحہ 150 (462/173)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ معجم اوسط، جلد 3، صفحہ 362 (2776)، مکتبۃ المعارف ریاض

4۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 556 (3880)، دارالکتب العلمیہ بیروت

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے وہ اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں آٹھ قسمیں ہیں۔ ان میں چار ہوا سے متعلق ہیں اور چار فرشتوں سے۔ جو ہوا کے ساتھ متعلق ہیں وہ یہ ہیں: العصفت، المرسلت، الناشرت اور ...، اور جو فرشتوں سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں: الفرقت، الملقیت ... وہ دونوں کو خلق ہیں۔ ... اور ہوا کو بادلوں سے جوڑتی ہیں۔ ... اور وہ اسی طرح اجر سے جاتے ہیں کس طرح ... اور وہ ہوائیں ... ہیں۔ ... پھر وہ حضرات کو ... جاتا ہے اور وہ وہاں ... پھیلا دیتی ہیں جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو العبیدین رحمہ اللہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھا کہ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ہوا ہے۔ پھر پوچھا: فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا کیا ہے؟ فرمایا: ہوا ہے۔ پھر سوال کیا: وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا کیا ہے؟ فرمایا: ہوا ہے۔ پھر پوچھا: فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا؟ آپ نے فرمایا: (بس) تجھے کافی ہے۔ (1)

امام ابن راہویہ، ابن منذر، عبد بن حمید، ... الخطیب، ... اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت خالد بن عرعرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا ہوا اور عرض کی: فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہوائیں ہیں۔ ... کیا ہے پیچھے سے۔ (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر نقل کی ہے: وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا سے مراد ملائکہ ہیں۔ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا فرمایا: یہ بھی ملائکہ کی صفت ہے، انہیں نے حق اور باطل کے درمیان فرق کیا۔ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا فرمایا: وہ قرآن اور ذکر لوگوں تک لانا کرتے ہیں۔ (3)

امام ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا سے یہ فرشتے ہیں۔ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا یہ بھی فرشتے ہیں جنہوں نے حق اور باطل کے درمیان فرق کر دیا۔ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا یہ ... لانے والے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابو صالح ... سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا، فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا، وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا یہ تینوں ہوا کی صفات ہیں۔ (4)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا سے مراد ہوا ہے۔ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا فرمایا: یہ بھی ہوا ہے۔ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا فرمایا: اس سے مراد قرآن کریم ہے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 271-73-74، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 565 (3887)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 271-73-75-78   4۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 271-73-74

[illegible]

[illegible] والمرسلت عرفا [illegible] فالعصفت عصفا [illegible]

[illegible] والنشرت نشرا [illegible] فالفرقت فرقا [illegible]

[illegible] والمرسلت عرفا [illegible] فالعصفت عصفا [illegible] والنشرت نشرا [illegible] فالملقیت ذکرا [illegible]

[illegible] عذرا او نذرا [illegible]

[illegible]

[illegible] یوم الفصل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1۔ [illegible] جلد 3، صفحہ 378، [illegible] 3442-43 [illegible]

2۔ [illegible] 39، 272 [illegible]

[illegible] (1)

[illegible] یوم الفصل [illegible]

[illegible]

[illegible] وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ [illegible]

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس میں اہل جہنم کی پیپ بہے گی۔ [illegible] واللہ اعلم۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿٢١﴾ اِلٰى قَدَرٍ
مَّعْلُوْمٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٤﴾
اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ
شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾
اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ
شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ
كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾ هٰذَا
يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ فَاِنْ كَانَ
لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ
ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

[illegible]

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۞ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۞ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۞ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۞

کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے پیدا نہیں فرمایا۔ پھر ہم نے رکھ دیا اسے ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں ایک معین مدت تک۔ پھر ہم نے اندازہ کیا پس ہم کیا ہی اچھا اندازہ ٹھہرانے والے ہیں۔ تباہی ہوگی اس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو سمیٹنے والی۔ (تمہارے) زندوں اور مردوں کو۔ اور ہم نے بنا دیے اس میں اونچے اونچے پہاڑ اور پلایا ہم نے تمہیں میٹھا پانی۔ تباہی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ (انہیں حکم ملے گا) چلو اس (آگ) کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ چلو اس سایہ کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔ نہ وہ سایہ دار ہے اور نہ وہ بچاتا ہے آگ کی لپٹ سے۔ وہ (جہنم) پھینک رہی ہوگی اتنے بڑے انگارے جیسے محل۔ گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ تباہی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔ یہ وہ دن ہوگا جس میں وہ بول نہ سکیں گے۔ اور نہ انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ کچھ عذر پیش کریں۔ تباہی ہوگی اس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ یہ فیصلہ کا دن ہے (جس میں) ہم نے تمہیں اور اگلوں کو جمع کر دیا ہے۔ پس اگر تمہارے پاس کوئی چال ہے تو میرے خلاف استعمال کرو۔ تباہی ہوگی اس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ بے شک پرہیزگار (اللہ کی رحمت کے) سایوں میں اور چشموں میں ہوں گے۔ اور (ان) پھلوں میں جن کی وہ خواہش کریں گے۔ (انہیں کہا جائے گا) مزے سے کھاؤ اور پیو ان اعمال کے صلہ میں جو تم کیا کرتے تھے۔ ہم یونہی صلہ دیا کرتے ہیں نیکوکاروں کو۔ تباہی ہوگی اس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ (اے منکرو!) اب کھالو اور عیش کر لو تھوڑا سا وقت۔ بے شک تم مجرم ہو۔ تباہی ہوگی اس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ اور (آج) جب ان سے کہا جاتا ہے رب کے سامنے جھکو تو نہیں جھکتے۔ تباہی ہوگی اس روز جھٹلانے والوں کے لیے۔ تو کس بات پر وہ اس کتاب کے بعد ایمان لائیں گے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مَّهِيْنٍ کا معنی ضعیف اور کمزور ہے۔ یعنی کیا ہم نے تمہیں ضعیف اور حقیر پانی سے پیدا نہیں فرمایا۔ (1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے یعنی پانی سے جو نکلا تھا ضعیف اور کمزور ہے۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۞ کے تحت فرمایا: پس ہم مالک ہیں اور ہم کتنے اچھے مالک ہیں۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 29، صفحہ 279، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 29 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 2 [illegible]

5 [illegible] 35 [illegible] 6 [illegible] 29 [illegible] 283

7 [illegible] 145 [illegible]

8 [illegible] 29 [illegible] 283

[illegible]

[illegible] كَأَنَّهُ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ [illegible]

[illegible]

[illegible] كَأَنَّهُ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ [illegible]

[illegible] هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۙ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ [illegible]

[illegible] هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ [illegible]

[illegible]

[illegible] جلد 25 صفحہ 288 [illegible] جلد 19 صفحہ 286 [illegible]

[illegible] جلد 29 صفحہ 285-87 [illegible] جلد 29 صفحہ 285-86

لگے اور ان میں سے ایک ساعت اور آئے گی ہے

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے یہ پوچھا گیا: وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ (الصافات: 24) کے بارے میں ... سے ... جس کے بارے میں سوال کر رہے ہیں ہم کیا نہیں ان ... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ... وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ (الرحمٰن: 39) ... ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ (الزمر: 31) اور هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن میں بہت سے احوال ہیں اور اوقات ہیں ... جو چاہے گا وہ کرے گا اور انہی میں سے ایک دن وہ ہے جس میں وہ بول نہیں سکیں گے۔ يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ اور کچھ ... دن عبوسا قمطریرا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ ... ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھے ان ارشادات باری کے متعلق بتلائیے: هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿﴾ (الزمر) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ (الانعام: 23) اور وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا (النساء) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ... تیری ہلاکت ہو ... بے شک وہ دن ... ان میں ایک ساعت ہے جس میں وہ نہیں بول سکیں گے۔ پھر انہیں اجازت دی جائے گی اور وہ جھگڑیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ جتنا چاہے گا وہ ٹھہرے رہیں گے۔ پھر انہیں اجازت دی جائے گی اور وہ ... اور جب وہ اس طرح کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگا دے گا اور ان کے اعضاء کو حکم دے گا، چنانچہ وہ ان کے اعمال پر شہادت دیں گے جو ان کے ساتھ ... ہوں گے ... اور ان کی زبانوں کے خلاف ... شہادت دیں گی ... فرمایا کہ یہی ارشاد ہے: وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ ... نے حضرت ابو عبد اللہ جدلی سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں بیت المقدس آیا، وہاں حضرت عبادہ بن صامت، حضرت عبد اللہ بن عمرو اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہم بیت المقدس میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ... لوگ ایک میدان میں جمع ہوں گے ... اور ... پھر ایک منادی آواز دے گا: هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿﴾ آج کے دن کوئی جبار ظالم ... نجات نہیں پائے گا اور نہ کوئی سرکش شیطان ... اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا ... ہم کتاب میں پاتے ہیں کہ اس دن آگ سے ایک گردن نکلے گی ... یہاں تک کہ جب وہ لوگوں کے درمیان پہنچے گی ... اے لوگو! مجھے تین کی طرف بھیجا گیا ہے، میں انہیں پہچان لوں گی ... اللہ کے ساتھ ... اور ... کو ...

[illegible] کوئی چھپانے والا تھا نہیں مجھ سے چھپا سکے گی۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ راز کی بات ہو جائے گی۔ اللہ ہر علم [illegible] سے والا ہے اور مرغی شیطان (اتنی زور سے بھی) انہیں کیسے بچا سکے گا؟ [illegible] ان پر [illegible] ہو گا اور ان کا حساب [illegible] جیسے کسی چیز سے [illegible] ہے۔ ایک قوم جن کے ہاتھ [illegible] طرف بڑھے [illegible] ہے [illegible] تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے [illegible] کہ میں ان کے عیب کو چھپا کر دوں۔ تم جنت میں داخل ہو جاؤ [illegible] حساب سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible] (کیونکہ موت قریب آ رہی ہے)۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ سے مراد ملائکہ مقربین ہیں۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ [illegible] ثقیف کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ [illegible] کا معنی ہے [illegible]۔(3)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَإِذَا انْقَلَبُوا [illegible] کی تفسیر میں حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر [illegible] طریقہ سے [illegible] کرنا لازم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے [illegible] ایک [illegible] فرمایا۔ [illegible] یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی [illegible] کرنا [illegible] کے حوالے [illegible] ہے۔ فرمایا اگر [illegible] کی جماعت [illegible] تو [illegible] کے طریقہ [illegible] کسی [illegible] نہیں مرے گا۔ [illegible] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا [illegible] نہیں کرتا [illegible] لوگوں نے کہا اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible] آپ کو [illegible] ہے؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے [illegible] ہے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] دیکھے گا اور [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] فرمائے گا۔(4)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ [illegible] کے بارے کہتے تھے کہ [illegible] ان کی طرف [illegible] اس لیے [illegible] کرتے تھے۔(5) واللہ اعلم۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، [illegible] جلد 7، صفحہ 176/58 (2) [illegible]
2۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 29، صفحہ 290 [illegible] 3۔ ایضاً، جلد 29، صفحہ 29 4۔ ایضاً 5۔ ایضاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾ كَلَّا
سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّ
الْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾ وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾ وَّ جَعَلْنَا
الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ وَّ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾ وَّ
جَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾ وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ
بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ
يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾

[illegible]

1. [illegible]

2. [illegible] 3 [illegible] 116-19 [illegible]

دن ہی ہے جو شقاوت وغیرہ اور ہم نے بادلوں سے موسلادھار پانی اتارا تاکہ ہم نکالیں اس کے ذریعے دانہ اور سبزی اور گھنے باغات۔ بے شک فیصلہ کا دن ایک مقرر وقت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم فوج در فوج چلے آؤ گے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو لوگ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے تب یہ آیت عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ سے مراد قرآن کریم ہے۔

عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ سے مراد قرآن کریم ہے اور الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۙ کا معنی ہے کہ بعض اس کی تصدیق کرتے ہیں اور بعض تکذیب۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے اسی آیت کے بارے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ سے مراد البعث بعد الموت ہے اس بارے میں لوگوں کے دو گروہ بن گئے۔ ایک گروہ اس کی تصدیق کرتا اور دوسرا اس کی تکذیب۔ سورت کا تمام کلام تمام نے اقرار کیا اس لیے کہ وہ اسے آنکھوں سے مشاہدہ اور معائنہ کرتے تھے البعث بعد الموت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا۔(3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۙ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ کے بعد وعید سے وعید ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ کا معنی ہے کفار جلد ہی اسے جان لیں گے اور ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۙ کا معنی ہے مومن جلد ہی اسے جان لیں گے اور وہ اسی طرح پڑھتے تھے۔(4)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ کا معنی ہے کیا ہم نے تمہارے لیے بچھونا نہیں بنایا۔ وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ اور پہاڑ تمہارے لیے کیلیں ہیں۔(5)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ وَّ الْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ وَّ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نعمتیں ہیں جنہیں تم پہچانتے ہو، اے ابن آدم! تاکہ تو ان کا شکر ادا کرنے کے اعمال کرے۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا ہوا کو بھیجا اور اس نے پانی کو ہلا دیا یہاں تک کہ ایک جھاگ ظاہر ہوا، پھر اس ...

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 5، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت — 2۔ ایضاً

3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 6 — 4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 7 — 5۔ ایضاً

کعبہ کے نیچے سے پھر زمین کو پھیلایا یہاں تک کہ اطراف سے چاروں طرف دور تک پہنچ گئی۔ اور یہ اسی طرح پھیلتی رہی اور پہاڑ اس کے دست قدرت میں ہے۔ یہ اسی طرح پھیلتی رہی اور اسی طرح پھیلتی رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو میخیں بنا دیا [illegible] اور پہاڑ [illegible] ہے جو [illegible] میں بیان کیا گیا۔ (1)

[illegible] نے حضرت [illegible] سے یہ قول نقل کیا ہے کہ پہلے [illegible] زمین کی تخلیق [illegible] اور پہاڑوں کے پاس سے تخلیق کی گئی وہاں تک [illegible] اس طرف اور اس طرف چلی جاتی۔ آپ نے جہاں پر تخلیق کی [illegible] اور [illegible] پر [illegible] جب اس نے اس حال میں [illegible] کر دیں مگر [illegible] تو فرشتوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار! اسے ساکن کون کرے گا؟ تو پہاڑ [illegible] میں میخیں بنا دیں۔ پھر فرشتوں نے کہا: اے [illegible] کیا آپ نے کوئی مخلوق پیدا کی [illegible] جو پہاڑوں سے زیادہ سخت ہو؟ فرمایا: ہاں لوہا ہے۔ پھر انہوں نے عرض کی: کیا آپ نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو لوہے سے زیادہ سخت اور طاقت ور ہو؟ فرمایا: ہاں وہ آگ ہے۔ انہوں نے پھر عرض کی: کیا آپ نے آگ سے زیادہ سخت اور طاقت ور کوئی مخلوق پیدا کی ہے؟ فرمایا: ہاں پانی ہے۔ انہوں نے پھر عرض کی: کیا آپ نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جو پانی سے بھی غالب ہو؟ فرمایا: ہاں وہ ہوا ہے۔ پھر عرض کی: کیا آپ نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی جو ہوا سے بھی سخت اور اس پر غالب ہو؟ فرمایا: ہاں ابن آدم۔ انہوں نے پھر عرض کی: کیا ایسی مخلوق بھی ہے جو ابن آدم سے بھی غالب ہو؟ فرمایا: ہاں ابن آدم [illegible] ہے۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا کا معنی ہے جوڑے جوڑے بنایا [illegible] وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا کے بارے میں ہے کہ رات [illegible] وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا اور ہم نے ہی ایک چمکتا چراغ بنایا ہے وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ اور ہم نے ہوا سے [illegible] لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا [illegible] باغات [illegible] (2)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے۔ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا سے مراد سورج ہے [illegible] وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ اور ہم نے آسمان سے نازل کیا۔ [illegible] کہتے ہیں کہ ہم نے ہواؤں سے نازل کیا۔ مَآءً ثَجَّاجًا ایسا پانی جو [illegible] جائے یعنی موسلا دھار پانی۔ (3)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریمہ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا [illegible] وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ [illegible] مَآءً ثَجَّاجًا یعنی موسلا دھار گرنے والا پانی۔ (4)

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 556 (3880)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 8-9، داراحیاء التراث العربی بیروت
3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 9-13
4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 8-10

[illegible] جزاءً وِّفَاقًا [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] معصرات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] معصرات [illegible] مَآءً ثَجَّاجًا [illegible] پانی [illegible]

[illegible] سعید بن منصور [illegible]

[illegible] مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] المعصرات [illegible]

[illegible] ثَجَّاجًا [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] مَآءً ثَجَّاجًا [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت [illegible]

1 [illegible] 30 [illegible] 10 [illegible]

[illegible] المعصرات [illegible] ماء ثجاجا [illegible]

[illegible] حضرت مجاہد [illegible] [illegible]

[illegible] لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا [illegible] [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] (2)

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] (1)

[illegible] حضرت [illegible] روایت [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible] (4)

[illegible] حضرت [illegible] إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا [illegible]

[illegible] (6)

[illegible] حضرت [illegible] أَفْوَاجًا کا مطلب

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible] 2 ایضاً ج 30 ص 12 3 ایضاً

4 ایضاً ج 30 ص 10 5 ایضاً 6 ایضاً ج 30 ص 13

[illegible]

وَفُتِحَتِ السَّمَاۗءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿19﴾ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿20﴾
اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿21﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿22﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿23﴾ لَا
يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿24﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿25﴾ جَزَاۗءً وِّفَاقًا ﴿26﴾
اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿27﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿28﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ
اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿29﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿30﴾

[illegible]

[illegible] ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے فُتِحَتْ تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام ... [illegible] حضرت ... [illegible] سے بیان کیا ہے کہ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا میں ... [illegible] حضرت ... سے

... عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے ... سے إِنَّ جَهَنَّمَ

كَانَتْ مِرْصَادًا ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ تم ... [illegible] ... یہاں تک کہ جہنم کو عبور کیا جائے ... ایک اور آیت میں فرمایا: إِنَّ جَهَنَّمَ ... (71) لِلطَّاغِينَ مَآبًا ... مراد ہے کہ یہ سرکشوں کی جگہ اور ان کا ٹھکانا ہے۔ لَّابِثِينَ فِيهَآ أَحْقَابًا ... احقاب ... [illegible] ... ایک حقب ... [illegible] ... اس کے بعد ... [illegible] ... ایک ... [illegible] ... (3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ أَحْقَابًا سے مراد ... ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لَّابِثِينَ فِيهَآ أَحْقَابًا ... ہے کہ اس کی کوئی مقرر مدت نہیں ... جب بھی ایک حقب گزر جائے گا تو وہ دوسرے میں داخل ہو جائیں گے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک حقب ستر ہزار سال کا ہوگا ... دن ہزار برس کا ہوگا (4)

امام ... [illegible] ... رحمہم اللہ نے حضرت ربیع رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ... [illegible] ... احقاب کو کوئی جان نہیں سکتا مگر یہ کہ ایک حقب اسی برس کا ہوگا اور ایک سال تین سو ساٹھ دن کا ہوگا۔ اور ایک دن کی مقدار ... [illegible] ... ہوگی ... ایک حقب ... برس کا ہوگا (5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت بشیر بن کعب رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک حقب تین سو سال کا ہوگا ہر سال تین سو ساٹھ دن کا ہوگا اور ہر دن ہزار برس کا ہوگا (6)

عبدالرزاق، فریابی، ہناد، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت سالم بن ابی الجعد سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ... [illegible] ... سے پوچھا کہ تم کتاب اللہ میں ... [illegible] ... پاتے ہو ... [illegible] ... اسی سال کا ہوتا ہے ... ہر سال بارہ مہینے کا ہے ... ہر مہینہ تیس دن کا ہے اور ہر دن ہزار برس کا ہے (7)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 14، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت　　2۔ ایضاً

3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 14-17　　4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 16

5۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 17　　6۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 16　　7۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 17

امام سعید بن منصور، ابن المنذر رحمہما اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک حقب اسی برس کا ہے حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ [illegible] ایک حقب [illegible] (2) [illegible] ایک حقب [illegible] ایک سال تین سو ساٹھ دن کا [illegible] (3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے (4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک حقب اسی برس کا ہے اس میں سے ایک دن تمہارے سالوں (پچھلے سال) کی طرح ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے مسند میں، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا ایک حقب تیس ہزار سال کا ہے اور ایک مہینہ تیس دن کا اور ایک سال بارہ مہینے کا اور ایک مہینہ تین سو ساٹھ دن کا اور اس میں سے ہر دن تمہارے ایک ہزار برس کا شمار کردہ ہے۔ پس ایک حقب اسی ہزار برس کا ہوا۔

امام بزار، ابن مردویہ اور دیلمی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: قسم بخدا! کوئی بھی جہنم سے نہیں نکلے گا یہاں تک کہ وہ اس میں کئی حقب ٹھہرے گا اور ایک حقب اسی سے زائد برس کا ہے۔ ہر سال تین سو ساٹھ دن کا ہے اور ایک دن تمہارے ایک ہزار برس کا شمار کردہ ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کوئی کسی بات پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے کہ وہ جہنم سے نکلے گا (5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ایک حقب اسی برس کا ہے (6)

امام سعید بن منصور اور [illegible] نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ایک حقب اسی برس کا ہے

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک حقب چالیس برس کا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے اَحْقَابًا کی قراءت الف کے ساتھ کی ہے

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے بغیر الف کے پڑھا ہے

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ لّٰبِثِیْنَ فِیْهَاۤ اَحْقَابًا اور اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ (ہود: 107) یہ دونوں اہل جنت کے بارے میں اور اہل قبلہ میں سے توحید والوں کے بارے میں ہیں (7)

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 556 (3890)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 28 (11461)، دار الفکر بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 17، داراحیاء التراث العربی بیروت
4۔ ایضاً
5۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد [illegible]، صفحہ 238 (2022)، دار الکتب العلمیہ بیروت
6۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 17
7۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 19

عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حمیم سے
اہل جہنم کے لیے اس میں عذاب ہوگا۔ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ
[illegible] (1)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ جو جلا دے مراد وہ گرم
(عذاب) ہے جو جلا دے۔ اور غساق سے مراد ٹھنڈا ہے جو اس کا ذائقہ ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ (اہل جہنم) عذاب کی سردی کو
برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھیں گے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ روایت بیان کی
ہے کہ آپ نے لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا کے تحت فرمایا کہ اس عذاب کی گرمی انتہا کو پہنچی ہوگی۔ اور
غساق کے بارے میں فرمایا اس عذاب کی سردی بھی انتہا کو پہنچی ہوگی۔ جب یہ ان کے منہ کے قریب ہو جائے گا تو ان کے
چہرے کی کھال اتر جائے گی یہاں تک کہ صرف ہڈیاں باقی رہ جائیں گی اور وہ چیخ رہے ہوں گے۔

ابن منذر نے حضرت ابو العالیہ سے بیان کیا ہے کہ غساق سے مراد پیپ ہے (2) جو ہر طرف سے پھیل رہی ہو۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ جَزَاءً وِفَاقًا
معنی ہے کہ جزا ان کے اعمال کے موافق ہوگی (3)

عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ جزا قوم کے برے اعمال کے موافق ہوگی۔ (4)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وہ
جَزَاءً وِفَاقًا کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ جزا عمل کے موافق ہوگی اور إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا کے تحت کہا کہ وہ اس سے
خوفزدہ نہیں ہوتے تھے اور نہ وہ بعث کے لئے ثواب کی امید رکھتے تھے اور نہ وہ اس کی تصدیق کرتے تھے۔ (5)

عبد بن حمید نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible]

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے شدید تر
کوئی آیت اہل جہنم کے بارے میں نازل نہیں ہوئی۔ فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا پس وہ ہمیشہ عذاب کی زیادتی
میں ہمیشہ رہیں گے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت حسن بن دینار رحمہ اللہ سے یہ قول

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 26، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 22 4۔ ایضاً 5۔ ایضاً

[illegible]

إن للمتقين مفازا ۝ حدائق وأعنابا ۝ وكواعب أترابا ۝ و
كأسا دهاقا ۝ لا يسمعون فيها لغوا ولا كذابا ۝ جزاء من ربك
عطاء حسابا ۝ رب السموت والأرض وما بينهما الرحمن لا
يملكون منه خطابا ۝ يوم يقوم الروح والملئكة صفا لا
يتكلمون إلا من أذن له الرحمن وقال صوابا ۝ ذلك اليوم الحق
فمن شاء اتخذ إلى ربه مآبا ۝ إنا أنذرنكم عذابا قريبا يوم
ينظر المرء ما قدمت يداه ويقول الكفر يليتني كنت ترابا ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible] 30 [illegible] 27 [illegible]

2 [illegible]

3 [illegible]

4 [illegible]

5 [illegible]

6 [illegible]

[illegible]

جانب ہے ... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا۔ وہ ملائکہ ... صف ... ہوتا ہے فرشتوں کی صورت ... انسانوں کی صورت دیکھیں گی۔ اور اس کے ... ہو ... وہ بھی آنکھیں اور ہاتھ پاؤں ہیں گے۔

امام ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہما اللہ نے حضرت مقاتل بن حیان رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ... ملائکہ سے اشرف ہے ... فرشتے ... سب ... اور وہی صاحب ... اللہ ... (۱)

امام خطیب رحمہ اللہ نے ... مقاتل بن ... حضرت ... رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ... بھی ...

... ایک فرشتہ ... اس کے ... دو ... مشرق و مغرب کا فاصلہ ہے ... اس کے چہرہ ... ہیں ... وہ ... آنکھیں ... اور وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہتا ہے۔

امام مسلم ... ابو داؤد، نسائی اور بیہقی رحمہم اللہ نے ... حضرت ... عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدہ میں کہا کرتے تھے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ (1)

امام عبد بن حمید اور ابو الشیخ رحمہما اللہ نے حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے ... الرُّوحُ سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام جبار کے سامنے کھڑے ہوں گے اور ان کے اعضاء اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے کانپ رہے ہوں گے اور کہیں گے سُبْحٰنَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ (تیری ذات پاک ہے، تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں، ہم نے اس طرح تیری عبادت نہیں کی جس طرح تیری عبادت کا حق ہے) ان کے دونوں کندھوں کے درمیان ... فاصلہ ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے ... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ ... صَفًّا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ کا مفہوم ہے جس دن فرشتے ... کی ارواح ... کے ساتھ کھڑے ہوں گے ... دو ... کے درمیان ... روحوں کو جسموں کی طرف لوٹائے جانے سے پہلے ہوگا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے ... وَقَالَ صَوَابًا سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت دینا ہے (2)

امام ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد یہ شہادت دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

1۔ ... (487/223) 171، جلد 3 ... العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری ... (22/3) ... بیروت

امام فریابی اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وَقَالَ صَوَابًا کا مفہوم ہے کہ دنیا میں حق بات کہی اور اس کے مطابق عمل کیا۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سعید بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (الحدیث) اور اس کے آخر میں ہے ... آپ ﷺ نے فرمایا: ... کے ساتھ ... اور ... ۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ارشاد باری میں مآبا سے مراد ٹھکانہ اور منزل ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ کے تحت بیان کیا ہے کہ المرء سے مراد مومن ہے (یعنی اس دن ہر مومن دیکھے گا)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ اور فرمایا: مراد وہ مومن ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرتا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث والنشور میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن تمام مخلوقات کو اٹھایا جائے گا یعنی چوپائے، جانور، پرندے اور ہر شے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا عدل اس حد تک پہنچ جائے گا کہ جس کے سینگ نہیں اس کے لیے وہ سینگ والے جانور سے انتقام لے گا۔ پھر فرمائے گا: تم مٹی ہو جاؤ۔ تو اس وقت کافر کہے گا: يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا (کاش میں بھی مٹی ہوتا) (2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے ... میں حضرت یحییٰ بن جعدہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے سب سے پہلے جانوروں کا حساب کیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ ... سے ... ختم نہیں ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا: مٹی ہو جاؤ۔ ... کا ... تو اس وقت کافر کہے گا: يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ... سے روایت کیا ہے کہ ... جانور کو چھوڑ دیا جائے گا ... سے اس کا قصاص لیا جائے گا اور ... دینے والے جانور سے اس کا قصاص لیا جائے گا جسے اس نے دھکا دیا ... اور ... سینگ کے جانور کا قصاص سینگ والے جانور سے لیا جائے گا اور لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مٹی ہو جاؤ۔ ... جنت ہے ... جہنم۔ تو اس وقت کافر کہے گا: يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا۔

امام عبد بن حمید اور ابن شاہین رحمہما اللہ نے کتاب العجائب والغرائب میں حضرت ابو الزناد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی

1۔ تفسیر عبد الرزاق، ... جلد 3، صفحہ 385 (3472)، دار الکتب العلمیہ، بیروت

2۔ ... جلد 30، صفحہ 34، ... بیروت

سورۃ النّٰزعٰت | رکوعاتہا 2 | آیاتہا 46

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحم والا ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾ یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۴﴾

ترجمہ: (فرشتوں کی) قسم جو سختی سے (جان) کھینچنے والے ہیں۔ اور نرمی سے بند کھولنے والے ہیں اور تیزی سے تیرنے والے ہیں۔ پھر (حکم بجا لانے میں) آگے بڑھ کر جلد پہنچنے والے ہیں۔ پھر (حسبِ حکم) ہر کام کا انتظام کرنے والے ہیں۔ جس دن تھرتھرانے والی تھرتھرائے گی۔ اس کے پیچھے ایک اور تھرتھرانے والی آئے گی۔ کتنے ہی دل اس دن (خوف سے) کانپ رہے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں (خوف سے) جھکی ہوئی ہوں گی۔ کافر کہتے ہیں کیا ہم پچھلے پاؤں پلٹائے جائیں گے؟ کیا جب ہم گلی ہوئی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ کہنے لگے: یوں تو یہ واپسی تو بڑے نقصان والی ہوگی۔ تو وہ تو نہیں مگر ایک جھڑک تو جبھی وہ کھلے میدان میں آ پڑے ہوں گے۔

امام سعید بن منصور اور امام ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے: وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا فرمایا: یہ ملائکہ ہیں جو کفار کی روحیں کھینچتے ہیں۔ وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا یہ وہ فرشتے ہیں جو کفار کی روحوں کو جلد کے درمیان سے نکالتے ہیں جیسا کہ [illegible] نکالا جاتا ہے۔ وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا یہ وہ ملائکہ ہیں جو مومنوں کی روحوں کے ساتھ زمین و آسمان کے درمیان تیرتے ہیں۔ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا یہ وہ ملائکہ ہیں جو مومن کی روح لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف ایک دوسرے سے سبقت لیتے ہیں۔ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا فرمایا: یہ وہ ملائکہ ہیں جو ایک سال سے دوسرے سال تک بندوں کے

1: در منثور، النّٰزعٰت، تحت الآیۃ: 1-5، 8 / 403، [illegible]

حالات کی تدبیر کرتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والنزعت غرقا کے متعلق قول [illegible]

[illegible] النزعت غرقا، والنشطت نشطا سے مراد (نزع کی کیفیت) کا وقت ہے۔ (1)

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ والنشطت نشطا سے مراد موت (کی کیفیت) ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے والنزعت غرقا فرمایا کہ کفار کی ارواح جب حضرت ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتی ہیں اور وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے آگاہ کرتے ہیں۔ تو وہ ارواح ڈوب جاتی ہیں۔ پس حضرت ملک الموت علیہ السلام غوطہ زن ہو کر پٹھوں اور گوشت کے جوڑوں کے درمیان سے انہیں کھینچ لاتے ہیں۔ والنشطت نشطا فرمایا: مومنین کی ارواح جب حضرت ملک الموت علیہ السلام کا دیدار کرتی ہیں اور وہ فرماتے ہیں: اے مطمئن روح اور ریحان کی طرف نکل آ اور رب کی طرف جو کہ غضبناک نہیں ہے۔ تو وہ رحمت، مسرت اور جنت کے شوق میں اس طرح تیرنے لگتی ہیں جیسا کہ پانی میں غوطہ زنی کرنے والا تیرتا ہے۔ والسبحت سبحا فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی جانب تیزی سے چلتی ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: والنزعت غرقا، والنشطت نشطا فرمایا: یہ دونوں آیتیں کفار کے لیے ہیں۔ جب کہ ان کی روح کھینچی جاتی ہے کہ سخت شدت اور سختی کے ساتھ اس طرح کھینچا جاتا ہے جیسے کہ اون میں سلاخ (کو کھینچا جاتا ہے)۔ پس اس کا خروج انتہائی سخت اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔ والسبحت سبحا، فالسبقت سبقا فرمایا: یہ دونوں آیتیں مومنین کے لیے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: والنزعت غرقا فرمایا: اس وقت ارواح سینوں میں گھس جاتی ہیں۔ والنشطت نشطا فرمایا: (یہ وہ کیفیت ہے) جب کہ ملائکہ روح کو انگلیوں اور قدموں سے نکال کر لاتے ہیں۔ والسبحت سبحا جب کہ روح پیٹ میں تیرتی ہے اور موت کے وقت مضطرب ہوتی ہے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ والنزعت غرقا کا مفہوم ہے کہ وہ فرشتے جو کفار کی ارواح کو کھینچتے ہیں۔ اور والنشطت نشطا فرمایا: یہ ملائکہ کی صفات ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: والنزعت غرقا فرمایا: مراد وہ ملائکہ ہیں جو انسان کی روح کو کھینچ کر نکالتے ہیں۔ والنشطت نشطا فرمایا: مراد وہ ملائکہ ہیں جو آدمی کی روح کے بند کھولتے ہیں۔ والسبحت سبحا مراد وہ ملائکہ ہیں جب کہ وہ آسمان سے زمین کی طرف نازل ہوتے ہیں۔ فالسبقت سبقا مراد وہ

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 557 (3908)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible] وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا [illegible]

وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا [illegible]

[illegible] وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا [illegible] وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا [illegible] فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا [illegible] فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا [illegible]

[illegible] وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا [illegible] وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا [illegible] وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا [illegible]

[illegible] وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا [illegible]

[illegible] فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا [illegible]

[illegible] شعب الایمان [illegible] حضرت [illegible] (1) [illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] حضرت ملک الموت علیہ السلام [illegible]

1۔ شعب الایمان [illegible] جلد 1، صفحہ 177 [illegible] 456، دارالکتب العلمیہ بیروت

دوبارہ [illegible] ہر چیز زندہ کر دی جائے گی۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ’’ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ‘‘ سے مراد [illegible] ہے اور ’’ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ‘‘ سے مراد [illegible] ’’ قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ‘‘ [illegible] ’’ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ‘‘ [illegible] (1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی ہے کہ ’’ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ‘‘ سے مراد [illegible] ہے، اس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے۔ [illegible] ’’ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ‘‘ کے تحت فرمایا [illegible] ایک ساتھ [illegible] ہو جائیں گے۔

امام احمد، ترمذی اور حاکم نے روایت کی [illegible] اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب رات کا چوتھائی حصہ گزر جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: ’’اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، تھرتھرانے والی آ گئی، اس کے پیچھے پیچھے آنے والی آ گئی، موت اپنے متعلقات کے ساتھ آ گئی‘‘۔ ’’كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ رُبُعُ اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ‘‘ (2)

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: [illegible] شدت کے ساتھ تھرتھرائے گی [illegible] اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ’’ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ‘‘ [illegible] جیسے کشتی سمندر میں موجوں کے ساتھ [illegible] قندیل [illegible] عرش سے لٹکی ہوئی ہو [illegible] ہوا [illegible] حرکت [illegible] باقی نہیں رہے گا۔

امام عبد بن حمید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی ہے کہ ’’ الرَّاجِفَةُ ‘‘ سے مراد [illegible] اور ’’ الرَّادِفَةُ ‘‘ سے مراد [illegible] ہے۔

امام عبد بن حمید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ’’ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ‘‘ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ [illegible] پہلی [illegible] اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہر چیز کو [illegible] اور دوسری [illegible] ہر چیز کو زندہ کر دے گی۔

---

1 [illegible] 41-45 [illegible] 30 [illegible] بیروت

2 [illegible] جلد 2 [illegible] 3894/568 [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھا گیا یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ تو آپ نے فرمایا یہ دو نفخے ہیں۔ پہلا نفخہ زندوں کو مار دے گا اور دوسرا مردوں کو زندہ کر دے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُونَ (الزمر) (اور صور پھونکا جائے گا سو بے ہوش ہو کر گر پڑے گا جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے بجز اس کے جسے اللہ چاہے گا پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا (جب) اس میں پھونکا جائے گا تو اسی لمحہ وہ کھڑے ہو کر (حیرت سے) دیکھنے لگ جائیں گے)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قُلُوبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ کا مفہوم ہے کہ اس دن دل خوفزدہ اور مضطرب ہوں گے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس دن دل خوفزدہ اور ڈرنے والے ہوں گے۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس دن دل خوفزدہ پریشان حال ہوں گے اور إِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ کے تحت کہا کیا ہم زمین میں الٹے پاؤں چلائے جائیں گے اور ہم نئی تخلیق کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ ءَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً فرمایا جب کہ ہم بوسیدہ (کھوکھلی) ہڈیاں ہو چکے ہوں گے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے قُلُوبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ جن حالات کا وہ مشاہدہ کریں گے ان کے سبب اس دن دل خوفزدہ ہوں گے۔ یعنی أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ اس دن ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔ يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ یعنی ہم نئی تخلیق کے ساتھ اٹھائے جائیں گے جب کہ ہم دوبارہ زندہ کیے جانے کو جھٹلاتے ہوئے مریں گے۔ ءَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً یعنی جب کہ ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو چکے ہوں۔

عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ سے مراد خلق جدید ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد موت ہے یعنی کیا ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو کفار قریش نے کہا: اگر ہمیں موت کے بعد زندہ کیا گیا تو ہمیں یقیناً نقصان ہو جائے گا۔ تو پھر یہ آیت نازل ہوئی قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ (یہ واپسی تو بڑے گھاٹے کی ہوگی)۔

امام سعید بن منصور اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نَخِرَةً کو الف کے ساتھ نَاخِرَةً پڑھتے تھے۔

1۔ تفسیر عبد الرزاق، سورۃ النازعات، جلد 3، صفحہ 387 (3477)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible]

وفيها لحم ساهرة وبحر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وفيها لحم ساهرة وبحر　　وما فاهوا به لهم مقيم

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

هَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ مُوسٰى ۝ إِذْ نَادٰىهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
طُوًى ۝ اذْهَبْ إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَكَ إِلٰى أَنْ
تَزَكّٰى ۝ وَأَهْدِيَكَ إِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ فَأَرٰىهُ الْآيَةَ الْكُبْرٰى ۝
فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ
الْأَعْلٰى ۝ فَأَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولٰى ۝ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةً
لِمَنْ يَخْشٰى ۝

1. [illegible] 2 [illegible] 270 (3046) [illegible]

"(اے حبیب!) کیا پہنچی ہے آپ کو موسیٰ کی خبر؟ جب ان کے رب نے انہیں طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا تھا۔ (کہ) جاؤ فرعون کے پاس وہ سرکش بن گیا ہے۔ پس (اس سے) دریافت کرو کیا تیری خواہش ہے کہ تو پاک ہو جائے۔ اور (کیا تو چاہتا ہے کہ) میں تیری رہنمائی کروں تیرے رب کی طرف تاکہ تو (اس سے) ڈرنے لگے۔ پس آپ نے اسے دکھائی بہت بڑی نشانی۔ پس اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر پیٹھ پھیر کر (فتنہ) انگیزی میں کوشاں ہو گیا۔ پھر (لوگوں کو) جمع کیا، پکار کر کہا، اور کہا میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ آخرکار پکڑ لیا اسے اللہ نے آخرت اور دنیا کے (دردناک) عذاب میں۔ بے شک اس میں بڑی عبرت ہے اس کے لیے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔"

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ اِنَّهٗ طَغٰى کا معنی ہے بے شک وہ فرمان الٰہی سے سرکش ہو چکا ہے۔ اور فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ الْكُبْرٰى کے تحت انہوں نے کہا کہ آیت کبریٰ سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپ کا دست مبارک ہے۔ اور ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰى کے بارے فرمایا کہ وہ فتنہ انگیزی کے اعمال کرے گا۔ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى فرمایا اولیٰ سے مراد اس کا یہ قول ہے: مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ (القصص: 38) (میں اپنے سوا تمہارے لیے کوئی الٰہ نہیں جانتا) اور آخرت سے مراد اس کا یہ قول ہے: اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى (النازعات: 24) (میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں)۔(1)

عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آیت کبریٰ سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپ کا ید بیضا ہے۔ اور فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى کے بارے فرمایا کہ دنیا اور آخرت کے عذاب سے پکڑ لیا۔(2)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد الرزاق اور ابن منذر نے حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تو فرمایا اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ﴿﴾ وَ اَهْدِیَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ الْكُبْرٰى ﴿﴾ فَكَذَّبَ وَ عَصٰى ﴿﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰى ﴿﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﴿﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﴿﴾ اور وہ ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! میں اس کی طرف کیسے جاؤں گا، حالانکہ تو جانتا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ آپ وہ کریں جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے کیونکہ آسمان میں بارہ ہزار فرشتے ہیں جو تقدیر کا علم طلب کر رہے ہیں۔ لیکن وہ ابھی تک اس کا ادراک نہیں کر سکے۔(3)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت محمد بن کعب سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 52-53، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 389 (3484)، دارالکتب العلمیہ بیروت   3۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 390 (3485)

قول '' کے بارے میں ... [illegible] ... سے روایت کیا ہے کہ وہ ہے لا الٰہ الا اللہ کہ نعمت ... [illegible]

... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... سے روایت ... [illegible] ... بیان کیا ہے کہ ... ہے لا الٰہ الا اللہ۔

... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... سے روایت ... [illegible] ... بیان کیا ہے کہ ... [illegible] ... حضرت موسیٰ ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... سے ...

... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ... [illegible] ... نے انکار کیا اور ... [illegible] ...

... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... سے روایت کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ... [illegible] ... کیا تیری ... [illegible] ... میں تجھے جوانی اور شباب ... [illegible] ... تجھے ملک اور بادشاہی عطا کر ... [illegible] ... تجھ سے ... [illegible] ... اور جب ... [illegible] ... سے ... [illegible] ... آپ نے ... [illegible] ... دیا ... [illegible] ... کہ ... [illegible] ... انا ربکم الاعلی ... [illegible] ...

اس ... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... فاخذہ اللہ نکال الاخرۃ والاولی ... [illegible] ... انا ربکم الاعلی ... [illegible] ... ما علمت لکم من الٰہ غیری (القصص: 38)

امام عبد بن حمید ... [illegible] ... حضرت عکرمہ ... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... کی مثل بیان کیا ہے

امام عبد بن حمید ... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فاخذہ اللہ نکال الاخرۃ والاولی کے ... [illegible] ... ما علمت لکم من الٰہ غیری (القصص: 38) اور آخری ... انا ربکم الاعلی ... اور ان دونوں کلموں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہے۔

امام عبد بن حمید اور ... [illegible] ... حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ان دونوں کلموں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہے

امام ... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... سے قول ما علمت لکم من الٰہ غیری (القصص: 38) اور انا ربکم الاعلی کے درمیان چالیس سال کا عرصہ ہے۔ (2)

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ۟ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۟ۙ

1۔ تفسیر ... [illegible] ...

2۔ ... [illegible] ...

وَ اَغْطَشَ لَیْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۪﴿۲۹﴾ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾
اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَ الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ
لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ یَوْمَ یَتَذَكَّرُ
الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَ
اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾
یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾
اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ
یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

کیا تمہیں پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا، اس نے اسے بنایا، اس کی چھت کو خوب اونچا کیا پھر اس کو درست کیا، اور تاریک کیا اس کی رات کو اور ظاہر کیا اس کے دن کو۔ اور زمین کو اس کے بعد بچھا دیا، نکالا اس سے اس کا پانی اور اس کا چارہ، اور پہاڑ (اس میں) گاڑ دیئے، سامان ہے تمہارے لیے اور تمہارے مویشیوں کے لیے۔ پھر جب آئے گی سب سے بڑی آفت۔ اس دن انسان یاد کرے گا جو دوڑ دھوپ اس نے کی تھی۔ اور ظاہر کر دی جائے گی جہنم ہر دیکھنے والے کے لیے۔ پس جس نے سرکشی کی ہوگی اور ترجیح دی ہوگی دنیوی زندگی کو تو بلاشبہ دوزخ ہی (اس کا) ٹھکانا ہوگا۔ اور جو شخص ڈرتا رہا ہوگا اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے اور (اپنے) نفس کو روکتا رہا ہوگا (بری) خواہش سے، تو بلاشبہ جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی۔ اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق۔ آپ کے رب تک اس کی انتہا ہے۔ آپ صرف ڈرانے والے ہیں ہر اس شخص کو جو اس سے ڈرتا ہے۔ گویا وہ جس روز اس کو دیکھیں گے تو انہیں یوں محسوس ہوگا کہ وہ (دنیا میں) نہیں ٹھہرے تھے مگر ایک شام یا ایک صبح۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بیان کی ہے: رَفَعَ سَمْكَهَا اس سے اس کی چھت مراد ہے۔ وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا اور اس کی رات کو خوب تاریک کیا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے: رَفَعَ سَمْكَهَا کا معنی

ہے اس نے اس کی چھت (بلندی) کو اور سب سے خوب اونچا بنایا وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا اور اس کی رات کو تاریک بنایا وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا اور اس کے دن کو ظاہر کیا۔ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا اور اس کے بعد زمین کو بچھا دیا

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔ رَفَعَ سَمْكَهَا اس نے اس کی چھت کو خوب اونچا کیا وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا اس نے اس کی رات کو تاریک بنایا وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا اور اس کے دن کی روشنی کو ظاہر کیا۔ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا اور اس کے بعد زمین کو بچھا دیا۔ وَ الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا اور پہاڑوں کو زمین میں گاڑ دیا کیونکہ وہ اسے ہلنے سے روکتے تھے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان نقل کیا کہ اَغْطَشَ لَيْلَهَا کا معنی ہے اس نے اس کی رات کو تاریک کیا اَخْرَجَ ضُحٰىهَا اور اس کے سورج کو ظاہر کیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یوں بیان کیا ہے کہ وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا کا معنی ہے اس نے اس کی رات کو تاریک کیا۔ وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا اس نے دن کو نکالا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا کے تحت یہ معنی کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی زمین کو بچھا دیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا مجھے کتاب اللہ میں دو آیتیں ملی ہیں جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں تو آپ نے فرمایا: تیرا شک کہاں سے ہے؟ کہا: قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ (فصلت: 9) یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچا ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَ هِيَ دُخَانٌ (فصلت: 11) اور یہ فرمان الٰہی ہے۔ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا، آسمان کو تخلیق کرنے سے پہلے پھر آسمان کی تخلیق کی پھر آسمان کو تخلیق کرنے کے بعد زمین کو بچھا دیا اسی کے مطابق اللہ کا ارشاد ہے دَحٰىهَا یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین کو بچھا دیا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے: وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا کہ زمین مکہ مکرمہ سے بچھائی گئی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے: اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا سے مراد درخت ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ دَحٰىهَا کا مفہوم ہے کہ زمین بچھانے کا مفہوم یہ ہے کہ اس سے پانی اور نباتات (چارہ) کو نکالا اور دریاؤں کو جاری کیا اور اس میں پہاڑ، راستے اور ٹیلے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب دو دنوں میں بنا دیا۔

تفسیر طبری، جلد 30، صفحہ 59-57، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ... [illegible]

فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ... [illegible]

[illegible] ... إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ... [illegible]

آیاتہا ۴۲ | سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ ۸۰ | رکوعہا ۱

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۂ عبس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اسی کی مثل روایت بیان کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤی ۙ۝۱ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ؕ۝۲ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰۤی ۙ۝۳ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰی ؕ۝۴ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی ۙ۝۵ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی ؕ۝۶ وَ مَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰی ؕ۝۷ وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰی ۙ۝۸ وَ هُوَ يَخْشٰی ۙ۝۹ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰی ۚ۝۱۰ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ۝۱۱ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ۝۱۲ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ۝۱۳ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۙ۝۱۴ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۙ۝۱۵ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ؕ۝۱۶

"تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا (اس بات پر) کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا۔ اور آپ کو کیا معلوم شاید وہ
پاکیزہ ہو جاتا یا غور و فکر کرتا تو نصیحت اس کو فائدہ دیتی۔ لیکن جو بے پروائی کرتا ہے تو آپ اس کی طرف تو
توجہ دیتے ہیں۔ اور آپ پر کوئی الزام نہیں اگر وہ نہ سدھرے۔ اور جو آپ کے پاس آیا دوڑتا ہوا۔ اور وہ ڈر
رہا ہے تو آپ اس سے بے رخی کرتے ہیں۔ ایسا نہیں چاہیے یہ تو نصیحت ہے۔ سو جس کا جی چاہے اس کو یاد
کرے۔ یہ ایسے صحیفوں میں (لکھی) ہے جو معزز ہیں بلند مرتبہ پاکیزہ ہیں۔ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں سے
لکھے ہیں۔ جو معزز اور نیک ہیں۔"

امام ابن مردویہ نے ابو مالک سے روایت بیان کیا ہے کہ ابن ام مکتوم ایک روز حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ
سے پوچھا کوئی ہوا تو ... جواب دیا ... اطلاع ... (پیچھے والے) ہیں تو حضور نبی
کریم ﷺ نے ... حضرت ... طرف نہیں ہوں گے ... ان سے مراد
جو عتبہ ابن ... سفیان ... ابو جہل ... کیا جاتا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ... فرمایا: کیا تو
قرآن میں سے کوئی چیز سنا سکتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو ... اس سے ...
... اللہ تعالیٰ نے اس طرح ... اس نے کہا: "وَهُوَ الَّذِيْ مَنَّ عَلَى الْحُبْلٰى فَاَخْرَجَ مِنْهَا

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، ... جلد 7، صفحہ 142، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible] آپ [illegible] آپ [illegible] ختم کر دیا [illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] آپ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] آپ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] کرتے تھے ۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے [illegible] عتبہ بن ربیعہ، عباس بن عبد المطلب اور ابو جہل [illegible] اسلام [illegible] اور آپ ﷺ ان کی طرف [illegible] حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم [illegible] آپ ﷺ [illegible] قرآن کریم کی کسی آیت کا مطالبہ کرنے لگے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم [illegible] اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی عَبَسَ وَتَوَلّٰی ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی [illegible] رسول اللہ ﷺ ان کی عزت کرتے [illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے عَبَسَ وَتَوَلّٰی کے تحت یہ قول نقل کیا ہے [illegible] حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ [illegible] فرمایا: اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے [illegible]

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ وحی میں سے کوئی شے چھپانے والے ہوتے تو [illegible] چھپا لیتے ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ [illegible] عَبَسَ وَتَوَلّٰی ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی [illegible]

1. تفسیر طبری [illegible] 30 [illegible]

2. تفسیر طبری [illegible] 30 [illegible] 64 [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ ہیں۔ [1]

[illegible]

[illegible] عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى [illegible]

[illegible] حضرت ابن ام مکتوم [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا [illegible] نبی کریم ﷺ [illegible] عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى [illegible] حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے۔ [1]

[illegible] حضور نبی کریم ﷺ [illegible] قریش میں سے ایک سردار کے ساتھ تنہائی میں گفتگو فرما رہے تھے اور آپ ﷺ [illegible] حضرت عبداللہ بن ام مکتوم [illegible]

[1] [illegible] (3886) 224 [illegible]

2- [illegible] 2014 [illegible]

[illegible] 6674 - 735 [illegible]

بنا دیتی ہے ... اندر سے بہت قیمتی اور اعلیٰ ... وہ ... ہیں ... ۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ... سے مراد ... ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ ... فرمایا مراد لکھنے والے ... کرنے والے ہیں (1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ السفرۃ سے مراد ... لکھنے والے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ سے مراد کاتب (لکھنے والے) ہیں۔

امام خطیب رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سفرۃ سے مراد اہل زبان میں قرّاء (قراءت کرنے والے) ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ كِرَامٍ بَرَرَةٍ سے مراد فرشتے ہیں (2)

امام احمد اور ائمہ ستہ رحمہم اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قرآن کریم پڑھتا ہے اور وہ اس کا ماہر ہے وہ معزز و نیک سفرہ کے ساتھ ہوگا اور جو اسے ... پڑھتا ہے اور یہ اس پر شاق اور مشکل ہو تو اس کے لیے دو اجر ہیں (3)۔ واللہ اعلم۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ (17) مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ (18) مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ
فَقَدَّرَهٗ (19) ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ (20) ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ (21) ثُمَّ اِذَا شَآءَ
اَنْشَرَهٗ (22) كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ (23) فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ (24)
اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا (25) ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا (26) فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا

1۔ تفسیر عبد الرزاق ... 3448، 392 ... دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ ... جلد 30، صفحہ 68 ... 3۔ ...

حَبًّا ۙ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ۙ وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ۙ وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ۙ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ۗ

[illegible] حضرت عثمان [illegible] بیان کیا ہے [illegible] پیدا کیا [illegible] [illegible] اور [illegible] پھر [illegible] اللہ نے [illegible] [illegible] ہم نے [illegible] انگور [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کے لیے [illegible] ہے"۔

ابن مردویہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ عتبہ بن ابی لہب کے بارے نازل ہوئی جب کہ اس نے یہ کہا "كفرت برب النجم إذا هوى" میں ستارے کے رب کا انکار کرتا ہوں [illegible] تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے بددعا کی [illegible] شیر [illegible] ہلاک کر دیا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ قرآن کریم میں جہاں بھی قُتِلَ الْاِنْسَانُ ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد کافر ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مَاۤ اَكْفَرَهٗ کا معنی ہے اس کا کفر کتنا شدید ہے۔ اور فَقَدَّرَهٗ کے تحت فرمایا اور اس کا اندازہ مقرر فرمایا نطفہ سے، پھر علقہ، پھر مضغہ، پھر اسی طرح مختلف مراحل سے گزار کر اس کی تخلیق مکمل فرمائی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ کے تحت فرمایا اللہ تعالیٰ نے [illegible] اس کی [illegible] جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عوفی کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ سے مراد یہ ہے کہ [illegible] اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے [illegible] کے پیٹ سے نکلنے کی راہ آسان کر دی ہے۔(1)

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ سے مراد ماں کے پیٹ سے نکلنا ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی معنی نقل کیا ہے [illegible] اس سے مراد اس کا اپنی ماں کے پیٹ سے نکلنا ہے۔(2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 68، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 363 (3495)، [illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ اور عطاء سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد اس کا رحم سے باہر نکلنا ہے۔

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۔ سے مراد حق اور باطل کا راستہ ہے۔ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا (الانسان) بھی اسی طرح کے معنی میں ہے۔

امام ابو نعیم نے الحلیہ میں حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے تورات میں پڑھا ہے یا صحف ابراہیم علیہ السلام میں اور میں نے اس میں یہ پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ میں نے تجھے پیدا کیا حالانکہ تو کوئی شے نہ تھا اور میں نے تجھے انسان مکمل [illegible] اور میں نے تجھے مٹی کے نچوڑ سے پیدا کیا پھر میں نے تجھے نطفہ کی صورت میں ایک محفوظ جگہ (رحم) میں رکھا پھر نطفہ کو علقہ بنایا پھر علقہ کو مضغہ بنایا پھر اس مضغہ میں ہڈیاں تخلیق فرمائیں اور پھر ہڈیوں پر گوشت پیدا فرمایا پھر ہم نے تجھے ایک دوسری تخلیق کے ساتھ پیدا فرمایا۔ اے ابن آدم! کیا میرے سوا کوئی اور اس پر قدرت رکھتا ہے؟ پھر میں نے تیرا بوجھ تیری ماں پر ہلکا کر دیا یہاں تک کہ وہ تیرے سبب نہ ہی تکلیف پائے اور نہ کوئی اذیت اٹھائے۔ پھر میں نے انتڑیوں کو حکم دیا کہ وہ وسیع ہو جائیں اور جوڑوں کو حکم دیا کہ وہ متفرق ہو جائیں۔ چنانچہ انتڑیاں وسیع ہو گئیں حالانکہ اس سے پہلے وہ تنگ تھیں، اور جوڑ جدا جدا ہو گئے حالانکہ اس سے قبل وہ جڑے ہوئے تھے۔ پھر میں نے اس فرشتے کو حکم دیا جو رحموں پر مقرر ہے کہ وہ تجھے تیری ماں کے پیٹ سے باہر نکالے اور اس نے اپنے پر کے ایک پہلو کے ساتھ تجھے نکال دیا اور اس نے تجھ پر واضح کر دیا کہ جب تو کمزور مخلوق ہے تیرے پاس نہ کاٹنے والے دانت ہیں جن سے تو چبا سکے اور نہ داڑھ ہے۔ پھر اس نے تیرے لیے تیری ماں کے سینے میں ایک رگ رکھ دی ہے جو تیرے لیے گرمی کے موسم میں ٹھنڈا اور سردی کے موسم میں گرم دودھ مہیا کرتی ہے اور اس نے اسے جلد، گوشت، خون اور رگوں کے درمیان سے تیرے لیے نکالا۔ پھر تیرے لیے تیری ماں کے دل میں رحمت و محبت ڈال دی ہے اور تیرے باپ کے دل میں شفقت و پیار ڈال دیا۔ وہ دونوں تیرے لیے مشقت برداشت کرتے ہیں، مشقت اٹھاتے ہیں، تیری تربیت کرتے ہیں اور تجھے غذا بہم پہنچاتے ہیں اور خود نہیں سوتے یہاں تک کہ تجھے سلا دیں۔ اے ابن آدم! میں نے تیرے ساتھ اسی طرح کیا ہے کسی حاجت، مقصد اور شے کے لیے نہیں کیا سوائے اس کے کہ تو میرا شکر ادا کرے۔ اے ابن آدم! جب تیرے دانت کاٹنے کے قابل ہو گئے اور تیری داڑھیں چبانے کے قابل ہو گئیں تو میں نے تجھے موسم گرما اور سرما کے پھل اور موسم سرما میں اس کے مناسب پھل کھلائے۔ اور جب تو نے پہچان لیا کہ میں تیرا رب ہوں تو تو نے میری نافرمانی کی۔ اور جب تو نے مجھ سے ہی نافرمانی کی ہے تو تو مجھ سے دعا مانگ کیونکہ میں قریب ہوں، دعا کو قبول فرمانے والا ہوں اور مجھے پکار کیونکہ میں غفور، رحیم ہوں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ کے تحت کہا کوئی بھی ہمیشہ اس عمل کو (نافذ) نہیں کرتا جس کا فرض کیا گیا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ کے متعلق فرمایا کہ اس کا مطلب ہے جو داخل ہوتا ہے اور نکلنے کی جگہ کے بارے غور و فکر کرنا چاہیے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابی ولید رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے کتاب ... میں حضرت ... امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انسان کو اپنے پاخانے کے بارے غور کرنا چاہیے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب انسان بیت الخلاء میں بیٹھتا ہے تو ایک فرشتہ اس کی گردن کو موڑ کر کہتا ہے جو تو بخل کرتا تھا اسے دیکھ۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قضائے حاجت میں آسمان کی طرف اے ابن آدم اپنی کل کی طرف دیکھ جس کے بارے تو نے بخل کیا وہ کیا ہو گیا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت بشیر بن کعب رحمہ اللہ اپنے ساتھیوں سے کہا کرتے تھے جب وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوتے ہم چلو تاکہ میں تمہیں دنیا دکھاؤں پھر وہ انہیں لے جاتے اور کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کے پاس ٹھہر جاتے اور کہتے دیکھو اپنے شہد کی طرف اپنے گھی کی طرف اپنی بطخوں اور اپنی مرغیوں کی طرف کہ وہ کیا ہو گئی ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا سے مراد ہے کہ بے شک ہم نے خوب بارش برسائی ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا پھر ہم نے نباتات کے ساتھ زمین کو پھاڑا۔

ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قَضْبًا سے مراد سبز گھاس ہے جس کو کاٹا جاتا ہے۔ وَحَدَائِقَ غُلْبًا اور طویل گھنے باغات۔ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا اور تازہ گھاس اگائی ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حَدَائِقَ غُلْبًا سے مراد گھنے اور جڑے ہوئے باغات ہیں اور الفاکہہ سے مراد خوب صورت (تر و تازہ) کھانے والا میوہ ہے اور الاب سے مراد وہ گھاس ہے جو زمین سے اگتی ہے جسے چوپائے کھاتے ہیں اور اسے انسان نہیں کھاتے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حَدَائِقَ غُلْبًا سے مراد جڑے ہوئے درخت (گھنے) باغات ہیں۔ اور فَاكِهَةً سے مراد لوگوں کے کھانے کے پھل ہیں۔ اور الاب سے مراد چوپاؤں کا چارہ ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ الغلب سے مراد کھجور کے درخت ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ الغلب سے مراد موٹے تنے والے ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَحَدَائِقَ غُلْبًا سے مراد عمدہ اچھے درخت ہیں جن سے سایہ حاصل کیا جاتا ہے لیکن وہ کسی شے سے بار آور نہیں ہوں گے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 72-73-75، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝
وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ وُجُوهٌ
يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا
غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝

[illegible]

[illegible]

ہے۔ الصاخۃ یہ قیامت کا ایک نام ہے (1)۔

امام عبد بن حمید، ترمذی، حاکم، ابن منذر اور ابن مردویہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی نے البعث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم ایک دوسرے کی شرمگاہوں کی طرف دیکھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ (کہ اس دن ان میں سے ہر شخص کو ایسی فکر لاحق ہوگی جو سب سے بے پروا کر دے گی) (2)۔

امام طبرانی اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی نے البعث میں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ اٹھائے جائیں گے، پسینہ نے انہیں لگام ڈالی ہوگی اور کانوں کی لو تک پہنچا ہوگا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہائے شرمگاہیں، ہم میں سے بعض بعض کی طرف دیکھیں گے۔ فرمایا: لوگ اس سے غافل ہوں گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ (عبس: 34-37)

امام طبرانی نے صحیح سند سے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن پیدل، ننگے پاؤں اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ تو آپ نے فرمایا: لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ (4)۔

امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ جو صحیح ہے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے بدن اور ننگے پاؤں اٹھایا جائے گا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا مرد و عورت اکٹھے ہوں گے؟ ہم میں سے بعض بعض کی طرف دیکھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ مشغول ہوں گے۔ میں نے عرض کی: وہ کس چیز میں مشغول ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ان کی مٹھیوں میں صحیفے (اعمال نامے) ہوں گے جن میں چیونٹیوں اور مکھیوں کے وزن کی طرح ذرے ہوں گے (5)۔

امام حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو ننگے بدن، ننگے پاؤں اور بغیر ختنہ اٹھایا جائے گا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! شرمگاہوں کی کیا صورت ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا: لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ (6)۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 77، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 276 (2896)، دارالکتب العلمیہ بیروت
3۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 559 (3898)
4۔ معجم کبیر، جلد 6، صفحہ 167 (5870)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد
5۔ معجم اوسط، جلد 6، صفحہ 487 (6371)، مکتبۃ المعارف ریاض
6۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 559 (3898)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا الْجِبَالُ
سُيِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا
الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝
بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۝ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝
وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا
أَحْضَرَتْ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا
عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ ذِي
قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُم
بِمَجْنُونٍ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۝ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ
بِضَنِينٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝ إِنْ هُوَ
إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ۝ وَمَا تَشَاءُونَ
إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

زندہ درگور کی گئی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ کے عوض ماری گئی۔ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔ اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی۔ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔ اور جب جنت قریب کر دی جائے گی۔ تو اس وقت ہر شخص جان لے گا جو کچھ لے کر آیا ہے۔ پس میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹ جانے والے، چلنے والے، چھپ جانے والے ستاروں کی، اور رات کی جب وہ جانے لگے، اور صبح کی جب وہ روشن ہونے لگے۔ بے شک یہ (قرآن) ایک معزز قاصد (جبرائیل) کا قول ہے۔ جو قوت والا ہے، مالک عرش کے ہاں عزت والا ہے۔ سب کا مطاع (سردار) ہے، وہاں کا امین ہے۔ اور تمہارا یہ رفیق مجنون نہیں۔ اور بلاشبہ انہوں نے اس قاصد کو کھلے کنارے پر دیکھا ہے۔ اور وہ غیب بتانے میں بخیل نہیں ہے۔ اور یہ (قرآن) کسی شیطان مردود کا قول نہیں۔ پھر تم (اسے چھوڑ کر) کدھر جا رہے ہو۔ نہیں ہے یہ مگر نصیحت سب اہل جہان کے لیے۔ (یعنی) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی راہ چلنا چاہے۔ اور تم نہیں چاہ سکتے بجز اس کے کہ اللہ چاہے جو رب العالمین ہے۔

امام احمد، ترمذی، ابن منذر، حاکم اور آپ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ قیامت کی طرف اس طرح دیکھے گویا وہ آنکھوں سے سامنے دیکھ رہا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ سورتیں پڑھے: اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۔ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ (الانفطار: 1) اور اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (الانشقاق: 1)(1)

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں، امام مسلم، ابن ماجہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عمرو بن حریث سے روایت بیان کی ہے کہ حضور ﷺ نے فجر کی نماز میں سورۃ التکویر کی تلاوت فرمائی (2)

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بیان کی ہے کہ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جب سورج تاریک کر دیا جائے گا۔ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ اور جب ستارے متغیر ہو جائیں گے۔ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بیکار چھوڑ دی جائیں گی۔(3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے: اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا (یعنی بے نور کر دیا جائے گا)۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے: اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جب سورج کو بے نور کر دیا جائے گا۔ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ جب ستارے گر جائیں گے۔ وَ اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ اور جب پہاڑ ختم کر

1۔ سنن ترمذی، مع عارضۃ الاحوذی، کتاب التفسیر، جلد 12، صفحہ 167 (3333)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ صحیح مسلم، شرح نووی، کتاب الصلوٰۃ، جلد 2، صفحہ 140 (456/164)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 83، داراحیاء التراث العربی بیروت

... اور وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی۔ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے۔ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ، یہ ثابت ہے ... آخرت میں ...

... جب ... اللہ تعالیٰ ... ہو جائیں گے۔

... حضرت ... اذا الشمس کورت ... ان ... ہو جائے گا ...

... حضرت ... قیامت کے دن ... ہو جائے گی ...

امام ابن ابی حاتم اور دیلمی رحمہما اللہ نے حضرت ابو مریم رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ کا معنی ہے جب سورج کو جہنم میں لپیٹ دیا جائے گا۔ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ فرمایا: جب ستارے جہنم میں گر جائیں گے ... اور ہر وہ معبود جس کی اللہ کے سوا عبادت کی گئی وہ جہنم میں ہوگا سوائے حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ علیہما السلام کے۔ اگر آپ دونوں اس پر راضی ہوتے کہ ان کی عبادت کی جائے تو یقیناً وہ بھی جہنم میں داخل ہو جاتے۔

امام ابن ابی الدنیا نے الاہوال میں، ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے العظمہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سورج، چاند اور ستاروں کو لپیٹ کر جہنم میں پھینک دے گا اور ... یہاں تک کہ وہ سمندر جل کر آگ بن جائیں گے۔

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند قیامت کے دن لپیٹ دیئے جائیں گے۔ (1) ... جہنم میں لپیٹ دیا جائے گا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس سورت کی چھ آیات دنیا سے متعلق ہیں جنہیں لوگ دیکھیں گے اور چھ آیات آخرت سے متعلق: اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۝ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ۝ یہ چھ آیات دنیا میں ہیں جنہیں لوگ دیکھیں گے۔ اور وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ۝ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ۝ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ۝ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ۝ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ۝ یہ چھ آیات آخرت میں ہیں۔

امام ابن ابی الدنیا نے الاہوال میں، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ چھ نشانیاں قیامت سے پہلے ہوں گی۔ اس اثنا میں کہ لوگ اپنے بازاروں میں ہوں گے کہ اچانک سورج کی روشنی ختم ہو جائے گی۔ وہ اسی کیفیت میں ہوں گے کہ اچانک پہاڑ زمین پر گر جائیں گے، وہ حرکت کریں گے، مضطرب ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔ جن اور انسان گھبرا کر ایک دوسرے کی طرف ... چوپائے، پرندے اور وحشی جانور مل جائیں گے اور مضطرب ہو کر بھاگنے لگیں گے۔ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ اور جب کہ وحشی ...

1۔ صحیح بخاری، باب صفۃ الشمس والقمر، جلد 1، صفحہ 454 ...

[illegible]

[illegible] اذا الشمس کورت [illegible]

[illegible] واذا الوحوش حشرت [illegible]

[illegible] اذا الشمس کورت [illegible]

[illegible] واذا الوحوش حشرت [illegible] واذا النفوس زوجت [illegible]

[illegible] علمت نفس ما احضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] معارف بخاری

[illegible]

[illegible]

[illegible] وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ [illegible] 21

[illegible] وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ [illegible] احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ (الصافات 22)

[illegible] وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ [illegible]

[illegible] وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ [illegible] احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا [illegible] (الصافات 22)

[illegible]

[illegible] 3922 [illegible]

[illegible] ایک قسم میں [illegible] وہ عقل اور [illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible] کے [illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] جائے گا [illegible] کے
[illegible] وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ
فرمایا ہر شخص کو اس کے ہم جنس کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ روحوں کو جسم کے ساتھ ملا دیا جائے گا یعنی روحوں کو
جسموں میں لوٹا دیا جائے گا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہر شخص کو اس کے ساتھ
کہ اشیاء جنس کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آدمی کو اس شخص کے ساتھ ملا دیا جائے گا جس کے
ساتھ [illegible] آدمی [illegible] جہنم میں [illegible] اسی ساتھی کے ساتھ ملا دیا جائے گا جو اس کا
دنیا میں ساتھی تھا۔

امام [illegible] اور [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ درگور کرنے والی اور جسے زندہ درگور کیا گیا جہنم میں ہیں۔ مگر
یہ کہ [illegible] (1)

امام عبد بن حمید [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible]
[illegible] وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ [illegible]

امام احمد [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت جذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا سے یہ
قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وأد خفی ہے یعنی
خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے اور یہی الموءودة ہے۔(2)

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے [illegible]
کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زمانہ جاہلیت میں کئی اعمال کیے ہیں [illegible] ان کا کیا حکم ہے؟ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
[illegible]

1۔ [illegible] جلد 3 صفحہ 478 [illegible] 2۔ صحیح مسلم [illegible] جلد 5 صفحہ 315 (14) [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کسی معاملے کے بارے میں ... آپ سے پوچھا ... ستارے ... الخنس الجوار الکنس کیا ہے؟ تو حضرت
علی رضی اللہ عنہ ... آسمان کی ... جو
... ستارے ... غروب ہو جاتے ہیں ... قسم ہے ... مشرق ... مغرب
... ہوتا تھا۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ کا معنی ہے جب رات آئے ... وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ (اور صبح کی) جب کہ طلوع فجر کے وقت روشن ہوتا ہے۔ (1)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قول إِذَا عَسْعَسَ سے مراد ہے رات جب وہ پیٹھ پھیر کر چلی جائے وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ اور قسم ہے صبح کی جب وہ روشن ہو اور آنے لگے (2)

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ قسم ہے رات کی جب وہ تاریک ہو جائے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی قول نقل کیا ہے کہ قسم ہے رات کی جب وہ آنے لگے اور صبح کی قسم ہے کہ جب وہ روشن ہونے لگے۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نافع بن ازرق نے ان سے وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: مراد اس کی تاریکی اور ظلمت ہے۔ تو نافع نے عرض کی کیا عرب اس معنی سے واقف ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، کیا تو نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا:

كأنما ... قالوا ... وسرعسوا ... في ... من () ... عسعس

امام ابن ابی حاتم ... آپ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ ... وقت نکلے جب فجر طلوع ہو رہی تھی ... آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول کریم سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ کے تحت انہوں نے بیان کیا کہ ہم گفتگو کرتے تھے کہ اس کا معنی ... وہ افق ہے جس سے دن آتا ہے ... اور ایک روایت ... معلوم ہے کہ افق سے مراد مشرق ہے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 97، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 3516(399)، المکتب الاسلامی بیروت

[illegible]

[illegible] ... ماھو علی الغیب بضنین [illegible] (1)

[illegible]

[illegible] ... رضی اللہ عنہما ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... بخیل (بخل کرنے والا) ہے۔(3)

[illegible] ... بضنین ... ہے۔

[illegible] ... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قرأت میں بھی بضنین ضاد کے ساتھ ہے۔

[illegible] ... ماھو علی الغیب بضنین ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 278 (2988)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ [illegible] جلد 3، صفحہ 401 (3524)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ [illegible] جلد 30، صفحہ 103 [illegible]

[illegible] لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ [illegible]

[illegible] فَمَا عَلَى اللّٰهِ [illegible] لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ [illegible]

[illegible]

[illegible] الفضل کا [illegible] يَسْتَقِيمَ [illegible]

[illegible] لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ [illegible]

[illegible] لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ [illegible]

[illegible] وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ [illegible]

[illegible]

[illegible] لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ [illegible] وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (1)

[illegible] لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ [illegible] وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (2)

1 [illegible] 30 [illegible] 2 [illegible] (3825/491) [illegible]

سورۃ الانفطار — مکیۃ — آیاتها ۱۹

مسند احمد میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کسی کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے وہ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت پڑھ لے۔

اس کی سند صحیح ہے ... اور ... بھی ... ہے۔

اور نسائی میں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور لمبی قرأت کی تو نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! کیا تو فتنہ باز ہے؟ تو نماز میں سبح اسم ربك الاعلى اور والضحى اور اذا السماء انفطرت وغیرہ کیوں نہیں پڑھتا؟ اس حدیث کی اصل بخاری مسلم میں بھی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ
فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَ
أَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿٦﴾ الَّذِي خَلَقَكَ
فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾ كَلَّا بَلْ
تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿٩﴾ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا كَاتِبِينَ ﴿١١﴾
يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿١٢﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي
جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا
أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا
تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿١٩﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔ اور جب سمندر بہہ نکلیں گے۔ اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی۔ (اس وقت) ہر شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (یعنی اگلے پچھلے اعمال) کو معلوم کر لے گا۔

1 سنن الکبری للنسائی ... 11663 ...

2 ... 172 ...

وہ پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ اے انسان! کس چیز نے تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈالا؟ جس نے
تجھے پیدا کیا پھر تجھے (متناسب) درست بنایا پھر تجھے (متوازن) معتدل بنایا۔ (الغرض) جس شکل میں چاہا
تجھے ترکیب دیا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم روزِ جزا کو جھٹلاتے ہو۔ اور بے شک تم پر نگہبان (فرشتے) مقرر ہیں۔ جو معزز
ہیں (اعمال) لکھنے والے ہیں۔ وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔ بے شک نیک لوگ ضرور جنت میں ہوں
گے۔ اور بے شک بدکار جہنم میں ہوں گے۔ وہ اس میں قیامت کے دن داخل ہوں گے۔ اور وہ اس سے غائب نہ
ہوں گے۔ اور آپ کو کیا علم کہ روزِ جزا کیا ہے؟ پھر آپ کو کیا علم کہ روزِ جزا کیا ہے؟ (یہ وہ دن ہوگا) جس روز کوئی
کسی کے لیے کچھ نہ کر سکے گا اور اس دن تمام حکم اللہ ہی کا ہوگا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ کا معنی ہے جب آسمان پھٹ جائے گا۔

امام ابن جریر، امام ابن المنذر، امام ابن ابی حاتم اور امام بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت علی بن ابی طلحہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ کا مفہوم ہے جب بعض سمندر بعض میں بہا دیے جائیں گے۔ اور وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ کا معنی ہے جب قبریں الٹ پلٹ کر دی جائیں گی۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ کے متعلق یہ قول بیان کیا ہے کہ بعض سمندر بعض میں بہہ جائیں گے اور ان کا پانی ختم ہو جائے گا۔

امام ابن المنذر نے عکرمہ سے بیان کیا ہے: وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ جب وہ مردے جو قبروں میں ہیں ان کو نکالا جائے گا۔

امام ابن المبارک نے الزہد میں، امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ کا مفہوم ہے اور ہر شخص جان لے گا جو اس نے نیکی کے اعمال اس سے آگے بھیجے اور جو اچھا طریقہ اپنے پیچھے چھوڑا اس کے بعد اس کے مطابق عمل کیا جائے گا تو اس کے لیے اس کی مثل اجر ہوگا جس نے اس کے مطابق عمل کیا اور ان کے اجروں میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جو بری سنت اس نے پیچھے چھوڑی جس کے مطابق اس کے بعد عمل کیا جائے گا تو جو لوگ اس کے مطابق عمل کریں گے ان کے بوجھ کی مثل بوجھ اس پر بھی ہوگا اور ان کے بوجھوں میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ ہر شخص جان لے گا جو خیر یا شر اس نے آگے بھیجا اور جو سنت یا طریقہ اس نے پیچھے چھوڑا جس کے مطابق اس کے بعد عمل کیا جائے گا۔

امام حاکم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے جس کو انہوں نے صحیح قرار دیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ جاری کیا اور اس کی پیروی کی گئی تو اس کے لیے اس کا اجر بھی ہے اور اس کی اتباع اور پیروی کرنے والوں کے اجروں کی مثل بھی اور ان کے اجروں میں سے کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے برا طریقہ جاری کیا اور اس کی

1۔ تفسیر درمنثور، جلد 6، صفحہ 530، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible] فَاَنْفَجَرَتْ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

امام [illegible]

[illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

امام [illegible] بیان کیا ہے [illegible]

[illegible] يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ [illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] بیان کیا ہے [illegible] يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ [illegible]

[illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے

بیان [illegible] (3)

امام [illegible]

[illegible]

---

1 [illegible] 2908 [illegible]

2 [illegible] 14564114 [illegible]

3 [illegible] 2997276 [illegible]

[illegible] فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۗءَ رَكَّبَكَ [illegible] تلاوت [illegible] (1)

[illegible] ابن ابی حاتم [illegible] روایت [illegible]

[illegible] (2) فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۗءَ رَكَّبَكَ

[illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible] میں سے ایک آدمی کے پاس [illegible] سیاہ رنگ کے بچے [illegible] اپنی عورت [illegible] رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا [illegible] اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے تحقیق [illegible] میری شادی [illegible] (یعنی [illegible] بدکاری کا [illegible] نہیں کیا) [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] بے شک تیرے [illegible] اور جب [illegible]

[illegible] فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۗءَ رَكَّبَكَ کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ [illegible] صورت میں چاہا [illegible] باپ [illegible] ماں [illegible] دیا۔

امام [illegible] رحمہ اللہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

[illegible]

[illegible] فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۗءَ رَكَّبَكَ [illegible]

امام [illegible] كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ [illegible] (یعنی [illegible] لکھنے والے ہیں)۔

---

1 تفسیر طبری [illegible] 30/116 [illegible]

2 [illegible] 1/47/2 [illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر رات کے وقت بھی [illegible] دن کے وقت بھی نگران فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ وہ اس کے عمل کی حفاظت بھی کرتے ہیں [illegible] اچھے [illegible] (1)

[illegible] حضرت ابن عباس [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] فرشتے [illegible] حالت میں [illegible]

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قول بیان کیا ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] آپ ﷺ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] جب آدمی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] طرف [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible]

[illegible] اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ [illegible]

1۔ [illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا
كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝
لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ
الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ
اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

[illegible]

[illegible] وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام ... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... العالمین ... [illegible] ... اتفاق ... [illegible]

[illegible]

امام ... رضی اللہ عنہ ... [illegible] ... آپ ﷺ نے فرمایا ... [illegible]

[illegible]

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... رضی اللہ عنہ ... [illegible]

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ... رضی اللہ عنہ سے ... [illegible]

[illegible]

امام ... رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ... رسول اللہ ﷺ ... [illegible]

[illegible] ... رسول اللہ ﷺ ... اللہ تعالیٰ ... آپ ﷺ ... [illegible]

[illegible]

امام ... رحمہ اللہ نے ... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ... [illegible]

... نبی کریم ﷺ ... [illegible]

1۔ [illegible] 8707 [illegible]

2۔ [illegible] 18349 [illegible]

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ کے تحت فرمایا کہ ان کا عمل ساتویں زمین میں ہے جو بلندیوں کی طرف نہیں چڑھتا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے اسی آیت کے ضمن میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سب سے نیچے والی زمین کے نیچے ایک چٹان ہے جس میں فاجروں کے اعمال ہیں۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے العظمۃ میں اور محاملی رحمہ اللہ نے امالی میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ سجین ساتویں زمین کے نیچے ایک چٹان ہے۔ جب کافر مرتا ہے تو اس کی روح کو اس کے نیچے رکھا جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ سجین سب سے نیچے والی زمین کے نیچے ہے۔

امام عبد بن حمید اور عبد الرزاق رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سجین ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ اور كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ کے تحت فرمایا: یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ سب سے نیچے والی زمین میں کفار کی ارواح اور ان کے برے اعمال ہیں۔ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجین سے مراد سب سے نیچے والی ساتویں زمین ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ سجین نچلی زمین میں کفار کی ارواح اور ان کے برے اعمال ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ سجین سے مراد نچلی زمین ہے۔ اور مرقوم کا معنی لکھا ہوا ہے (یعنی کتاب مرقوم سے مراد لکھی ہوئی کتاب ہے)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ کے تحت کہا ہے کہ ان کے لیے شر لکھ دیا گیا ہے۔

ابن منذر نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لَفِيْ سِجِّيْنٍ کا معنی ہے خسارہ میں ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: بندہ جو عمل کرتا ہے اس کا عمل بلندی کی جانب چڑھتا ہے۔

1۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 353 (3535)، دار الکتب العلمیہ بیروت

"یہ جواب تو اطمینان فرما دیا ہے کہ ... کے بارے میں ... سجین میں ہیں۔"

امام ابن مبارک، ابن ابی الدنیا اور ابن منده نے حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے قول نقل کیا ہے کہ جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب ہوا تو ام بشر ان کے پاس آئیں اور کہا اگر آپ کی ملاقات میرے بیٹے سے ہو تو میرا سلام کہنا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اے ام بشر! اللہ تمہاری مغفرت کرے، ہمیں اس کی فرصت کہاں ہوگی؟ انہوں نے کہا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح فرماتے نہیں سنا کہ مومنوں کی روحیں جنت میں جہاں چاہیں کھاتی پیتی رہتی ہیں اور کافروں کی روح سجین میں ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ کہا یہی مطلب ہے۔(1)

امام ابن مبارک رحمۃ اللہ نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت سلمان اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما دونوں میں سے ایک نے دوسرے ساتھی سے کہا اگر تو مجھ سے پہلے مر جائے تو مجھ سے ملاقات کرنا اور جو کچھ تیرا رب تجھ سے کرے اس کے بارے مجھے خبردار کرنا اور اگر میں تجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو میں تجھ سے ملوں گا اور تجھے آگاہ کروں گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ کیسے ہوگا؟ تو دوسرے ساتھی نے جواب دیا ہاں بے شک مومنوں کی ارواح عالم برزخ میں ہوتی ہیں جہاں چاہیں جا سکتی ہیں اور کافر کی روح سجین میں ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾

"ہرگز نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ زنگ چڑھ گیا ہے ان کے دلوں پر ان کرتوتوں کے باعث جو وہ کیا کرتے تھے۔ یقیناً انہیں اپنے رب (کے دیدار) سے اس روز روک دیا جائے گا۔ پھر وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔ پھر (ان سے) کہا جائے گا یہی وہ (جہنم) ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ ہاں بے شک نیکوکاروں کا صحیفہ علیین میں ہوگا۔ اور تمہیں کیا خبر کہ علیین کیا ہے؟ یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ (ملائکہ) مقربین اس کو دیکھتے رہتے ہیں۔"

امام احمد، عبد بن حمید، حاکم، ترمذی اور ابن ماجہ (دونوں نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے)، نسائی، ابن جریر، ابن حبان، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ توبہ کر

1۔ ... 1449/209 ... بیروت

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] 31

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] 206/441 [illegible]

[illegible] 22 [illegible] 30 [illegible]

کے مقابلے میں نہیں ہیں، وہ سوچتی بھی نہیں ہیں۔ ان سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: نہیں، کیونکہ تم سے پہلے بھی ہوئے ہیں اور تم پر جو بوجھ ڈالا گیا ہے وہ علم و حکمت میں ہیں، مشقت میں ہیں اور تم فتنوں میں ہو، خوشخبری ہو۔ پھر آج ہمارے ساتھ مسافری اور خواری کا وقت ... تنگ ہونے لگے ہیں۔ یہاں تک کہ جب اہل ... پڑھے اور ... ہو جائیں گے اور وہ کہیں گے ... سے ... ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ ... جب اس کے بعد ... ہو جائے گی اور ... کرنے والے اور ... ہوں گے۔ پھر دوسری بار ان میں قوم پر غالب آ جائے گی اور اس سے وہ ہلاک ہو جائے گا تو ہلاک ہو گا اور ... ہے اور جو باقی رہا وہ کہیں گے ... ہم ... کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب کرتے ہوئے فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے، تم نے مجھے ... آزاد کرنے والا ہوں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ ان سے ... کرے ... پھر ... کے ساتھ ... کرے گا ... اللہ تعالیٰ بھی ان کی طرف رجوع فرمائے گا اور ... اور اگر انہوں نے دوبارہ ... تو اللہ تعالیٰ بھی ... اور ... عورتوں کو ... کر دے گا۔ اور جب ... جائے گا تو لوگ ہلاک ہو جائیں گے، لوگ ہلاک ہو گئے تو تحقیق وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کی ... یہاں تک کہ وہ ... کرے۔ لوگوں نے عرض کی: اس کا عذر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ گناہوں کا اعتراف کریں گے اور ... لیں گے۔ ... ان میں ... اور ... اسی طرح ... ہوں گے جیسا ... ہو جاتا ہے ... میں ہے۔ یہاں تک کہ ... کرنے والا ... اور ... کرنے والا ... طلب کرنے کی ... ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فرمایا: كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ برے اعمال بھی گناہ پہ گناہ کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے دل مر گئے اور سیاہ ہو گئے۔

عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ گناہ دل پر جم گئے یہاں تک کہ انہوں نے اسے غرق کر دیا۔

ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ران کا معنی طبع ہے (2)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ران سے مراد ... زنگ آلود کرنے والا ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ ران سے مراد زنگ آلود ہونا ہے (3)۔

1۔ مستدرک حاکم، کتاب الفتن والملاحم، جلد 4، صفحہ 553 (8540)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 122، داراحیاء التراث العربی بیروت

3۔ شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، جلد 5، صفحہ 442 (7209)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام ... نے ... سے ... مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ دل ... ہتھیلی کی طرح ہے جب
وہ گناہ کرتا ہے تو وہ اس کے سبب سے سکڑ جاتا ہے۔ پھر وہ دوسرا گناہ کرتا ہے تو دل کی ایک انگلی سکڑ جاتی ہے
یہاں تک کہ ... پورا دل ... ہے۔ پھر ... مہر لگا دی جاتی ہے۔ (۱)

... حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ ... [illegible]
آسمان ہے۔ اور ... (سورۃ الاعلیٰ) ... سب سے ... ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ **كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ** سے مراد ہے کہ آدمی
گناہ کرتا رہتا ہے ... یہاں تک کہ
... ہو جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے **كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ** فرمایا اس سے مراد
ہے ... گناہ ... یہاں تک کہ ... دل ... ہو جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... محمد رحمہ اللہ ... سے روایت بیان کی ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار ... ہیں ... اور ... کی شکست اختیار کرنا۔
... اس کی ... اور ... سے ... کرتا ہے ...
... اللہ تعالیٰ نے فرمایا **كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ** اور ... سے ... اختیار کرنا
... کے مطابق ... ہیں؟
فرمایا ... ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے **كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ**
يَوْمَىِٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ کے تحت ... اور ... کے ... لوگوں ... کے ہے
... اپنے رب کے ... ہوں گے (۲)

امام عبد الرزاق ... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ... بیان کیا ہے
كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ کے تحت ... اور ... ہے
... **كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ** ... **يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ** ... مقربین
... ہوتے ہیں۔ (۲)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ **عِلِّيِّيْنَ** ... کا ... ہے۔
امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... سے بیان کیا ہے کہ **عِلِّيِّيْنَ** ساتواں آسمان ہے۔

۱۔ ... جلد 30، صفحہ 142 ...
۲۔ ... جلد 30، صفحہ 124-128

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اعمش کی سند سے حضرت شمر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب بندۂ مومن کی روح قبض کر کے آسمان دنیا کی طرف بلند کی جاتی ہے تو دوسرے آسمان تک مقربین اس کے ساتھ چلتے ہیں۔ حتیٰ کہ آسمان سے پوچھا۔ حضرت شمر نے "الحجر" سے فرمایا: جو زیادہ قریب ہیں دوسرے آسمان کے، پھر تیسرے کے، پھر چوتھے کے، پھر پانچویں کے، پھر چھٹے کے، پھر ساتویں کے، یہاں تک کہ اس کی انتہا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ کہا: پھر میں نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: سدرۃ المنتہیٰ کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کیونکہ اللہ تعالیٰ کے امر سے اس کے پاس ہر شخص کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ کوئی شے اس سے تجاوز نہیں کر سکتی۔ پس وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! تیرا فلاں بندہ حالانکہ وہ ان کے بارے میں ان سے زیادہ جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف مہر شدہ تحریر بھیجتا ہے اور اسے عذاب سے امان دے دیتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ علیین سے مراد جنت ہے۔ اور انہوں نے يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ کے تحت فرمایا کہ تمام اہل آسمان اسے دیکھتے ہیں۔(1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ان سے مراد تمام آسمانوں کے باسیوں کے مقربین ہیں۔ جب ان کے پاس سے مومن کا عمل گزرتا ہے تو ہر آسمان کے مقربین اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عمل ساتویں آسمان تک پہنچ کر رک جاتا ہے اور وہ اس کی نگرانی کرتے ہیں، دیکھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ ساتویں آسمان میں ثابت ہو جاتا ہے، ٹھہر جاتا ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے پیچھے نماز، جن دونوں کے درمیان کوئی لغو کلام نہ ہو ایسی کتاب ہے جو علیین میں لکھی ہوتی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ہلال بن یساف رحمہ اللہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ الآیہ کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بے شک بندہ مومن کی موت آتی ہے اور اس کے رب کے پیغامبر اس کے پاس آتے ہیں اور وہ اسے ایک لمحہ کی مؤخر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی اسے پہلے لا سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ مقررہ ساعت آ جاتی ہے۔ پس جب وہ ساعت آ جاتی ہے تو وہ اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور اسے ملائکہ رحمت کے سپرد کر دیتے ہیں۔ پس وہ اسے دکھاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہے کہ وہ اسے خیر اور بھلائی میں سے دکھائیں۔ پھر وہ اس کی روح کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں اور ہر آسمان کے مقربین اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اسے ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں اور وہ اسے اپنے سامنے رکھتے ہیں اور وہ وہاں اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا انتظار نہیں کرتے۔ اور کہتے ہیں: اے اللہ! یہ تیرا فلاں بندہ ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 28-126، داراحیاء التراث العربی بیروت

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] بیان [illegible] کے ایک آدمی [illegible]

[illegible]

[illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي
وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتَامُهُ
مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾
عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ
آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ

[illegible]

أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾ وَ إِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ
لَضَآلُّوْنَ ﴿٣٢﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ
الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

"بے شک نیکوکار راحت و آرام میں ہوں گے۔ تختوں پر بیٹھے (مناظر جنت کا) نظارہ کر رہے ہوں گے۔ آپ پہچان لیں گے ان کے چہروں پر مسرتوں کی شگفتگی۔ انہیں پلائی جائے گی سربمہر خالص شراب اس کی مہر کستوری کی ہوگی۔ اس کے لیے سبقت لے جانے کی کوشش کریں سبقت لے جانے والے۔ اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ وہ چشمہ جس سے صرف مقربین پئیں گے۔ بے شک جو مجرم تھے وہ اہل ایمان پر ہنسا کرتے تھے۔ اور جب ان کے قریب سے گزرتے تو آپس میں آنکھیں مارا کرتے۔ اور جب اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹتے تو دل لگیاں کرتے واپس آتے۔ اور جب وہ مسلمانوں کو دیکھتے تو کہتے یقیناً یہ لوگ راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ اہل ایمان پر محافظ بنا کر تو نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس آج مومن کفار پر ہنس رہے ہیں۔ (مزے سے) تختوں پر بیٹھے (کفار کی خستہ حالی) کو دیکھ رہے ہیں۔ کیوں کچھ بدلا ملا کفار کو (اپنے کرتوتوں کا) جو وہ کیا کرتے تھے"۔

امام عبد الرزاق، ابن منذر اور عبد بن حمید رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ کی تفسیر میں کہا ہے کہ انہیں سربمہر خالص شراب پلائی جائے گی۔ اس کا اختتام کستوری پر ہوگا قوم کے پیمانے کافور کے ساتھ ملایا جائے گا اور ان کے لیے کستوری کی مہر لگائی جائے گی۔ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ کے تحت فرمایا: یہ ایک شراب ہے جو تمام شرابوں سے اشرف و اعلیٰ ہے۔ تسنیم جنت میں ایک چشمہ ہے جس سے صرف مقربین ہی پئیں گے اور تمام اہل جنت کے پیالوں کی آمیزش کی جائے گی (1)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ رَحِيْقٍ سے مراد شراب ہے اور خِتٰمُهٗ مِسْكٌ کے بارے کہا: اس کی مثل کستوری کی ہوگی۔ اور وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ کے تحت کہا: کہ ان کے گھروں کی اوپر کی جانب سے ان پر تسنیم بہے گا۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ شراب ہے (جو سربمہر ہوگی اور انہیں پلائی جائے گی) اور وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ کے تحت فرمایا کہ یہ مخفی ہے

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 406 (3540)، دار الکتب العلمیہ بیروت

ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لیے تیار کر رکھا ہے (1)۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے۔ رحیق سے مراد شراب ہے۔ اور ختامہ مسک کا مفہوم ہے کہ اس کا آخری ذائقہ کستوری کی طرح ہوگا (2)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت حسن سے یہی روایت بیان کی ہے ختامہ مسک کا مفہوم ہے اس کی آمیزش کستوری سے ہوگی۔

ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے حضرت مالک بن حارث رحمہ اللہ سے ومزاجہ من تسنیم کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ تسنیم جنت میں ایک چشمہ ہے جس سے صرف مقربین پئیں گے جبکہ اہل جنت کے لیے اس کی آمیزش کی جائے گی (3)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ تسنیم اہل جنت کی اعلیٰ ترین شراب ہے۔ کیا تو نے نہیں سنا آدمی سے کہا جاتا ہے جب وہ اپنے قبیلہ کے سب سے بلند مرتبہ ہو انہ لعلی تسنام من قومہ۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ختامہ مسک جنت میں چشمہ ہے جس سے اہل جنت وضو اور غسل کریں گے جس سے ان پر تازگی ہو جائے گی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مختوم کا معنی ملا ہوا ہے۔ اور ختامہ مسک کا معنی ہے اس کا آخر، تو وہ اس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی۔

امام سعید بن منصور، ہناد، ابن ابی حاتم، ابن ابی شیبہ، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یسقون من رحیق مختوم کے متعلق فرمایا کہ رحیق سے مراد شراب ہے اور مختوم سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کے آخر میں کستوری کا ذائقہ پائیں گے (4)۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ یسقون من رحیق مختوم کا مفہوم ہے کہ وہ شراب جس پر کستوری کی مہر ہوتی ہے (5)۔

امام ابو عبید، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ختامہ مسک کے تحت یہ قول بیان کیا ہے اس سے مراد مہر نہیں جس کے ساتھ مہر لگائی جائے گی۔ بلکہ اس کی آمیزش کستوری کے ساتھ ہوگی۔ کیا تو نے اپنی عورتوں میں سے کسی عورت کو نہیں دیکھا، وہ کہتی ہے کہ اس کی ملی جلی خوشبو اس طرح ہے (6)۔

امام ابن الانباری رحمہ اللہ نے الوقف والابتداء میں حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ختامہ مسک کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ چاندی کی طرح سفید رنگ کی شراب ہوگی جو شراب کے آخر میں اختتام پر اس کے ساتھ مہر کریں گے۔ اگر اہل دنیا میں

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ... جلد 7 صفحہ 44 (34059)، مطبوعہ ...		2۔ ایضاً 34064
3۔ ایضاً (34062)		4۔ ایضاً (34030)
5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30 صفحہ 131، داراحیاء التراث العربی بیروت
6۔ مستدرک حاکم جلد 9 صفحہ 218 (3906)، مکتبہ علوم ...

سے کوئی آدمی اس میں اپنی انگلی داخل کرے پھر اسے نکال لے تو کوئی بھی روح اس کی خوشبو پائے بغیر نہ رہ سکے (یعنی ہر ذی روح اس کی خوشبو پا لے گا) (1)۔

امام ہناد اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جس کسی مومن نے دوسرے مومن کو پیاس کی حالت میں ایک گھونٹ پلایا تو اللہ تعالیٰ اسے الرحیق المختوم سے پلائے گا اور یہ سب پلانا ہے۔ (2)

امام ہناد نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ تسنیم اس چشمے کا نام ہے جس کے ساتھ شراب ملائی جائے گی۔

امام عبدالرزاق، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ تسنیم اہل جنت کی اشرف ترین شراب ہے۔ اور یہ صرف مقربین کے لیے ہے اور اصحاب یمین کے لیے اس کی آمیزش کی جائے گی (3)۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن مبارک، سعید بن منصور، ہناد، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ تسنیم جنت میں ایک چشمہ ہے جس کی اصحاب یمین کے لیے آمیزش کی جائے گی اور اس سے صرف مقربین کو پلایا جائے گا (4)۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت یوسف بن مہران رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان سے وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ وہی ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ (السجدہ: 17) ”کوئی شخص اس کے بارے نہیں جانتا جو آنکھوں کی ٹھنڈک (و راحت) ان کے لیے چھپا رکھی ہے“۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ تسنیم جنت عدن میں ایک چشمہ ہے جس سے صرف مقربین ہی پئیں گے۔ اور وہ ان کے نیچے سے اصحاب یمین کی طرف بہے گا۔ اور ان کے تمام مشروبات پانی، شراب، دودھ اور شہد میں مل جائے گا اور اس کے سبب تمام خوشبودار ہو جائیں گے۔

امام عبدالرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ تسنیم ایک چشمہ ہے جسے ان کے بالاخانوں کی جانب سے جاری کیا جائے گا اور یہ مقربین کی شراب ہے (5)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ کے تحت کہا ہے کہ اس سے دنیا میں کہا اور وہ کہتے ہیں: قسم بخدا! بے شک یہ جھوٹے ہیں، اور یہ کسی شے پر بھی نہیں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 130، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ مستدرک حاکم، جلد 3، صفحہ 13، دار صادر بیروت

3۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 405 (3542)، دارالکتب العلمیہ بیروت

4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنۃ، جلد 7، صفحہ 44 (34091)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

5۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 405 (3541)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible] جلد 3 صفحہ 406، 3543 [illegible]

سورۃ الانشقاق [illegible]

[illegible]

[illegible]

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ﴿١﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْأَرْضُ
مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا
الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿٦﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ
بِيَمِينِهِ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿٨﴾ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ
مَسْرُورًا ﴿٩﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُو
ثُبُورًا ﴿١١﴾ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ﴿١٢﴾ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿١٣﴾ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن
يَحُورَ ﴿١٤﴾ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ﴿١٥﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَاللَّيْلِ وَ
مَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا
يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿٢١﴾ بَلِ الَّذِينَ
كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿٢٢﴾ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٤﴾
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٢٥﴾

[illegible]

اور تحقیق کی۔ وہ رات کی اور جن چیزوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔ اور چاند کی قسم! جب وہ کامل ہو جائے۔ تمہیں (بتدریج) ایک منزل سے دوسری منزل پر چڑھنا ہے۔ پس انہیں کیا ہو گیا ہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے۔ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کافر (اسے) جھٹلاتے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں بھر رکھا ہے۔ پس آپ انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لیے ایسا اجر ہے جو ختم نہ ہوگا۔

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۃ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا۔ تو میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابو القاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا ہے۔ پس میں اس میں ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں آپ سے جا ملوں گا۔(2)

ابن ابی شیبہ، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اور اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ (العلق:1) میں سجدہ کیا ہے۔(3)

امام بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کیا۔

امام ابن خزیمہ، ابو یعلیٰ نے مسند میں اور ضیاء مقدسی رحمہم اللہ نے المختارہ میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اور اس جیسی سورتوں کی قراءت فرماتے تھے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: آسمان کہکشاں سے پھٹے گا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح تفسیر نقل کی ہے۔ وَأَذِنَتْ اور اس نے اطاعت کی وَحُقَّتْ اور یہ اطاعت فرمانبرداری اس پر فرض اور لازم ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا: وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ فرمایا: اس نے اپنے رب کے فرمان کی اطاعت کی۔ اور اطاعت کرنا اس کے لیے فرض بھی ہے۔

1۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ذکر السور، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ... جلد 1، صفحہ 368 (4236)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، جلد 1، صفحہ 582 (1058)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا اس نے کلام [illegible]
تعالیٰ نے اس سے کلام فرمایا۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے [illegible] سب آخری [illegible] کی علامات میں۔ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا [illegible] قیامت [illegible] وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا [illegible] مردوں کو باہر نکال دے گی۔ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا [illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح کا قول نقل کیا ہے۔

ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا وہ سونے کے ٹکڑوں کو باہر نکال دے گی۔

امام فریابی، سعید بن منصور، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ بیت اللہ شریف زمین سے دو ہزار برس پہلے موجود تھا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ کہ زمین بیت اللہ شریف کے نیچے سے مکمل طور پر پھیلائی گئی۔(2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین چمڑے کے پھیلانے کی طرح پھیلا دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوقات، انسان، جنات، چوپائے اور وحشی جانور سب کو جمع کرے گا۔ اور اس دن اللہ تعالیٰ چوپاؤں کے درمیان قصاص کا حکم نافذ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اس بکری جس کے سینگ نہیں، سینگوں والی بکری سے قصاص لے گی۔ اور جب اللہ تعالیٰ چوپاؤں کے درمیان قصاص سے فارغ ہوگا تو انہیں فرمائے گا تم مٹی ہو جاؤ۔ پس کافر انہیں دیکھے گا تو کہے گا یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا (النبا: 40) اے کاش! میں مٹی ہوتا۔

حاکم نے سند جید کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین کو چمڑے کی طرح کھینچا جائے گا۔ پھر اس میں ہر انسان کے لیے اپنے قدم رکھنے کی جگہ کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

ابو القاسم ختلی نے الدیباج میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ الآیہ کی تلاوت فرمائی [illegible] میں وہ پہلا شخص ہوں جس سے قیامت کے دن سب سے پہلے زمین پھٹے گی اور اپنی قبر میں سرہانے بیٹھوں گا، [illegible] حرکت کرنے لگے گی [illegible] تو میں اسے کہوں گا: تجھے کیا ہوا ہے؟ تو وہ جواب دے گی: بے شک میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو کچھ میرے اندر ہے میں اسے باہر نکال دوں اور میں خالی ہو جاؤں، پھر اسی طرح ہو جاؤں جس طرح پہلے تھی۔ جب کہ مجھ میں کوئی شے نہ تھی۔ یہ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے: وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا فرمایا اس نے اپنے سب [illegible] وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ فرمایا وہ زمین اپنے بوجھوں [illegible] میں خزانے اور لوگ (مردے) سب باہر نکال دے گی۔ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰی رَبِّكَ كَدْحًا فرمایا: اے انسان!

2۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 583 (3910)، دار الکتب العلمیہ، بیروت — (3911) ایضاً، 2

[illegible] ۔(1)

[illegible]

[illegible] (2) [illegible] ملاقات [illegible] ۔(3)

[illegible] حضرت عائشہ صدیقہ [illegible]

[illegible] (4)

[illegible] حضرت عائشہ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عائشہ صدیقہ [illegible] بیان کیا [illegible]

[illegible]

[illegible] (5)

---

1. [illegible] 1544، 53 [illegible] 1407-09 [illegible]
2. [illegible] جلد 7 [illegible] 220 (35498) [illegible]
3. [illegible] 142 [illegible]
4. [illegible] جلد 17-19 [illegible] 171 (2876) [illegible]
5. [illegible] 6 [illegible] 48 [illegible] جلد 2 [illegible] 583 (3912) [illegible]

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا کہ وہ جنت میں اپنے گھر والوں کی طرف شاداں و فرحاں لوٹے گا۔ اور قول باری تعالیٰ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ سے مراد یہ ہے: اس کا ہاتھ پیچھے سے بنا کر اس کی پشت کے پیچھے کیا جائے گا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] کی طرف جایا جائے گا اور کہا جائے گا: اے فلاں آ جا [illegible] کے بعد [illegible] بے شمار حساب کے پیچھے [illegible] کیا جا رہا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ثُبُوْرًا سے مراد ہلاکت ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا بے شک وہ اپنے گھر والوں میں خوش و خرم رہا کرتا تھا۔

فریابی، عبد بن حمید، ابن منذر اور بیہقی نے البعث میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ اس کی پشت کے پیچھے کر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ وہ نامہ عمل پکڑے گا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ بے شک وہ یہ گمان کرتا تھا کہ وہ ہرگز دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔(1)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ کا معنی ہے کہ وہ ہرگز لوٹ کر نہیں جائے گا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ وہ ہرگز ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئے گا۔

امام طستی نے مسائل میں اور ابن انباری رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے لَّنْ یَّحُوْرَ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس کا معنی ہے کہ وہ ہرگز نہیں لوٹے گا۔ یہ حبشی لغت ہے۔ یعنی وہ گمان کرتا ہے کہ وہ ہرگز آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر نہیں جائے گا۔ نافع نے کہا: کیا عرب اس معنی کو جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے لبید کا قول نہیں سنا:

وما المرء الا کالشہاب وضوءہ   یحور رمادا بعد اذ هو ساطع

"آدمی نہیں مگر شہاب کی طرح کہ اس کے بجھنے اور چمکنے کے بعد اس کی روشنی راکھ بن جاتی ہے"۔(3)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 145، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 408 (3547)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ معجم کبیر، جلد 10، صفحہ 251، مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ حبشی زبان میں جب ... تو کہتے ہیں "حُوْرِیْ اِلٰی اَهْلِكِ" یعنی اپنے گھر والوں کی طرف چلا جا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور ﷺ سے یہ قول بیان کیا ہے ... حضرت محمد ﷺ ... الشفق ... سرخی ہے (1)

امام عبد الرزاق، امام ابن ابی شیبہ، امام عبد بن حمید اور امام ابن المنذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ الشفق سے مراد سرخی ہے (2)

امام سعید بن منصور اور امام ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ کا معنی ہے قسم ہے رات کی اور ان چیزوں کی جو اس میں داخل ہیں۔

امام ابو عبید نے فضائل میں، امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور امام ابن المنذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے قسم ہے رات کی اور ان کی جنہیں وہ اکٹھا کیے ہوئے ہے (3)

امام عبد بن حمید اور امام ابن المنذر نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ کی تفسیر میں کہا: قسم ہے رات اور اس کی جو اس میں چھپ جاتی ہیں اور جمع ہو جاتی ہیں مثلاً حشرات، سانپ، بچھو اور کیڑے مکوڑے وغیرہ۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وَمَا وَسَقَ کے بارے بیان کیا ہے کہ قسم ہے رات کی اور اس عمل کی جو اس میں کیا جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ کا معنی ہے قسم ہے چاند کی جب وہ مکمل ہو جائے (4)

امام طستی نے مسائل میں، ابن الانباری نے الوقف والابتداء میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نافع بن ازرق نے ان سے وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس کا معنی ہے جب اس کا نور مکمل ہو جائے۔ نافع نے عرض کی: کیا عرب اس معنی کو پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیا تو نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا:

ان لنا قلائصا حقائقا مستوسقات لو یجدن سائقا

"بے شک ہمارے پاس چار سالہ جوان اونٹنیاں ہیں جو جمع ہو جاتی ہیں اگر کوئی ہانکنے والا پائیں۔"

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن المنذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ کا مفہوم ہے قسم ہے چاند کی جب وہ گول ہو جائے (5)

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب الشفق، جلد 1، صفحہ 293 (3364)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
2۔ ایضاً (3362)
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 147، داراحیاء التراث العربی بیروت
4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 148-147
5۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 408 (3549)، دار الکتب العلمیہ بیروت

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن الانباری نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان سے وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جس کو رات جمع کر لیتی ہے۔ کیا تو نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا:

إن لنا قلائصا حقائقا مستوسقات لو يجدن سائقا

امام عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ سے مراد تیرھویں رات کا چاند ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یوں بیان کیا ہے کہ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کا معنی ہے کہ تمہیں بتدریج ایک حال کے بعد دوسرے حال کی طرف چڑھنا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ تمہیں بتدریج ایک امر کے بعد دوسرے امر کی طرف چڑھنا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ تمہیں بتدریج ایک حال کے بعد دوسرے حال کی طرف چڑھنا ہے۔ فرمایا: یہ تمہارے نبی ﷺ (کے بارے) میں ہے۔(1)

امام ابو عبید نے القراءات میں، سعید بن منصور، ابن منیع، ابن جریر، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لَتَرْكَبَنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ یعنی باء کے فتح کے ساتھ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے: تمہارے نبی ﷺ نے بتدریج ایک حال کے بعد دوسرے حال کی طرف چڑھنا ہے۔(2)

امام طیالسی، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اے محمد ﷺ! آپ نے آسمان کی طرف منزل بہ منزل چڑھنا ہے۔(3)

امام عبد بن حمید، ابن منذر، حاکم نے الکنی میں، ابن مردویہ نے غرائب شعبہ میں، ابن مردویہ اور طبرانی رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لَتَرْكَبَنَّ کو باء کے ساتھ "لترکبن" پڑھا ہے: اے محمد ﷺ! آپ نے ایک آسمان کے بعد دوسرے آسمان کی طرف چڑھنا ہے۔(4)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یوں بیان کیا ہے کہ اے محمد ﷺ! آپ نے ایک حال کے بعد دوسرے حال کی طرف چڑھنا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اے محمد ﷺ! آپ نے ایک حال کے بعد دوسرے حال کی طرف چڑھنا ہے۔

1۔ صحیح بخاری، باب سورۃ، جلد 3، صفحہ 203 (4630)، مطبوعہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 151، داراحیاء التراث العربی بیروت 3۔ معجم کبیر، جلد 11، صفحہ 101 (11173)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد

4۔ ایضاً، جلد 10، صفحہ 95 (10068)

امام عبدالرزاق، سعید بن منصور، فریابی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن مردویہ، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے اسماء وصفات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آسمان پھٹ جائے گا پھر سرخ ہو جائے گا پھر مرتبہ بہ مرتبہ (1)۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ آسمان پگھلی ہوئی دھات کی طرح رنگ بدلتا ہو جائے گا گلاب کے پھول کے رنگ کی طرح ہو جائے گا تو میلا اور گدلا ہو جائے گا اور پھٹ جائے گا۔ پس اس طرح وہ مختلف حالتوں سے گزرے گا۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کے تحت قول بیان کیا ہے کہ تم ہر بیس سال میں ایسے امر پر ہو گے جس پر تم پہلے نہ تھے۔

امام ابن منذر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک قوم جس کے معاملات دنیا میں انتہائی خسیس اور گھٹیا تھے وہ آخرت میں بلند ہو جائیں گے۔ اور ایک قوم جو دنیا میں بڑے معزز ومحترم تھی وہ آخرت میں پست ہو جائے گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ تم ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بڑھتے ہو۔ ایک دور میں انسان خوشحال تھا جب کہ پھر وہ آزمائش اور ابتلاء میں پڑ گیا۔ اور ایک انسان آزمائش میں تھا جب کہ وہ پھر خوشحال ہو گیا۔

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے الحلیہ میں حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے: تم ہر بیس سال میں ایک ایسے حال پر ہو گے جس کی مثل حالت پر پہلے تم نہ تھے (2)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ابو العالیہ نے نصب کے ساتھ لَتَرْكَبُنَّ پڑھا ہے۔

عبد بن حمید نے ابو عمرو بن العلاء سے روایت کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے لَتَرْكَبُنَّ نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے صیغہ جمع کی صورت میں لَتَرْكَبُنَّ یعنی باء کے ساتھ اور باء کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ بِمَا يُوعُونَ کا معنی ہے جسے وہ چھپاتے ہیں (3)۔ اور لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ بے حساب اجر ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 409 (3558)، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 5، صفحہ 184، مطبوعہ السعادۃ مصر 3۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 410 (3559)

[illegible]

پارہ 30 | سورۃ البروج 85 | رکوع 1

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ والسماء ذات البروج مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں سورۃ والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق (الطارق: 1) پڑھتے تھے۔(2)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ عشاء کی نماز میں والسماء والطارق (الطارق: 1) اور والسماء ذات البروج پڑھا کریں۔(3)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ... امام ترمذی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے، ... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں والسماء والطارق (الطارق: 1) اور والسماء ذات البروج پڑھتے تھے۔(4)

امام سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم ان کے ساتھ عشاء کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ (الاعلیٰ: 1)، واللیل اذا یغشیٰ (اللیل: 1) اور والسماء ذات البروج پڑھا کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۗ
قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ
وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۗ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ
يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ

---

1. دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ...، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت
2. مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 326، ... بیروت
3. ایضاً، جلد 2، صفحہ 327
4. ترمذی ...، جلد 2، صفحہ 109 (307)، دار الفکر بیروت

عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ

[illegible]

[illegible] وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ [illegible]

[illegible]

[illegible] وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ [illegible] تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا (الفرقان: 61) [illegible] (النبأ: 78) [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور عبد بن حمید، ابن المنذر رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ آپ نے وشاہد کا ب [illegible]
الْمَوْعُودِ کے متعلق [illegible] فرمایا کہ [illegible] سے [illegible] تحقیق کے ساتھ [illegible] کیا اور [illegible] (الخ) [illegible]
[illegible] وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ سے مراد قیامت کا [illegible] شاہد سے مراد جمعہ [illegible] کا اور
مشہود سے مراد قیامت کا دن ہے

اور عبد بن حمید [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ ذَاتِ الْبُرُوجِ سے مراد
[illegible] شاہد و مشہود [illegible] شاہد سے مراد [illegible] (انسان) اور
مشہود سے مراد قیامت کا دن ہے۔(1)

[illegible] حضرت [illegible] وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ [illegible]
[illegible] کہ الْيَوْمِ الْمَوْعُودِ سے مراد قیامت ہے شاہد سے مراد [illegible] ہے اور مشہود سے مراد [illegible]
[illegible] جمعہ کا دن [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] کے دن [illegible]
ہے اور [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] کیے جانے
[illegible] ایک ساعت ہے [illegible] جمعہ [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرما دیتا ہے۔

امام احمد، عبد بن حمید، ترمذی، ابن ابی الدنیا نے [illegible] ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم [illegible] رحمہم اللہ
نے [illegible] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الْيَوْمِ الْمَوْعُودِ
قیامت کا دن ہے اور الیوم المشہود عرفہ کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن ہے [illegible] سورج طلوع ہوتا ہے
[illegible] (یوم جمعہ) سے افضل ہے۔ اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں کوئی بندہ مومن اللہ تعالیٰ سے جو
بھی خیر [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] کے حق میں [illegible] اللہ تعالیٰ اسے
[illegible] عطا فرما دیتا ہے۔(2)

حاکم [illegible] نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے [illegible] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ حدیث
بیان کی ہے کہ شاہد سے مراد یوم جمعہ ہے [illegible] مشہود [illegible] الْيَوْمِ الْمَوْعُودِ [illegible] قیامت کا دن ہے۔(3)

امام ابن جریر [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] سے حضرت ابو مالک اشعری رضی
اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الْيَوْمِ الْمَوْعُودِ سے مراد قیامت کا دن ہے شاہد سے مراد
جمعہ کا دن ہے۔ مشہود سے مراد عرفہ کا دن ہے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

1۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 30، صفحہ 156-157 [illegible]
2۔ [illegible] صفحہ 436 [illegible]
3۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 564 (3913) [illegible]

[illegible]

1. [illegible] 7 [illegible] 286 [illegible]
2. [illegible] 30 [illegible] 156 [illegible]
3. [illegible] 33 [illegible] 161
4. [illegible] 23 [illegible] 417 [illegible] 3504 [illegible]
5. [illegible] 32 [illegible] 150
6. [illegible] 7 [illegible] 237 [illegible] 1482 [illegible]
7. [illegible] 32 [illegible] 161

امام [illegible] بن منصور، ابن المنذر [illegible] نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ [illegible] کے لوگ [illegible] اصحاب الاخدود [illegible] ہے۔(1)

[illegible] نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول [illegible]

امام [illegible] ابن ابی حاتم [illegible] حضرت حسن [illegible] نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اصحاب الاخدود حبشہ کے رہنے والے تھے۔

امام ابن ابی حاتم [illegible] نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اصحاب الاخدود نبطی تھے۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ بنی اسرائیل کے لوگ تھے جنہوں نے زمین میں خندقیں کھودیں۔ پھر ان میں آگ جلائی۔ پھر ان خندقوں پر مردوں اور عورتوں کو کھڑا کیا اور انہیں آگ میں ڈال دیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن المنذر رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ الاخدود [illegible] نجران میں [illegible] جن میں وہ لوگوں کو عذاب دیتے تھے۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت عبد الرحمن [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] یمن [illegible] تھی۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ قوم ہے جنہوں نے زمین میں لمبا گڑھا کھودا۔ پھر اس میں آگ جلائی۔ پھر اہل اسلام کو [illegible] اور کہا: تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرو [illegible] ورنہ ہم تمہیں اس آگ میں پھینک دیں گے۔ لیکن انہوں نے کفر پر [illegible] چنانچہ انہیں آگ میں پھینک دیا گیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن المنذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ کے بارے بیان کیا ہے کہ ہمیں بتایا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ یمن کے آس پاس [illegible] رہتے لوگ تھے۔ ان میں سے مومن اور کافر آپس میں لڑ پڑے۔ پھر مومن کفار پر غالب آ گئے۔ پھر انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے عہد لیا کہ کوئی بھی [illegible] خلاف [illegible] کفار نے ان کے ساتھ [illegible] کیا اور انہیں پکڑ لیا۔ پھر مومنین میں سے ایک آدمی نے کہا کیا تمہارے لیے کوئی خیر [illegible] ہے [illegible] پھر تم [illegible] کرو گے [illegible] تمہارے [illegible] بیان کر سکو گے۔ تو [illegible] آگ [illegible]

1 تفسیر [illegible] جلد 3، صفحہ 412 (3563) [illegible]

2 تفسیر [illegible] جلد 30، صفحہ 161 [illegible] 3 [illegible] جلد 30، صفحہ 162

[illegible] تو وہ ان پر شاہد ہوگئے یہاں تک کہ [illegible] ان کی قوم کی [illegible] سے [illegible] اور ان کے بارے [illegible] شاہد [illegible] قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ [illegible] وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ [illegible]

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو جلا دیا۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] انہوں نے [illegible] دیا۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک ظالم اور جابر حکمران تھا۔ اس نے [illegible] میں [illegible] آگ جلائی، پھر مومنوں کو اس پر پیش کیا۔ جو [illegible] اسے چھوڑ دیا [illegible] اور جو انکار کرتا اسے آگ میں پھینک دیا جاتا۔ یہاں تک کہ وہ ایک عورت کے پاس آیا اور اس کے ساتھ ایک شیر خوار بچہ بھی تھا تو اس عورت نے آگ میں کودنے سے گھبرائی۔ تو اس بچے نے [illegible] کہا: اے امی! آگ میں [illegible] چنانچہ اسے آگ میں پھینک دیا گیا۔ [illegible] حضرت حسن رضی اللہ عنہ [illegible] نے فرمایا: [illegible] سے [illegible] ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن نجی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ آپ کے پاس نجران کا ایک بشپ آیا تو آپ نے اس سے اصحاب اخدود کے بارے پوچھا تو اس نے ایک واقعہ آپ کے سامنے بیان کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے بارے تجھ سے زیادہ [illegible] پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (غافر: 78) (اور ہم نے بھیجے ہیں بہت سے رسول آپ سے پہلے بھی، ان میں سے [illegible] اور ان میں سے [illegible] (قرآن کریم میں) آپ [illegible]) [illegible] پھر [illegible] جنگ شروع ہوگئی اور [illegible] قتل [illegible] ان لوگوں (کفار) نے [illegible] خندق کھودی [illegible] آگ جلا دی اور [illegible] لوگوں کو اس پر پیش کرنے لگے [illegible] جس کی

1۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 30، صفحہ 167 [illegible]

—ان کی ... بات ... آگ میں پھینک دیا گیا اور جس نے انکار ... سے چھوڑ دیا گیا۔ آخر میں ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کا شیر خوار بچہ بھی تھا۔ وہ عورت پیچھے ہٹنے لگی تو اس کے بچے نے کہا — ... ... پس وہ اس میں کود گئی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... سے روایت کیا ہے کہ ... [illegible] ... کے ... آپ نے فرمایا ... ... سے مروی ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ... روایت کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجوسی (آتش پرست) اہل کتاب تھے وہ اپنی کتاب کے ساتھ چمٹے رہے اور ان کے لیے شراب حلال ہو گئی۔ پس ان کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ نے شراب پی اور وہ اس کی عقل پر غالب آ گئی۔ پس اس نے اپنی بہن یا اپنی بیٹی کو پکڑا اور اس کے ساتھ بدکاری کا ارتکاب کیا اور جب اس کا نشہ اتر گیا ... اور شرمندہ ہوا اور اس نے کہا میری ہلاکت ... یہ کیسے مجھ پہ آ گیا ہے؟ اور اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا ... یہ ہے کہ تو لوگوں کو خطبہ دے اور کہے: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح حلال قرار دیا ہے۔ جب وہ اس حال میں لوگوں کے جمع ہونے کے ... (یعنی ...) ... ... خطبہ ... ... دینے کے لیے کھڑا ہوا اور کہا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بہنوں یا بیٹیوں سے نکاح حلال کر دیے ہیں۔ تو لوگوں کی ایک جماعت نے کہا: معاذ اللہ! ہم اس کے ساتھ ایمان لائیں یا اس کا اقرار کریں۔ یہاں تک کہ یہ پیغام لے کر آئے ... ہم پر کسی کتاب میں یہ حکم نازل ہوا۔ ... وہ اپنی بیوی کی طرف لوٹ گیا ... تیری ہلاکت ہو! لوگوں نے تو میرا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اس نے کہا: جب ... ... ان میں سے ان میں ... تو ... پس اس نے ایسا ہی کیا۔ ... لوگوں نے اس کا اقرار کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ پھر وہ اس کی طرف لوٹ ... تو ... نے ان میں کوڑا بھی چلا دیا ہے۔ لیکن لوگوں نے میرے حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے تو اس نے کہا تو ان میں تلوار چلا (یعنی انہیں قتل کر دے)۔ ... اس نے تلوار بھی چلائی لیکن لوگوں نے ... سے انکار ہی کیا۔ پھر اس نے کہا: ان کے لیے کھائیاں کھود پھر ان میں آگ جلا دے۔ پس جو تیری پیروی کرے اسے چھوڑ دے۔ چنانچہ اس نے کھائیاں کھودیں اور ان میں آگ جلائی اور اپنی رعایا کو اس پر پیش کیا۔ پس جس کسی نے انکار کیا اسے آگ میں پھینک دیا۔ اور جس نے اقرار کیا اسے چھوڑ دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیات نازل فرمائیں: قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۝ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اصحاب اخدود کا ذکر

لے گئے تھے تو باقی اہل ایمان شدت سے خندقوں سے بچ نکلے تھے۔

امام احمد، مسلم، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، مسلم، نسائی اور ترمذی رحمہم اللہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تو کچھ گنگناتے۔ آپ سے عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: انبیاء میں سے ایک نبی کو اپنی امت کی کثرت پر تعجب ہوا، اس نے کہا ان کے مقابلہ میں کون کھڑا ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ آپ اپنی قوم کو اختیار دے دیں کہ یا تو ان سے ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دیا جائے گا یا موت۔ پس انہوں نے موت کو اختیار کیا تو ایک ہی دن میں ان میں سے ستر ہزار فوت ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دوسری حدیث میں اس طرح بیان ہوتی ہے کہ ایک بادشاہ تھا، اس کا ایک کاہن تھا۔ جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس کاہن نے بادشاہ سے کہا: میرے پاس ایک ذہین لڑکا بھیج دیا جائے تاکہ میں اسے اپنا علم سکھا دوں، کیونکہ مجھے یہ ڈر ہے کہ میں مر جاؤں گا تو یہ علم تم سے منقطع ہو جائے گا اور تم میں کوئی اس کا جاننے والا نہ ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس کام کے لیے ایک لڑکے کو تلاش کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ اس کاہن کے پاس حاضر ہوا کرے اور اس سے علم سیکھا کرے۔ چنانچہ وہ بچہ اس کے پاس آنے جانے لگا۔ اس بچے کے راستے میں ایک راہب گرجے میں رہتا تھا۔ وہ بچہ جب بھی وہاں سے گزرتا تو اس راہب سے بھی کچھ پوچھتا۔ یہاں تک کہ راہب نے اسے بتایا اور کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں۔ بچہ روزانہ اس راہب کے پاس بیٹھنے لگا اور کاہن کے پاس دیر سے پہنچنے لگا۔ کاہن نے اس کے گھر والوں کی طرف پیغام بھیجا کہ قریب ہی ہے کہ یہ بچہ میرے پاس حاضر نہ ہوا کرے۔ تو بچے نے اس کے بارے میں راہب کو خبر دی۔ تو راہب نے اسے کہا: جب کاہن تجھ سے کہے کہ کہاں تھا؟ تو اسے کہہ دینا کہ اپنے گھر والوں کے پاس تھا، اور جب گھر والے تجھ سے کہیں کہاں تھا؟ تو کہنا کاہن کے پاس تھا۔ وہ بچہ اسی کیفیت میں تھا کہ ایک دن وہ لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا جنہیں ایک جانور نے روک رکھا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ شیر تھا۔ پس اس بچے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! جو راہب کہتا ہے اگر وہ حق ہے تو میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ اس جانور کو ہلاک کر دے اور اگر وہ حق ہے جو کاہن کہتا ہے تو پھر اسے ہلاک نہ کر۔ پھر اس نے وہ پتھر اس جانور کو دے مارا تو اس نے اسے مار دیا۔ تو لوگوں نے پوچھا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس بچے نے۔ پس لوگ گھبرا گئے اور انہوں نے کہا: یہ بچہ ایسا علم جانتا ہے جو کوئی اور نہیں جانتا۔ پس اندھے نے یہ سنا تو وہ اس کے پاس آیا اور اسے کہا: اگر تو میری بصارت واپس لوٹا دے تو تیرے لیے یہ اور یہ ہوگا۔ تو اس بچے نے کہا: میں تجھ سے اس طرح کی کوئی خواہش نہیں کرتا، لیکن اگر تیری بصارت تجھے لوٹ آئے تو کیا تو اس ذات پر ایمان لائے گا جس نے تجھے بصارت لوٹائی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ پس اس بچے نے اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بصارت لوٹا دی۔ پس وہ اندھا ایمان لے آیا۔ پھر اس کی خبر بادشاہ

[illegible]

[illegible] چنانچہ [illegible] پہاڑ [illegible] مسلسل اسے پہاڑ سے گرانے لگے [illegible] یہاں تک کہ اس بچے کے سوا سب گر گئے [illegible] بادشاہ کے پاس [illegible] سمندر کی طرف لے گئے [illegible] چنانچہ بچے کو [illegible] کی طرف لے جایا گیا [illegible] بسم اللہ رب الغلام [illegible] اس بچے کا رب ہے [illegible] بسم اللہ رب الغلام [illegible] اس بچے نے ایسا علم حاصل کیا جو کسی اور نے حاصل نہیں کیا [illegible] اس بچے کے رب کے ساتھ ایمان لائے [illegible] پھر ان میں آگ جلائی گئی [illegible] قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ [illegible] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ [illegible] (1)

امام مسلم [illegible] حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا، اس کا ایک جادوگر تھا۔ جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا [illegible] ایک لڑکا [illegible] تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں۔ چنانچہ بادشاہ نے [illegible] ایک راہب تھا [illegible] وہ بچہ اس راہب کے پاس [illegible] اور اس کے کلام [illegible] جب وہ جادوگر کے پاس آتا [illegible] اور جب وہ اپنے گھر کی طرف آتا [illegible] راہب کے پاس

(1) [illegible] 3005/73 [illegible]

[illegible]

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (1)

[illegible]

[illegible]

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ وهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ کے تحت [illegible]

امام ابن جریر، ابن منذر [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ الْوَدُودُ کا [illegible] ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ [illegible] (3)

[illegible] بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ (4)

[illegible] لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ [illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible]

امام عبد بن حمید [illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

1۔ [illegible] جلد 2، صفحہ 1564 (3915) [illegible]

[illegible] 30، صفحہ 159 — 4۔ [illegible] 30، صفحہ 177

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ قرآن ایک ورق میں لکھا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یعنی ام الکتاب ہے۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے العظمہ میں سند جید کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو پیدا فرمایا، اس کی دو جانبیں ایک سو سال کی مسافت پر مشتمل تھیں۔ پھر اس نے قلم کو مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے فرمایا میری مخلوق کے بارے میں میرا علم لکھ، تو اس نے قیامت تک ہونے والا سب کچھ لکھ دیا۔

امام ابن ابی الدنیا نے مکارم الاخلاق میں، بیہقی نے الشعب میں، ابو الشیخ نے العظمہ میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے ضعیف سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کی لوح زبرجد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے عرش کے نیچے لٹکایا ہوا ہے، اس میں لکھا ہے۔ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا (طہ:14) یقیناً میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے تین سو دس سے کچھ زائد شریعتوں (خصلتوں کی) مخلوق پیدا فرمائی ان میں سے جس مخلوق نے بھی یہ شہادت دی لا الٰہ الا اللہ وحدہ تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔(1)

امام عبد بن حمید نے مسند میں اور ابو یعلیٰ رحمہما اللہ نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک رحمن تبارک وتعالیٰ کے سامنے ایک لوح ہے جس میں تین سو پندرہ شریعتیں ہیں۔ وہ رحمن فرماتا ہے مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میرے بندوں میں سے جو بندہ بھی میرے پاس آئے گا کہ وہ میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہیں ٹھہراتا ہوگا اور تم میں سے کوئی ایک اس میں سے ہوگی تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔(2)

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے العظمہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کی ایک انجیل جو صورت لوح ہے۔ اس کا ایک جانب یاقوت کی ہے اور دوسری سبز زبرجد کی ہے۔ اس کا قلم نور کا ہے۔ اس میں وہ پیدا کرتا ہے، اس میں وہ رزق دیتا ہے، اس میں وہ زندہ کرتا ہے، اس میں وہ مارتا ہے، اس میں عزت عطا کرتا ہے، اس میں ذلیل کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

امام ابو الشیخ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک سفید موتی سے لوح پیدا کی ہے۔ اس کی دونوں طرفیں سرخ زبرجد کی ہیں۔ اس کی کتابت نور ہے۔ وہ ہر روز تین سو ساٹھ مرتبہ اس کی طرف دیکھتا ہے، پیدا کرتا ہے، رزق دیتا ہے، زندہ کرتا ہے، مارتا ہے، عزت دیتا ہے، ذلت دیتا ہے اور جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

1۔ شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ، جلد 1، صفحہ 8547/385، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد 1، صفحہ 554 (1309)، دار الکتب العلمیہ بیروت

سورۂ طارق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ؕ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ یَّخْرُجُ مِنْۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآىٕبِ ؕ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآىٕرُ ۙ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ

آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم۔ اور تجھے کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ وہ خوب چمکنے والا ستارہ ہے۔ کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو۔ تو آدمی کو غور کرنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے بنایا گیا؟ اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا۔ جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ بیشک اللہ اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے۔ جس دن چھپی باتوں کی جانچ پڑتال ہوگی۔ تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا اور نہ کوئی مددگار۔

امام ابن مردویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورۂ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام احمد اور امام بخاری نے تاریخ میں اور امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے حضرت خالد عدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ثقیف کے بازار میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کمان یا عصا پر ٹیک لگائے کھڑے تھے، اس وقت آپ ان کے پاس مدد طلب کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے، تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سورۂ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ پوری سورت پڑھتے ہوئے سنا، میں نے زمانۂ جاہلیت میں یہ سورت یاد کی، پھر زمانۂ اسلام میں یہ سورت پڑھی۔(2)

امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء پڑھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم فتنہ پرور ہو؟ کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں تھا کہ تم وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا (جیسی سورتیں) پڑھ لیتے۔(3)

---

1 در منثور، سورۃ الطارق، 8/473 ... جلد 7 ... 43 ... سورۃ الطارق

2 مسند امام احمد، 4/125، 137 ... الحدیث ...

3 نسائی ... صفحہ 163 ...

[illegible] 24 [illegible]

[illegible] 26 [illegible]

[illegible] والسماء والطارق [illegible]

[illegible] إن كل نفس لما عليها حافظ [illegible]

[illegible] (2)

[illegible] والسماء والطارق [illegible]

[illegible]

[illegible] النجم الثاقب [illegible]

[illegible] (3)

[illegible] (4)

[illegible] النجم الثاقب [illegible]

[illegible]

[illegible] 7274 [illegible]

[illegible] 3555 [illegible]

بیان کیا ہے کہ الثاقب سے مراد ایسا ستارہ ہے جو چمکے۔ [illegible] قتادہ [illegible] ستارہ [illegible] سے [illegible] (الانعام) [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] ستارہ [illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] القشیری [illegible]

[illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible] رات کے [illegible] ہوتا ہے اور [illegible]

[illegible] سے یہ قول [illegible] ہے کہ الثاقب سے مراد [illegible] النجم آپ سے مراد [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] روایت [illegible]

کے [illegible] ہے۔

امام [illegible] رحمہ اللہ [illegible] النجم آپ [illegible] ہے۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ النجم آپ سے مراد [illegible]

[illegible] ہے۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت [illegible] رحمہ اللہ نے ان سے

[illegible] النجم الثاقب آپ کے بارے [illegible] انہوں نے فرمایا کہ النجم آپ سے

مراد [illegible] کہا [illegible]

[illegible] کہ تم نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا

وانزعوان علی مرتبہا فوق بہ الثاقب ونسر

"[illegible] حاصل ہے۔"

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ [illegible] سے روایت [illegible]

گیا [illegible] کہ تم نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا

یظلم ( ) ظلوتو علی ترتیبہا شرف بہ الثاقب ونسر

"[illegible] کے سبب [illegible] شرف حاصل ہے۔"

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] کہ النجم آپ سے مراد [illegible] (1)

امام [illegible] نے حضرت عکرمہ، حضرت [illegible] اور حضرت [illegible] سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے [illegible] کہ النجم آپ سے

مراد [illegible] (2)

1۔ تفسیر [illegible] جلد 30، صفحہ 174 2۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 565 (3948)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(یہ کافر) کہ اپنے خلاف دلیل لانا حالیہ سے اس کا یہ موقف قبول اس کر لیں گے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿11﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿12﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿13﴾
وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿14﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿15﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿16﴾ فَمَهِّلِ
الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿17﴾

"قسم ہے آسمان کی جس سے بارش برستی ہے اور زمین کی جو (روئیدگی سے) پھٹ جاتی ہے۔ بلاشبہ یہ قرآن قول فیصل ہے اور یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ بے شک وہ طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی اپنی تدبیر فرما رہا ہوں۔ پس آپ کفار کو تھوڑی سی مہلت دے دیجئے، انہیں کچھ دیر کے لیے چھوڑ دیجئے"۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ کی تفسیر میں فرمایا: قسم ہے آسمان کی جو بارش کے ساتھ لوٹتا ہے اور وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ کے متعلق فرمایا: اس میں نباتات کے ساتھ پھٹنا ہے (2)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر، حضرت عکرمہ، حضرت ابو مالک، حضرت ضحاک اور حضرت ربیع بن انس رحمہم اللہ تعالیٰ تمام سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

امام احمد بن حمید نے حضرت ابو عبد الرحمن سے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ بادل بارش کا ہر سال رزق کے ساتھ لوٹتا ہے۔ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ یعنی جس سے زمین نباتات اور گھاس کے ساتھ پھٹتی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ کی یہ تفسیر ہے کہ آسمان کی قسم جو بادل کے ساتھ لوٹتا ہے۔ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ یعنی زمین کی قسم جو نباتات کے ساتھ کھلتی ہے۔

ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ سے مراد اس کا پھٹنا ہے۔

امام ابن منذر اور دیلمی رحمہما اللہ نے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے۔ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ کا معنی ہے کہ زمین اللہ تعالیٰ کے اذن سے اپنی نباتات کے ساتھ پھٹ جاتی ہے (3)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ کہ قسم ہے آسمان کی جو ہر سال بندوں کی طرف ان کے رزق کے ساتھ رجوع کرتا ہے (یعنی بارش برساتا ہے جو بندوں کے رزق کا سبب بنتی ہے) اگر

1۔ کنز العمال، جلد 2، صفحہ 11 (4219)، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 418 (3571)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ مسند الفردوس، جلد 2، صفحہ 219، دار الکتب العلمیہ بیروت

... آپ کی بات ... [illegible] ... سوائے ... باللہ ... اور ... [illegible]

... جائے ... کہتے ہیں۔ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ بے شک یہ قرآن قول فیصل ہے۔ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ... [illegible] ... فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ... رویدا کا معنی قلیل ہے ... [illegible]

امام ... رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ... رحمہ اللہ نے ان سے کہا: مجھے ... وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ کے بارے میں بتائیے تو آپ نے فرمایا: اس کا معنی ہے قرآن ... باطل ... نہیں ... کیا ... جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں، کیا تو نے ... کا ... قول نہیں سنا ...

[illegible]

... میں ... بات ... ہے جو ... ہو ... اچھا قول ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ کا معنی نقل کیا ہے کہ قرآن باطل نہیں ہے۔(1)

امام ابن ... رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ... حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے ... آپ کے بعد آپ کی امت میں اختلاف ہو جائے گا۔ تو میں نے پوچھا: اے جبرائیل اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: کتاب اللہ کے ساتھ ... جس نے ... مضبوطی سے تھام لیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ قرآن قول فیصل ہے ... نہیں ہے۔

امام ... ابن جریر ... رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ کے تحت کہا: یہ قول حق ہے۔ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ اور یہ باطل نہیں ہے۔ اور اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا کے تحت فرمایا: آپ انہیں قریب ... مہلت دیجئے (یعنی ... کی مہلت دے دیجئے)۔(2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے ... بیان کیا ہے کہ آپ ان کفار کو مہلت دیجئے۔ یہاں تک کہ ... جنگ ... [illegible]

امام ابن ابی شیبہ ... ترمذی، محمد بن نصر اور ابن الانباری رحمہم اللہ نے مصاحف میں حضرت حارث الاعور رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا ... [illegible] ... میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ... انہیں اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 93 (35349) ... [illegible]

2۔ تفسیر ... جلد 30، صفحہ 182-83 ... [illegible]

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: عنقریب فتنہ برپا ہوگا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس سے نکلنے کی راہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کتاب اللہ۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں بھی ہیں اور تمہارے بعد کے لوگوں کے بارے میں بھی خبریں ہیں اور تمہارے درمیان فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ کن کلام ہے مذاق نہیں۔ جو ظالم اسے چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اسے توڑ دے گا اور جو اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے، یہی ذکر حکیم ہے اور یہی صراط مستقیم ہے۔ یہ وہ ہے جس کے سبب خواہشات ٹیڑھی نہیں ہوتیں، صراط مستقیم ہے اور زبانیں اس سے ملتبس نہیں ہوں گی۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوں گے اور بار بار پڑھنے سے یہ پرانا نہیں ہوگا اور اس کے عجائب ختم نہیں ہوں گے۔ یہ وہی ہے جسے جب جنوں نے سنا تو وہ رک گئے یہاں تک کہ انہوں نے کہا: اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ (الجن) جس نے اس کے ساتھ گفتگو کی اس نے سچ کہا۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ جس نے اس کے مطابق عمل کیا اس نے اجر پایا۔ جس نے اس کی طرف دعوت دی اس نے صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کی۔

امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ فتنوں کا ذکر فرمایا اور انہیں انتہائی عظیم اور شدید قرار دیا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ان سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کتاب اللہ، اس میں تم سے پہلے لوگوں کا ذکر بھی ہے، تمہارے بعد والوں کی خبر بھی اور اس میں تمہارے بارے کے فیصلے بھی ہیں۔ جس جبار ظلم کرنے والے نے اسے چھوڑا اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ دے گا اور جو اس کے سوا کسی اور سے ہدایت کا خواہش مند ہوگا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہی اللہ کی مضبوط رسی ہے، یہی ذکر حکیم ہے اور یہی صراط مستقیم ہے۔ اور یہی ہے کہ جنات نے جب سنا تو رک گئے یہاں تک کہ انہوں نے کہا: اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ (الجن) یہی وہ ہے جس کے ساتھ علماء کو بھی تشفی نہیں ہوتی اور نہ ہی بار بار تکرار سے پرانا پن اس پر آتا ہے۔(1)

1۔ [illegible] صفحہ 164

سورۃ الاعلیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ
فَهَدٰى ﴿٣﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿٥﴾ سَنُقْرِئُكَ
فَلَا تَنْسٰٓى ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ
لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَ
يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ
لَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي
الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

(اے حبیب!) آپ [illegible] اپنے رب [illegible] کے نام کی [illegible] [illegible] ... پھر [illegible] اور جس نے (ہر چیز کا) اندازہ مقرر کیا [illegible] ... [illegible] ... ہم آپ کو پڑھا دیں گے [illegible] ... بے شک وہ [illegible] ... [illegible] ... پس آپ نصیحت [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... آخرت بہتر ہے اور باقی [illegible] ... پہلے صحیفوں میں [illegible] ... (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں میں۔

[illegible] ... حضرت [illegible] ... کہ سورۃ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام [illegible] رضی اللہ [illegible] حضرت [illegible] بیان [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرت بلال [illegible]

[illegible] رضی اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]

[illegible] سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible] (2)

امام [illegible] حضرت علی رضی اللہ [illegible] بیان [illegible] رسول اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ [illegible]

[illegible] سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible]

[illegible] رضی اللہ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible] هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

[illegible] (4)

امام [illegible] رضی اللہ [illegible]

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible] هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ [illegible] (5)

[illegible]

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible] هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ (الغاشیہ: 1) [illegible] (6)

1 [illegible] 142 [illegible] 2 [illegible] 464 [illegible]

3 [illegible] 1 [illegible] 35 [illegible]

4 [illegible] 5452 [illegible] 5 [illegible] 472 [illegible] 5455

6 [illegible] 1283 [illegible]

امام احمد، ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ عیدین میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ (الغاشیہ: 1) کی قرأت فرماتے تھے۔(1)

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ظہر اور عصر کی دونوں میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ (الغاشیہ: 1) پڑھتے تھے۔

امام ابن ابی شیبہ اور مسلم رحمہما اللہ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھتے تھے۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، مسلم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ تم میں سے کس نے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پڑھی ہے؟ تو ایک آدمی نے عرض کی: میں نے (پڑھی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جان لیا ہے کہ تم میں سے کسی نے اس کے ذریعے مجھے قرأت میں الجھن میں مبتلا کر دیا ہے۔(3)

امام ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى اور قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (الکافرون: 1) کی قرأت کرتے تھے۔(4)

امام ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ سبح اور دوسری میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (الکافرون: 1) اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (الاخلاص: 1) اور معوذتین پڑھتے تھے۔(5)

امام بزار رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نماز وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (الکافرون: 1) اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (الاخلاص: 1) پڑھا کرتے تھے۔

امام محمد بن نصر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو مغرب کی نماز پڑھائی تو وہاں سے عصا دار ایک غلام گزرا۔ وہ اونٹ تلاش کر رہا تھا۔ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز طویل کر دی۔ جب اس غلام نے یہ دیکھا تو نماز چھوڑ دی اور اپنے اونٹ کی تلاش میں چلا گیا۔ پھر یہ خبر حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تو آزمائش میں ڈالنے والا ہے؟ کیا تم میں سے کوئی مغرب کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى اور وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا (الشمس: 1) جیسی سورتیں نہیں پڑھ سکتا؟(6)

1۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ، باب ما جاء فی القرأۃ فی صلاۃ العیدین، جلد 2، صفحہ 122 (1283)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 312 (3569)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 313 (3582)

4۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 282 (3016)، دارالکتب العلمیہ بیروت

5۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 566 (3921)

6۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب ما یقرأ بہ فی المغرب، جلد 1، صفحہ 315 (3606)

[illegible] سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible] الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ [illegible]

[illegible] سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ [illegible]

[illegible] فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (الواقعہ: 74) [illegible] سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ [illegible] سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible] سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ [illegible]

[illegible] سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible] سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ (3)

[illegible] سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible] سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ (4)

[illegible] سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible] سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ

[illegible] سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى [illegible] سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ [illegible]

---

1. [illegible] 636، 453 [illegible]
2. [illegible] 1867، 479 [illegible]
3. [illegible] 232 [illegible] 4. [illegible] 3578، 416 [illegible]

[illegible]

[illegible] سبحان ربی الاعلیٰ [illegible]

[illegible] سبحان ربی الاعلیٰ [illegible]

[illegible] حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] سبحان ربی الاعلیٰ [illegible]

[illegible] سبحان ربی الاعلیٰ [illegible]

[illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ [illegible] سبحان ربی الاعلیٰ [illegible]

[illegible] سبحان ربی الاعلیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 234 [illegible]

[illegible] 184 [illegible]

[illegible] 246 [illegible]

[illegible] 30 [illegible]

خشک ہو جاتا ہے یعنی خشک کوڑا بن کر سیاہ ہو جاتا ہے۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ غُثَآءً اَحْوٰی کا مفہوم ہے کہ گھاس جب خشک ہو جاتی ہے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے (کی طرح ہو جاتا) یعنی جب گھاس آخر کار سیاہ رنگ کی ہو جاتی ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى کے تحت فرمایا کہ آپ ﷺ بھولتے نہ تھے اور یہ دل سے قرآن کریم یاد کرتے تھے۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جب حضرت جبرائیل امین علیہ السلام وحی لے کر آتے تو ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی سے فارغ نہ ہوتے کہ آپ اسے دہرانا شروع کر دیتے کہ کہیں آپ بھول نہ جائیں۔ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے کہا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا بھول جانے کے خوف سے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ یعنی حضور نبی کریم ﷺ قرآن کریم کی آیات بھولے نہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ آپ سے پہلے کسی نبی پر کلام نہیں اترا مگر ... اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (تورات کے) تیرہ جزء نازل کیے۔ جب ان سے تختیاں (الواح) گر گئیں تو وہ ختم ہو گئے۔

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس خوف سے قرآن کریم یاد کرتے تھے کہ وہ آپ کو بھول جائے گا۔ تو آپ کو کہا گیا کہ ہم آپ کے لیے کافی ہیں۔ اور یہ آیت نازل ہوئی سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى۔

ابن مردویہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔(2)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی ہم خود آپ کو پڑھائیں گے پس آپ نہیں بھولیں گے سوائے اس کے جو میں چاہوں گا میں وہ آپ کو بھلا دوں گا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کوئی شے نہیں بھولتے تھے مگر اسے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى فرمایا یعنی وہ مخفی سے بھی واقف ہے۔ یعنی جو ظاہر کیا جاتا ہے اور جو مخفی ہے۔(3)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى کے تحت

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 185 (35763) دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ المعجم الکبیر، جلد 11، صفحہ 367 (12924) دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 418 (3577)

یہ بیان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ وہ بات بھی جانتا ہے جو آپ دل میں چھپائے ہوتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ونیسرک للیسریٰ کا معنی ہے کہ ہم آپ کے لیے بھلائی کے عمل کو آسان بنا دیں گے۔

امام احمد، بزار، ابن منذر، ابن مردویہ [illegible] حضرت [illegible] سے یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے سیذکر من یخشیٰ ویتجنبھا الاشقیٰ کے بارے میں یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] اس نے اس کا ذکر کیا [illegible] سے پہلے [illegible] اور [illegible] (1)

امام بزار، ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس ارشاد قد افلح من تزکیٰ کے تحت فرمایا جس نے لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دی اور بتوں (شرک) سے بری ہو گیا (اور یہ گواہی دی کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں)۔ وذکر اسم ربہ فصلیٰ سے مراد پانچ نمازیں ہیں ان پر مداومت اختیار کرتا ہے اور انہیں اپنے اوقات میں ادا کرنے کا اہتمام کرتا ہے (یعنی اپنے رب کا ذکر کیا اور پانچ وقت کی نمازیں پابندی کے ساتھ پڑھتا رہا)

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے قد افلح من تزکیٰ فرمایا [illegible] شرک سے پاک ہو گیا وذکر اسم ربہ اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا فصلیٰ اور پانچ نمازیں پڑھتا رہا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء میں حضرت عکرمہ سے یہ روایت بیان کیا کہ قد افلح من تزکیٰ [illegible] جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الاسماء والصفات میں [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ قد افلح من تزکیٰ فرمایا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ فلاح پا گیا۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ [illegible] شرک سے پاک ہو گیا وہ ایمان لے آیا۔ ابن ابی حاتم نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ [illegible] جو کثرت سے استغفار کرے (4)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ [illegible] وہ [illegible] پا گیا (5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 180، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 191 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 190
4۔ [illegible] جلد 3، صفحہ 19 (35794) [illegible] دارالکتب العلمیہ بیروت
5۔ [illegible] جلد 3، صفحہ 223، [illegible] بیروت

امام [illegible] ابن ابی حاتم [illegible] سے نقل کیا [illegible] صدقہ فطر کے ساتھ

حضرت [illegible] عبداللہ [illegible] سے [illegible] وہ [illegible] صدقہ [illegible]

[illegible] صدقہ فطر ادا [illegible] تلاوت کرتے قد

افلح من تزکیٰ ﴿ وذکر اسم ربہ فصلیٰ ﴾ [illegible]

صدقہ الفطر [illegible] پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا قد افلح من تزکیٰ [illegible] صدقۃ الفطر ہے۔

ابن مردویہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے قد افلح

من تزکیٰ ﴿ وذکر اسم ربہ فصلیٰ ﴾ [illegible] عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے صدقہ فطر [illegible] تھے

[illegible] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ قد افلح من تزکیٰ [illegible]

[illegible] عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے صدقہ ادا کیا۔ وذکر اسم ربہ فصلیٰ [illegible]

امام عبدالرزاق [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible]

[illegible] صدقہ الفطر [illegible] نے صدقہ الفطر ادا کیا۔ (1)

[illegible] ابن ابی حاتم نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (عیدگاہ کی طرف)

جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرتے تھے اور [illegible] تلاوت کرتے قد افلح من تزکیٰ ﴿ وذکر اسم ربہ فصلیٰ ﴾۔

[illegible] نے حضرت [illegible] سے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible]

[illegible] صدقہ فطر ادا کرنے کے بارے میں [illegible] (2)

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible]

[illegible] پہلے عیدگاہ میں [illegible] (3)

امام عبد بن حمید [illegible] نے حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ قد افلح من تزکیٰ ﴿ و

ذکر اسم ربہ فصلیٰ ﴾ صدقہ فطر [illegible] نازل ہوئی [illegible] صدقہ [illegible] (4)

امام ابن جریر [illegible] نے حضرت ابو خلدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible] ابو العالیہ کے پاس [illegible]

[illegible] انہوں نے مجھے کہا جب [illegible] عیدگاہ کی طرف جائے تو [illegible] ابو خلدہ [illegible] ان کے پاس سے

[illegible] انہوں نے [illegible] کیا [illegible] انہوں نے [illegible] تو نے

صدقہ فطر [illegible] انہوں نے فرمایا [illegible]

1۔ تفسیر عبدالرزاق، جلد 3، صفحہ 419 (3572)، [illegible]

2۔ [illegible] جلد 4، صفحہ 53 [illegible]

3۔ [illegible] تفسیر [illegible] صفحہ 268 (1148) [illegible]　　4۔ [illegible] جلد 4، صفحہ 155

اس سے یہ آیت پڑھی قد افلح من تزکی، وذکر اسم ربہ فصلی اور فرمایا [illegible] صدقہ فطر [illegible] (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بے شک وہ فلاح پا گیا جس نے صدقہ فطر ادا کیا [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے [illegible] صدقہ فطر [illegible] اور پھر عید گاہ کی طرف گیا اور صدقہ ادا کرنے کے بعد نماز پڑھی۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اہل مدینہ [illegible] صدقہ سے پہلے [illegible] پھر یہ آیت پڑھی قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کا اس ارشاد ربانی قد افلح من تزکی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا یہ صدقہ فطر کے لیے ہے؟ تو انہوں نے [illegible] بلکہ یہ [illegible] کے لیے ہے۔ [illegible] نے اس کے بارے [illegible] آپ سے پوچھا تو آپ نے مجھے فرمایا: یہ تمام صدقات کے لیے ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے: بے شک وہ فلاح پا گیا جس نے [illegible] زکوٰۃ ادا کی۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: بے شک وہ فلاح پا گیا جس نے اپنے خالق کو اپنے عمل سے راضی کیا۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے کہ وہ فلاح پا گیا جس نے اچھا عمل کیا اور اپنے مال کو پاک کیا۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جس نے صدقہ کیا اور پھر نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی۔ ابن ابی شیبہ کے الفاظ میں ہے: جب تم میں سے کوئی نماز کا ارادہ کرے تو [illegible] پہلے صدقہ کرنے کی استطاعت رکھے تو اسے یہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے [illegible] اور پھر نماز پڑھی۔ (3)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اگر کوئی [illegible] صدقہ کر سکتا ہو [illegible] پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی قد افلح من تزکی الآیہ۔ (4)

امام عبد بن حمید [illegible] اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت [illegible]

1۔ [illegible] جلد 30، صفحہ 190 [illegible] بیروت [illegible] جلد 2

2۔ [illegible] جلد 30، صفحہ 60 [illegible]

تو عرض کی گئی کہ آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی ... عطا نہ ہونے والے لوگوں میں سے کسی نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا شے ہے جس کے ساتھ خیر نہ نکلے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی سرسبزی اور اس کی لذت ہے۔ دنیا کے لئے جو عمل ہوا اور دنیا کے ساتھ راضی اور خوش ہوا وہ بطور جزا نہ دار میں عمل کرے۔ (1)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا۔ پس تم باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دو۔ (2)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں اور اس کا مال ہے جس کے لئے کوئی مال نہیں اور اسے وہی جمع کرتا ہے جس کی عقل نہ ہو۔ (3)

امام ابن ابی الدنیا اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت موسیٰ بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ان تک خبر پہنچی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل شانہ نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں فرمائی جو اس کے نزدیک دنیا سے زیادہ مبغوض ہو اور بے شک جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے اس کی طرف دیکھا تک نہیں۔ (4)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی محبت ہر گناہ کی اصل ہے۔ (5)

امام عبد بن حمید ... سے روایت ... امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ سب حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے صحائف میں ہے۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُوْلٰى کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ سورت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحائف سے نقل کی گئی ہے۔ اور حضرت عبد کے الفاظ ہیں: یہ سورت حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے صحف میں ہے۔ امام ابن مردویہ کے الفاظ ہیں کہ یہ سورت اور یہ ارشاد وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى ﴿۳۷﴾ (النجم: 37) آخر سورت تک حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحائف میں سے ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ یہ سورت حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے صحائف میں اسی طرح ہے جیسے حضور نبی رحمت ﷺ پر نازل ہوئی۔

1۔ شعب الایمان، باب فی الزہد و قصر الامل، جلد 7، صفحہ 336 (10493)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ ... جلد 4، صفحہ 412 ... 3۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 71

4۔ شعب الایمان، باب فی الزہد و قصر الامل، جلد 7، صفحہ 338 (10500) 5۔ ایضاً (10501)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى کی تفسیر میں وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس سورت کا قصہ پہلے صحف میں ہے۔(1)

امام عبد الرزاق، ابن جریر، ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے تحت یہ قول روایت کیا ہے کہ صحف اولیٰ کتب میں تسلسل کے ساتھ یہ بات ہے جیسا کہ تم پڑھتے ہو کہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔(2)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ سابقہ صحف میں یہ موجود ہے: بے شک آخرت دنیا سے بہتر ہے۔(3)

امام فریابی، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ بے شک یہ آیات پہلے صحف میں ہیں۔(4)

ابن ابی حاتم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں میں ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے کتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سو چار کتابیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل فرمائے۔ حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس صحیفے، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحائف اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے دس صحائف نازل فرمائے۔ اور (علاوہ ازیں) اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید کتب نازل فرمائیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحف کیا تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان تمام میں اس طرح ہے کہ اے جابر، مغلوب بادشاہ! آزمائش میں مبتلا کرنے والے اور مغرور بادشاہ! میں نے تجھے نہیں بھیجا کہ تو دنیا کو ایک دوسرے پر جمع کرتا رہے۔ بلکہ تجھے اس لیے بھیجا ہے کہ تو مظلوم کی دعا کو مجھ سے واپس لوٹا دے۔ کیونکہ میں اسے رد نہیں کرتا اگرچہ وہ کافر کی طرف سے ہو۔ اور عاقل پر لازم ہے جب تک اس کی عقل مغلوب نہ ہو اس کے لیے تین ساعتیں ہوں (جبکہ اس کا وقت تین حصوں میں منقسم ہو)۔ ایک ساعت میں وہ اپنے رب کی مناجات کرتا ہو، اور ایک ساعت میں وہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہو اور جو کچھ اس نے عمل کیا اس میں غور و فکر کرتا ہو۔ اور ایک ساعت اس کی حلال حاجات کے لیے خالی ہو۔ کیونکہ یہ ساعت ان دونوں ساعتوں کے لیے معاون ہوگی اور دلوں کو طمانیت پہنچانے کی معاون ہو۔ (فضلت ہے اعمال اور عادات کی) اور صاحب عقل پر لازم ہے کہ وہ آنے والے وقت میں اپنے زمانے پر نظر رکھے اور اپنی زبان کی حفاظت کرے کیونکہ جو اپنے کلام کا اپنے عمل سے محاسبہ کرتا ہے اس کی گفتگو کم ہو جاتی ہے سوائے ان امور کے جو اس کے مقصود اور نفع بخش ہوتے ہیں۔ اور صاحب عقل پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ تین چیزوں کی تلاش کرے: معاد کے لیے زاد راہ، معاش کی اصلاح اور غیر حرام میں لذت۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کیا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 192، مطبوعہ احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 193
3۔ ایضاً
4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 192

جب تو آپ سے مراد یہ اور انعام کے حق دار ہیں۔ مجھے اس پر تعجب ہے جو دوبارہ اٹھنے کا یقین رکھتا ہے کہ وہ بچ جانے والوں کی اتنی رتی سے بھی ... کے ساتھ مطمئن ہو جاتا ہے اور اس کے لیے جو تقدیر کا یقین رکھتا ہے پھر غمگین رہتا ہے اور اس کے لیے تعجب ہے جو حساب کا یقین رکھتا ہے پھر وہ عمل نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ... آپ پر نازل ہونے والی ... حضرت موسیٰ علیہ السلام ... آپ ﷺ نے ... اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ... قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۭ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى

امام بغوی رحمہ اللہ نے معجم میں حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کئی چیزوں کے بارے میں آپ سے پوچھا اور دریافت کیا اور حرمین کی زیارت ... آپ ﷺ سے روایت کی گئی ہیں۔ ان میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى (الاعلیٰ:1) قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (الکافرون:1) اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اخلاص:1) بھی شامل ہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی اور پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى اور دوسری رکعت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (الکافرون:1) کی قرأت فرمائی۔(1)

1۔ مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، جلد 2، صفحہ 298 (2705)، دارالفکر بیروت

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

هَلْ أَتٰىكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ
نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ
طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ۝ وُجُوهٌ
يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيهَا
لَاغِيَةً ۝ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَأَكْوَابٌ
مَّوْضُوعَةٌ ۝ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝ أَفَلَا يَنظُرُونَ
إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وَإِلَى الْجِبَالِ
كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ
مُذَكِّرٌ ۝ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ
الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ۝

کیا تجھے بھی چھپا لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے۔ اس دن بہت سے چہرے ذلیل ہوں گے (اور) محنت کرنے والے تھکے ہوئے ہوں گے۔ وہ دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔ اور نہایت گرم چشمے کا پانی ان کو پلایا جائے گا۔ ان کے لیے سوائے کانٹے دار درختوں کے اور کچھ کھانے کو نہ ہوگا۔ جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک مٹائے گا۔ بہت سے چہرے اس دن تر و تازہ اور (آسودہ حال) ہوں گے۔ اپنی کوشش پر خوش ہوں گے۔ بلند و بالا جنتوں میں ہوں گے۔ جہاں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے۔ جہاں بہتا ہوا چشمہ ہوگا۔ اس میں اونچے اونچے تخت ہوں گے۔ اور آبخورے رکھے ہوئے (ہوں گے)۔ اور قطار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

1 [illegible]

2 [illegible] 4 [illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ضریع سے مراد خاردار درخت ہے

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان الا من ضریع کا معنی ہے کہ جب یہ خشک ہو جائے تو اسے ضریع کہا جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ... کے بارے میں بیان کیا ہے کہ ضریع سے مراد شبرق ہے اور یہ بدترین خوراک ہے۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو الجوزاء رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ضریع سے مراد ... ہے وہ کیسے موٹا کرے گا جو ... کا کھانا ہے۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ضریع سے مراد پتھر ہیں (2)۔
امام ... نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ضریع سے مراد پتھر (ہے) ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں ایک چیز ہے جو کانٹوں کی مانند ہے، ایلوے سے زیادہ کڑوی، مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ضریع رکھا ہے ... جب ... کھائے گا تو ... گلے میں اٹک جائے گا ... ۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ... سے روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت لیس لھم طعام الا من ضریع نازل ہوئی تو مشرکین نے کہا ہمارے اونٹ ضریع کھا کر موٹے ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے لا یسمن ولا یغنی من جوع نازل فرمائی ... ۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ضریع کا نام دیا ہے کیونکہ ... اس کا کھانے والا ... جب اسے کھائے گا تو اس کے پیٹ میں ... آگ کی طرف آ جائے گی ... اور نہ ہی وہ بھوک کو دور کر سکے گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی وجوہ یومئذ ناعمۃ یعنی اس دن کچھ چہرے بارونق ہوں گے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے لسعیھا راضیۃ کی تفسیر میں بیان کیا کہ وہ اپنے عمل کی وجہ سے خوش اور راضی ہوں گے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمہ اللہ نے لا تسمع فیھا لاغیۃ میں تا کو منصوب اور لاغیۃ کو منصوب اور تنوین کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ لا تسمع فیھا لاغیۃ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ کوئی اذیت ناک اور باطل بات نہیں سنیں گے اور فیھا سرر مرفوعۃ کے بارے میں فرمایا کہ ان کے ایک دوسرے کے اوپر تخت

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 197، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آیاتہا ۳۰ | سورۃ الفجر مکیۃ ۸۹ | رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَالْفَجْرِ ۙ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ هَلْ فِيْ
ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۭ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۽ اِرَمَ ذَاتِ
الْعِمَادِ ۽ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۽ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا
الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۽ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۽ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۽
فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۽ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۽

قسم ہے اس فجر کی۔ اور دس (مقدس) راتوں کی۔ اور قسم ہے جفت اور طاق (دونوں) کی۔ اور رات کی
جب گزرنے لگے۔ یقیناً ان میں قسم ہے عقل مند کے لیے۔ کیا آپ نے ملاحظہ کیا کہ آپ کے رب نے کیا کیا
قوم عاد کے ساتھ جو بڑے ستونوں والے تھے جن کی مثل پیدا نہیں کیا گیا (دنیا کے) ملکوں میں۔ اور ثمود کے
ساتھ (کیا کیا) جنہوں نے تراشا تھا چٹانوں کو وادی میں۔ اور (کیا کیا) فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا۔
جنہوں نے سرکشی کی تھی (اپنے اپنے) ملکوں میں۔ پھر ان میں بکثرت فساد برپا کر دیا تھا تو برسایا آپ کے رب
نے ان پر عذاب کا کوڑا۔

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ الفجر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ الفجر مکہ مکرمہ میں نازل کی گئی۔
امام ابن مردویہ نے ... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ... کہ سورۃ والفجر مکہ مکرمہ میں نازل کی گئی۔

امام نسائی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: ... (سبح اسم ربک الاعلی) اور (والشمس وضحاها)، (والفجر) اور (واللیل اذا یغشی) جیسی سورتیں کیوں نہیں پڑھیں۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے والفجر کے بارے میں بیان کیا
... قسم ... ساتھ قسم کھائی ہے۔(3)

1۔ ... صفحہ 142 ... مکتبہ علمیہ بیروت
2۔ ... صفحہ 179 ... [illegible] ... جلد 30 صفحہ 204

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

12 [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (6)

[illegible]

[illegible] 2004 [illegible] 2 [illegible]

4 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مدینہ طیبہ تشریف لائے [illegible] عاشورا (دسویں محرم) کا روزہ رکھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ [illegible] [illegible] جواب [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] عبد اللہ [illegible]

[illegible] کے [illegible] (1)

امام بخاری، مسلم اور بیہقی [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت کیا [illegible] رسول اللہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ان میں [illegible] [illegible] [illegible] عمل کرتے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھے اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھے [illegible] [illegible] تک کہ افطار کے وقت [illegible] جاتا۔ (2)

امام [illegible] بخاری، مسلم اور بیہقی [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] فضیلت دیتے ہوئے [illegible] [illegible] [illegible] صحابہ [illegible] (3)

امام [illegible] بیہقی نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] (4)

امام [illegible] مسلم اور بیہقی [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے [illegible] [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا: جب آئندہ [illegible] [illegible] [illegible] رسول اللہ ﷺ کا [illegible] (5)

1۔ [illegible] (1127) [illegible]

2۔ [illegible] (1136، 136)

3۔ [illegible] (1132، 131)

4۔ [illegible] 3784، 353 [illegible]

5۔ [illegible] (3784)

6۔ [illegible] (1134، 133)

[illegible] (1)

[illegible]

[illegible] (3)

[illegible] والفجر و لیال عشر والشفع

والوتر [illegible] (4)

[illegible]

[illegible] (6)

[illegible]

[illegible] لیال عشر [illegible] (7)

[illegible]

[illegible] (9)

[illegible]

[illegible]

[illegible] (الفجر 142)

---

1. [illegible] 3795 [illegible] — 2. [illegible] (3796)

3. [illegible] 3797 [illegible] — 4. [illegible] 327 [illegible]

5. [illegible] 205 [illegible] — 6. [illegible]

7. [illegible] 3749 [illegible]

8. [illegible] 4691 [illegible] — [illegible] (3996)

[illegible]

[illegible] (1)

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible] (4)

[illegible]

[illegible] (37[illegible]) [illegible] 2 [illegible] 37[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] امام ابن جریر، ابن ابی حاتم [illegible] روایت [illegible] حضرت [illegible] حسین رضی اللہ عنہ [illegible] والشفع والوتر [illegible] (3)

[illegible]

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا [illegible]

[illegible] حسن رضی اللہ عنہ [illegible]

امام [illegible] ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ [illegible] والشفع والوتر [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] حسن رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] (جفت) [illegible] (طاق) [illegible]

---

1 [illegible] (1325) 1355 [illegible] 58 [illegible] (1983)

[illegible] 120 [illegible]

4 [illegible] 3 [illegible] (1983) [illegible]

[illegible] ایک روایت میں [illegible] ہے۔(1)

[illegible] حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ الشفع سے مراد قربانی کے [illegible]

[illegible] اور [illegible] عرفہ کا دن الوتر ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] الشفع سے

مراد [illegible] اور الوتر سے مراد [illegible] ہے۔(2)

[illegible] عبد بن حمید [illegible] ابن جریر [illegible] اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ

[illegible] الشفع والوتر [illegible] پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: شفع سے مراد

[illegible] فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ (البقرہ: 203) اور وتر سے مراد [illegible] ایک دن [illegible]

[illegible] الشفع سے مراد [illegible] ایام تشریق [illegible] اور وتر سے مراد [illegible] ہے۔

[illegible] عبد بن حمید [illegible] ابن جریر [illegible] ابن ابی حاتم [illegible] رحمہم اللہ نے [illegible]

حضرت [illegible] سے روایت کیا ہے کہ الشفع سے مراد یوم النحر اور الوتر سے مراد [illegible] ہے۔(3)

[illegible] عبد بن حمید [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible]

[illegible] الشفع [illegible] ہے۔(4)

[illegible] عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ الشفع سے مراد [illegible] ہے اور وتر سے

مراد [illegible] ہے [illegible] مخلوقات کی وجہ سے ان کی قسم کھائی ہے۔

[illegible] ابن ابی حاتم [illegible] نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَالَّيْلِ إِذَا يَسْرِ کا معنی

ہے [illegible] (5)

[illegible] ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس کا معنی ہے [illegible]

[illegible] (6)

[illegible] عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی معنی بیان کیا ہے کہ

جب رات گزرنے لگے۔(7)

[illegible] عبد بن حمید [illegible] ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس رات

سے مراد [illegible] ہے۔(8)

1۔ [illegible] صفحہ 753، 1451 [illegible] بیروت

2۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 30، صفحہ 209 [illegible] داراحیاء التراث العربی [illegible]

3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 200

4۔ تفسیر [illegible] جلد 4، صفحہ 350 [illegible] دارالکتب العلمیہ بیروت

5۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 30، صفحہ 210

6۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 121 [illegible]

7۔ ایضاً

8۔ ایضاً

امام ابن مردویہ نے حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ذالفجر ولیال عشر کی رات سے مراد ... واجب ہے ... اس رات کے لیے ضروری ہے کہ اسے مزدلفہ میں گزارا جائے۔

امام ابن مردویہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ تک پڑھی اور فرمایا اس کا جواب یہ قسم ہے کہ آپ کا رب آپ کی گھات میں ہے۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے شعب الایمان میں کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ لِّذِي حِجْرٍ سے مراد صاحب عقل اور دانش ہے۔ یعنی قسم ہے صاحب عقل کے لیے۔ (1)

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لِّذِي حِجْرٍ سے مراد صاحب علم ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لِّذِي حِجْرٍ سے مراد آدمی کا اپنے جسم سے چھپانا اور حفاظت کرنا ہے (یعنی کیا اس میں عقل والے کے لیے جسم کو چھپانے کی قسم ہے)۔

امام ابن الانباری رحمہ اللہ نے الوقف والابتداء میں حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لِّذِي حِجْرٍ سے مراد صاحب عقل ہے۔ حارث بن ثعلبہ نے کہا:

وَكَيْفَ يُرَجِّي أَنْ تَتُوبَ وَإِنَّمَا يُرَجَّى مِنَ الْفِتْيَانِ مَنْ كَانَ ذَا حِجْرٍ

"میں تجھ سے توبہ کرنے کی کیسے امید کروں، اس کی امید تو اس جوان سے کی جاتی ہے جو صاحب عقل ہو۔"

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ارم سے مراد ہلاک ہونے والے (یا ملک) ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کہتے ہیں "ارم بنو فلاں" کہ وہ قبیلہ ہلاک ہو گیا۔ اور ذَاتِ الْعِمَادِ سے مراد یہ ہے کہ وہ ستونوں کی شکل کے تھے۔ (2)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ عاد ارم سے مراد قدیم عاد ہیں اور ذَاتِ الْعِمَادِ کے بارے میں فرمایا کہ وہ اہل عمود تھے، ایک جگہ مقیم نہیں رہتے تھے (یعنی خیموں والے تھے)۔ (3)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ إِرَمَ کا معنی اُمّۃ (گروہ) ہے اور ذَاتِ الْعِمَادِ کے بارے میں کہا: اس کا جسم لمبا ہوتا تھا۔ (4)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے "عاد ارم" کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ عاد بن ارم ہیں، اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 211، مطبوعہ ... 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 213-214

3۔ ایضاً 4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 214

[illegible] حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے [illegible] بیان کیا ہے

[illegible] روایات [illegible] الحق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جاتا ہے [illegible] ہلاک کر دیتا۔

امام [illegible] ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible]

[illegible] حضرت سعید [illegible] (2)

[illegible] نے بھی نقل کیا ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] ہے۔

[illegible] حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ [illegible] (3)

امام [illegible] ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] نقل کیا ہے [illegible] ہلاک ہو گئے [illegible] تفسیر [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے [illegible]

[illegible]

امام [illegible] ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] (4)

امام [illegible] ابن ابی حاتم [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے [illegible] (5)

1۔ [illegible] جلد 30، صفحہ 216 [illegible] 2۔ ایضاً، جلد 32، صفحہ 3

3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 212 [illegible] جلد 30، صفحہ 215

5۔ [illegible] جلد 17، صفحہ 216

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿٢٣﴾ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

مگر انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رب جب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا۔ اور جب وہ اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہرگز نہیں، بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے، اور مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں اکساتے، اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو، اور مال کی محبت میں بری طرح گرفتار ہو۔ ہرگز نہیں، جب زمین پے در پے کوٹ کوٹ کر ریگزار بنا دی جائے گی، اور تمہارا رب جلوہ فرما ہوگا اس حال میں کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے، اور جہنم اس روز سامنے لے آئی جائے گی، اس دن انسان کو سمجھ آئے گی اور اس وقت اس کے سمجھنے کا کیا حاصل؟ وہ کہے گا کہ کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لیے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا! پھر اس دن اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں، اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا کوئی نہیں۔ اے نفس مطمئن! چل اپنے رب کی طرف، اس حال میں کہ تو (اپنے انجام نیک سے) خوش (اور اپنے رب کے نزدیک) پسندیدہ ہے۔ شامل ہو جا میرے (نیک) بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے سلسلہ میں بیان کیا ہے کہ ... ہے ... حضرت ... ہے ... جیسا کہ ... ہے ... ہے ... اور اس ... مصیبت کے سبب ... ہے ... گیا ہے

اور ... حضرت ... محبت ... ہے ... حضرت ... سے ... سے ... ہے کہ ... کیا آپ نے ... کا معنی ہے ... کی ... کہ ... جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تو نے امیہ بن ابی الصلت کا یہ قول نہیں سنا:

ان تغفر اللّٰهم تغفر جما وای عبد لک الا الما

"اے اللہ! اگر تو معاف کرے تو ... (تمام) گناہ معاف کر دے، کیونکہ تیرا ... ہے۔"

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ... کا معنی ... معنی ... ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح قرات فرمائی: كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ یعنی دونوں کلمات ... کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس طرح بیان کیا ہے کہ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ کا معنی ہے عورتوں اور بچوں کی میراث۔ كَلَّا لَّمًّا فرمایا: اپنا حصہ بھی اور اپنے دوسرے شریک کا حصہ بھی۔(1)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حُبًّا جَمًّا کا معنی ہے بہت زیادہ محبت کرنا۔ "جمًا" کا مفہوم ہے: شدید محبت۔(2)

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اَكْلًا لَّمًّا کا معنی ہے کہ اس شدید ... کرنا۔(3)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت بکر بن عبداللہ مزنی سے وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ ... میراث میں ... جو ... میراث کی ... اور دوسرے کی میراث بھی۔(4)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ التُّرَاثَ سے مراد میراث ہے۔ "لَّمًّا" کا معنی ہے شدید ... اور وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا کا معنی ہے ... شدید محبت کرتے ہیں۔(1)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 222-223 ... 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 223-224
3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 222 4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 223
4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 222-223-224

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا [illegible]

[illegible] كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا [illegible]

[illegible]

[illegible]

روایت بیان کی ہے ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ... [illegible] ... کے ساتھ

[illegible]

[illegible] ... رضی اللہ عنہ ... [illegible]

[illegible] ... کے تحت ... [illegible] ... کے ساتھ [illegible]

[illegible]

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ... رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے ... باری تعالیٰ يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ ... [illegible]

ہے ... [illegible] ... آپ نے بِمَا قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي کے تحت ... [illegible]

[illegible]

... [illegible] ... يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ ... [illegible] ... يَقُولُ يَا لَيْتَنِي

قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي کے تحت ... قول ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... بیان کیا ہے کہ ... [illegible] (3)

[illegible] ... حضرت ... رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے ... [illegible]

نبی کریم ﷺ کے صحابہ ... [illegible]

... اللہ تعالیٰ کی اطاعت ... قیامت کے روز ... [illegible]

[illegible] (4)

[illegible] ... يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ ... [illegible]

[illegible] ... رسول اللہ ﷺ ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... آپ نے ... [illegible]

[illegible] ... رضی اللہ عنہ ... [illegible]

[illegible] ... آپ ﷺ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible]

3 [illegible] 228

[illegible] 30 [illegible] 229

2 [illegible] 30 [illegible] 227 [illegible]

4 [illegible] (165) 21 [illegible]

[illegible]

[illegible] النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

امام [illegible]

[illegible] يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً [illegible] فرمایا

[illegible]

امام [illegible]

[illegible]

امام [illegible] يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ [illegible]

[illegible]

[illegible] النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ [illegible]

[illegible]

[illegible] (1)

[illegible]

[illegible] على خلق عظيم [illegible]

[illegible] (4)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (5)

[illegible] اللهم انی اسئلک نفسا مطمئنة تؤمن بلقائک وترضی بقضائک وتقنع بعطائک [illegible]

1. [illegible] 22 [illegible] 2. [illegible] 33، 231

3. [illegible] 32، 233 4. [illegible] 30، 231 5. [illegible]

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[illegible]

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝١ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝٢ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۝٣
لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ۝٤ أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝٥
يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝٦ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۝٧ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ
عَيْنَيْنِ ۝٨ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝٩ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝١٠

[illegible]

[illegible]

1 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہا [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] آپ [illegible] رضی اللہ عنہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(پس وہی ایک ... جو آدمی پر ہے۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے بارے سوال کیا لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ تو آپ نے فرمایا: مکہ مکرمہ جاتا ہو آپ نے مجھے اس کی تفسیر اس طرح بیان کی ... ہر قسم ... اور ... آپ ... حرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لیے اس میں ایک ساعت حلال قرار دی اور آپ ﷺ سے یہ فرمایا گیا کہ آپ نے اس میں جو کچھ بھی کیا تو آپ کے لیے وہ حلال ہے

سعید بن منصور اور ابن منذر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِهٰذَا الْبَلَدِ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ بِهٰذَا الْبَلَدِ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ اور وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ ﷺ کے لیے دن کی ایک ساعت حلال کی گئی ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام عبد ... عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بِهٰذَا الْبَلَدِ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ اور وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ کے تحت فرمایا: آپ کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ ہی آپ گناہ گار ہیں۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عطیہ رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ آیت کی تفسیر میں یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے لیے دن کی ایک ساعت میں مکہ مکرمہ حلال قرار دیا گیا اور پھر قیامت تک کے لیے اسے حرام کر دیا گیا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے مکہ مکرمہ دن کی ایک ساعت میں حلال کر دیا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ آیت میں اَنْتَ سے مراد حضور نبی رحمت ﷺ ہیں۔ ... حلال قرار دیا ... آپ حرم پاک میں ... جسے آپ چاہیں تو اسے قتل کیجئے یا چھوڑ دیجئے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو اس دن سے حرام قرار دیا ہے جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے اور یہ قیامت تک حرام رہے گا ... رسول اللہ ﷺ کے لیے دن کی ایک ساعت کے علاوہ کسی ایک کے لیے یہ حلال نہیں ہوا (3) اس کی ترکاری (گھاس) کو نہیں کاٹا جائے گا، اس کے کانٹے دار درخت نہیں کاٹے جائیں گے، اس کے شکار کو بھگایا نہیں جائے گا اور صرف اعلان کی غرض سے ہی وہاں گری پڑی شے کو اٹھایا جائے گا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سوا کسی کے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 235 2۔ ایضاً، جلد 10، صفحہ 36-234 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 238

واقعی شرعی ... بیان ... منکم مالا لبدا کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال خرچ کر ڈالا ہے۔ یحسب ان لم یرہ احد کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اسے کوئی بھی دیکھ نہیں رہا۔ (1)

امام سعید بن منصور ... [illegible] ... حضرت سعید بن جبیر ... [illegible] ... لقد خلقنا الانسان فی کبد ... [illegible]

... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... لقد خلقنا الانسان فی کبد ... [illegible] ... (3)

امام سعید بن منصور ... [illegible] ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ... [illegible]

... [illegible] ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ... [illegible] ... لقد خلقنا الانسان فی کبد ... [illegible]

... [illegible] ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ... [illegible]

... [illegible] ... لقد خلقنا الانسان فی کبد ... [illegible] ... انسان کو معتدل ... [illegible]

... [illegible] ... آپ نے فرمایا ... [illegible] ... کا قول نہیں سنا

... [illegible] ... فی وقت العضو ... فی کبد

" ... [illegible] ... "

امام ... [illegible] ... حضرت ... [illegible]

... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... سال ... [illegible]

امام ... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... مذکورہ آیت کے

1. تفسیر طبری، ... جلد 30، صفحہ 237-238 ... دار احیاء التراث العربی بیروت　　2. ایضاً، جلد 30، صفحہ 238

3. مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 570، ... 3963 ... دار الکتب العلمیہ بیروت

تکلیف پر صبر کیا ... دنیا اور آخرت کی تکلیفیں برداشت کرے گا۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ اور فرمایا ... دنیا کی مشقتیں اور آخرت کی ... برداشت کرتا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ... سے روایت کیا ہے ... اور آخرت کی ... مشقتیں برداشت کرتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فِي كَبَدٍ سے مراد شدت اور طول ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ... بیان کیا ہے کہ فِي كَبَدٍ کا معنی ... ہے۔ اس میں ... آدم علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے (1)۔

امام ابو الشیخ ... مسلم ... بنی عامر کے ایک آدمی سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اس نے کہا میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے ... پڑھی تو آپ کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ... ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ ... کافر گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قدرت نہیں رکھے گا ... ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مَالًا لُّبَدًا کا معنی مال کثیر ہے (2)۔

امام ابن ... رحمہ اللہ نے حضرت ... رحمۃ اللہ علیہ سے أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا کا ... نقل کیا ہے کہ وہ کہے گا میں نے اللہ تعالیٰ کی ... خرچ کیا ہے۔ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ فرمایا ... اللہ تعالیٰ ... بھی کیا ... کہ اللہ تعالیٰ ... دیکھ رہا ہے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا کے تحت یہ قول ... ہے ... أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ... ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ کے تحت حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ... نعمتیں ... تاکہ تم ان کا شکر ادا کرو۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! ... میں نے تجھ پر بڑی عظیم نعمتیں ... ان کا شکر ادا کر سکتا ہے۔ اور بے شک جو نعمتیں میں نے تجھ پر فرمائی ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ میں نے تیرے لیے دو آنکھیں بنائی ہیں جن کے ساتھ تو دیکھتا ہے ... آنکھوں کے ساتھ ... چیزوں کی طرف دیکھ ...

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 740، مطبوعہ ... عربی ... 2۔ ایضاً

[illegible]

قلبی [illegible] ہے کہ [illegible] سے اور شراب [illegible] وہ [illegible] کے [illegible] سے یہ بات [illegible] نہیں [illegible]۔(1)

[illegible]

[illegible] (2)

امام [illegible] رحمہ اللہ [illegible] سے روایت [illegible] [illegible] کہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] ہے [illegible]

[illegible] پستان [illegible] ہونا چاہیے۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور طبرانی رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے

کہ النجدین سے مراد دو پستان ہیں (جن سے انسان کی ابتدا ہوتی ہے) ان کی طرف رہنمائی کر دی۔(3)

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

"پھر وہ دشوار گھاٹی میں سے (تیزی سے) نہ گزرا اور آپ کو کیا معلوم وہ گھاٹی کیا ہے۔ وہ (غلامی سے) گردن چھڑانا ہے۔ یا کھانا کھلانا ہے بھوک کے دن (قحط سالی) میں۔ یتیم کو جو رشتہ دار ہے یا خاک نشین مسکین کو۔ پھر وہ ان لوگوں سے ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں صبر کی اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں رحمت کی۔ یہی لوگ دائیں ہاتھ والے ہیں۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ بائیں ہاتھ والے ہیں۔ ان پر آگ چھائی ہوئی ہوگی۔"

امام ابن ابی شیبہ، امام عبد بن حمید، امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کیا ہے کہ العقبۃ جہنم میں ایک پہاڑ ہے۔(4)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اسی کی طرح بیان کیا ہے۔(5)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ العقبۃ سے مراد جہنم ہے۔

1۔ بخاری، جلد 8، صفحہ 252 (8020) [illegible]
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 243، داراحیاء التراث العربی بیروت
3۔ مجمع الزوائد، جلد 3، صفحہ 429 (3619) دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 244
5۔ ایضاً

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں کے لیے جنت کے
قریب ایک گھاٹی ہے۔ وہ اس میں داخل ہو۔ اس سے گردن کو چھڑانا ہے۔ (1)

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ گھاٹی جس کا
ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے اس کی چڑھائی سات ہزار سال ہے یعنی آگ کی مسافت ہزار سال کی ہے۔

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ یہ عقبہ (گھاٹی) جنت اور دوزخ کے درمیان ہے

ابن منذر نے حضرت ابو رجاء رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی بیان کیا ہے کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک گھاٹی ہے۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ العقبۃ
سے مراد جہنم میں ایک پہاڑ ہے (جو پھسلنے والا ہے)۔

ابن جریر نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مراد جہنم کا پل ہے جس میں پھسلن اور خطرہ ہے۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت میں العقبۃ سے مراد جہنم
ہے اور وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ کے تحت فرمایا کہ ہمارے لیے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی گردن
(غلامی سے) آزاد کرائے گا تو وہ آزاد کرنا جہنم سے بچنے کے لیے اس کا فدیہ بن جائے گا۔ (3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ پہلے فرمایا: کیا آپ جانتے ہیں وہ گھاٹی کیا ہے؟ پھر اس
میں داخل ہونے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ غلامی سے گردن کو چھڑانا ہے۔ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضور نبی
کریم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سی گردن اجر کے اعتبار سے عظیم ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو۔ (4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ
فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ تمہارے سامنے ایک مشکل اور مضبوط گھاٹی ہے وزنی بوجھ والے لوگ اسے عبور نہیں کر سکیں گے۔ سو میں چاہتا ہوں
کہ میں اس گھاٹی کو آسانی سے طے کروں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب میں حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ تو عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ
ہم میں سے کسی کے پاس بھی کوئی چیز نہیں ہے جسے وہ آزاد کر سکتا ہو۔ مگر یہ کہ ہم میں سے کسی کے پاس سیاہ رنگ کی لونڈی
ہے جو اس کی خدمت کرتی ہے اور اس پر طرح طرح کی سختی اٹھاتی ہے۔ پس اگر ہم انہیں زنا کا حکم دیں پس وہ زنا کریں اور
اولاد جنیں اور ہم انہیں آزاد کر دیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کے راستے
میں ایک کوڑے کی شدت اور تنگی اس سے بہتر ہے کہ میں زنا کا حکم دوں اور پھر بچے کو آزاد کروں۔ یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ (5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 244، داراحیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 245　3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 244-45
4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 245　5۔ شعب الایمان، جلد 10، صفحہ 58، دار الفکر بیروت

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ان کے پاس حضرت
[illegible] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا [illegible]
[illegible] اس طرح [illegible]
[illegible] فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ تو بعض مسلمانوں نے
رسول اللہ ﷺ سے [illegible] لیکن ہم میں سے کسی کے پاس
خادمائیں ہیں [illegible] اور جب انہیں آزاد کیا تو وہ ہمیں
[illegible] اور ہم ان کے بچوں [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] کیونکہ اللہ تعالیٰ کے راستے
میں [illegible] زیادہ بہتر ہے

امام ابن مردویہ نے [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مومن غلام کو آزاد
کیا تو اس کی ہر [illegible] جہنم سے نکلنے کا ذریعہ ہو گی

امام ابن سعد اور ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس
نے کسی مسلمان یا مومن غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے عضو کو جہنم سے بچائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کون سی
غلام (آزاد کرنا) افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جو ثمن کے اعتبار سے قیمتی ہو اور [illegible] اپنے گھر
والوں کے ہاں [illegible]

امام ابن ابی شیبہ، احمد، بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے عضو کو جہنم سے
آزاد فرمائے گا یہاں تک کہ شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے (1)

امام احمد، ابن حبان، [illegible] حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی نے رسول
اللہ ﷺ سے عرض کی: مجھے کوئی ایسا عمل سکھائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غلام کو آزاد کر
اور گردن کو (غلامی سے) چھڑا۔ اس نے عرض کی: کیا یہ دونوں ایک نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بے شک عتق
رقبہ یہ ہے کہ تو اسے آزاد کرنے میں منفرد ہو اور فک رقبہ یہ ہے کہ تو اس کی آزادی میں معاونت کرے اور دودھ والے جانور کو
دودھ دینے والا جانور [illegible] اور ظالم رشتہ دار پر احسان کر۔ اور اگر تو اس کی استطاعت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو پانی پلا
نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور اگر تو اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو پھر خیر اور بھلائی کے سوا اپنی زبان کو بند رکھ (2)

امام فریابی، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ

1۔ صحیح مسلم، [illegible] صفحہ 495 [illegible]
2۔ شعب الایمان، [illegible] 4336(186) [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت

یاد کرتے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ذَا مَتْرَبَةٍ وہ ہے جس کا کوئی ٹھکانہ نہ ہو جو مٹی سے نہ بچ سکے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ذَا مَتْرَبَةٍ کے بارے میں ذکر کیا ہم گفتگو کرتے تھے کہ اس سے مراد وہ ہے جس کا کوئی مال نہ ہو جس سے وہ مٹی سے بچ سکے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ فرائض کے بعد لوگوں کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسکین کو کھانا کھلانے سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ہشام بن عثمان رضی اللہ عنہ سے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے وہ اس پر ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو رحمت کی نصیحت کرتے ہیں۔ اس طرح وہ تمام لوگوں کے لیے رحمت بن جاتے ہیں۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مُّؤْصَدَةٌ کا مفہوم ہے وہ (جہنم) جس کو بند کر دیا جائے گا (یعنی انہیں آگ میں ڈال کر دروازے بند کر دیے جائیں گے)۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مُّؤْصَدَةٌ کا معنی ہے مطبقۃ یعنی ان پر آگ چھائی ہوئی ہوگی۔ ہر طرف سے انہیں گھیرے ہوئے ہوگی۔

سعید بن منصور، عبد بن حمید اور ابن جریر نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی معنی نقل کیا ہے۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد، حضرت عکرمہ، حضرت ضحاک، حضرت عطیہ، حضرت سعید بن جبیر، حضرت حسن اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام طستی رحمہ اللہ نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ارشاد باری "نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ" کے بارے میں ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: اس کا معنی ہے جس کے دروازے ہر جانب سے گھیرے ہوئے ہوں گے۔ نافع نے عرض کی: کیا عرب اس معنی سے واقف ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا:

تحن الی اجیاد مکۃ ناقتی ومن دونہا ابواب صنعاء مؤصدۃ

"میری اونٹنی مکہ مکرمہ کے پہاڑوں کی مشتاق رہتی ہے اور اس کے سامنے صنعاء کے بند دروازے ہیں"۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے مُّؤْصَدَةٌ کی تفسیر میں کہا ہے: یہ لغت قریش کے مطابق ہے کہا جاتا ہے اوصد الباب یعنی اس نے دروازہ بند کر دیا۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 250، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝ وَالَّيْلِ
اِذَا يَغْشٰىهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا
سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَ
قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝
فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا
فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا [illegible] وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا [illegible] وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا [illegible] وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا [illegible] وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا [illegible] وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا [illegible] فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا [illegible] (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بیان کی ہے وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا [illegible] وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا [illegible] فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا [illegible] (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible]

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے [illegible]

[illegible]

امام ابن جریر [illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے [illegible] وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا [illegible] فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا [illegible] (3)

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ

1. [illegible] (3938/57) [illegible]

2. تفسیر طبری [illegible] جلد 30، صفحہ 256، 54-55 [illegible] جلد 30، صفحہ 255

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا کا معنی ہے پھر اسے آگاہ کر دیا اس کی بدکاری اور اس کی پارسائی سے (1)

امام احمد، مسلم، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جہینہ قبیلے کے دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے آج لوگ جو عمل کرتے ہیں اور جس میں مشقت برداشت کرتے ہیں کیا وہ شے ہے جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے اور ان میں سابق تقدیر جاری ہو چکی ہے یا ان امور کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے جو ان لوگوں کے سامنے آئیں گے جو ان کے نبی ان کے پاس لائے اور ان پر حجت قائم ہو گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ یہ وہ شے ہے جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے۔ تو ان دونوں نے عرض کی: پھر وہ عمل کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس کو دو منزلوں میں سے ایک کے لیے پیدا کیا ہے اسے اس کے عمل کے لیے تیار کیا ہے اور اس کی تصدیق کتاب اللہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا (2)

امام طبرانی، ابن منذر اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ یہ آیت تلاوت فرماتے تو آپ رک جاتے پھر یہ کہتے: "اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا وَخَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا" (اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما، تو ہی اس کا کارساز اور اس کا مولیٰ ہے اور بہتر وہ ہے جس نے اس کا تزکیہ کیا) (3)

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو سنا آپ یہ آیت پڑھ رہے تھے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا اور پھر یہ کہا: "اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا" فرمایا: آپ ﷺ حالت نماز میں تھے۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم اور نسائی رحمہم اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا" (4)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں صبح کی نماز پڑھائی اور بلند آواز سے قرأت کی اور اس میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا اور وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى پڑھیں۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس نماز میں آپ کو کسی شے کا حکم دیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ میں نے یہ چاہا کہ میں تمہیں وقت سے آگاہ کر دوں۔ (5)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے: وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا قسم ہے آفتاب کی اور اس کی روشنی کی۔ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا اور مہتاب کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا اور دن کی جب وہ اسے روشن کر دے۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا اور رات کی قسم جب وہ اسے ڈھانپ لے

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 571 (3933)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 258، داراحیاء التراث العربی بیروت

3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 291 (11465)، دار الفکر بیروت

4۔ صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 350، قدیمی کتب خانہ کراچی

5۔ مجمع الزوائد، جلد 2، صفحہ 294 (2688)

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا اور قسم ہے آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا۔ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا اور قسم ہے زمین کی اور اس کی جس نے اسے بچھایا ہے۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا فرمایا: پھر اسے اس کی شقاوت اور سعادت ... قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ... وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ... كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ... (1)

امام ابن جریر ... اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے کہ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا قسم ہے آفتاب کی اور اس کی روشنی کی۔ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا اور مہتاب کی جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے۔ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہوتا ہے۔ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نفس کی حالت اور ... میں کسی کو ... نہیں چھوڑا۔

امام عبد بن حمید ... ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح بیان کیا ہے کہ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ... قسم ہے آفتاب کی ... وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا فرمایا: چاند کی قسم جب وہ آفتاب کے غروب ہونے کے بعد ... وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ... قسم ہے دن کی جب وہ غروب آفتاب کے بعد ... وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ... وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا اور قسم ہے آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا۔ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا قسم ہے زمین کی ... فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا فرمایا: اس کے لیے فجور کو ... بیان کیا۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ... وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا فرمایا ... كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ فرمایا: قوم ثمود نے سرکشی کے باعث ... اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا فرمایا ... فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا فرمایا ... فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فرمایا ... جب ... ان سب کو ہلاک کر دیا ... کوئی خوف نہیں۔ (2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 252,53,54,55,56,57,58,59,61، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 252,53,54,57,58,59,60

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے والقمر اذا تلٰھا قسم ہے چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔

امام ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا قسم ہے چاند کی جب وہ غروب آفتاب کے بعد آئے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے والارض وما طحٰھا قسم ہے زمین کی اور جس نے اسے بچھایا۔

امام ابن منذر نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی روایت کیا ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے ونفس وما سوّٰھا قسم ہے نفس کی اور اس ذات کی جس نے اس کی خلقت کو درست کیا۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فالھمھا کا معنی ہے اس نے اس کے لیے لازم کی اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیزگاری۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فجورھا وتقوٰھا سے مراد اس کی نافرمانی اور طاعت ہے۔ (1)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے اس آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ نفس فاجرہ کے دل میں نافرمانی کو ڈال دیا اور نفس متقیہ کے دل میں تقویٰ اور پرہیزگاری کو ڈال دیا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے گمراہی سے رشد و ہدایت کو نمایاں اور واضح کر دیا اور جس نفس کے دل میں ... جس کے لیے تخلیق فرمایا اس کے بارے جان لیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے قد افلح من زکّٰھا کے تحت حضرت کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جسے اللہ تعالیٰ نے پاک کر دیا ... اور نامراد ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے خاک میں ملا دیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ یقیناً وہ فلاح پا گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اور اس کی اصلاح کر لی اور وہ نامراد ہوا جس نے اسے ہلاک کیا اور اسے گمراہ کر دیا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ یقیناً وہ فلاح پا گیا جس نے عمل صالح کے ساتھ اپنے نفس کو پاک کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے برے عمل کے ذریعے اپنے نفس کو خاک میں ملا دیا۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے من دسّٰھا کی تفسیر کی ہے (یقیناً وہ نامراد ہوا) جس نے اپنے نفس کو گمراہ کر دیا۔

امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیتے ہوئے اور ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر نقل کی ہے قد افلح من زکّٰھا یقیناً وہ فلاح پا گیا جس کے نفس کو اللہ تعالیٰ نے پاک کر دیا۔ وقد خاب من دسّٰھا یقیناً وہ نامراد ہو گیا جس کے نفس کو اللہ تعالیٰ نے خاک میں ملا دیا اور اسے گمراہ کر دیا۔ ولا یخاف عقبٰھا قریہ کی کسی کے پیچھے آنے والے (انجام) سے اللہ تعالیٰ کو کوئی خوف نہیں۔ (2)

1۔ تفسیر عبد الرزاق، سورۃ الشمس، جلد 3، صفحہ 431 (3628)

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 251-58-61

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے: قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا (1) جس نے نفس کو گمراہ کیا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب یہ آیت پڑھتے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا تو ٹھہر جاتے، پھر فرماتے: اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما، تو ہی اس کا ولی اور مولا ہے اور تو ہی اسے پاک کرنے والوں میں سے بہتر ہے (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس کا مطلب ہے قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے جھٹلایا۔ اور آپ سے مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ قوم ثمود نے اپنے رب کو جھٹلایا (2)

امام سعید بن منصور، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ نے اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس کا ذکر بھی کیا جس نے اس کی کونچیں کاٹی تھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے ایک بدبخت، زورآور، اپنی جماعت میں ابو زمعہ کی طرح طاقتور اٹھا (3)

امام ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بغوی اور ابونعیم رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے لوگوں میں سے دو بدبختوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دو آدمی ہیں، ایک قوم ثمود کا احیمر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں اور دوسرا وہ جو تجھے اس مقام یعنی سر پر مارے گا یہاں تک کہ اس سے یہ یعنی داڑھی خون سے تر ہو جائے گی۔

امام بغوی، ابن مردویہ، ابونعیم رحمہم اللہ نے اسی طرح کی حدیث حضرت صہیب اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا فرمایا: رب تعالیٰ نے جب انہیں ہلاک کیا تو اسے اس انجام کا کوئی خوف نہیں جو کچھ اس نے ان کے ساتھ کیا ہے (4)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں وہ اس کے انجام سے خوفزدہ نہیں ہوا جو کچھ اس نے کیا (5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے: جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں وہ اس کے انجام سے خوفزدہ نہیں ہوا (6)

---

1. شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 211 (3400)، دارالکتب العلمیہ بیروت
2. تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 250، داراحیاء التراث العربی بیروت
3. ایضاً　　4. تفسیر طبری، جلد 30، صفحہ 261　　5. ایضاً　　6. ایضاً

سورۃ اللیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ﴿١﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ﴿٢﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٣﴾
إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴿٤﴾ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٦﴾
فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٩﴾
فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ﴿١٠﴾ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ﴿١١﴾ إِنَّ عَلَيْنَا
لَلْهُدَىٰ ﴿١٢﴾ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ﴿١٣﴾ فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ﴿١٤﴾ لَا
يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٦﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿١٧﴾
الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾ وَمَا لِأَحَدٍ عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ ﴿١٩﴾ إِلَّا
ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ﴿٢١﴾

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جب [illegible] بیٹھے [illegible] پاس بیٹھ [illegible] تو ان [illegible]

[illegible] ایک شخص

[illegible] تھوڑی [illegible]

[illegible]

[illegible] رسول اللہ [illegible] کے پاس [illegible]

[illegible] والیل اذا یغشی [illegible]

[illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible]

[illegible] والیل اذا یغشی۔

[illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے [illegible]

[illegible]

امام [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible] بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی [illegible] حضرت علقمہ رضی

اللہ عنہ [illegible] حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے [illegible] حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے

[illegible] آپ نے [illegible]

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ [illegible] والیل اذا یغشی [illegible] حضرت علقمہ [illegible] والذکر والانثی [illegible] حضرت

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] وما خلق الذکر والانثی [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے تاریخ بغداد میں حضرت [illegible] حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان

کیا ہے [illegible] قرآن [illegible] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قراءت پر پڑھتے تھے [illegible] آپ [illegible]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت [illegible] اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا [illegible]

[illegible] اگر [illegible] اس میں سے ایک حرف

[illegible]

[illegible] الذین ارسل [illegible] قبلک من رسلنا [illegible] المرسلین [illegible]

یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا [illegible] مع الصادقین [illegible]

[illegible]

(المیزان) ہے۔ یہ سورۃ الحج میں ہے اور کتاباً متشابہاً مثانی (الزمر) اور اسی طرح یہ مکی ہے۔ جبکہ من کل حدب ینسلون
اور سورۃ انبیاء مکی ہے۔ پتھروں میں کی گئی ہے صحیفے سورۃ شعراء مکی ہے۔ معلقۃ اور وارد میں محفلین سورۃ النمل مکی ہے
"اعبد رب هذه البلدة التي حرمها" سورۃ صافات میں ہے "فلما اسلما وتله للجبين" سورۃ فتح میں ہے
"ركعا سجدا يبتغون" یعنی رکوع کرتے ہوئے سورۃ نجم میں ہے "ولقد جاءهم من ربهم الهدى" قرآن
سورت میں ہے "... الاقصى" سورۃ حدید مکی ہے "لئلا يعلم اهل الكتاب الا يقدرون على
شيء" سورۃ ... مکی ہے "... يكن معنا من ربه" یعنی کہ اولاد کو محبت اور آپ ہے۔ اور سورۃ اخلاص
کو مکی سمجھا۔ "واذا الموءودة سئلت بأي ذنب قتلت" اسی طرح ہے "وما هو على الغيب بضنين" اور
سورۃ اللیل مکی ہے ... وللآخرۃ خیر ... ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابو ... رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں
اس طرح ہے: وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى (1)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس طرح قرأت کرتے
تھے: وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى یعنی اس نے مذکر اور مؤنث کو پیدا کیا۔ (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اِنَّ سَعْيَكُمْ کے تحت نقل کیا ہے کہ اس سے مراد عمل ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ یہاں قسم واقع ہوئی ہے اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى
فرماتے ہیں شتّٰی کا معنی مختلف ہے یعنی (بے شک تمہاری کوشش مختلف ہیں)۔ (3)

امام ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو امیہ بن خلف اور ابی بن خلف سے ایک چادر اور دس اوقیہ کے عوض
خریدا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہنے کے لیے آزاد کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ
وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰۤى ۙ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۙ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۙ
وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى تک آیات نازل فرمائیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدہ بلال
کی کوششیں اور امیہ بن خلف ہے۔ اور حسنیٰ سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ اور اس قول تک فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى فرمایا
یعنی عسریٰ سے مراد جہنم ہے یعنی ہم اس کے لیے شر کی راہ آسان کر دیں گے۔ (4)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن جریر اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت عکرمہ
رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بیان کی ہے فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 203، دارالاحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 203
3۔ ایضاً 4۔ تاریخ دمشق، جلد 30، صفحہ 68، دارالفکر بیروت

(اور ڈرتا رہا) یعنی جو بخل سے ڈرتا رہا اور اپنے رب سے ڈرتا رہا (وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى) اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے خیر کے وعدے کی تصدیق کی فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى تو ہم اس کے لیے خیر کا راستہ آسان کر دیں گے۔ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى اور جس نے اپنے مال کے ساتھ بخل کیا اور اپنے رب سے بے پروا رہا وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے خلف وعدے کو جھٹلایا۔ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى تو ہم اس کے لیے شر کا راستہ آسان کر دیں گے (1)۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى جس نے اپنے اوپر لازم ہونے والا اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا۔ وَاتَّقٰى اور محارم اللہ سے بچا۔ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اور ان وعدوں کی تصدیق کی جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے فرمائے۔ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ اور جس نے اپنے مال سے حق کی ادائیگی میں بخل کیا وَاسْتَغْنٰى اور اپنے رب سے بے پروا ہو گیا۔ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى اور ان وعدوں کو جھٹلایا جو اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔

ابن جریر نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى سے مراد ہے کہ جانشین کا یقین کیا (2)۔

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر بیان کی ہے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تصدیق کی۔ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى جس نے اپنے مال اور دولت سے بخل کیا اور اپنے رب سے بے نیاز ہو گیا (3)۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ بِالْحُسْنٰى سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے (4)۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ بِالْحُسْنٰى سے مراد جنت ہے۔ یعنی اس نے جنت کی تصدیق کی (5)۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما سے قول کیا ہے کہ لِلْيُسْرٰى سے مراد جنت ہے۔ یعنی ہم اس کے لیے جنت کی راہ آسان کر دیں گے۔

امام ابن جریر اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام کے ابتدائی دور میں مکہ مکرمہ میں (غلاموں کو) آزاد کرتے تھے جن میں بوڑھی اور عورتیں شامل ہوتی تھیں۔ جب وہ مسلمان ہو جاتے تھے تو ان کے والد نے انہیں کہا اے بیٹے! میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو کمزور اور ضعیف لوگوں کو آزاد کرتا ہے۔ پس اگر تو طاقتور اور مضبوط لوگوں کو آزاد کرے تو وہ تیرے ساتھ کھڑے ہوں گے، تیری حفاظت کریں گے اور تجھ سے (دشمن کو) دور رکھیں گے۔ تو آپ نے جواب دیا: اے والد محترم! میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی چاہتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میرے اہل بیت میں سے کسی نے مجھے بتایا ہے کہ یہ آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى (6)۔

1۔ صحیح بخاری، صفحہ 73، جلد 2، 59-266　2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 266　3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 59-267
4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 267　5۔ ایضاً　6۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 268

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت عامر بن عبداللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور اَمَّا مَنْ بَخِلَ والی آیت ابو سفیان کے بارے میں ہے (1)

امام احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شامل تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے مگر جنت اور دوزخ میں اس کا ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم عمل نہ چھوڑ دیں؟ فرمایا: عمل کرو، پس ہر ایک کے لیے وہ آسان بنا دیا گیا ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ پس جو اہل سعادت میں سے ہے تو اس کے لیے اہل سعادت کا عمل آسان بنا دیا جاتا ہے۔ اور جو اہل شقاوت میں سے ہو تو اس کے لیے اہل شقاوت کا عمل آسان بنا دیا جاتا ہے۔ پھر یہ آیات پڑھیں: فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابو عبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے قول نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ (القمر) (ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے) تو ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! تو عمل کس میں کیا جائے؟ کیا کسی شے میں ہم نئے سرے سے شروع ہوتے ہیں یا ہم ایسی شے میں جس سے فارغ کر دیئے گئے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو، ہر کسی کو آسان بنا دیا گیا ہے۔ پس ہم اس کے لیے آسان راہ آسان کر دیں گے اور ہم اس کے لیے مشکل راہ آسان کر دیں گے۔(3)

امام طستی نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نافع بن ازرق رحمۃ اللہ علیہ نے تَرَدّٰی کے بارے میں ان سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: جب وہ گر جائے گا اور جہنم میں داخل ہو گا۔ یہ آیت ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی۔ تو نافع نے عرض کی: کیا اہل عرب اس معنی سے واقف ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیا تو نے عدی بن زید کا قول نہیں سنا:

خَطَفَتْهُ مَنِیَّةٌ فَتَرَدّٰی ۝ وَهُوَ فِی الْمُلْكِ یَاْمُلُ التَّعْمِیْرَا

"موت نے اسے اچک لیا اور وہ گر پڑا حالانکہ وہ ملک میں تعمیر اور آبادی کی آرزو اور امید رکھتا تھا۔"

عبدالرزاق اور عبد بن حمید نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اِذَا تَرَدّٰی جب وہ آگ میں گر جائے گا۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یوں کہا ہے کہ اس کا مال اسے کام نہ آئے گا جب وہ جہنم میں گر جائے گا۔(5)

1۔ جامع البیان، جلد 30، صفحہ 270، دار الفکر بیروت　　2۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 738، قدیمی کتب خانہ کراچی

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 271، داراحیاء التراث العربی بیروت

4۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 433 (3632)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 55 (34171)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

امام [illegible] ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے [illegible] تفسیر بیان کی [illegible] (1)

[illegible] ابن ابی حاتم [illegible] حضرت قتادہ [illegible] (2)

[illegible]

[illegible] ہو جاتا ہے۔

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible] جنت میں داخل ہو گے [illegible] جنت میں [illegible] تو انہوں نے یہ آیت [illegible] (3)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible] اللہ تعالیٰ کی طاعت [illegible] (آدمی) [illegible] جس نے [illegible] اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل نہیں [illegible] حضرت محمد ﷺ [illegible] (4)

[illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] (5)

امام احمد [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] جنت میں داخل ہوگا [illegible] یا رسول اللہ! [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری [illegible] (6)

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

1۔ [illegible] جلد 30، صفحہ 273-74 [illegible] جلد 30، صفحہ 273
3۔ [illegible] جلد 33، صفحہ 276　　4۔ [illegible] جلد 10، صفحہ 57 (16740) [illegible]
5۔ [illegible] صفحہ 84 [illegible]　　6۔ [illegible] جلد 2، صفحہ 1381 [illegible]

نیکی اور جنت کے سوا کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا اور عرض کی کہ نیکی کون سی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی اس صورت کے ... اللہ تعالیٰ کی رضا کو سمجھاتا ہے۔

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سات آدمیوں کو آزاد کیا۔ ان میں سے ہر کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ستایا جاتا اور عذاب دیا جاتا تھا۔ جن میں حضرت بلال، عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں۔ تو انہی کے بارے میں یہ آیت وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى آخر سورت تک نازل ہوئی۔

امام احمد، مسلم، ابن ماجہ، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کس شے میں ہم عمل کرتے ہیں؟ کیا اس شے کے بارے میں جس پر تقدیر کا قلم چل چکا ہے یا اس شے کے بارے میں جس کی طرف ہم متوجہ ہو سکتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ اس شے میں جس پر تقدیر کا قلم جاری ہو چکا ہے اور اس میں قلم چل چکے ہیں۔ تو حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! پھر عمل کس لیے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو۔ پس ہر آدمی کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا۔ اور آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى۔

ابن جریر، ابن شاہین اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت بشیر بن کعب عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک سائل نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کس شے میں عمل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس میں جس کے بارے قلم خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ پس تم عمل کرو۔ پس ہر ایک کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى۔(1)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ ابو قحافہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو آزاد کر رہے ہو۔ اگر تم اس طرح کرتے کہ قوی اور مضبوط لوگوں کو آزاد کرتے تو وہ تمہاری حفاظت کرتے اور تمہارے ساتھ کھڑے ہوتے۔ تو آپ نے کہا: اے ابا جان! میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہوں۔ پس انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى ۝ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى ۝ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى ۝ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَى ۝ فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى ۝ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ۝ (2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 2، صفحہ 745 (159)، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی

2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 572 (3942)، بیروت

امام بزار، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی، ابن عدی، ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ایک دوسری سند سے حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی: وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ (1)۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ آپ نے ایسے نو افراد کو آزاد کرایا جن کو اسلام لانے کی وجہ سے مشرکین اذیت دیا کرتے تھے۔ وہ چھ غلام اور تین لونڈیاں تھیں۔ ان میں سے حضرت بلال اور حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہما ہیں (2)۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ کے تحت کہتے ہیں: اس پر لوگوں کا بدلہ اور جزا دینا نہیں ہے بلکہ اس کا عطیہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے (3)۔

1۔ مجمع الزوائد، جلد 9، صفحہ 291 (14406)، دار الفکر بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 276، داراحیاء التراث العربی بیروت

3۔ ایضاً

[illegible]

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ
يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا
فَاَغْنٰى ۝ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا
بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى [illegible]

[illegible]

[illegible] وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۔

[illegible] وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ [illegible] مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى [illegible]

[illegible] تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ [illegible]

[illegible]

[illegible] 738 [illegible] | [illegible] 30 [illegible] 278 [illegible]

3 [illegible] 70 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

1. [illegible] (3346/573 [illegible]

2. [illegible] 280 [illegible]

3. [illegible] 2 [illegible] 11 [illegible] 4 [illegible] 5 [illegible] 280 [illegible] 6 [illegible]

4. [illegible] 433 [illegible] 1094 [illegible]

إِذَا سَجَىٰ کا معنی ہے اس کے معنی ہیں جب وہ چھا جائے۔(1)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے جب وہ لوگوں کو چھپا لے۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اذا سجیٰ کا معنی ہے جب وہ آجائے۔(3)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔ وَالَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ کا معنی ہے قسم ہے رات کی جب وہ آ پہنچے اور وہ ڈھانپ لے۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن منذر اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح بیان کیا ہے کہ اِذَا سَجٰی جب وہ چلی جائے۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا۔ وَمَا قَلٰى اور نہ ہی وہ آپ کو بھول گیا ہے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ نے مسند میں، طبرانی اور ابن مردویہ نے ام حفص سے اور انہوں نے اپنی ماں سے روایت کیا ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس میں کتے کا ایک بچہ داخل ہوا، وہ چارپائی کے نیچے چلا گیا اور وہیں مر گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار دن تک انتظار کرتے رہے آپ پر وحی نازل نہ ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خولہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کیا ہوا ہے؟ جبریل امین میرے پاس نہیں آرہے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی دن ہم پر آج کے دن سے بہتر نہیں آیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر اٹھائی، اسے پہنا اور باہر تشریف لے گئے۔ تو میں نے اپنے دل میں سوچا (کتنا عجیب ہے) اگر میں گھر کو تیار کروں اور اس میں جھاڑو پھیر دوں۔ چنانچہ میں جھاڑو لے کر چارپائی کے نیچے داخل ہوگئی اچانک ثقیل اور بھاری شے محسوس ہوئی۔ میں جھاڑو پھیرتی رہی یہاں تک کہ کتے کا مردہ بچہ نکل آیا۔ پس میں نے اسے اپنے ہاتھ سے اٹھایا اور گھر کے پیچھے پھینک دیا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کی ریش مبارک کانپ رہی تھی۔ جب آپ پر وحی کا نزول ہوتا تھا تو آپ پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔ تو آپ نے فرمایا: اے خولہ! مجھے چادر اوڑھا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر سورۃ والضحیٰ آخر تک نازل فرمائی۔(5)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر وہ پیش کیا گیا ہے جو میرے بعد میری امت کے لیے فتح کیا جائے گا اور اس نے مجھے خوش کر دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔(6)

امام ابن ابی حاتم، سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، بیہقی اور ابو نعیم دونوں نے دلائل میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 279، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 435 (3636)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 277
4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 278-79
5۔ معجم کبیر، جلد 7، صفحہ 91 (11497)
6۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 293 (11489)

سے ... اور تالیف ... جب آپ کی امت سے ... راضی ہو گئی ہے تو آپ ﷺ اس سے خوش ہو ... اور اللہ تعالیٰ ... ارشاد ... وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور عطا کیا آپ ﷺ کو جنت میں ... سے ... حوض کوثر ... آپ ﷺ راضی ہو گئے اور ... مطابق ... عطا فرمایا ...

امام ... نے ... وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کی رضا یہ ہے کہ آپ کے اہل بیت میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہ ہو۔(2)

امام ... رحمہ اللہ نے ... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کی رضا یہ ہے کہ آپ کی ساری امت جنت میں داخل ہو۔(3)

... رحمہ اللہ نے ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کیا ہے کہ ... محمد مصطفیٰ ﷺ ... راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ کی امت کا ایک فرد بھی جہنم میں ہوگا۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ... آیات پڑھیں۔ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي (ابراہیم:36)

... پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ (مائدہ:118) الآیہ۔ اور پھر اپنے دست مبارک اٹھائے اور عرض کی اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى (اے اللہ میری امت ... میری امت (کو اپنی مغفرت عطا فرما)) اور پھر آپ رونے لگے تو اللہ رب العالمین نے فرمایا: اے جبرائیل! میرے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس جاؤ اور انہیں کہو ... ہم تمہیں آپ کی امت کے ... میں راضی کریں گے اور آپ کو پریشان نہیں کریں گے۔

امام ... ابن مردویہ اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے ... حضرت حرب رحمۃ اللہ علیہ بن شریح کی سند سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ شفاعت جس کے بارے گفتگو ہوتی ہے اہل عراق بھی اس کا حق رکھتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں قسم بخدا! میرے چچا حضرت محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ... حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں اپنی امت کے لیے شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھے ندا دے گا کہ (محمد ﷺ) کیا آپ راضی ہیں؟ تو میں عرض کروں گا: ہاں اے میرے پروردگار میں راضی ہوں"۔ "أَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتَّىٰ يُنَادِيَنِي رَبِّي: أَرَضِيتَ يَا مُحَمَّدُ؟ فَأَقُولُ: نَعَمْ يَا رَبِّ رَضِيتُ" پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے گروہ اہل عراق! بے شک تم کہتے ہو کہ کتاب اللہ میں سب سے زیادہ امید افزا آیت یہ ہے: يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا (الزمر:

1۔ ... جلد 7، صفحہ 282 (11458)، دار الفکر بیروت 2۔ تفسیر طبری ... جلد 30، صفحہ 281 ... بیروت

3۔ ... جلد 2، صفحہ 154 (1445)، دار الکتب العلمیہ بیروت

(53) میں سے ہر ایک دس لاکھ ہے اور بعض نے کہا کہ ... کتاب اللہ میں سب سے زیادہ امید افزا آیت یہ ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور یہ شفاعت ہے۔

... حضرت ... رضی اللہ عنہ سے ... وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ... ہے۔

امام ... نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم ایسے گھر والے ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا پر آخرت کو پسند فرمایا ہے اور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔

امام عسکری نے مواعظ میں ابن مردویہ، ابن لال اور ابن نجار رحمہم اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ چکی چلا رہی تھیں اور آپ پر اونٹ کی اون کی چادر تھی۔ جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: اے فاطمہ! دنیا کی تلخی کو آخرت کی نعمتوں کے لیے برداشت کرو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اسلام تک ... دنیا میں نہیں چھوڑے گا ... اس کے لیے بہتر ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ... اور ... کانوں سے (یعنی قیامت کے دن آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے) اور وہ جنت ہے۔ (1)

امام ابن ابی حاتم، بیہقی نے دلائل میں اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت حسن بن علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ... رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمرو بن ... رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما تھے۔ تو حضرت ... رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو طالب کے اشعار میں سے ایک شعر بیان کیا ... کہ حضرت ابو طالب اس ... حضور ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے ... بارش طلب کی جاتی ہے ... اور یتیموں کا ٹھکانا اور بیواؤں کا سہارا ہے ... تو اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ اس دن کی ... اور ... یتیم تھے یقیناً آپ ﷺ بہتر ہے ... تو حضرت ... رضی اللہ عنہ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ... کیا ... آپ ﷺ ... یتیم تھے ... جنت ...

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 181 ...

(عاجزی ... [illegible] کہ آپ قرآن ... [illegible] سے آپ تنگ ... تھے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عبدالمطلب نے اپنے ... [illegible] سے ... [illegible] ... جب حضرت ابو طالب ... [illegible] ... حضرت آمنہ ... [illegible] ... رسول اللہ ﷺ ... آپ ﷺ ... حضرت عبدالمطلب ... [illegible]

امام ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ... [illegible] ... اور بیہقی نے دلائل میں ... [illegible] ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ... نبی کریم ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے اپنے رب سے ایک ایسا سوال کیا اور میں نے چاہا کہ کاش میں نے یہ سوال نہ کیا ہوتا۔ میں نے عرض کی: مجھ سے پہلے جو انبیاء علیہم السلام ہو گزرے ہیں ان میں سے ... [illegible] ... تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! کیا میں نے آپ کو یتیم نہیں پایا اور ... [illegible] ... کیا میں نے آپ کو راستہ سے ناواقف نہیں پایا ... [illegible] ... کیا میں نے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا ... [illegible] ... میں نے عرض کی: کیوں نہیں اے میرے پروردگار! ... (2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے ایک سوال کیا ... [illegible] ... میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام ... [illegible] ... حضرت سلیمان علیہ السلام ... [illegible] ... اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا ... تو اللہ تعالیٰ نے ... [illegible] ... اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی

امام ابن مردویہ اور ... [illegible] ... نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر سورۃ والضحیٰ نازل ہوئی تو ... [illegible] ... میرا رب مجھ پر احسان فرماتا ہے اور میں اس کا اہل ہوں کہ میرا رب مجھ پر احسان فرمائے (3) ... [illegible]

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گمراہ قوم کے درمیان پایا اور آپ کو اس گمراہی سے بچا لیا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا ... [illegible] ... کا معنی ہے ... [illegible] ... اور اسماعیل ... [illegible] ... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں اس طرح ہے: "وَوَجَدَکَ عَدِیْمًا فَاٰوٰی" ... [illegible] ... (4)

1۔ ... [illegible] ... جلد 1، صفحہ 82 ... [illegible] ... بیروت
2۔ ... [illegible] ... 3671496 ... [illegible] ... بیروت
3۔ ... [illegible] ... جلد 9، صفحہ 254 (8135) ... [illegible] ... بیروت
4۔ ... [illegible] ... جلد 31، صفحہ 283 ... [illegible] ... بیروت

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] شکر [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ کی [illegible] (1)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا سے روایت ہے [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اگر [illegible] تو اس [illegible] شکر [illegible] اور جس [illegible] تو وہ جھوٹ [illegible] والے کی طرح ہے۔

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] جس پر احسان کیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ دے اور اگر [illegible] تو اس کی تعریف کرے، کیونکہ جس نے اس کی تعریف کی تحقیق اس نے اس کا شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا تحقیق اس نے ناشکری کی۔

[illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس پر احسان کیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ دے، اور اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا ذکر کرے، کیونکہ جس نے اس کا ذکر کیا تحقیق اس نے شکر ادا کیا۔(2)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس پر احسان کیا جائے [illegible] اور اگر وہ استطاعت نہ رکھے [illegible] کیونکہ جس نے اس کا ذکر کیا تحقیق اس نے اس کا شکر ادا کیا۔(3)

[illegible] حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ نعمتوں کا ذکر کرنا شکر ہے۔
[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] نعمت کا ذکر کرنا شکر ہے۔(4)
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت [illegible] سے یہ قول نقل کیا ہے کہ بے شک نعمت کا ذکر کرنا بھی شکر میں سے ہے۔(5)
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت یحییٰ بن سعید سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کہا جاتا ہے نعمتوں کا تذکرہ کرنا شکر ہے۔(6)
[illegible] اور بیہقی نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نعمت کے شکر میں سے [illegible] ہے۔(7)
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کہا جاتا ہے نعمت کا شکر یہ ہے کہ

1 [illegible] جلد 8 صفحہ 516 (9119) [illegible]	2 [illegible] صفحہ 19 (9113)
3 [illegible] جلد 5 صفحہ 175 (5[illegible])	4 [illegible] جلد 4 صفحہ 102 (442[illegible])
5 [illegible] جلد 4 صفحہ 10 (4453)	6 [illegible] (4454)	7 [illegible] جلد 1 صفحہ 135 (1[illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۝ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَب ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے سامنے ایک پتھر [illegible] تو آپ [illegible] نے فرمایا اگر تنگی آئے اور اس پتھر میں داخل ہو جائے تو یقیناً آسانی آئے گی [illegible] اس میں داخل ہو کر اسے باہر نکال دے [illegible] تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (1) اور طبرانی [illegible] روایت [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے [illegible] سند سے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible] پتھر [illegible] تشریف فرما تھے [illegible] اگر تنگی آئے اور اس پتھر میں بھی داخل ہو جائے تو یقیناً آسانی آئے گی [illegible] باہر نکال دے گی [illegible] فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے [illegible] کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تنگی اس پتھر میں بھی ہو تو یقیناً اس پر آسانی داخل ہوگی یہاں تک کہ اسے باہر نکال دے گی [illegible] پھر [illegible] یہ آیت تلاوت فرمائی (2)۔

امام عبد الرزاق، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا [illegible] اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اگر تنگی پتھر میں بھی ہو تو یقیناً اس کے پیچھے آسانی ہے یہاں تک کہ وہ اس میں داخل ہو کر اسے نکال دے گی اور ایک تنگی ہرگز دو آسانیوں پر غالب نہیں آئے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (3)۔

امام عبد الرزاق، ابن جریر، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک دن [illegible] خوش [illegible] اور آپ ہنس رہے تھے [illegible] ایک تنگی دو آسانیوں پر ہرگز غالب نہیں آ سکتی فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (4)۔

1۔ [illegible] جلد 7، صفحہ 236 (0642) [illegible] بیروت 2۔ [illegible] جلد 7، صفحہ 293 (11530) [illegible] بیروت

3۔ شعب الایمان [illegible] جلد 3، صفحہ 438 (9944) دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ [illegible] صفحہ 306 (3011)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آیاتہا ۸ | سورۃ التین مکیۃ | رکوعہا ۱

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سورۃ والتین مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ [illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝

"قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ اور قسم ہے طور سینین کی۔ اور اس امن والے شہر (مکہ مکرمہ) کی۔ بیشک ہم نے انسان کو بہترین صورت (شکل و شباہت) میں پیدا کیا ہے۔ پھر ہم نے اسے پست ترین حالت کی طرف لوٹا دیا۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ان کے لیے ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔ پس کون سی چیز ہے جو آپ کو اس کے بعد جزا و سزا کے بارے میں جھٹلاتی ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں۔"

امام مالک، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ [illegible] نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی اور ایک رکعت میں سورۃ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ کی تلاوت کی [illegible] (2)

امام [illegible] نے [illegible] اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ [illegible] وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھی۔ (3)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی [illegible] وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھی۔

امام ابن قانع [illegible] اور شیرازی نے [illegible] میں حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] اسلام [illegible]

1۔ [illegible] 2۔ [illegible] 105-06 [illegible]

3۔ [illegible] 2104، 207 [illegible]

تجھے ... جب ... تو آپ ﷺ نے اس میں وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ اور فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ (المؤمنون 14) کی قراءت فرمائی (1)۔

حضرت ... ایسی ... سے ... حضرت ... سے اور انہوں نے ... روایت ... وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ... حضور نبی کریم ﷺ ... سے ... جیسا کہ آپ ﷺ ... کے لیے ... فرمایا۔ پھر کہا ہے حضرت ... رضی اللہ عنہ سے ... تفسیر کے بعد ... پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وَالتِّیْنِ سے مراد ... اور ... وَالزَّیْتُوْنِ سے مراد ... وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ... جہاں ... حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ اس میں الانسان سے مراد حضور محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ پھر ہم نے لات و عزیٰ کے پجاریوں کو بدترین حالت کی طرف لوٹا دیا۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ فرمایا اس آیت میں مراد حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ... اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ اے محمد ﷺ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان میں نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور آپ کو ترقی پر ... فرمایا ہے (تو) اس کے بعد آپ کو کون جھٹلا سکتا ہے جزا و سزا کے معاملہ میں، کیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم)

امام ابن جریر، امام ابن ابی حاتم اور امام ... رحمہم اللہ نے حضرت ... رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے کہ وَالتِّیْنِ سے مراد حضرت نوح علیہ السلام کی وہ مسجد ہے جو آپ نے جودی پہاڑ پر بنائی۔ الزَّیْتُوْنِ سے مراد بیت المقدس ہے اور سِیْنِیْنَ سے مراد ... ہے۔ اور هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ فرمایا ہم نے انسان کو بہترین انداز پر پیدا کیا ہے۔ پھر اسے ارذل العمر (یعنی قوت شباب) کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی عقل زائل ہو جاتی ہے۔ مراد وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھے۔ جب ان کی عقلیں زائل ہوئیں تو آپ ﷺ سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی معذرت کا حکم نازل فرمایا کہ ان کے لیے ان کے اعمال کا اجر ہے جو انہوں نے عقلیں زائل ہونے سے پہلے کیے۔ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ فرمایا ان کے بعد والے اعمال کا اجر نہیں دیا جائے گا (2)۔

امام ... نے ... سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے کہ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فرمایا یہ ... مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ ... جہاں سے حضور نبی کریم ﷺ کو (شب معراج) سیر کرائی گئی۔ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ فرمایا ... سے مراد ... ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے۔ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ فرمایا

1۔ ... صحیح ... جلد 5، صفحہ 495، 1795، مکتبہ ...

2۔ تفسیر ... جلد 30، صفحہ 333، 95 ،93 ،281 ... بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ کے بارے سے تعلق [illegible]

[illegible]

[illegible] والتین [illegible]

والزیتون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] والتین و الزیتون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] والتین والزیتون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دمشق کے والزیتون سے

[illegible]

[illegible] وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ [illegible]

[illegible] وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ [illegible]

[illegible] اور طُوْرِ سِيْنِيْنَ [illegible] طور [illegible] سِيْنِيْن [illegible]

[illegible]

[illegible] ابن ابی حاتم [illegible] حضرت [illegible] وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ [illegible] وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ [illegible]
[illegible] وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ [illegible] لَقَدْ
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ [illegible] ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ
[illegible] اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ [illegible] نیک عمل
[illegible] فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ [illegible] (2)

[illegible] حضرت [illegible] نقل کیا ہے کہ
سِيْنِيْن [illegible] (3)

[illegible] ابن ابی حاتم [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] بیان کیا ہے سِيْنِيْن
[illegible] ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ فرمایا
[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ [illegible] بیان کیا [illegible] رضی اللہ عنہ
[illegible] آپ نے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] بیان کیا ہے کہ میں نے
حضرت [illegible] بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی۔ آپ نے پہلی رکعت میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَ
طُوْرِ سِيْنِيْنَ پڑھی۔ [illegible] دوسری رکعت میں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ
فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ (الفیل: 1) اور لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ (قریش: 1) [illegible] کے ساتھ قراءت
[illegible] کے لیے اپنی آواز بلند کی۔

[illegible] ابن ابی حاتم [illegible] نے [illegible]

1 [illegible] (384-1976) [illegible]
2 [illegible] 80 [illegible] 300-97-95-94-02-290 [illegible] 3 [illegible] 20 [illegible] 402

[illegible] لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم اور
[illegible] اسفل سافلین [illegible]
[illegible]
[illegible] (2)

[illegible]
[illegible] والتین [illegible] والزیتون [illegible]
[illegible]
[illegible] لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم [illegible] اسفل
سافلین [illegible] الا الذین امنوا وعملوا الصلحت فلهم اجر غیر
ممنون [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] والتین والزیتون [illegible]
[illegible] لقد خلقنا الانسان فی
احسن تقویم [illegible] اسفل سافلین
[illegible]

[illegible] فی احسن تقویم

[illegible] 30 [illegible]
[illegible]

[illegible]

فی سطر الشمل [illegible]

[illegible] اسفل سافلین [illegible]

[illegible] الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات [illegible]

[illegible] لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددنٰه اسفل سافلین [illegible]

[illegible] الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات [illegible] (3)

[illegible] لکیلا یعلم من بعد علم شیئا [illegible]

[illegible]

[illegible] ثم رددنٰه اسفل سافلین [illegible]

[illegible]

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ خیر اور نیکی کے راستے پر گامزن ہو، پھر بیمار ہو جائے یا مسافر ہو جائے تو فرشتہ اس کے عمل کو اسی طرح لکھتا ہے جو وہ کیا کرتا تھا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ۔

امام بخاری نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر پر ہوتا ہے تو اس کے لئے اسی کی مثل لکھا جاتا ہے جو عمل وہ حالت صحت اور اقامت میں کیا کرتا تھا (1)۔

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے نوادر الاصول میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ کے تحت فرمایا: جب وہ عاجز ہو جاتا ہے، عمل کی استطاعت نہیں رکھتا تو دائیں جانب والا فرشتہ لکھتا ہے۔ اگر وہ جوانی میں عمل کیا کرتا تھا تو وہ نیکی جو دائیں جانب والا فرشتہ لکھتا ہے، اور اگر وہ ضعف اور کمزوری کے سبب وہ عمل نہ کر سکے تو بھی وہ لکھا جاتا ہے اور بائیں جانب والا فرشتہ رک جاتا ہے اور وہ برائی نہیں لکھتا۔ وہ جس نے قرآن کریم پڑھا اس حالت میں عمر کی حد تک نہیں لوٹایا جائے گا کہ وہ کچھ نہ جانے علم حاصل کرنے کے بعد۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو بائیں جانب والے فرشتے سے کہا جاتا ہے: اپنا قلم اٹھا لو، اور دائیں جانب والے سے کہا جاتا ہے: تم اس کے لیے وہی لکھو جو وہ عمل کیا کرتا تھا کیونکہ میں اس کے بارے زیادہ جانتا ہوں اور میں نے ہی اسے قید کر رکھا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندوں میں سے کسی بندہ مومن کو آزمائش میں ڈالتا ہوں اور وہ اس آزمائش پر میری حمد و ثنا بیان کرے تو وہ اپنے بستر سے اٹھے گا اور اس دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ اور رب کریم فرماتا ہے: بلاشبہ میں نے ہی اسے روک رکھا ہے اور اسے آزمائش میں مبتلا کیا ہے۔ پس تم اس کے لیے وہ لکھتے رہو جو تم اس کے لئے اس کی حالت صحت میں لکھا کرتے تھے (2)۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے منصور رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ اور أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ (التین) کیا اس سے مراد حضور نبی کریم ﷺ ہیں؟ آپ نے فرمایا: معاذ اللہ! بلاشبہ اس سے مراد انسان ہے (3)۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ ہم سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: جب تم میں سے کوئی اس پر پہنچے تو اسے چاہئے کہ وہ کہے "بلٰی وانا علٰی ذٰلک من الشّٰھدین"

1۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 420، قدیمی کتب خانہ کراچی
2۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 193، 201، دار الفکر بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 302، داراحیاء التراث العربی بیروت

امام سعید بن منصور نے ذکر کیا ہے کہ ہم سے شیخ ابو الخلیل رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب اس آیت پر پہنچے: اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ تو آپ کہتے: "سُبْحٰنَکَ فَبَلٰی"

ترمذی اور ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: کہ جو وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ پڑھے اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ پڑھتے ہوئے تک پہنچ جائے تو یہ کہے: "بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰہِدِیْنَ" (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ پڑھو اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ پڑھو تو کہا کرو: "بَلٰی" (ہاں ایسا ہی درست ہے)۔

امام ابن جریر اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ جب اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ پڑھتے تو کہتے: "سُبْحٰنَکَ اللّٰہُمَّ فَبَلٰی" (2)

1۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 173، مطبوعہ [illegible]
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 300، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت

سورۃ العلق مکیۃ — آیاتہا ۱۹ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ۙ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ﴿۸﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۙ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ؕ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ﴿۱۶﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩﴿۱۹﴾

آپ پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا فرمایا۔ پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔ پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے علم سکھایا قلم کے واسطے سے۔ اس نے سکھایا انسان کو جو وہ نہیں جانتا تھا۔ ہاں ہاں بیشک انسان سرکشی کرنے لگتا ہے۔ اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو مستغنی دیکھتا ہے۔ (اے سننے والے!) یقیناً تجھے تیرے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے۔ (اے حبیب!) آپ نے دیکھا اسے جو منع کرتا ہے۔ ایک بندہ کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ بھلا دیکھئے تو اگر وہ (بندہ) ہدایت پر ہوتا۔ یا پرہیزگاری کا حکم دیتا (تو اس کے لیے کتنا بہتر ہوتا)۔ آپ نے دیکھا اگر اس نے جھٹلایا اور روگردانی کی۔ کیا نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ (اسے) دیکھ رہا ہے۔ خبردار! اگر وہ (اپنی روش سے) باز نہ آیا تو ہم ضرور (اسے) گھسیٹیں گے اس کی پیشانی کے بالوں سے۔ وہ پیشانی جو جھوٹی (اور) خطاکار ہے۔ پس وہ بلا لے اپنے ہم نشینوں کو (اپنی مدد کے لیے)۔ ہم بھی بلا لیں گے (دوزخ کے) فرشتوں کو۔ ہرگز نہیں! آپ اس کا کہنا نہ مانیے (اے حبیب!) اور سجدہ کیجئے اور (اپنے رب کے) قریب ہو جائیے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کیا ہے کہ قرآن کریم میں سے سب سے پہلے نازل ہونے والی اقرا باسم ربک الذی خلق ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ... اور طبرانی ... اسی روایت کی تخریج کی ہے

ابن مردویہ اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے الصحیح میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اقرا باسم ربک پہلی سورت ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی۔(1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ مجھے محمد بن عباد بن جعفر مخزومی نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے بعض علماء کو یہ کہتے ہوئے سنا: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا وہ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ تک ہے۔ انہوں نے کہا: یہی وہ آغاز ہے جو حرا کے دن نازل کیا گیا۔ پھر اس کے بعد جو منقول ہے اس کے آخر تک جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔(2)

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے دلائل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے اور اسے صحیح بھی قرار دیا ہے کہ قرآن کریم میں سے سب سے اول اقرا باسم ربک الذی خلق نازل ہوئی۔(3)

امام عبدالرزاق، احمد، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابن جریر، ابن الانباری نے المصاحف میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے: آپ جو خواب بھی دیکھتے تھے وہ صبح کے روشن ہونے کی طرح صاف ظاہر ہو جاتا۔ پھر آپ کے نزدیک خلوت نشینی پسندیدہ ہو گئی۔ چنانچہ آپ غار حرا میں خلوت اختیار کرنے لگے۔ آپ اس میں تحنث فرماتے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ اپنے گھر والوں کی طرف آنے سے پہلے کئی کئی راتیں وہاں عبادت میں مشغول رہتے۔ آپ اس کے لیے زاد راہ ساتھ لے جاتے تھے۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف واپس لوٹ آتے۔ پھر اسی طرح توشہ ساتھ لے کر وہاں چلے جاتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حق آ گیا اور آپ اس وقت غار حرا میں ہی تشریف فرما تھے۔ پس آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا: اقرا آپ پڑھیے۔ تو آپ نے فرمایا: میں پڑھنے والا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس اس نے مجھے پکڑا اور مجھے خوب بھینچا۔ یہاں تک کہ مجھے انتہائی مشقت اور تکلیف ہوئی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: اقرا آپ پڑھیے۔ تو میں نے جواب دیا: میں پڑھنے والا نہیں۔ فرمایا: اس نے دوبارہ مجھے پکڑا اور خوب بھینچا۔ یہاں تک کہ مجھے وہی تکلیف پہنچی۔ پھر اس نے مجھے پکڑا اور تیسری بار بھینچا۔ یہاں تک کہ مجھے وہی تکلیف پہنچی اور پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ تک۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ واپس تشریف لائے اس حال میں کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ اور آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور فرمایا: مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔ تو انہوں نے آپ پر چادر ڈال دی

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 293 (11502)، دار الفکر بیروت　　2۔ دلائل النبوۃ از امام بیہقی، جلد 2، صفحہ 157، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 575 (3953)، دار الکتب العلمیہ بیروت

وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ قرآن حکیم میں سے جو سب سے پہلے نازل ہوا وہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ہے، پھر سورۂ نون ہے (1)۔

امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے ... سے روایت نقل کی ہے ... سب سے پہلے جو نازل ہوا وہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ ہے، پھر نٓ وَالْقَلَمِ، یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اور وَالضُّحٰی ہے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت محمد بن عباد سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ غار حرا میں تھے کہ آپ کے پاس ایک فرشتہ ریشم کا کپڑا لے کر آیا، اس میں یہ لکھا ہوا تھا: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (2)۔

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رحمہ اللہ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ غار حرا میں تھے کہ آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا، اس کے پاس ریشم کا کپڑا تھا جس میں یہ لکھا ہوا تھا: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (3)۔

امام ابن جریر، ابن مردویہ، ابو نعیم رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد ﷺ! پڑھیے۔ تو آپ نے کہا: میں کیا پڑھوں؟ تو انہوں نے آپ کو اپنے سینے سے لگایا اور خوب بھینچا، پھر کہا: اے محمد ﷺ! پڑھیے۔ تو آپ نے کہا: میں کیا پڑھوں؟ تو انہوں نے کہا: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ یہاں تک کہ وہ اس آیت تک پہنچے: عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔ پھر آپ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: میں اسے نہیں دیکھتا مگر مجھے تو ... ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: ہرگز نہیں، قسم بخدا! آپ کا رب آپ کے ساتھ اس طرح نہیں کرے گا۔ کیا آپ کو کوئی تکلیف ... آپ نے کوئی برائی نہیں کی۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ کے پاس آئیں اور انہیں سارے واقعہ کی اطلاع دی۔ تو اس نے کہا: اگر تو سچی ہے تو تیرا خاوند نبی ہے اور اسے اپنی امت کی جانب سے شدت اور تکلیف کا سامنا ہوگا۔ اگر میں نے اسے پایا تو میں یقیناً اس کے ساتھ ایمان لاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے پاس آنے میں دیر کردی۔ تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرا خیال ہے آپ کا رب آپ سے ناراض ہو گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: وَالضُّحٰی ۝ وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰی (4)۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 147 (30219)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ تفسیر عبد الرزاق الصنعانی، جلد 3، صفحہ 444 (3654)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 577 (3955)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 305، داراحیاء التراث العربی بیروت

امام ابن مردویہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ [illegible] ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ایک مہینے کا اعتکاف [illegible] رمضان کے موافق تھا۔ رسول اللہ ﷺ [illegible] نکلے [illegible] السلام علیکم۔ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خیال کیا کہ یہ جنات میں سے ہے۔ تو آپ نے [illegible] یہ سلام [illegible] سے ہے۔ [illegible] آپ ﷺ نے [illegible] حضرت جبرائیل علیہ السلام [illegible] ایک پر مشرق میں تھا اور ایک پر مغرب میں تھا۔ [illegible] میں ان سے خوفزدہ ہو گیا پھر آپ اپنے گھر والوں کے ارادہ سے نکل پڑے۔ تو آپ نے پایا کہ آپ اور دروازے کے درمیان حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پایا۔ فرمایا: پس اس نے مجھ سے گفتگو کی۔ یہاں تک کہ میں ان سے مانوس ہو گیا۔ پھر اس نے ایک خاص جگہ کا مجھ سے وعدہ کیا۔ تو میں اس کے لیے [illegible] جبرائیل علیہ السلام نے مجھے روک دیا اور جب واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو وہ اور حضرت میکائیل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام زمین پر اترے اور میکائیل علیہ السلام زمین و آسمان کے درمیان رہے۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے پکڑا [illegible] میرے پیٹ کو چاک کر دیا اور اس سے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا نکال لیا۔ پھر سونے کے ایک طشت میں دھویا۔ پھر اسے پیٹ میں واپس رکھ دیا۔ پھر مجھے ایسا پلٹا جیسے برتن کو الٹا کیا جاتا ہے۔ پھر میری پیٹھ پر مہر لگائی یہاں تک کہ میں نے مہر کی ٹھنڈک کو محسوس کیا پھر مجھے کہا: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ اور میں نے کبھی کتاب نہیں پڑھی تھی۔ تو اس نے مجھے حلق سے پکڑا یہاں تک کہ مجھے رونے کے قریب کر دیا۔ پھر مجھے کہا: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۙ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ [illegible] کوئی شے نہیں بھولا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے میرا وزن ایک آدمی کے ساتھ کیا تو میں ان کے برابر رہا۔ پھر اس نے ایک دوسرے کے ساتھ میرا وزن کیا اور میں ان کے برابر ہو گیا۔ پھر اس نے میرا سو آدمیوں کے ساتھ وزن کیا تو حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا: رب کعبہ کی قسم! اس کی امت اس کی اتباع کرے گی۔ پھر میں اپنے گھر [illegible] جس طرف آیا تو مجھے کوئی پتھر اور درخت نہیں ملا مگر اس نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ۔

یہاں تک کہ جب میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انہوں نے بھی کہا: السلام علیک یا رسول اللہ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسلام کو عمر بن خطاب کے ذریعے غلبہ عطا فرما۔ [illegible] تو وہ پڑھ رہا تھا: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ یہاں تک کہ [illegible] تو ان کی آواز سنی وہ پڑھ رہا تھا: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ [illegible] ہے۔ پھر چل پڑے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون ہے؟ [illegible] تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہرو [illegible] رسول اللہ ﷺ سے [illegible] تو آپ نے [illegible] رسول اللہ ﷺ دروازے پر [illegible] ہے۔ تو رسول اللہ

ملی اللہ علیہ وسلم سے دور رہا۔ اگر وہ مسلمانوں سے محبت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا تو وہ سے دین میں داخل ہو جاتا، اسی وقت آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے پاس بھیجا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی دونوں باتوں کے ساتھ پکڑا اور جھنجھوڑا۔

فرمایا: تو اس وقت سے بھی نہ رکا جب تک کہ آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: تب مجھے چھوڑ دیں۔

پھر آپ نے فرمایا: اب تیرا تیرا بھی وقت آ گیا ہے۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ آپ نے کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بنا پر اسلام لے آئے اور کتاب و حکمت (یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت) حاصل کی جس کا مطالبہ آپ نے کیا تھا (1)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے: علم اخلاق کی سب سے بڑی عظیم صفت ہے۔ اور قسم دے کر قرآن فرمایا ہے کہ وہ رشد و ہدایت کی علامت اعلیٰ ہو۔ علم لَوْ أَنَّ الْإِنْسَانَ... کے تحت کہا ہے کہ وہ ہر چیز کو اس کے مقام پر رکھے (2)۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: دو آدمی ایک جگہ ہوں گے تو ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دولت، یہ دونوں برابر نہیں ہوتے۔ جو صاحب علم ہے وہ صاحب دولت سے زیادہ فضیلت والا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر: 28) اور صاحب دولت اور سرکش بن جاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى أَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، بخاری، ابن جریر، ابن مردویہ، ابن منذر، ابو نعیم اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ابوجہل نے کہا: میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کعبہ کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں اس کی گردن روند ڈالوں گا۔ یہ خبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے ایسا کیا تو اسے فرشتے علانیہ پکڑ لیں گے (3)۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی، ابن مردویہ، ابو نعیم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو ابوجہل آیا اور اس نے کہا: کیا میں نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا تھا؟ آپ کو اس سے منع نہیں کیا؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف پھرے اور اسے ڈانٹا تو ابوجہل نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ کوئی بھی ایسا نہیں جس کے حامی اور ہم نشین مجھ سے زیادہ ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قسم بخدا! اگر وہ اپنے ہم نشینوں کو بلاتا تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے فرشتے پکڑ لیتے (4)۔

1. تاریخ دمشق، جلد 9، صفحہ 56 (44608)، دار الفکر بیروت
2. تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 304، داراحیاء التراث العربی بیروت
3. صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 740، قدیمی کتب خانہ کراچی
4. سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 171، وزارت تعلیم اسلام آباد

امام ابن جریر، طبرانی نے الاوسط میں، ابو نعیم رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ابو جہل نے کہا: اگر محمد (ﷺ) مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھوں تو میں یقیناً انہیں قتل کر دوں گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۚ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۚ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۚ كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ ۚ أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ ۚ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ۚ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۚ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ۚ أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ۚ أَرَأَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۚ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ۚ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۚ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۚ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ۔ پس حضور نبی کریم ﷺ مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے کے لیے تشریف لائے تو کہا گیا یہ آپ ہیں تو وہ کہنے لگا کہ میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قسم بخدا اگر وہ حرکت کرتا تو یقیناً فرشتے اسے پکڑ لیتے اور لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہوتے (1)۔

امام احمد، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ، ابو نعیم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں ایک دن مسجد میں تھا تو ابو جہل آیا اور اس نے کہا: اللہ کی قسم اگر میں نے محمد ﷺ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں یقیناً اس کی گردن کو روند دوں گا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی طرف نکلا یہاں تک کہ میں آپ کے پاس پہنچ گیا اور آپ کو ابو جہل کے قول سے مطلع کیا تو آپ ﷺ غضب ناک ہو کر نکلے یہاں تک کہ آپ مسجد تک پہنچ گئے اور بڑی عجلت کے ساتھ دروازے سے داخل ہوئے تو دیوار کے ساتھ جا لگے تو میں نے کہا: آج یوم شر ہے۔ چنانچہ میں نے کپڑے پہنے اور پھر آپ کے پیچھے چل پڑا، پس رسول اللہ ﷺ یہ پڑھتے ہوئے داخل ہوئے: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ پس جب آپ اس سورت میں ابو جہل کی شان والے حصہ پر پہنچے: كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ کسی نے ابو جہل سے کہا: اے ابا الحکم! یہ محمد ﷺ ہیں۔ تو ابو جہل نے جواب دیا: کیا تم وہ نہیں دیکھ رہے جو میں دیکھ رہا ہوں، قسم بخدا مجھ پر آسمان کے افق کو بند کر دیا گیا ہے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ سورت کے آخر میں پہنچے تو آپ نے سجدہ کیا (2)۔

امام احمد، مسلم، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ، ابو نعیم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ابو جہل نے کہا: کیا محمد (ﷺ) تمہارے درمیان اپنے چہرے کو خاک آلود کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا ہاں۔ تو ابو جہل نے کہا: لات و عزیٰ کی قسم! اگر میں نے انہیں اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا تو میں یقیناً آپ کی گردن روند ڈالوں گا اور ان کے چہرے کو خاک آلود کر دوں گا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ وہ آپ کی گردن کو روند دے۔ لیکن جلدی انہوں نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے پاؤں واپس لوٹ رہا ہے اور اپنے ہاتھوں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 320، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ 416، حدیث 13871، دار الفکر بیروت

کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا [illegible] نبی کریم ﷺ کے درمیان [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] ابو جہل [illegible] اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی [illegible] فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ [illegible] سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ [illegible] (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى [illegible] ابو جہل [illegible] نبی کریم ﷺ [illegible] سجدہ [illegible]

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید [illegible] نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح تفسیر بیان کی ہے: اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى [illegible] ابو جہل کے [illegible] اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى [illegible] حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ [illegible] اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى [illegible] ابو جہل [illegible] فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ [illegible] سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ [illegible] فرشتوں [illegible] (2)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى کے تحت نقل کیا ہے کہ [illegible] ابو جہل نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ [illegible] فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ [illegible] سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ [illegible] (3)

امام ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ لَنَسْفَعًا کا معنی ہے ہم ضرور پکڑیں گے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] ابن منذر [illegible] ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے [illegible] (4)

امام ابن ابی حاتم [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] لَنَسْفَعًا [illegible] وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ [illegible]

1۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 30، صفحہ 31 [illegible] داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 306
3۔ تفسیر [illegible] جلد 3، صفحہ 443 [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ تفسیر طبری [illegible] جلد 30، صفحہ 211

[illegible] رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ [illegible] (1)۔

[illegible] مجھے [illegible] اور قرآن کریم میں اس کے بعد [illegible] کی قراءت کرو۔

1۔ [illegible]، جلد 3، صفحہ 344 (1051)، [illegible]

آیاتها ٥ — سورۃ القدر مکیۃ ٩٧ — رکوعها ١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ
ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ
رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ﴿٥﴾

"بے شک ہم نے اتارا ہے اس (قرآن) کو شب قدر میں۔ اور آپ کیا جانتے ہیں کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے۔ اترتے ہیں فرشتے اور روح (القدس) اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر (کام) کے لیے۔ یہ (رات) سراسر سلامتی ہے۔ یہ رہتی ہے طلوع فجر تک۔"

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ کے تحت کہا کہ سارا قرآن کریم اکٹھا ہی شب قدر میں لوح محفوظ سے نازل کیا گیا ہے اور بیت العزۃ میں رکھ دیا گیا۔ پھر بندوں کے کلام اور ان کے افعال کے مطابق جبرئیل علیہ السلام اسے لے کر حضور نبی کریم ﷺ پر نازل کرتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سارا قرآن کریم لیلۃ القدر میں نازل فرمایا۔ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ فرمایا شب قدر ہزار مہینوں کے عمل سے بہتر ہے۔

امام عبدالرزاق، سعید بن منصور، ابن جریر، محمد بن نصر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لیلۃ القدر سے مراد لیلۃ الحکم (یعنی فیصلوں والی رات) ہے (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لیلۃ القدر میں عمل، صدقہ اور زکوٰۃ ہزار مہینوں کے اعمال سے افضل ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عمرو بن قیس ملائی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ میں عمل کیا جانے والا عمل ہزار مہینوں کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 325، مطبوعہ ... 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 314

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، محمد بن نصر اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے: لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (القدر) شب قدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں شب قدر نہ ہو۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ (القدر) اس رات وہ سارے فیصلے کیے جاتے ہیں جو تمام اگلے سال تک جاری ہوتے ہیں (1)۔ سَلٰمٌ ۛ ہِیَ مراد یہ ہے کہ یہ ساری کی ساری برکت اور خیر ہے۔ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ یعنی طلوع فجر تک ہوتا ہے۔

امام مالک نے الموطا میں اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو آپ سے پہلے لوگوں کی عمریں دکھائی گئیں یا ان میں سے جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو آپ ﷺ نے اپنی امت کی عمروں کو بہت کم محسوس کیا کہ وہ عمل کے لحاظ سے وہاں تک نہیں پہنچ سکیں گے جہاں تک دوسرے لوگ اپنی طویل عمروں کے سبب پہنچے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینے سے بہتر ہے (2)۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جو رات کو قیام کرتا تھا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ پھر وہ دن کے وقت دشمنوں کے خلاف مسلسل جہاد کرتا یہاں تک کہ شام ہو جاتی اور اس نے یہ عمل ہزار مہینے تک کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ کہ اس ایک رات کا قیام اس آدمی کے ہزار مہینے کے عمل سے بہتر ہے (3)۔

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر فرمایا جس نے ایک ہزار مہینے تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہتھیار پہنے رکھے۔ تو مسلمان یہ سن کر انتہائی متعجب ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ ایک شب قدر کا عمل ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں اس آدمی نے فی سبیل اللہ ہتھیار اٹھائے رکھے (4)۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت علی بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے چار آدمیوں کا تذکرہ کیا جنہوں نے اسی برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور آنکھ جھپکنے کی دیر بھی اس کی نافرمانی نہیں کی۔ اور وہ حضرت ایوب، حضرت زکریا، حضرت حزقیل بن عجوز اور حضرت یوشع بن نون علیہم السلام ہیں۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام اس پر انتہائی متعجب ہوئے۔ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد ﷺ! آپ کی امت نے اسی برس تک ان لوگوں کے عبادت کرنے پر انتہائی تعجب کیا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر اور افضل شے نازل فرمائی ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیات پڑھیں: اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ یہ اس سے بھی افضل ہے جس پر آپ نے اور آپ کی امت نے اظہار تعجب کیا ہے۔ تو رسول

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 445 (3662)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ موطا امام مالک، صفحہ 250 ...
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 314، داراحیاء التراث العربی بیروت
4۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 4، صفحہ 306، دار الفکر بیروت

حضور ﷺ آپ سے اس وقت کی تمنا فرما کر خوش ہو گئے۔

امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قول روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر بنی امیہ کو دیکھا تو اس نے آپ کو غمگین کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ یہ بادشاہت ہے جو انہیں ملے گی اور پھر ساتھ ہی یہ سورت نازل ہوئی۔

امام خطیب نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دکھایا گیا کہ بنو امیہ میرے منبر پر چڑھ رہے ہیں تو یہ بات مجھ پر گراں گزری تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ القدر نازل فرمائی۔

امام ترمذی اور آپ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے، ابن جریر طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں یوسف بن مازن ... سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لینے کے بعد ایک آدمی اٹھا اور اس نے کہا تو نے مومنوں کے چہرے سیاہ کر دیئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: مجھ پر ملامت نہ کرو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے بنی امیہ کو دیکھا کہ وہ آپ کے منبر پر خطبہ دے رہے ہیں تو آپ کو یہ ناگوار گزرا تو إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ نازل ہوئی یعنی اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔ اور یہ جنت میں ایک نہر ہے۔ اور سورۃ القدر نازل ہوئی اے محمد ﷺ یہ وہ ہے جس کے بعد اس کے مالک بنیں گے۔ حضرت قاسم نے کہا: پھر ہم نے شمار کیا تو ان کی حکومت پورے ہزار مہینے تھی نہ ایک دن زیادہ نہ ایک دن کم۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے مصنف میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ سے مراد لیلۃ الحکم ہے۔ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ اور آپ کو کس نے بتایا لیلۃ الحکم کیا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر، محمد بن نصر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ شب قدر کا عمل، اس کا روزہ اور اس کا قیام ہزار مہینوں سے بہتر اور افضل ہے جن میں شب قدر نہیں ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں کسی دن کو کسی دن پر اور کسی رات کو کسی رات پر افضل نہیں جانتا مگر لیلۃ القدر، کیونکہ یہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ الروح سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَٰمٌ کی تفسیر میں یہ ہے کہ کسی قوم کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اس کے ساتھ اس رات میں جنگ کیا جائے یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، محمد بن نصر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ سَلَٰمٌ هِىَ کا معنی ہے کہ یہ سلامتی والی ہے کوئی شیطان یہ طاقت نہیں رکھتا کہ اس

1. سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 179، مطبوعہ ...
2. تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 3685، مطبوعہ ... بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ [illegible] شَهْرُ رَمَضَانَ [illegible]
[illegible] 85) اور رمضان وہ مہینہ ہے جس میں [illegible]

[illegible]

[illegible] رمضان [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] سے روایت [illegible] ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
[illegible] رمضان [illegible] آخری عشرے میں تلاش کرو [illegible]

[illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible] بیان کی ہے کہ رسول اللہ
[illegible] شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق [illegible]

[illegible] شب قدر [illegible] آخری عشرہ [illegible] تلاش [illegible]
[illegible] بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
[illegible] آخری عشرے کی طاق [illegible] میں تلاش [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما سے [illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] کی طرف تشریف [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] تمہارے درمیان [illegible]
[illegible] آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible] ہے کہ
[illegible] رسول اللہ ﷺ سے شب قدر [illegible] پوچھا تو آپ ﷺ نے [illegible] رمضان [illegible] آخری عشرہ
[illegible]
[illegible] آخری [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible]

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے فرمایا: یہ شب ۲۹ کی رات ہے۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شب قدر کو رمضان مبارک کی آخری رات میں تلاش کرو۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھے لیلۃ القدر کے بارے بتائیے۔ انبیاء علیہم السلام کے زمانے میں کیا یہ شے ہوتی ہے جس میں ان پر وحی نازل ہوتی ہے اور جب ان کا وصال ہو جاتا ہے تو وہ اٹھا لی گئی ہے یا وہ قیامت تک کے لیے ہے؟ تو آپ نے فرمایا: بلکہ وہ قیامت کے دن تک کے لیے ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! رمضان المبارک کے کون سے ایام میں ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اسے پہلے عشرے میں اور آخری عشرے میں تلاش کرو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے گفتگو فرمائی اور میں نے آپ کی توجہ تھی (غفلت) جب کبھی اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے خبر دیں گے وہ جس تک آپ مجھے خبر دیں کہ وہ کون سے عشرے میں ہے؟ تو آپ ﷺ کو اتنا غصہ آیا جتنا غصے میں میں نے آپ کو نہ کبھی دیکھا تھا اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد۔ اور فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ تمہیں اس پر مطلع فرما دیتا۔ تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔ اس کے بعد کسی شے کے بارے مجھ سے سوال نہ کرنا۔

امام بخاری، امام محمد بن نصر اور بیہقی رحمہم اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق رات میں شب قدر کو تلاش کرو۔ (1)

امام مالک، ابن ابی شیبہ، بخاری، امام مسلم، ابن ماجہ، ابن جریر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے درمیانے عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ پس آپ ﷺ نے ایک سال اعتکاف کیا یہاں تک کہ جب اکیسویں رات آگئی اور یہی وہ رات ہے جس میں آپ اپنے اعتکاف سے نکلتے تھے تو آپ نے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ آخری عشرے میں اعتکاف کرے۔ میں نے اس رات کو دیکھا ہے پھر مجھے وہ بھلا دی گئی ہے اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اس کی صبح پانی اور مٹی (کیچڑ) میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور تم اسے ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس رات آسمان سے بارش برسائی۔ مسجد پر کھجور کی چھال پڑی ہوئی تھی اور مسجد ٹپک پڑی۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنی آنکھوں سے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اکیسویں کی صبح کو آپ ﷺ کی پیشانی مبارک پر پانی اور مٹی کا اثر تھا۔ (2)

امام مالک، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ابن زنجویہ، طحاوی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

1۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 270، قدیمی کتب خانہ کراچی 2۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 271

سے روایت بیان کی ہے کہ ان سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا: جب ہم یمن میں تھے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی تھی: تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، وہ طاق رات تیئیسویں کی رات تھی۔(1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابو المصعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا کھیت دور ہے، ان میں سے ایک رات کے بارے میں حکم فرمائیے کہ میں اس میں حاضر ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان المبارک کی تیئیسویں رات حاضر ہو۔(2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے ضمرہ بن عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے کہا: حضور نبی کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے تیرے باپ کو کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: میرے والد صحابی تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ایک رات کے بارے حکم فرمائیے جس میں میں حاضر ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو تیئیسویں رات حاضر ہو۔ جب وہ واپس چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔(3)

امام مالک، امام بخاری، امام مسلم اور نسائی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے شب قدر کو آخری سات راتوں میں خواب میں دیکھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے خوابوں کو دیکھ رہا ہوں وہ آخری سات راتوں میں ہم آہنگ ہیں۔ پس جو شب قدر کو تلاش کرنا چاہے تو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، بخاری اور بیہقی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ ہمیں شب قدر کے بارے خبر دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن مسلمانوں میں سے دو آدمی آپس میں جھگڑنے لگے تو اسے اٹھا لیا گیا اور امید ہے کہ یہی تمہارے لیے بہتر ہو۔ پس تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو (اس سے مراد انتیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں کی رات ہے)۔(5)

امام بیہقی اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ یہ چاہتے تھے کہ اپنے صحابہ کرام کو لیلۃ القدر کے بارے بتائیں۔ لیکن دو آدمی باہم جھگڑنے لگے اور آپ چاہتے تھے کہ آپ صحابہ کرام کو لیلۃ القدر کے بارے بتائیں۔ لیکن دو آدمی جھگڑنے لگے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس ارادے کے ساتھ نکلا تھا کہ تمہیں شب قدر کے بارے اطلاع دوں۔ تو دو آدمی باہم جھگڑ پڑے۔ تو وہ مجھ سے لے لی گئی۔ پس تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو ... اس رات میں جب کہ کوئی نو باقی ہوں یا اس میں جب کہ سات باقی رہ جائیں

1۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 371، قدیمی کتب خانہ کراچی
2۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 326 (3678)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ ایضاً (3675)
4۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 270، قدیمی کتب خانہ کراچی
5۔ ایضاً، جلد 1، صفحہ 27

اس میں شب قدر کو پانچویں رات تلاش کرو (مراد اکیسویں، تئیسویں اور پچیسویں کی رات ہے)(1)

امام بخاری، ابو داؤد، ابن نصر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ اس رات میں جب نو راتیں باقی ہوں اور سات راتیں باقی ہوں اور پانچ راتیں باقی ہوں۔(2)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اسے آخری عشرہ کی نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، ترمذی اور ابن نصر نے اسے صحیح قرار دیا ہے، محمد بن نصر، ابن جریر، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے عیینہ بن عبد الرحمن سے نقل کیا ہے کہ میں نے ابو بکرہ کے پاس لیلۃ القدر کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا میں اسے تلاش نہیں کرتا مگر اس حدیث کے بعد جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے کہ شب قدر کو صرف آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو جب کہ ابھی نو باقی ہوں یا سات باقی ہوں یا پانچ باقی ہوں یا تین باقی ہوں یا آخری رات ہو۔ حضرت ابو بکرہ رمضان المبارک کی بیس راتیں اسی طرح نماز پڑھتے تھے جس طرح سارا سال نماز پڑھتے تھے اور جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو خوب مجاہدہ اور ریاضت کرتے تھے۔(3)

امام احمد، مسلم، ابن نصر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو نضرہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ یعنی تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ میں نے کہا اے ابو سعید! یقیناً تم ہم سے زیادہ عدد کا علم رکھتے ہو۔ انہوں نے فرمایا ہاں درست ہے۔ تو میں نے کہا نویں، ساتویں اور پانچویں کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جب اکیسویں گزر جائے تو وہ رات ہے جس کے پیچھے نو آتی ہیں، پھر جب تئیسویں گزر جائیں تو وہی وہ رات ہے جس کے پیچھے سات آتی ہیں اور جب پچیسویں گزر جائیں تو وہی وہ رات ہے جس کے پیچھے پانچ آتی ہیں (یعنی نہم، ہفتم اور پنجم سے مراد بالترتیب بائیسویں، چوبیسویں اور چھبیسویں کی راتیں ہیں)۔(4)

امام طیالسی رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب قدر چوبیس (رمضان المبارک) کی رات ہے۔

امام طیالسی، محمد بن نصر، ابن جریر، طبرانی، ابو داؤد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب قدر چوبیس کی رات ہے۔(5)

---

1. شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 327 (3679)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2. صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 271، قدیمی کتب خانہ کراچی
3. مسند احمد، جلد 5، صفحہ 39، دار صادر بیروت
4. صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 370، قدیمی کتب خانہ کراچی
5. مجمع الزوائد، جلد 3، صفحہ 409 (5044)، دار الفکر بیروت

امام محمد بن نصر اور امام احمد رحمہما اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں شب قدر کے بارے میں بتانے کے لیے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا اور اس وقت میں یمن میں تھا۔ میں آپ کے وصال کے بعد صحابہ کرام کے پاس حاضر ہوا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے چوبیسویں رات بیان کی ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

امام احمد، ابن زنجویہ، اہل سنن اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے تو آپ نے مہینے میں کسی رات ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا یہاں تک کہ جب چوبیسویں رات کے بعد سات راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ رات کا تہائی حصہ گزرنے کے قریب ہو گیا۔ اور جب چھبیسویں کی رات تھی تو آپ نے ہمیں نماز نہ پڑھائی۔ پھر جب پچیسویں کی رات آئی جو کہ باقی سات راتوں میں سے تھی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ رات نصف کے قریب گزر گئی۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کاش آپ ہمیں رات کے بقیہ حصہ میں نفل پڑھاتے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس لوٹتا ہے تو اس کے لیے رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر جب چوبیسویں رات آئی تو آپ نے ہمیں نماز نہ پڑھائی۔ پھر جب ستائیسویں کی رات آئی تو رسول اللہ ﷺ اور لوگ کھڑے ہوئے اور آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہماری سحری کا وقت ختم ہو جاتا۔ پھر مہینے کے کسی دن آپ نے ہمیں نماز (تراویح) نہیں پڑھائی۔ اس حدیث میں الفلاح سے مراد سحری کا کھانا ہے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ابن زنجویہ، عبد بن حمید، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے شب قدر کے بارے میں پوچھا۔ میں نے کہا: بے شک آپ کے بھائی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو سال بھر قیام کرے گا وہ شب قدر کو پا لے گا۔ تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، انہوں نے ارادہ کیا کہ تکیہ نہ کر لیا جائے، حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ستائیسویں کی رات ہے۔ میں نے کہا: اے ابو المنذر! آپ یہ کس طرح کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس نشانی اور علامت کے سبب جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ اس دن کی صبح سورج طلوع ہوگا اور اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔ اور بعض روایات کے الفاظ ہیں: وہ سفید ہوگا اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی گویا کہ وہ ایک طشت ہے۔ (2)

امام محمد بن نصر، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ کی سند سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مجھے حضور نبی کریم ﷺ

1۔ مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 159، حدیث 21383، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 370، قدیمی کتب خانہ کراچی

کے بلا لیا۔ اصحاب بدر میرے ساتھ بلاتے تھے اور فرماتے تھے ان کی گفتگو سے پہلے کلام نہ کرنا۔ پس آپ نے ایک بار انہیں بلایا اور ان سے پوچھا شب قدر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے بارے تمہاری کیا رائے ہے "تحروہا فی العشر الاواخر وترا" آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو" وہ کون سی رات ہو سکتی ہے؟ تو ان میں سے بعض نے کہا: وہ اکیسویں کی رات ہے، بعض نے کہا: وہ تیئیسویں کی رات ہے، بعض نے کہا: پچیسویں رات ہے اور بعض نے خیال ظاہر کیا کہ وہ ستائیسویں کی رات ہے۔ سو میں خاموش بیٹھا رہا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کیا ہے؟ تو گفتگو کیوں نہیں کرتا؟ تو میں نے جواب عرض کی: آپ ہی نے تو مجھے حکم ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے گفتگو کرنے سے پہلے میں کلام نہ کروں۔ تو پھر انہوں نے فرمایا: مجھے گفتگو کے لیے ہی تو بلایا ہے۔ تو پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: بلاشبہ میں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ سات کا ذکر فرماتا ہے۔ پس اس نے سات آسمانوں اور انہی کی مثل سات زمینوں کا ذکر کیا ہے، اس نے انسان کو سات سے تخلیق فرمایا ہے اور زمین سے سات اگنے والی ہیں۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو اس کے بارے خبر ہے جسے میں جانتا ہوں اس کے بارے کیا خیال ہے جسے میں نہیں جانتا؟ اور وہ زمین سے اگنے والی سات ہیں؟ تو میں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾ (عبس) (پھر اچھی طرح پھاڑا زمین کو، پھر ہم نے اگایا اس میں غلہ اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغات اور طرح طرح کے) پھل اور گھاس "حدائق غلبا" (گھنے باغات) سے مراد کھجوروں اور دیگر درختوں کے باغات ہیں۔ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا (عبس) میں اب سے مراد وہ چارہ ہے جسے زمین اگاتی ہے اور چارپائے اور مویشی کھاتے ہیں، جنہیں انسان نہیں کھاتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم ایسا کہنے سے عاجز ہو جس طرح اس بچے نے کہا ہے جس کی داڑھی ابھی جمع اور مضبوط نہیں۔ قسم بخدا! میں بھی یہی رائے رکھتا ہوں جو تو نے کہا ہے (یعنی ستائیسویں کی رات) حالانکہ میں نے خود تجھے حکم دیا ہے کہ ان کے ساتھ گفتگو نہ کرنا۔(1)

امام عبد الرزاق، ابن راہویہ، محمد بن نصر، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب النبی ﷺ کو بلایا اور ان سے لیلۃ القدر کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے اس پر اتفاق کیا کہ شب قدر آخری عشرہ میں ہے۔ تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک میں جانتا ہوں اور میرا غالب گمان ہے کہ وہ کون سی رات ہے۔ تو انہوں نے کہا: وہ کون سی رات ہے؟ میں نے کہا: ساتویں رات جو آخری عشرہ سے باقی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ کہاں سے جانا؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے سات آسمان، سات زمینیں اور سات دن تخلیق فرمائے۔ بے شک زمانہ سات میں گردش کرتا ہے، انسان سات سے پیدا ہوا ہے اور سات کھاتا ہے اور سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے، بیت اللہ شریف کا طواف سات چکر ہیں اور رمی جمار کی سات کنکریاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح کی کئی چیزوں کا ذکر کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً تو نے اس معاملے کو سمجھا ہے جسے ہم

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 330 (3686)، مکتبہ العلمیہ بیروت

نے نقل کیا اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول میں "اور وہ ساعت سے کم تا ہے" کہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے نعمتوں میں سے ایک نعمت کا ذکر کیا ہے جیسے ارشاد ہے: اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ (التوبہ: 52)[1]

امام ابن جریر، ابن عبد بن حمید رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قریب بٹھاتے تھے اور صحابہ کرام میں سے بعض لوگ اس سے ناراض ہوئے اور انہوں نے کہا آپ انہیں کیوں بلاتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب تمہیں ایک دن ایسا معاملہ دکھاؤں گا جس سے تمہیں ان کی فضیلت کا علم ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ نے صحابہ کرام سے سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ کے بارے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے جب وہ لوگوں کو اسلام کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے اور اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھیں تو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کریں اور اس سے استغفار کریں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تجھے کیا ہے کہ تم گفتگو نہیں کر رہے؟ تو انہوں نے کہا: میں اس سے یہ جانتا ہوں کہ آپ کا وصال کب ہو گا۔ فرمایا: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿1﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿2﴾ یہی آپ کے وصال کی علامت ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں بھی اس سے وہی کچھ جانتا ہوں جو تو سمجھا ہے۔ فرمایا: پھر آپ نے ان سے شب قدر کے بارے پوچھا تو ان میں سے اکثر نے اس کے بارے یہ کہا ہم تو یہی بیان کرتے تھے کہ وہ درمیان والے عشرہ میں ہے پھر ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ آخری عشرہ میں ہے۔ ان میں سے اکثر نے یہی کہا۔ تو ان میں سے بعض نے کہا: اکیسویں کی رات۔ بعض نے کہا تیئسویں کی رات اور بعض نے کہا ستائیسویں کی رات۔ تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تجھے کیا ہے گفتگو نہیں کر رہا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن میں تجھ سے تیرے علم کے بارے سوال کر رہا ہوں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔ اس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا، اور دنوں کی تعداد کو سات بنایا اور بیت اللہ شریف کے طواف کے سات چکر بنائے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے چکر بھی سات ہیں اور رمی جمار بھی سات ہیں۔ انسان کو سات سے پیدا کیا اور اس کا رزق بھی سات سے بنایا۔ تو انہوں نے کہا: انسان کیسے سات سے پیدا کیا گیا اور کس طرح اس کا رزق سات سے بنایا گیا؟ تو کہنے لگے: کیا تو مجھ سے ایسی چیز کے بارے پوچھتا ہے جسے میں نہیں سمجھ سکا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿12﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿13﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿14﴾ (المومنون) پھر اس کے رزق کا ذکر کیا اور فرمایا: ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿26﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿27﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿28﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿29﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿30﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿31﴾ (عبس) اور اب سے مراد چارہ ہے جو زمین نے

1۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 331 (3686، 37)، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

یہ چوبیس گھنٹے سے پیدا کیا ہے۔ وہ سات چیزیں بھی جن سے روزی ہیں۔ یہاں واللہ اعلم۔ البتہ شب قدر کے بارے میں بھی یہ سے کہ وہ کوئی تیس دن کی نہیں ہوں اور سات کی باقی ہے (جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے)۔

امام ابو محمد رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مجلس سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صحابہ کو جمع کیا اور آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے شب قدر کا ذکر کیا تو ان میں سے بعض نے آپ سے اس رات کے متعلق کچھ کہا اور ان میں ابن عباس کے سوا کوئی نہ بولا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خاموش ہو اور گفتگو نہیں کرتے؟ تم بھی کلام کرو اور تم کم سنی کی وجہ سے گفتگو سے منع نہیں ہو۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تو میں نے کہا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق (عدد) کو پسند فرماتا ہے۔ اس نے دنیا کو بنایا اور سات دن کے دور میں گھمایا ہے۔ اور انسان کو سات چیزوں سے پیدا کیا، ہمارے اوپر سات آسمان بنائے اور نیچے سات زمینیں تخلیق فرمائیں اور مثانی (سورۃ الفاتحہ کی سات آیات) عطا فرمائیں اور اپنی کتاب میں سات قرابت والوں سے نکاح کرنے سے منع فرمایا اور اپنی کتاب میں میراث سات (حصوں) پر تقسیم فرمائی اور ہم اپنے جسم کے سات اعضاء پر سجدہ کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کا طواف سات دفعہ کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سات بار سعی کی اور جمرات پر سات کنکریوں کے ساتھ رمی کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ میں شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں دیکھتا ہوں۔ واللہ اعلم۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیران ہو گئے اور فرمایا اس مسئلہ میں میرے ساتھ کوئی نہیں ہے سوائے اس لڑکے کے جس کے سر کی ہڈیاں (بچے) کے سر کی طرح جڑی نہیں ہیں۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ پھر فرمایا کیا تم ابن عباس کے بیان کرنے کی طرح کوئی بات بیان کر سکتے ہو؟ (ابن کثیر نے اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے)۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم شب قدر کو ستائیسویں کی رات میں تلاش کرو۔"

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت زر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کئی لوگ اس میں شک نہیں کرتے تھے کہ شب قدر ستائیسویں کی رات ہے۔ (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے تہذیب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم شب قدر کو رات کے آخری حصے میں تلاش کرو۔"

1۔ صحیح ... جلد ... صفحہ 317، حدیث ... اعلم

2۔ ... (1165) ... مطبوعہ ...

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، امام محمد بن نصر اور امام بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں بوڑھا اور بیمار ہوں، رمضان میں مجھ پر [illegible] مجھے کوئی ایسی رات بتائیں [illegible] تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساتویں کو لازم پکڑو [illegible] آپ ﷺ نے [illegible] میں نے اس رات میں [illegible] ستائیسویں رات ہے [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے [illegible] شب [illegible] علیہ السلام [illegible] ہوتی ہیں۔(1)

امام احمد، ابن نصر اور امام حاکم رحمہم اللہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم نے رمضان المبارک کی تیئیسویں رات کے پہلے حصہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کیا۔ پھر پچیسویں رات آدھی رات تک آپ کے ساتھ قیام کیا۔ پھر ہم نے ستائیسویں رات آپ ﷺ کے ساتھ قیام کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم فلاح نہیں پا سکیں گے اور فلاح سے مراد سحری کا کھانا ہے۔ اور ہم کہتے ہیں ساتویں رات کو [illegible] اور ہم کہتے ہیں ستائیسویں رات کو [illegible] اور درست ہیں یا تم"(2)

محمد بن نصر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان المبارک کے مہینے میں سے آخری دس راتوں میں تلاش کرو، [illegible] تئیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات میں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے شب قدر کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یا امیر المومنین! سات [illegible] سورۃ [illegible] وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ (الحجر: 87) امام بخاری نے فرمایا: اس کی سند کل نظر ہے۔

امام طیالسی، احمد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: بے شک یہ ستائیسویں یا انتیسویں کی رات ہے۔ اس رات زمین پر فرشتے کنکریوں کی تعداد سے زیادہ ہوتے ہیں۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابو میمون رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: شب قدر ستائیسویں یا انتیسویں کی رات ہے اور اس میں فرشتے آسمان سے کنکریوں کی تعداد سے زیادہ اترتے ہیں۔ اور یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا یہ معنی ہے کہ چوبیسویں کی رات شب قدر ہے۔

امام محمد بن نصر، ابن جریر، ابن المنذر اور امام بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا نبی اللہ! میں بہت بوڑھا آدمی ہوں، مجھ پر قیام کرنا مشکل ہوتا ہے، پس

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 325 (9532)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ [illegible] جلد [illegible] صفحہ 607 (1606)، دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible] قیام [illegible] رمضان [illegible]

[illegible]

امام [illegible] حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے [illegible]

[illegible] آپ نے فرمایا [illegible] رات

[illegible]

[illegible] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے [illegible] نقل کیا ہے

[illegible] (الانفال 41) [illegible]

[illegible] (2)

حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] ہے۔

امام [illegible] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے [illegible]

[illegible] رات کی صبح یوم بدر

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ (الانفال 41) [illegible]

[illegible]

امام [illegible] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible] فرمایا تم

[illegible] آپ [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم

ﷺ [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا تم [illegible]

پوچھا تو آپ ﷺ نے [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے

لیلۃ القدر [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر

کو آخری عشرہ میں تلاش کرو [illegible]

[illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لیلۃ القدر آخری عشرے کی

[illegible]

ہر سال رات میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے یہ قول بیان کیا ہے کہ لیلۃ القدر سترہ رمضان المبارک کے جمعہ کی رات ہے۔(2)

ابو الشیخ نے حضرت عمرو بن حریث سے بیان کیا ہے کہ میری رائے ہے سترہ رمضان کی صبح یوم الفرقان ہے۔

امام محمد بن نصر اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ وہ رمضان المبارک کی تیئیسویں رات اور ستائیسویں رات شب بیداری کرتے تھے لیکن وہ سترہ رمضان کی شب بیداری کی طرح نہ تھی۔ ان سے پوچھا گیا تم سترہ رمضان کی رات کیسے شب بیداری کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: بلاشبہ یہ وہ رات ہے جس میں قرآن نازل ہوا اور اس کی صبح حق اور باطل کے درمیان فرق کیا گیا۔(3)

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے لیلۃ القدر کے بارے میں روایت بیان کی ہے کہ تم لیلۃ القدر کو اس رات میں تلاش کرو جب کہ سات راتیں باقی ہوتی ہیں اور اس کی صبح یوم بدر ہے (اور اس رات میں تلاش کرو) جب کہ پانچ باقی ہوتی ہیں اور اس رات جب کہ تین راتیں باقی ہوتی ہیں۔ بے شک ہر روز شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے سورج طلوع ہوتا ہے سوائے شب قدر کی صبح کے، اس دن سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں۔

امام طیالسی، محمد بن نصر اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے اور بیہقی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ القدر کے بارے فرمایا: یہ رات انتہائی پرسکون اور خوشگوار ہوتی ہے، نہ گرم ہوتی ہے اور نہ ہی سرد۔ اس کی صبح سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کی روشنی کمزور سرخ ہوتی ہے۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر انتہائی اطمینان بخش اور خوشگوار رات ہے۔ اس کا سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں۔(5)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے تہذیب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ شب قدر سال کی تمام راتوں میں گھومتی رہتی ہے۔

امام بخاری، مسلم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں شب قدر کو قیام کیا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔(6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کو جگاتے تھے اور اپنی چادر اٹھا لیتے تھے۔(7)

---

1. تفسیر عبد الرزاق، سورۃ القدر، جلد 3، صفحہ 445 (3863)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2. مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 251 (8675)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
3. معجم کبیر، جلد 1، صفحہ 413 (6058)، دار الفکر بیروت
4. شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 334 (3693)، دار الکتب العلمیہ بیروت
5. مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 327 (9543)
6. صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 270، قدیمی کتب خانہ کراچی
7. مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 327 (9584)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن بن الحر رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ شب قدر کے دن کا عمل (روزہ وغیرہ) اس کی رات میں عمل کرنے کی طرح ہے۔

امام احمد، ترمذی (آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے)، نسائی، ابن ماجہ، محمد بن نصر اور بیہقی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر مجھے لیلۃ القدر کا علم ہو جائے تو میں کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ نے جواب فرمایا: تو کہہ: اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني (1)

امام ابن ابی شیبہ، محمد بن نصر اور بیہقی رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر مجھے لیلۃ القدر کا پتہ چل جائے تو میں اس میں اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت کے سوا کچھ نہ مانگوں۔(2)

امام ابن ابی شیبہ نے ذکر کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر میں جان لوں کہ لیلۃ القدر کون سی ہے تو اس میں میری اکثر دعا یہ ہوتی: میں اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت کی التجا کرتی ہوں۔ اسأل الله العفو والعافية

امام بیہقی نے شعب میں حضرت الاوزاعی سے ابن ابی مرثد کے واسطہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے رمضان مبارک کی ستائیسویں رات طلوع ہونے پر سمندر کا پانی چکھا تو وہ میٹھا تھا اور اس کے ساتھ بہت خوشبو کا اثر محسوس کر رہے تھے۔(3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت اوزاعی رحمہ اللہ کے واسطہ سے عبدہ بن ابی لبابہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے رمضان مبارک کی ستائیسویں رات سمندر کا پانی چکھا تو اچانک میں نے اسے میٹھا پایا۔(4)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ایوب بن خالد رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں سمندر میں تھا تو مجھے رمضان مبارک کی تیئیسویں رات غسل کی حاجت ہو گئی میں نے سمندر کے پانی سے غسل کیا تو میں نے اسے انتہائی میٹھا اور خوشگوار پایا۔(5)

امام ابن زنجویہ اور محمد بن نصر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے: ہم اس رات کو ستائیسویں میں جرافہ (انتہائی زیادہ گرانے والی) پاتے ہیں کیونکہ یہ گناہوں کو گرا دیتی ہے۔ ان کی اس سے مراد لیلۃ القدر ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لیلۃ القدر آتی ہے تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کے ہمراہ اترتے ہیں وہ ہر اس بندے کے لیے دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو۔ اور جب ان کی عید کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے ملائکہ پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: اے میرے ملائکہ! اس مزدور کی اجرت کیا ہے جس نے اپنا عمل پورا کر دیا ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! اس کی جزا یہ ہے کہ اس کو اس کی اجرت پوری پوری دی جائے۔ تو رب کریم ارشاد فرماتا ہے: اے میرے ملائکہ! میرے بندوں اور میری بندیوں نے وہ فریضہ پورا کر دیا ہے جو میری طرف سے ان پر لازم تھا۔ پھر وہ نکلے ہیں میری بارگاہ سے دعا مانگتے کے لیے نکلے ہیں۔ میری عزت، جلال، میرے فضل و کرم، میری رفعت اور بلند مکانی کی قسم! میں ضرور بضرور ان کی دعا قبول

1۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 190

2۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 338 (3702)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 312 (3689)

4۔ ایضاً (3690)

5۔ ایضاً (3691)

[illegible]

[illegible] اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ [illegible] اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ [illegible] اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ [illegible] وَالْعَصْرِ [illegible] اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ [illegible] اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ [illegible] قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ [illegible] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ [illegible]

[illegible] اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ [illegible] يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ [illegible] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ [illegible]

[illegible]

سورۃ البینۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا
كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ
الْقَيِّمَةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝

جن لوگوں نے اہل کتاب میں سے کفر کیا (وہ) اور مشرکین (کفر سے) باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس روشن دلیل نہ آجاتی۔ (یعنی) ایک رسول اللہ کی طرف سے جو انہیں پڑھ کر سنائے پاک صحیفے جن میں درست اور مستحکم باتیں لکھی ہیں۔ اور اہل کتاب جو متفرق ہوئے تو اس کے بعد کہ ان کے پاس روشن دلیل آچکی۔ حالانکہ انہیں حکم یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اس کے لئے خالص کرتے ہوئے دین کو یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی ہے دین سیدھا۔ بے شک جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب سے (وہ) اور مشرکین آتش جہنم میں ہوں گے (اور) اسی میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ اور بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے یہی ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان کی جزا ان کے رب کے ہاں ہمیشگی کی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ ان میں ابدالآباد رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی۔ یہ صلہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا ہے

[illegible]

[illegible] ہو جائے گا۔

[illegible] حضرت [illegible] بے شک اللہ تعالیٰ نے [illegible] لم یکن الذین کفروا [illegible] تب مجھے [illegible]

[illegible] ہو جاتا۔

[illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible] حضور نبی کریم ﷺ [illegible] حضرت ابی [illegible] (1)

[illegible] حضرت [illegible] اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم پر لم یکن الذین [illegible] آپ نے فرمایا: ہاں [illegible] (2)

[illegible] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے [illegible] اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم پر قرآن پڑھوں [illegible] لم یکن الذین کفروا [illegible]

[illegible]

بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین وہی ہے جس کی کامل توجہ اسی کی جانب ہو، وہ مشرک ہو نہ یہودی ہو اور نہ ہی نصرانی ہو اور جو اس طرح عمل کرے گا وہ ہرگز اسے نا قدری قرار نہ دے گا۔(1)

امام احمد رحمۃ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ پر قرآن پڑھوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھ پر یہ سورت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین تو صرف حنیفیت ہے جس میں نہ شرک ہو نہ یہودیت اور نہ ہی نصرانیت ہو اور جو کوئی نیک عمل کرے گا وہ ہرگز اسے نا قدری قرار نہ دے گا۔ حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پھر آپ نے اس کے بعد والی آیات پڑھیں إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ (سے بعد تک آیت) اور پھر یہ پڑھا: لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَسَأَلَ وَادِيًا ثَانِيًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ فرمایا: پھر باقی کے ساتھ سورت کا اختتام کیا۔

امام ابن مردویہ رحمۃ اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! بے شک مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تجھے یہ سورت پڑھاؤں۔ چنانچہ آپ نے مجھے یہ سورت پڑھائی۔ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ یعنی اے یہودیت، نصرانیت کی تمنا کرنے والے! بے شک بہترین دین حنیفی مسلک ہے جس میں شرک کی آمیزش نہ ہو، اور جو نیک عمل کرے گا اسے ہرگز نا قدری قرار نہ دیا جائے گا۔ "وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ (البینہ) بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، اللہ تعالیٰ کے راستے سے روک دیے گئے ہیں اور انہوں نے اس کتاب سے اختلاف کیا اور سرکشی اختیار کی جو کتاب آپ ان کے پاس لائے وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین مخلوق ہیں۔ لوگ صرف اور صرف ایک امت تھے، پھر مخلوق سے بشر اور نذیر بنا کر انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے، وہ لوگوں کو حکم دیتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک کی عبادت کرتے ہیں۔ وہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق سے بہتر ہیں جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (البینۃ: 8)

امام احمد رحمۃ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ سے کچھ سوال کرنے لگا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک بار اس کے سر کی طرف دیکھتے اور دوسری بار اس کے پاؤں کی طرف، اس طرح آپ اس کو دیکھ رہے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تیرا مال کتنا ہے؟ اس نے کہا: چالیس اونٹ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ نے سچ فرمایا ہے: اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ یقیناً تیسری کی خواہش کرے گا اور مٹی کے سوا کوئی شے ابن آدم کے پیٹ کو نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟

1۔ تفسیر قرطبی، جلد 7، صفحہ 229

تو میں نے کہا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے مجھے اس طرح پڑھایا ہے۔ تو آپ نے فرمایا تم ہمیں ان کی طرف لے چلو۔ چنانچہ آپ حضرت ابی کے پاس آئے اور فرمایا کیا تم اس طرح کہتے ہو؟ تو حضرت ابی نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ اسی طرح پڑھایا ہے۔ آپ نے پوچھا: تب تم نے اسے مصحف میں لکھ دیا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ "ولو ان لابن آدم وادیین من ذھب لابتغی ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب"

امام ابن قریش رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے کہا: اے امیر المومنین! حضرت ابی رضی اللہ عنہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے کوئی آیت چھوڑ دی ہے۔ تو آپ نے کہا میں ضرور انہوں نے فرمایا: تم ہمارے ساتھ ابی کے پاس چلو گے۔ مگر انہوں نے انکار کیا تو تمہیں بتلا دیا جائے گا۔ پس جب آپ نے صبح کی نماز پڑھ لی تو آپ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے آپ کو اجازت دی اور آپ کو تکیہ پیش کیا۔ آپ نے کہا یہ گمان کیا جاتا ہے کہ تم یہ گمان رکھتے ہو کہ میں نے کتاب اللہ کی کوئی آیت چھوڑ دی ہے۔ میں نے وہ نہیں لکھی۔ تو حضرت ابی نے کہا: بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ پڑھتے سنا ہے: "لو ان لابن آدم وادیین من مال لابتغی ثالثا ولو ان له ثالثا لابتغی رابعا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب" تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اسے لکھ دوں؟ انہوں نے جواب دیا: میں آپ کو منع نہیں کرتا۔ راوی کا بیان ہے کہ کیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے شک کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے یا قرآن حکیم ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوئی تو آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک سورت نازل فرمائی ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں وہ سورت تجھے پڑھاؤں۔ تو انہوں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ تو انہوں نے عرض کی: کیا میرا ذکر کیا گیا ہے؟ فرمایا: ہاں، تب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ سورت پڑھائی۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے: لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ کہ اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا (وہ) اور مشرکین اپنے کفر و شرک سے باز آنے والے نہیں تھے۔ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ یہاں تک کہ یہ قرآن ان کے پاس آ گیا۔ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فرمایا: یہ رسول ہو(ا) قرآن کا انتہائی خوب صورت اور حسین انداز میں ذکر کرتا ہے اور خوب صورت انداز میں اس کی تعریف کرتا ہے۔ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ حنفاء سے مراد یہ ہے کہ وہ مائل ہونے والے ہوں (یعنی دین کی طرف رغبت اور میلان ہو) ختنہ کرنے والے اور ماؤں، بیٹیوں سے نکاح کو حرام قرار دینے والے اور دیگر مناسک پر عمل کرنے والے ہوں۔ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ فرمایا یہ وہ دین ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مبعوث فرمایا اور اسے اپنی ذات کے لئے مقرر اور پسند فرمایا (1)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 317-18-19، مطبوعہ ... بیروت

امام ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ مُنْفَكِّيْنَ سے مراد ہے باز رہنے والے، چھوڑنے والے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مُنْفَكِّيْنَ کا معنی ہے باز آنے والے یعنی وہ کفر سے باز آنے والے نہ تھے اور ایمان لانے والے نہ تھے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے حق ظاہر ہو جائے۔(1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح تفسیر بیان کی ہے۔ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ کا معنی ہے یہاں تک کہ ان کے پاس حق آجائے (یعنی یہاں تک کہ ان کے پاس محمد ﷺ تشریف لائے) اور وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ سے مراد دین القیم ہے (یعنی یہی دین پختہ اور مضبوط ہے)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ میں الْبَیِّنَةُ سے مراد حضور نبی کریم ﷺ ہیں۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: ہم یہ گمان کرتے ہیں کہ نماز اور زکوۃ ایمان میں سے نہیں ہیں، تو انہوں نے یہ آیت پڑھی: وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ آپ نے کہا: کیا یہ ایمان میں سے ہے یا نہیں؟

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہیں بتایا گیا: ایک قوم نے کہا ہے: نماز اور زکوۃ دین میں سے نہیں ہیں (یعنی دین کا جز نہیں ہیں)۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ تو معلوم ہوا کہ نماز اور زکوۃ دین میں سے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب ان سے ایمان سے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ یہ آیت پڑھتے: لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۙ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ؕ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ؕ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے پاس ملائکہ کے مرتبہ اور درجہ پر تعجب کرتے ہو؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن بندہ مومن کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں فرشتے کے مرتبہ سے کہیں بڑا اور عظیم ہوگا، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مخلوق میں سے معزز و مکرم کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تو یہ آیت

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 311، داراحیاء التراث العربی بیروت

مجھے یہ حق ہے اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ۔

ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بے شک یہ اور اس کے گروہ قیامت کے دن کامیاب ہیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آتے تو صحابہ کرام کہا کرتے: خَيْرُ الْبَرِيَّةِ، ساری مخلوق سے بہتر آگیا ہے۔(1)

امام ابن عدی اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بیان کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ہیں۔(2)

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم اور تمہارا گروہ ہے قیامت کے دن یوں (اللہ سے) راضی ہوں گے اور (اللہ) ان سے راضی ہوگا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ یہ تو اور تیرا گروہ ہے، میرے اور تمہارے وعدہ کی جگہ حوض ہے۔ جب امتیں حساب کے لیے لائی جائیں گی تو تمہیں غُرًّا محجلین بلایا جائے گا۔

1۔ تاریخ مدینہ دمشق، جلد 42، صفحہ 371، دارالفکر بیروت
2۔ ایضاً

آیاتہا ۸　　سورۃ الزلزال مدنیۃ　　رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ﴿۲﴾ وَ
قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى
لَهَا ؕ﴿۵﴾ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۬ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾ فَمَنْ یَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾

"جب تھرتھرا دی جائے گی زمین پوری شدت سے۔ اور باہر پھینک دے گی زمین اپنے بوجھ (یعنی دفینے) اور انسان (حیران ہو کر) کہے گا اسے کیا ہو گیا۔ اس روز وہ بیان کر دے گی اپنے سارے حالات کیونکہ آپ کے رب نے اسے (یہی) حکم بھیجا ہے۔ اس روز پلٹ آئیں گے لوگ گروہ در گروہ تاکہ انہیں دکھا دیئے جائیں ان کے اعمال۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا"۔

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ سورۃ اذا زلزلت مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

ابن ابی حاتم نے ... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان نقل کیا ہے کہ اذا زلزلت مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

امام احمد، ابوداؤد، نسائی، محمد بن نصر، ابن حبان، حاکم اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھے پڑھائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: راء والی سورتوں میں سے تین پڑھ۔ تو اس آدمی نے عرض کی: میری عمر بڑھ گئی ہے، دل سخت ہو چکا ہے اور زبان موٹی ہو گئی ہے (یعنی ثقل گویائی پیدا ہو گیا ہے) تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: حم والی سورتوں میں سے تین پڑھ۔ تو اس نے پھر پہلے جیسی گفتگو کی تو پھر آپ نے فرمایا: مسبحات (سبح، یسبح سے شروع ہونے والی) میں سے تین پڑھ۔ تو اس نے پھر پہلے کی طرح کلام کی اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے ایک جامع سورۃ پڑھا دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے اسے اذا زلزلت الارض زلزالہا پڑھائی۔ یہاں تک کہ آپ اس سے فارغ ہو گئے تو اس آدمی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس پر کبھی اضافہ نہیں کروں گا۔ پھر وہ آدمی واپس چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "افلح الرویجل، افلح الرویجل" (وہ آدمی کامیاب ہو گیا، وہ آدمی کامیاب ہو گیا) (1)

1۔ سنن ابوداؤد، جلد 1، صفحہ 199، مطبوعہ وزارت تعلیم اسلامی

امام ترمذی، ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!
جس نے اذا زلزلت پڑھی تو یہ اس کے لیے نصف قرآن کے برابر ہے۔ اور جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی یہ اس کے لیے
ثلث قرآن کے مساوی ہے اور جس نے قل یایھا الکفرون پڑھی تو یہ اس کے لیے چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔(1)

امام ترمذی، ابن ضریس، محمد بن نصر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے۔ قل ھو
اللہ احد ثلث قرآن کے مساوی ہے اور قل یایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے مساوی ہے۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ
فرماتے سنا ہے کہ جس کسی نے رات کے وقت اذا زلزلت پڑھی تو یہ اس کے لیے نصف قرآن کے مساوی ہے

امام ابوداؤد اور بیہقی رحمہما اللہ نے سنن میں بنو جہینہ کے ایک آدمی سے روایت بیان کی ہے کہ اس نے حضور نبی کریم
ﷺ کو سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے صبح کی دونوں رکعتوں میں اذا زلزلت الارض پڑھی۔ میں نہیں جانتا کہ آپ
ﷺ نے بھول کر ایسا کیا یا ارادۃً پڑھی۔(3)

امام سعید بن منصور نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فجر
کی نماز پڑھائی اور آپ نے پہلی رکعت میں اذا زلزلت الارض پڑھی، پھر دوسری رکعت میں بھی اسے دوبارہ پڑھی۔

امام احمد، محمد بن نصر، طبرانی اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضور نبی کریم
ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ اور آپ ان میں اذا زلزلت اور قل یایھا الکفرون پڑھتے تھے۔(4)

بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے
تھے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ اذا زلزلت اور دوسری میں قل یایھا الکفرون پڑھتے تھے۔(5)

امام خطیب رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ جس نے اذا زلزلت پڑھی تو یہ قرآن
کریم کے سولہ حصے سے ایک کے برابر ہوتی ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہا جاتا ہے: قل ھو اللہ
احد قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے۔ اذا زلزلت الارض نصف قرآن ہے۔ اور قل یایھا الکفرون قرآن کا چوتھائی ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس
طرح تفسیر بیان کی ہے کہ اذا زلزلت الارض زلزالہا یعنی جب زمین اپنے نیچے کی جانب سے حرکت کرے گی۔ و اخرجت
الارض اثقالہا اور زمین اپنے مردوں کو باہر نکال دے گی۔ وقال الانسان مالہا فرمایا کافر کے لیے کہا گیا ہے۔

1۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 113، ... — 2۔ ایضاً — 3۔ ... جلد 17، صفحہ 118 ...
4۔ سنن کبریٰ بیہقی جلد 3 صفحہ ... دار الفکر بیروت — 5۔ ایضاً

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا پر روایت فرمانے کا ذکر ہے۔ تو وہ کیسی باتیں؟ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا فرمایا کہ آپ کے رب نے اسے یہی حکم بھیجا ہے۔ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا فرمایا: اس دن لوگ ہر طرف سے گروہ در گروہ واپس آئیں گے۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے: وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا فرمایا: اور زمین اپنے اندر سے تمام چیزیں نکال دے گی جو اس میں ہیں۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا فرمایا: اس دن زمین لوگوں کو ان اعمال کے بارے خبردار کرے گی جو اعمال وہ اس پر کرتے رہے۔ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا فرمایا: کیونکہ آپ کے رب نے زمین سے فرمایا ہے جو وہ اپنے اندر رکھے ہوئے ہے اسے باہر پھینک دے گی۔(1)

ابن ابی حاتم نے حضرت عطیہ عوفی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ أَثْقَالَهَا سے مراد زمین میں مدفون خزانے اور مردے ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین اپنے جگر پاروں کو اور سونے چاندی کے ستونوں کی شکل اگل دے گی، پھر قاتل آئے گا اور وہ کہے گا میں نے اس کی وجہ سے قتل کیا ہے۔ قطع تعلق کرنے والا آئے گا اور کہے گا: میں نے اس کی وجہ سے قطع رحمی کی، اور چور آئے گا اور کہے گا اس میں میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر وہ اسے چھوڑ دیں گے اور اس سے کوئی چیز نہیں لیں گے۔(2)

امام احمد، عبد بن حمید، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک زمین کی خبریں یہ ہیں کہ یہ ہر اس عمل کے بارے شہادت دے گی جو کسی بندے یا بندی نے اس کی پشت پر کیا ہوگا۔ زمین کہے گی: اس بندے نے یہ عمل فلاں فلاں دن کیا۔ اور یہی اس کا اپنے مالک سے آگاہ کرنے اور اس کی خبر دینے کا مفہوم ہے۔(3)

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک زمین قیامت کے روز ہر اس عمل کے بارے آگاہ کرے گی جو اس کی پشت پر کیا گیا۔ اور آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کے خبر دینے کا مفہوم کیا ہے؟ پھر فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے بیان کیا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین اپنی پشت پر کیے گئے ہر عمل کے بارے آگاہ کر دے گی۔(4)

طبرانی نے حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم زمین سے بچو یہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 23-322
2۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 326، قدیمی کتب خانہ کراچی
3۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 171، وزارت تعلیم اسلام آباد
4۔ شعب الایمان، جلد 6، صفحہ 453 (7296)، دار الکتب العلمیہ بیروت

… اور قیامت کے دن … اس سے … جو عمل کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اس کے بارے میں پوچھا گیا۔

… حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے … نے بیان کیا … اس نے …

… آیت … اور حضرت … پڑھتے … جب … تو … نے …

… جب … آیت پڑھی گئی … إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا

وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا تو … نے … کہ … سے

… قیامت … ہے۔

امام … نے مصنف میں، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن الانباری نے المصاحف میں حضرت … بن

… سے یہ قول بیان کیا ہے کہ … نے حضرت … رضی اللہ عنہ قرأت … مسعود رضی اللہ عنہ سے … کیا ہے

… يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا … وہ … ایک … يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا۔ (1)

امام … نے حضرت … رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ … اس دن لوگ … ہو

… اور … کے بعد … پر … ہوں گے۔ … الفاظ … جاتا ہے۔

امام … بن … ابن ابی حاتم، طبرانی نے الاوسط میں، حاکم نے … ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے

شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے … کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے … کھا رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیات اتریں۔ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ

وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھانے سے ہاتھ اٹھا لیا اور عرض کی: یا رسول اللہ!

صلی اللہ علیہ وسلم … ہر … تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! تیرا کیا خیال ہے

کہ … وہ … تو … شر کے … ہیں … تیرے لیے خیر … کے … جمع

کی جاتی رہتی ہے … قیامت کے دن … تجھے پوری طرح … دے گا۔ (2)

امام اسحاق بن راہویہ … اور … مردویہ … حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ … کھا رہے تھے … یہ … نازل ہوئی۔ فَمَن

يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ … رک گئے

… یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم … جو … کیا ہے … دیکھیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: … دنیا میں تم

… کی … دیکھتے ہو … جس سے … جاتی ہے اور آخرت میں … اس کے

لیے خیر … جمع کی جاتی ہیں۔ (3)

1۔ … جلد 30، صفحہ 322، … التراث العربی بیروت 2۔ … جلد 8، صفحہ 194

3۔ … جلد 2، صفحہ 580، … دار الکتب العلمیہ بیروت

اور ابن ابی الدنیا نے کتاب البکاء میں، عبد بن حمید، ابن جریر، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا نازل ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ رونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوبکر! تجھے کون سی شے رلا رہی ہے؟ عرض کی: مجھے یہ سورت رلا رہی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم خطا نہ کرتے اور گناہ نہ کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے تو یقینا اللہ تعالیٰ ایک اور امت پیدا فرماتا جو گناہ کرتی اور وہ ان کی مغفرت فرماتا۔ (1)

امام ابن مردویہ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھانے سے روک لیا۔ پھر فرمایا: تم میں سے جس نے خیر کا عمل کیا تو اس کی جزا آخرت میں ہے اور تم میں سے جس نے برائی کا عمل کیا تو وہ اسے دنیا میں مصیبتوں اور بیماریوں کی صورت میں دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر بھی خیر و بھلائی کی ہوگی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ادریس خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ان اعمال کو دیکھیں گے جو ہم نے شر اور برائی کے عمل کیے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! تم ان کے بارے میں جو دیکھتے ہو جسے تم ناپسند کرتے ہو اور وہ شر کی مقداریں ہیں۔ وہ تیرے لیے خیر اور بھلائی کی مقداروں کو جمع کر رہا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن تو اسے پائے گا اور اس کی تصدیق کتاب اللہ میں بھی ہے وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (الشوریٰ)۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اپنے عمل کو دیکھوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: کیا وہ بڑے بڑے عمل؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر میں نے عرض کی: کیا چھوٹے چھوٹے عمل بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: ہائے افسوس میری ماں مجھے روئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو سعید! خوش ہو جاؤ کیونکہ نیکی کا بدلہ دس گنا ہے بلکہ سات سو گنا تک ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے گا بڑھا دے گا اور برائی کا بدلہ اسی کی مثل ہوگا یا اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ اور تم میں سے کوئی بھی اپنے عمل کے سبب ہرگز کامیاب نہیں ہوگا۔ میں نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی نہیں مگر مجھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ساتھ ہر جانب سے ڈھانپ رکھا ہے۔

1۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 410 (7103)، دارالکتب العلمیہ بیروت

[illegible]

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible]

[illegible] 30 [illegible] 324 [illegible] 2 [illegible]

[illegible] (11513) [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ [illegible]

[illegible] (1)

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ [illegible]

[illegible]

[illegible] فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ [illegible]

[illegible] (2)

[illegible] فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ [illegible]

[illegible] "الجامعة الفاذة" [illegible]

[illegible]

[illegible] فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ [illegible]

---

1. [illegible] جلد 3، صفحہ 448، 387 [illegible]

2. [illegible] جلد 3، صفحہ 448، 3070 [illegible] 3، 3559

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1. [illegible]

2. [illegible]

نے پاس آیا تو آپ ﷺ نے [illegible] یہ سورت پڑھی [illegible] ایک کھجور صدقہ کرے [illegible] [illegible] ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ [illegible] میں داخل [illegible]

میں [illegible] سب سے بڑی [illegible] ہے۔

امام حسن بن سفیان نے [illegible] اور ابو [illegible] حبان نے [illegible] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر [illegible] [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اپنے اعمال [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

امام مالک، امام بخاری، امام احمد، امام مسلم، امام نسائی، امام ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین آدمیوں کے لیے ہیں: ایک کے لیے اجر ہے، ایک کے لیے پردہ ہے اور ایک پر بوجھ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ ﷺ سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر اس آیۃ الجامعۃ الفاذۃ کے علاوہ ان کے بارے میں کچھ نازل نہیں ہوا: فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (1)۔

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 741 [illegible]

آیاتہا ۱۱ | سورۃ العٰدیٰت مکیۃ | رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۟ۙ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۟ۙ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۟ۙ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۟ۙ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۟ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۟ۚ وَ اِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۟ۚ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ۟ؕ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۟ۙ وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۟ۙ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَىِٕذٍ لَّخَبِیْرٌ ۟۠

"قسم ہے ان دوڑنے والے گھوڑوں کی جب وہ ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں۔ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر۔ پھر اچانک حملہ کرتے ہیں صبح کے وقت۔ پھر اس سے گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ پھر اس وقت (دشمن کے) لشکر میں گھس جاتے ہیں۔ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر گزار ہے۔ اور وہ اس پر (خود) گواہ ہے۔ اور بلاشبہ وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔ کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا جب نکال لیا جائے گا جو کچھ قبروں میں ہے۔ اور ظاہر کر دیا جائے گا جو سینوں میں (پوشیدہ) ہے۔ یقیناً ان کا رب ان سے اس روز خوب باخبر ہوگا"۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ والعٰدیٰت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابو عبید رحمہ اللہ نے فضائل میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا زُلْزِلَتْ نصف قرآن کے برابر ہے اور وَالْعٰدِیٰتِ نصف قرآن کے برابر ہے

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا زُلْزِلَتْ نصف قرآن کے برابر ہے۔ وَالْعٰدِیٰتِ نصف قرآن کے برابر ہے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

امام بزار، ابن منذر، ابن ابی حاتم، دارقطنی نے افراد میں اور ابن مردویہ، حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑ سواروں کا دستہ بھیجا انہیں ایک مہینہ گزر گیا اور ان کے بارے کوئی خبر موصول نہ ہوئی تو یہ سورت نازل ہوئی وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا قسم ہے تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی جنہوں نے سینے سے آواز نکالی۔ اور ان گھوڑوں کے سموں سے پتھروں سے آگ نکالی۔ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا جنہوں نے قوم پر صبح کے وقت حملہ کیا۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا اپنے کھروں سے مٹی اڑائی۔ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا انہوں نے قوم (دشمن) کے ساتھ

نکلتی ہے گی (چنگاریاں بھی نکلتی ہیں)۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گھڑ سوار دستہ بھیجا ایک مہینہ تک اس کی اطلاع نہ آئی۔ وحی نازل ہوئی جس میں آپ ﷺ کو اس کی خبر دی گئی کہ وہ کس حال میں ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا والعادیات ضبحا سے مراد گھوڑے ہیں۔ وہ نتھنوں سے اس طرح سانس لیتے ہیں جیسے ہانپ رہے ہوں (یعنی دوڑنے اور چلنے سے ہانپ رہے) فالموریات قدحا فرمایا جس وقت گھوڑے چلتے ہیں تو اپنے سموں سے پتھروں کے ساتھ ٹکرا کر آگ روشن کرتے ہیں۔ فالمغیرات صبحا فرمایا وہ گھوڑے جو صبح کے وقت دشمن پر حملہ کرتے ہیں۔ فاثرن به نقعا فرمایا وہ گھوڑے جو اپنے سموں سے غبار اڑاتے ہیں۔ یعنی گھوڑے تیز دوڑتے ہیں اور اس کا غبار۔ فوسطن به جمعا فرمایا اس میں جمعا سے مراد دشمن ہے (یعنی پھر وہ اس وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں)۔

امام عبد بن حمید نے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ علیہ سے العادیات کی شان میں بات چیت کی تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ میدان جنگ کے گھوڑے ہیں اور وہ اس وقت ہانپتے ہیں جب تنگ پڑ جاتے ہیں (آگے بڑھنے کے لیے) یعنی تھوڑی باقی ہیں۔ فالموریات قدحا فرمایا انہوں نے مشرکین کو ان سے آگ روشن کرتے۔ فالمغیرات صبحا فرمایا جب کہ وہ صبح کے وقت دشمن پر حملہ آور ہوتے۔ فوسطن به جمعا فرمایا جب کہ وہ دشمنوں کے درمیان گھس جاتے۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا یہ حج کے اونٹ ہیں اور میرا قول اس سے زیادہ صحیح ہے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن الانباری نے کتاب الاضداد میں اور حاکم نے روایت بیان کی اور اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے اس اثنا میں کہ میں حجر میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے والعادیات ضبحا کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا کہ گھوڑے (گھڑ سوار) جس وقت اللہ تعالیٰ کے راستے میں حملہ آور ہوتے ہیں۔ پھر وہ رات کے وقت پناہ لیتے ہیں تو وہ کھانا پکانے کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے لیے آگ روشن کرتے ہیں۔ تو وہ مجھ سے رخصت ہو گیا اور میرے پاس سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا۔ اس وقت آپ زمزم کے قریب تشریف فرما تھے اور اس نے آپ سے والعادیات ضبحا کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا کیا تو نے مجھ سے پہلے کسی اور سے اس کے بارے میں پوچھا ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں میں نے اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد گھوڑے ہیں جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں حملہ آور ہوتے ہیں۔ تو آپ نے اسے فرمایا جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ پس جب میں آپ کے پاس آ کر کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا تو لوگوں کو اس شے کے بارے فتویٰ دیتا ہے جس کا تجھے علم نہیں ہے۔ ایک غزوہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ایک حضرت مقداد بن اسود کا تھا تو والعادیات ضبحا کیسے ہو سکتے ہیں۔

[illegible] والعدیت ضبحا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] والعدیت ضبحا [illegible] فالمغیرت صبحا [illegible] فاثرن به نقعا [illegible] فوسطن به جمعا [illegible]

[illegible] والعدیت ضبحا [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت عطاء سے روایت کیا، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا فرمایا: گھوڑے
اور گھوڑوں کے سوا چوپاؤں میں سے کوئی بھی سینے سے آواز نہیں نکالتا۔ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا فرمایا: آدمی کا مکر جو حق ہے
جس سے آگ سلگائی۔ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا فرمایا: گھوڑوں سے صبح سویرے حملہ کرنا۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا سے مراد غبار ہے
جو گھوڑوں کے سموں کے ساتھ اڑتا ہے۔ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا فرمایا: وہ دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں۔ حضرت
ابو… رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ حضرت عبد اللہ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ گھوڑوں کی صفات ہیں۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ وَالْعٰدِيٰتِ سے مراد تیز
دوڑنے والے گھوڑے ہیں۔ اور ضَبْحًا سے مراد ان کا ہلکا سا آواز نکالنا ہے۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ گھوڑا جب دوڑتا ہے تو وہ
اس طرح آواز نکالتا ہے جسے ضَبْحًا کہتے ہیں۔ (2)

ابن جریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ضَبْحًا کا معنی گھوڑے کا ہانپنا اور دوڑتے وقت سانس نکالنا ہے۔ (3)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے وَالْعٰدِيٰتِ
ضَبْحًا فرمایا: یہ قسم ہے ایسے گھوڑوں کی جو تیز دوڑتے ہیں یہاں تک کہ سینے سے آواز نکالنے لگتے ہیں۔ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا
فرمایا: وہ اپنے سموں کے ساتھ آگ روشن کرتے ہیں۔ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا، وہ صبح کے وقت حملہ کرتے ہیں۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ
نَقْعًا، وہ گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا، وہ (دشمن) کے لشکر میں گھس جاتے ہیں۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُوْدٌ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح نقل کیا ہے وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا فرمایا: یہ تیز
دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم ہے کیا تو نے گھوڑے کی طرف دیکھا نہیں کہ جب وہ تیز دوڑتا ہے تو کس طرح آواز نکالتا ہے۔
اونٹ بھی اسی طرح کی آواز نہیں نکالتا۔ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا فرمایا: اس سے مراد مکر ہے۔ جب کوئی آدمی اپنے ساتھی کے
ساتھ مکر و فریب کرنے کا ارادہ کرے تو عرب کہتے ہیں: "اما واللہ لاقدحن لک ثم لاورین" "قسم بخدا! میں تیرے لیے
چقماق رگڑوں گا پھر آگ سلگاؤں گا۔" فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا فرمایا: وہ گھوڑے جو صبح کے وقت حملہ کرنے والے ہیں۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا
اور اپنے پاؤں کے ساتھ گرد و غبار اڑانے والے ہیں۔ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا، دشمن کے لشکر میں گھس جانے والے ہیں۔
اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح بیان کیا ہے وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا، اس سے مراد گھوڑوں کی
قسم ہے کیا تو نے گھوڑے کو دیکھا نہیں کہ جب وہ دوڑتا ہے تو سینے سے آواز نکالتا ہے۔ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا فرمایا:

1۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 452 (3678)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 331، داراحیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 330
4۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 451-52

ان سے مراد گھوڑے ہیں۔ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا فرمایا: صبح کے وقت حملہ کرتے ہیں۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا فرمایا: اس میں نقعًا سے مراد غبار ہے۔ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا فرمایا: اس میں جمعًا سے مراد دشمن کا لشکر ہے۔ لکنود ناشکری کرنے والا ہے جو مصیبتوں کو شمار کرتا ہے اور نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا سے مراد گھوڑے ہیں جب وہ چلتے ہیں تو پتھروں سے آگ نکالتے ہیں۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا: مجھے ارشاد باری تعالیٰ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا کے بارے میں بتائیے تو آپ نے فرمایا: نقعًا سے مراد وہ غبار ہے جو گھوڑوں کے سموں کے ساتھ اڑتا ہے۔ تو نافع نے پوچھا: کیا عرب بھی اس معنی سے واقف ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیا تو نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو نہیں سنا وہ کہتے ہیں:

عدمنا خيلنا ان لم تروها　　تثير النقع موعدها كداء

"ہم نے گھوڑے گم کر دیئے اگر تم نے انہیں نہ دیکھا جو غبار اڑا رہے ہوں گے اور ان کا ٹھکانہ مقام کداء ہوگا۔"

پھر نافع نے کہا: مجھے ارشاد باری تعالیٰ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ کا معنی بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: کنود سے مراد نعمتوں کا انکار کرنے والا اور ناشکری کرنے والا ہے اور یہ وہ ہے جو اکیلا کھانا کھاتا ہے، اپنے ساتھیوں کو نہیں دیتا، اپنے غلام کو مارتا ہے۔ نافع نے کہا: کیا اہل عرب اس معنی سے واقف ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیا تو نے شاعر کا قول نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

شكرت له يوم العكاظ نواله　　ولم اك للمعروف ثم كنودا

"میں نے عکاظ کے دن اس کی عطا کا شکریہ ادا کیا اور میں نیکی اور احسان کی ناشکری کرنے والا نہیں۔"

امام ابن جریر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا یعنی دوڑنے والے اونٹوں کی قسم ہے۔ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا جب اونٹوں کے پاؤں کے تلوے پتھروں سے ٹکراتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ رگڑ کھاتے ہیں اور ان سے آگ نکلتی ہے۔ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا یعنی منیٰ سے جس وقت وہ صبح کے وقت چلتے ہیں۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا فرمایا: جب وہ اڑتے ہیں تو غبار اڑاتے ہیں۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے: وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا یعنی دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم۔ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا یعنی گھوڑوں کی جو آگ جلاتے ہیں۔ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا وہ اس کے ساتھ دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے: وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا فرمایا: اس سے مراد اونٹ ہیں جو عرفہ سے مزدلفہ کی طرف جاتے ہیں۔ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا فرمایا: مزدلفہ سے صبح سویرے منیٰ کی طرف جاتے ہیں۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 34-33-32-333، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

ہیں۔ تو شکر نہیں ادا کرتا اور وہ بعض چیزوں کی فریاد کرتے ہیں۔ قوم سے کہتے ہیں یہ ناشکرا وہ ہی کی چیز منع کرتے ہوئے ہیں۔

امام عبد بن حمید، سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کنود ہماری زبان میں لَكَنُودٌ سے مراد نعمتوں کی بہت زیادہ ناشکری کرنے والا ہے۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا لَكَنُودٌ کا معنی ناشکرا ہے۔

امام عبد بن حمید، بخاری نے الادب میں، حکیم ترمذی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لَكَنُودٌ وہ ہے جو تنہا کھاتا ہے، عطیہ روکتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی، ابن مردویہ، دیلمی اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کنود کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد وہ ناشکرا ہے جو اکیلا کھاتا ہے، اپنے عطیہ کو روکتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے۔(2)

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت قتادہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ کا مفہوم ہے بے شک انسان اپنے رب کی نعمتوں کا بڑا ناشکرا ہے اور اس پر بخل ہے جو اسے عطا کیا جاتا ہے۔ فرمایا: وہ آدمی ہے جو اپنی مصیبتوں کو تو گنتا ہے اور اپنے رب کی نعمتوں کو بھول جاتا ہے، کیا کھاتا ہے ... اور مصیبت ... کی قوم میں نہ ہے وہ کنود ہے ... کوئی بھی اس وقت تک کنود نہیں ہوتا جب تک اس میں یہ تمام خصلتیں نہ پائی جائیں۔(3)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت حسن رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ کنود وہ ناشکرا آدمی ہے جو مصائب کو گنتا رہتا ہے اور اپنے رب کی نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔(4)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ اور بے شک انسان اس پر گواہ ہے۔ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ اور بے شک یہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ فرمایا: یہ مقدم کلام میں سے ہے مؤخر، فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے اور بے شک انسان مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔(5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 336، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 337
3۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 153 (4628)، دارالکتب العلمیہ بیروت
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 336
5۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 339

سورۃ القارعہ مکیۃ ۱۰۱ — آیاتہا ۱۱ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اَلْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ
النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿٤﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿٥﴾ فَاَمَّا
مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ
مَوَازِيْنُهٗ ﴿٨﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾

"دل ہلا دینے والی (لرزہ خیز حادثہ)۔ کیا ہے وہ دل ہلا دینے والی؟ اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ دل ہلا دینے والی کیا ہے۔ جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے۔ اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی مانند ہوں گے۔ پھر جس کے (نیکیوں کے) پلڑے بھاری ہوں گے تو وہ دل پسند عیش (و مسرت) میں ہوگا۔ اور جس کے (نیکیوں کے) پلڑے ہلکے ہوں گے تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ ہاویہ کیا ہے؟ ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے"۔

امام ابن ضریس، ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ القارعۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ القارعۃ قیامت کے دنوں میں سے ایک دن ہے (1)۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یوں تفسیر نقل کی ہے فرمایا: يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ یہ وہ پروانے ہیں جنہیں تم آگ میں گرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ فرمایا: عہن سے مراد اون ہے یعنی پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی مانند ہوں گے۔ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ سے مراد جنت ہے یعنی جس کے نیکیوں کے ترازو بھاری ہوں گے وہ جنت میں ہوگا۔ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ہاویہ سے مراد جہنم ہے یعنی جہنم ان کی پناہ گاہ اور ٹھکانا ہوگا جہاں کہیں جائے پناہ نہیں، وہ ہاویہ کی طرح اور گہری ہے (2)۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ کا معنی ہے اس کا ٹھکانا جہنم ہے، وہ اس کا ٹھکانا ہوگی (3)۔

ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ میں ہاویہ کی طرح ہے جو گہری ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 343، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 341-42 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 342

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ ایک عربی لغت ہے جب کوئی آدمی کسی اچھائی کی طلب سے واپس لوٹ آئے یا کسی برائی میں مبتلا ہو جائے۔ تو وہ کہتے ہیں "رجعت فی حافرتہ"

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ابو خالد رحمۃ اللہ علیہ وائلی سے بیان کیا ہے کہ عظاماً نخرۃ سے مراد بوسیدہ۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب القرظی سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ساہرۃ سے مراد جہنم ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ جہنم میں اپنے قدموں کے بل کھڑے ہوں گے۔ (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول ذکر کیا ہے کہ الساہرۃ سے مراد ملک شام ہے جس کی طرف لوگوں کو محشر کے لئے لے جایا جائے گا اور یہاں سے نکالا جائے گا۔ (2)

امام عبدالرزاق اور ابن جریر نے اشعث بن عبداللہ الاعمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت بیان کی ہے کہ جب بندہ مومن مر جاتا ہے تو اس کی روح مومنین کی ارواح کے پاس لے جائی جاتی ہے تو وہ کہتی ہیں اپنے بھائی کو راحت پہنچاؤ کیونکہ یہ دنیا کے غم اور اضطراب میں تھا۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں فلاں کا کیا حال ہے؟ فلاں کا کیا حال ہے؟ اور وہ انہیں حالات سے آگاہ کرتا ہے اور کہتا ہے وہ صالح اور نیک ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے پوچھتے ہیں فلاں کا کیا بنا؟ تو وہ جواب دیتا ہے۔ وہ تو فوت ہو گیا ہے۔ کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ (ارواح) کہتے ہیں یقیناً اسے اس کے ٹھکانے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے۔ (3)

امام حاکم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ مر جاتا ہے تو اس کی روح مومنین کی ارواح سے ملاقات کرتی ہے تو وہ اسے کہتی ہیں فلاں کا کیا حال ہے؟ اور جب وہ جواب دیتا ہے کہ وہ تو مر گیا ہے تو وہ کہتی ہیں اسے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے۔ وہ بہت برا ٹھکانہ ہے اور بہت بری رہائش گاہ ہے۔ (4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک مومن فوت ہو جاتا ہے تو اسے مومنین کی ارواح ملتی ہیں۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں فلاں آدمی کا کیا حال ہے؟ فلاں عورت کا کیا حال ہے؟ اور اگر وہ مر چکا ہو اور ان کے پاس نہ پہنچا ہو تو وہ کہتے ہیں اسے اس کے ٹھکانے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے۔ وہ بہت برا ٹھکانہ اور بری رہائش گاہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ یہ بھی پوچھتے ہیں فلاں کا کیا بنا ہے، کیا اس نے شادی کر لی ہے؟ فلاں عورت کا کیا بنا کیا اس نے شادی کی ہے؟ پھر کہتے ہیں اسے چھوڑ دو تاکہ یہ آرام کر لے۔ کیونکہ یہ دنیا کے مصائب و آلام سے نکل کر آیا ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بندہ مومن کی روح جب قبض کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اہل رحمت اسے ملتے ہیں جیسا کہ وہ اہل

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 342، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً
3۔ تفسیر عبدالرزاق، سورۃ محمد، جلد 3، صفحہ 654 (3685)، دارالکتب العلمیہ بیروت
4۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 581 (3608)، دارالکتب العلمیہ بیروت

دنیا میں سے کسی کو مسرت اور خوشخبری دینے والے سے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں اپنے ساتھی کا خیال رکھو تاکہ یہ راحت و آرام پا سکے کیونکہ شدید غم میں مبتلا رہتا تھا۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: فلاں آدمی کا کیا ہوا ہے؟ فلاں عورت کا کیا حال ہے؟ کیا اس نے شادی کی ہے؟ اور جب وہ کسی آدمی کے بارے میں پوچھتے ہیں حالانکہ وہ اس سے پہلے مر چکا ہوتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ وہ تو مجھ سے پہلے مر گیا تھا۔ تو وہ کہتے ہیں: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسے اس کے ٹھکانے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا۔ وہ کتنا برا ٹھکانہ ہے اور کتنی بری تربیت کرنے والی ہے۔

امام ابن مبارک نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: جب کسی بندے کی روح قبض کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اہل رحمت اس سے ملتے ہیں جس طرح دنیا میں خوشخبری دینے والے کے لیے ملتے ہیں اور اس کے پاس آتے ہیں۔ تاکہ اس کے احوال پوچھیں۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں: اپنے بھائی کا خیال رکھو تاکہ یہ راحت و سکون پائے۔ کیونکہ یہ انتہائی کرب میں تھا۔ چنانچہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں: فلاں آدمی کا کیا حال ہے؟ فلاں عورت کیسی تھی؟ کیا اس نے شادی کی ہے؟ جب وہ کسی ایسے آدمی کے بارے میں پوچھتے ہیں جو اس سے پہلے فوت ہو چکا ہوتا ہے وہ انہیں اس کے بارے میں بتاتا ہے کہ وہ تو فوت ہو گیا ہے تو وہ کہتے ہیں: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے اور وہ کتنی بری رہائش گاہ ہے۔ پھر ان پر ان کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ جب وہ نیکی دیکھتے ہیں تو انتہائی مسرور اور خوش ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ تیرا اپنے بندے پر احسان ہے۔ اسے مکمل فرما۔ اور جب برائی دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: اے اللہ! اپنے بندے پر مہربانی فرما اور اس کی طرف نظر رحمت فرما۔ امام ابن مبارک نے کہا ہے: امام سلام نے اسے ایک اور سند سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے مرفوعاً ذکر کیا ہے۔

امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا: کیا مردے زندوں کی خبریں پاتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ جس کا بھی کوئی دوست اور قریبی ہو وہ اس کے قریبی اور رشتہ داروں کی خبریں لاتا ہے۔ پس اگر وہ اچھی اور خیر کی خبر ہو تو وہ اس سے مسرور اور خوش ہوتا ہے۔ اور اگر وہ بری خبر ہو تو وہ اس کے سبب پریشان اور غمزدہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک آدمی کے بارے پوچھتے ہیں جو مر چکا ہوتا ہے۔ تو انہیں کہا جاتا ہے: کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: نہیں۔ اسے اس کے ٹھکانے ہاویہ کی طرف لے جایا گیا ہے۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حلیہ میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک بستی کے پاس سے گزرے جس کے باشندے اس کے گھروں کے صحنوں اور راستوں میں مرے پڑے تھے اور پرندے سب مر چکے تھے۔ آپ وہاں ٹھہرے اور تھوڑی دیر ان کی طرف دیکھ کر غور و فکر کرتے رہے۔ پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ سب اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مرے ہیں۔ اگر یہ یہاں کے علاوہ مرتے تو یہ یقیناً ایک دوسرے کو دفن کرتے۔ پھر آپ نے انہیں آواز دی: اے بستی والو! تو جواب دینے والے نے جواب دیا: لبیک یا روح اللہ۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم نے کون سا عمل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: بتوں کی عبادت اور دنیا کی محبت۔ آپ نے پوچھا: تمہاری طاغوت کی اطاعت کیا

تھی؟ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کی اطاعت و پیروی۔ آپ نے پھر پوچھا تمہاری دنیا کی محبت کیا تھی؟ انہوں نے کہا جیسے بچے کی محبت اپنی ماں سے ہوتی ہے۔ جب وہ آتی ہم خوش ہوتے اور جب پیچھے ہٹتی تو ہم غمزدہ ہو جاتے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوری، امید میں رہ گئے تھے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و پیروی سے منہ پھیر لئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب کی طرف متوجہ تھے۔ آپ نے فرمایا تم کس حال میں ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے عافیت میں رات گزاری اور ہم نے صبح ہاویہ میں کی۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہاویہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ایک جیل اور قید خانہ ہے۔ آپ نے پوچھا: سجین (قید خانہ) کیا ہے؟ اس نے کہا: پوری دنیا کی کنکریوں کی طرح آگ کا ایک انگارہ ہے جس میں ہماری روحیں رکھ دی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے ساتھیوں کو کیا ہوا ہے، یہ گفتگو نہیں کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: وہ گفتگو کی قدرت نہیں رکھتے، انہیں آگ کی لگامیں پہنا دی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تو نے ان میں سے کس طرح بات چیت کی ہے؟ اس نے عرض کی: وہ شخص ان میں تھا لیکن میں ان کی حالت پر نہیں تھا، جب عذاب آیا تو وہ ان کے ساتھ مجھے بھی آ پہنچا۔ اور میں ایک بال کے ساتھ ہاویہ میں معلق ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ جہنم میں بکھیر دیا جائے گا یا میں نجات پا جاؤں گا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: حق کی قسم کھا کر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جَو کی روٹی کھانے، نمک پانی پینے اور کتوں کے ساتھ کوڑے کے ڈھیروں پر سونے کے سبب بہت سے لوگ دنیا و آخرت میں عافیت کے ساتھ ہیں۔ (1)

امام ابو یعلیٰ رحمہ اللہ نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب آپ کے اصحاب میں سے کوئی تین دن تک غیر حاضر رہتا (یعنی آپ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوتا) تو آپ اس کے بارے دریافت کرتے۔ پس اگر وہ غائب ہوتا تو اس کے لیے دعا کرتے۔ اگر وہ حاضر ہوتا تو اس سے ملاقات فرماتے۔ اور اگر وہ مریض ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے۔ ایک دفعہ انصار میں سے ایک آدمی تین دن تک حاضر نہ ہوا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے پوچھا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: ہم نے اسے اس حال میں چھوڑا ہے کہ چوزے کی مثل ہو گیا ہے۔ وہ جو شے بھی منہ کے راستے سے کھاتا ہے وہ دبر کے راستے سے سیدھی نکل جاتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی کی عیادت کے لیے چلو۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس کی عیادت کے لیے چلے۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تو اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟ اس نے عرض کی: میں جو شے بھی منہ میں داخل کرتا ہوں وہ دبر سے نکل جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ایسا کیوں ہوا؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے پاس سے گزرا اور آپ مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے تو میں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے یہ سورت آخر تک پڑھی: اَلْقَارِعَةُ ۙ مَا الْقَارِعَةُ ۚ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ نَارٌ حَامِیَةٌ ۠ تو میں نے یہ دعا مانگی: اے اللہ! جس گناہ پر مجھے آخرت میں عذاب دینے والا ہے اس کی سزا مجھے دنیا میں پہلے دے دے

1۔ حلیۃ الاولیاء، جلد 8، صفحہ 51، مطبوعہ السلفیہ

تو اس وقت سے میری یہ حالت ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے بہت برا کیا، کیا تو نے اللہ تعالیٰ سے یہ نہیں سوال کیا کہ وہ تجھے دنیا اور آخرت دونوں میں نیکی اور بھلائی عطا فرمائے اور تجھے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ ... پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی ... (1)

مسلم، کتاب الذکر والدعاء ... ص1446، حدیث: 2688 ...

آیاتہا ۸ | سورۃ التکاثر | مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾

"غافل کر دیا تمہیں زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی حرص نے۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے۔ ہاں ہاں تم عنقریب جان لو گے۔ پھر ہاں ہاں تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا۔ ہاں ہاں اگر تم جانتے یقینی علم سے (تو یہ غفلت نہ کرتے)۔ تم ضرور دیکھو گے دوزخ کو۔ پھر تم ضرور دیکھ لو گے اسے یقین کی آنکھ سے۔ پھر ضرور پوچھے جاؤ گے اس دن نعمتوں کے بارے میں۔"

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ الہٰکم التکاثر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام حاکم اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی طاقت رکھتا ہے [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی الہٰکم التکاثر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا (1)۔

امام بیہقی [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible]
الہٰکم التکاثر [illegible]

امام سعید بن منصور، احمد، عبد بن حمید، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، طبرانی [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ الہٰکم التکاثر پڑھ رہے تھے۔ [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کہتا ہے میرا مال، میرا مال۔ تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کیا اور باقی رکھا (2)۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] سے روایت نقل کی ہے کہ جب سورۃ الہٰکم التکاثر نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] میرا مال، میرا مال۔ تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کیا اور باقی رکھا، [illegible]

1۔ شعب الایمان [illegible] 2517 [illegible] مکتبۃ العلمیہ بیروت 2۔ [illegible] 171 [illegible]

امام طبرانی رحمہ اللہ نے مطرف سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: جب سورۂ تکاثر نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کہتا ہے میرا مال، کیا اس کے سوا بھی کوئی تیرا مال ہے جو تو نے کھایا اور فنا کر دیا، پہنا اور بوسیدہ کر دیا، صدقہ کیا اسے باقی رکھا یا عطا کیا اور پورا کر دیا۔

امام احمد، ابن حمید، مسلم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ کہتا ہے: میرا مال، میرا مال۔ اس کا مال صرف تین قسم کا ہے، جو اس نے کھایا اور فنا کر دیا یا پہنا اور بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کیا اور باقی رکھا اور جو اس کے سوا ہے وہ جانے والا ہے اور اسے لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔(1)

امام حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: میں تم پر ایک سورت پڑھنے والا ہوں (یعنی سورۂ الہٰکم التکاثر) جو رو پڑا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ سورت پڑھی تو ہم میں سے بعض رو پڑے اور بعض نہ روئے۔ تو وہ لوگ جو نہ روئے انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے رونے کی خوب کوشش کی ہے لیکن ہم اس پر قادر نہ ہو سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم پر دوبارہ پڑھوں گا، جو رو پڑا اس کے لیے جنت ہے اور جو رونے پر قادر نہ ہو سکے تو اسے چاہیے کہ رونے کی طرح صورت بنا لے۔(2) بیہقی نے کہا ہے: یہ روایت غریب ہے۔

امام احمد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ پڑھ رہے تھے تو آپ نے اس میں آخر تک سورۂ الہٰکم التکاثر پڑھی۔

امام بخاری اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم قرآن کریم میں ہم قرآن کریم سے یہ جانتے تھے کہ اگر ابن آدم کے لیے مال کی دو وادیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنا اور آرزو کرے گا اور مٹی کے سوا ابن آدم کے پیٹ کو کوئی شے نہیں بھر سکے گی پھر جس نے توبہ کی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا یہاں تک کہ سورۂ الہٰکم التکاثر آخر تک نازل ہوئی۔(3)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس سورت کے بارے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم بنی فلاں سے زیادہ ہیں اور ہم بنی فلاں سے زیادہ ہیں۔ جبکہ اس شے نے انہیں غافل کر دیا یہاں تک کہ وہ قبروں میں ہو کر مر گئے۔(4)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ سورۂ الہٰکم التکاثر یہود کے بارے نازل ہوئی۔

امام ترمذی، خشیش بن اصرم نے الاستقامہ میں، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت علی بن ابی

1۔ صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 407، وزارت تعلیم، کتب خانہ کراچی
2۔ نوادر الاصول، صفحہ 198، دار صادر بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 344، داراحیاء التراث العربی بیروت
4۔ شعب الایمان، جلد 3، صفحہ 145 (3687)، دار الکتب العلمیہ بیروت

عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سورۃ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ... مدینہ میں نازل ہوئی۔ (1)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں بیان کیا ہے۔ ... أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کی۔ پھر قبروں میں بھی قبروں کو ... کے ... کی طرف ... سے ... جاتے ہیں۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں نقل کیا ہے کہ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ کا مفہوم ہے: مال اور اولاد کی کثرت کی حرص نے تمہیں غافل کر دیا۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ... رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جب سے ... کثرت کی ... نہیں ... (...) ... حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ (2)

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے ... انہوں نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تلاوت فرمائی: أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ فرمایا: کثرت کی حرص نے تمہیں اطاعت سے غافل کر دیا حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یہاں تک کہ تمہیں موت آ گئی۔ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ یعنی اگر تم قبروں میں داخل ہوئے (تو تم جان لو گے) ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ فرماتے ہیں: اگر تم اپنی قبروں سے محشر کی طرف نکلے (تو تمہیں) اپنا ... انجام معلوم ہو جائے گا) كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ فرمایا: اگر تم اپنے سب کے سامنے ... پیش کئے جاتے ... لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ (تم دیکھ کر رہو گے ...) جہنم کے ... رکھا جائے گا۔ ... نجات پا جائے گا۔ (...) ... ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ یعنی اس دن تم سے ... مشروبات ... معتدل ... کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ نے یہ آیات پڑھیں: أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ آپ فرماتے ہیں: اگر تم قبروں میں داخل ہوئے۔ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ جب تم اپنی قبروں سے نکلے۔ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ اگر تم اپنے رب کی طرف ... لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ تو تمہیں ... ہو جاتا ... ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ پھر قیامت کے دن تم دوزخ کو یقین کی آنکھ سے دیکھو گے ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ پھر اس دن تم سے اپنے رب کے سامنے ... کے بارے میں پوچھا جائے گا ... مشروبات خوب صورت رہائش گاہوں ... معتدل ... نیند ... یہاں تک کہ تم میں سے کسی کا کسی ... نکاح کا پیغام ... پھر اس نے ...

1۔ ... جلد 2، صفحہ 171 ...
2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 582 (3973)، دار الکتب العلمیہ، بیروت

عذاب قبر سے متعلق نازل ہوئی یہاں تک کہ [illegible]

امام ترمذی نے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ کفار کے بارے میں ہے اور ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مومنین کے بارے میں ہے۔ (یعنی اے کفار) تم عنقریب جان لو گے۔ پھر اس کا بیان (اسے مومنین) تمہیں (اپنی قبروں سے اٹھائے جانے) کا علم ہو جائے گا (اور تم اپنے رب کے پاس حاضر کئے جاؤ گے)۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ سے مراد موت کے بعد جو دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ اور پھر تم جان لو گے کہ اس کا یقین موت ہے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ ہر صاحب نعمت سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھے گا جو اس نے اسے عطا فرمائی ہیں۔(2)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے کہ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ کا مفہوم ہے کہ النَّعِیْمِ سے مراد جسموں، کانوں اور آنکھوں کی صحت اور تندرستی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دن بندوں سے ان کے بارے میں پوچھے گا جن میں انہوں نے ان نعمتوں کو استعمال کیا۔ حالانکہ ان کے بارے میں وہ ان سے بہتر جانتا ہے۔ اسی کے بارے میں ارشاد گرامی ہے اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا (الاسراء) بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب کے متعلق (روز محشر) پوچھا جائے گا۔(3)

امام ہناد نے الزہد میں، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد دنیا کی ہر لذت ہے جس کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔

عبد اللہ بن احمد نے زوائد الزہد میں، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی آیت کے ضمن میں یہ حدیث بیان کی ہے کہ امن اور صحت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔(4)

امام ہناد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کی تفسیر بیان کی ہے کہ النَّعِیْمِ سے مراد امن اور صحت ہے۔

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ النَّعِیْمِ سے مراد عافیت ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: خلافت پر گندم کی روٹی کھانا اور ٹھنڈا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 345، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 1056 (3008)، مکتبہ [illegible]

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 347　　4۔ [illegible] صفحہ 482، دار الکتب العلمیہ بیروت

ٹھنڈا پانی پیا اور سایہ دار گھر اور حمام میں رہے ... یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں ان سے پوچھا جائے گا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ... حاصل کریں گے اور شربت پئیں گے اور ... جائیں گے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ... یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی سے ... کی نعمت کے بارے میں سوال نہیں کرے گا ... وہ چھت جس کے نیچے وہ سر چھپاتا ہے اور وہ (کپڑا) جس کے سبب وہ لوگوں سے اپنی شرمگاہ کو چھپاتا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ تو صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم کون سی نعمت میں ہیں؟ ہم تو جو کی روٹی سے بھی پیٹ نہیں بھرتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ ان سے فرمائیے کیا تم جوتے نہیں پہنتے ہو اور ٹھنڈا پانی نہیں پیتے؟ یہ سب بھی نعمتوں میں سے ہی ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، عبد بن حمید، ترمذی، ابن ماجہ، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب سورۃ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ نازل ہوئی اور آپ ﷺ نے ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ تک پڑھی تو صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کون سی نعمتوں کے بارے ہم سے سوال کیا جائے گا؟ بے شک یہ دو سیاہ چیزیں ہی تو ہیں یعنی پانی اور کھجور۔ ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر ہیں اور دشمن سامنے حاضر ہے تو پھر کون سی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار بے شک عنقریب وہ (نعمتیں) آ جائیں گی (1)

عبد بن حمید، ترمذی اور ابن مردویہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کون سی نعمتوں کے بارے ہم سے باز پرس کی جائے گی؟ بلاشبہ یہ دو سیاہ چیزیں ہی تو ہیں۔ دشمن سامنے حاضر ہے اور تلواریں ہمارے کندھوں پر ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ عنقریب ہوں گی۔ (2)

امام احمد، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے، ابن ماجہ، ... اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی نعمتیں ہیں جن کے بارے ہم سے باز پرس کی جائے گی؟ بلاشبہ یہ دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی ہی تو ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عنقریب تمہیں حاصل ہو جائیں گی۔ (3)

امام طبرانی، ابن مردویہ اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے الحلیہ میں حضرت ... رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 349، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 167، ... مطبوعہ ... 3۔ ایضاً

جو روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کون سی وہ نعمت ہے جس کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا؟ جب کہ ہم نے تو جَو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جوتا پہننا اور ٹھنڈا پانی پینا بھی نعمت ہے۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا ہے کہ جب سورۃ الھٰکم التکاثر نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کی: کون سی نعمت کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا؟ بے شک ہمارے پاس پانی اور کھجوریں ہی ہوتی ہیں اور ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر ہیں، تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ عنقریب حاصل ہو جائیں گی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کون سی نعمت ہے جس کے بارے میں ہم سے پوچھا جائے گا حالانکہ ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر ہیں؟ اور پھر آگے مذکورہ حدیث ذکر کی۔(2)

امام احمد نے زہد میں، ترمذی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن حبان، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے اول جن نعمتوں کے بارے میں بندے سے پوچھا جائے گا وہ یہ کہ اسے کہا جائے گا: کیا ہم نے تجھے تندرست جسم عطا نہیں کیا اور ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا؟(3)

امام بخاری، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ غلطی اور خسارے میں رہ جاتے ہیں: صحت اور فراغت۔(4)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا (وہ یہ ہیں) گوشت، روٹی، ٹھنڈا پانی اور ... جو سیراب کرتا ہے اور وہ کپڑا جس سے ڈھانپا جاتا ہے۔(5)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے کھجوروں کے ساتھ ان کی تواضع کی اور پانی کے ساتھ سیراب کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہی نعمت ہے جس کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔(6)

1. مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 258 (518)1، دار الفکر بیروت
2. مسند ابو یعلیٰ، جلد 5، صفحہ 507 (6684)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3. سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 71، وزارت تعلیم اسلام آباد
4. صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 949، قدیمی کتب خانہ کراچی
5. تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 349، دار احیاء التراث العربی بیروت 6. ایضاً، جلد 30، صفحہ 348

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] بیان ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] کو دیکھا [illegible]
[illegible] کے لیے [illegible]
[illegible] کھجوریں [illegible]
[illegible] رضی اللہ عنہما [illegible]
[illegible] کھجوریں [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]
[illegible]
[illegible] کھجوریں [illegible] اور پانی [illegible]
[illegible] آپ ﷺ [illegible] نعمت [illegible] پوچھا جائے گا۔ (1)

[illegible] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے [illegible]
[illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت عمر فاروق اعظم رضی [illegible]
[illegible] تو آپ ﷺ نے [illegible] گھر سے [illegible]
[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] آپ ﷺ نے [illegible]
[illegible] آپ ﷺ کے ساتھ
[illegible] آپ ﷺ [illegible]
آپ ﷺ [illegible] نے اس سے
پوچھا [illegible]
[illegible] آپ کے ساتھیوں [illegible] الحمد للہ [illegible]
[illegible] کھجوریں [illegible]
[illegible] کے لیے [illegible]
[illegible] جب [illegible] کھا چکے
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] پوچھا جائے گا۔ [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible]

1۔ [illegible] 4598 [illegible] 2۔ [illegible] 2 [illegible] 76 [illegible]

[illegible] ... سے ... ہیں ... کے ... سے ... بارے ... بات کی ... سے ... [illegible]
... [illegible] ... النعیم ... سے ... [illegible] ... سے پوچھا جائے گا۔ ... آپ ﷺ سے ...
[illegible]
[illegible] ... الحمد للہ الذی ... [illegible]
[illegible] ... سے ... [illegible]
[illegible] ... ہے۔

امام احمد ... [illegible] ... ابن عساکر ... [illegible] ... رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں ... [illegible] ... سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ... سے نکلے ... کے پاس سے گزرے ... آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ... آپ کی طرف نکلے۔ پھر آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے ... [illegible] ... پھر آپ ﷺ ... چل پڑے یہاں تک کہ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے ... [illegible] ... آپ کے سامنے ... حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے ... [illegible] ... ان نعمتوں کے بارے قیامت کے دن ہم سے پوچھا جائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ... [illegible] ... یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس کے بارے قیامت کے دن ہم سے پوچھا جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ... [illegible] ... ہے۔ (1)

امام ... رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ... آپ ﷺ کے پاس کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ... آپ نے ... کھجوریں کھائیں اور پانی پیا ... یہ وہ نعمت ہے جس کے بارے تم سے پوچھا جائے گا۔

امام ابو یعلیٰ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ چلا اور ہمارے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہم ایک آدمی کے پاس گئے ... [illegible] ... تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ... [illegible] ... پھر ہم نے ... گوشت کھایا اور پانی پیا ... تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان نعمتوں ... کے بارے ... سے باز پرس کی جائے گی۔

1۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 143، حدیث 4601 ... [illegible]

امام ابن مردویہ رحمۃ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایسے وقت باہر تشریف لے گئے جس وقت آپ باہر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی نکلے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے پوچھا: اے ابوبکر تمہیں کس چیز نے [illegible] نکالا ہے؟ انہوں نے عرض کی: مجھے اس نے باہر نکالا ہے جس نے آپ ﷺ کو نکالا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے بھی دریافت فرمایا [illegible] تو انہوں نے عرض کی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے [illegible] پھر آپ ﷺ نے [illegible] آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ ابو الہیثم کے گھر کی طرف چلو۔ جب وہاں پہنچے تو ان کی زوجہ نے کہا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ [illegible] چنانچہ اس نے دروازہ کھولا۔ تمام اس میں داخل ہوئے اور بیٹھ گئے۔ پھر ابو الہیثم آئے۔ تو ان کی بیوی نے انہیں کہا: کیا تم جانتے ہو [illegible]؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو اس نے انہیں بتایا: تمہارے ہاں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب تشریف لائے ہیں۔ [illegible] حاضر ہوئے اپنا مشکیزہ ایک درخت کے ساتھ لٹکایا۔ پھر کھجوروں کی ٹوکری اٹھا لائے اور آپ ﷺ کے لیے کھجوروں کا خوشہ لائے اور ان کے سامنے رکھ دیا [illegible] ان کے سامنے لا رکھا۔ پس سب نے وہ کھجوریں کھائیں۔ پھر ان کے لیے ٹھنڈا پانی لائے اور انہوں نے وہ پانی پیا۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: یہ ان نعمتوں میں سے ہے جس کے بارے تم سے پوچھا جائے گا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ نے دلائل میں حضرت ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ کا قصد کیا، پاس جا کر ٹھہرے اور سلام کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی سلام کا جواب دیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: اس وقت کون سی چیز تمہیں باہر لائی ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ سے آپ کے سوال سے پہلے سوال کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بھوک باہر نکال لائی ہے۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: مجھے بھی اسی نے باہر نکالا ہے جس نے آپ کو نکال دیا ہے۔ پس دونوں [illegible] بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے [illegible] حضور نبی کریم ﷺ اپنے کاشانہ اقدس سے نکلے اور آپ بھی ان دونوں کی طرف آئے [illegible] پاس آ کر سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب عرض کیا [illegible] ﷺ نے دریافت فرمایا: اس وقت تمہیں کس نے باہر نکالا ہے؟ [illegible] آپ ﷺ [illegible] آئے کے بارے [illegible] تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ یہ مجھ سے پہلے باہر آئے ہیں اور میں ان کے بعد نکلا ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا تمہیں اس وقت کون سی شے باہر نکال لائی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا تم [illegible] اس وقت [illegible] میں نے کہا میں نے تمہارے سوال سے پہلے تم سے پوچھا ہے۔ تو پھر انہوں نے کہا: مجھے تو بھوک باہر نکال لائی ہے [illegible] میں نے کہا مجھے بھی اسی نے نکالا ہے جس نے تمہیں

تھا۔ تب حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا مجھے بھی اسی چیز نے باہر نکالا ہے جس چیز نے تم دونوں کو نکالا ہے۔ پس تینوں حضرات ... چل پڑے یہاں تک کہ ... انصار میں سے ... کے پاس ابو الہیثم بن التیہان ... ان کے پاس ... ان کی بیوی نے کہا ... میٹھا پانی لینے گئے ہیں ... پیچھا ... کے پاس آگئی اور ... بیٹھ گئے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے دونوں ساتھیوں سمیت وہاں تشریف فرما ہوئے۔ جب حضور ﷺ نے سلام فرمایا ام الہیثم نے آپ کا سلام سنا اور ... میرے ماں باپ قربان ہوں۔ اور اس نے بالوں والا ایک ٹاٹ بچھا دیا۔ آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ تو تھوڑی دیر میں ابوالہیثم بھی آگئے جو ایک مشکیزہ اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے گھر میں حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو مشکیزہ ایک درخت کے ساتھ لٹکا دیا اور آپ کے پاس حاضر ہو گئے۔ ... اور عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ تو جب انہوں نے اپنے تمام ساتھیوں کو ... دیکھا تو ... ہو گئے اور ام الہیثم سے پوچھا۔ کیا تو نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو کوئی چیز کھلائی ہے؟ تو اس نے کہا: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی ابھی تشریف لائے ہیں۔ پھر پوچھا: تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس جو کے کچھ دانے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تم انہیں آٹا تیار کرو اور روٹی پکاؤ۔ ... جاتے (پیسے کرنے) اور خود کھجوریں ... تو حضور نبی کریم ﷺ نے ... فرمایا ... ذبح کرنے سے اجتناب کرنا تو انہوں نے ... عرض کی ... ﷺ ... بکری کے بچے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اسے ذبح کیا اور پکا کر ... حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کھانا تیار کر کے لے آئے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے دونوں اصحاب نے کھانا تناول فرمایا اور خوب سیر ہو گئے۔ ... کھانے کے ... اس وقت ... کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ... سے کچھ قیدی لائے گئے تو آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور اپنے کام کی کثرت اور ہاتھوں کے زخمی ہونے کی شکایت کی اور آپ ﷺ سے کسی خادم کے بارے التجاء کی۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ ... ابوالہیثم ... کیونکہ میں نے ان کی ... حالت اور ... دیکھی ہوئی ہے جس سے وہ اور ان کی بیوی ... دوچار ہوئے تھے جس دن ہم ان کے پاس مہمان بنے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ابوالہیثم کو بلا بھیجا اور دو غلام ان کے حوالے کر دیے اور فرمایا ... تمہارے پاس ... خیر ... ان کی نصیحت ... کرتے۔ ... چنانچہ وہ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کے پاس ... اللہ تعالیٰ سے ... آپ سے کہا میں اور میری بیوی تو اپنے ... معاملات میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ تو ... اللہ تعالیٰ کے سوا تیرا کوئی مالک نہیں ہے (یعنی آپ ... آزاد کر دیا)۔ ... شام کی طرف چلا گیا اور وہیں ...

امام طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور انہیں جب شدید بھوک تھی ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ... کے ... سبب ... صرف بھوک تھا۔ پھر

[illegible]

[illegible] حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما [illegible] قیامت کے دن ہم سے پوچھا جائے گا تو حضور [illegible] (1)

[illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے [illegible] اس آیت کی تفسیر کے بارے پوچھا گیا: ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ تو انہوں نے فرمایا [illegible] مِّنْ خَوْفٍ۔

20) [illegible] رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما [illegible] حضور نبی کریم ﷺ [illegible] ایک انصاری کی طرف گئے جسے ابو الہیثم کہا جاتا [illegible] ان کی بیوی نے آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو [illegible]

[illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہم نے [illegible] کھجوریں اور ٹھنڈا پانی [illegible]

[illegible] سے پوچھا جائے گا

[illegible] ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ [illegible]

[illegible] شام [illegible]

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] سایہ (مکان)، کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔

امام خطیب اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے [illegible]

[illegible]

امام دیلمی رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

امام بیہقی رحمہ اللہ [illegible] حضرت حسن رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] حساب نہیں لیا جائے گا۔ ایک [illegible]

حاصل کرتا ہے [illegible]

آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے [illegible] اے ابن آدم [illegible]

امام احمد رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

سوال کیا [illegible] جواب دیا [illegible]

پھر اس نے پوچھا [illegible]

امام احمد رحمہ اللہ نے الزہد میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا [illegible]

سورۃ العصر مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

"قسم ہے زمانہ کی۔ بیشک انسان خسارہ میں ہے۔ بجز ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔"

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ سورۃ العصر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت عبید اللہ بن حصن سے بیان کیا کہ حضرت ابو مدینہ دارمی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمی تھے کہ جب وہ آپس میں ملتے تو جدا نہ ہوتے یہاں تک کہ ان میں سے ایک دوسرے پر سورۃ العصر پڑھتا۔ پھر ان میں سے ایک دوسرے کو سلام کہتا۔ (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ... رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ امام بنے تو انہوں نے ... قرآن ... مختصر سورتیں تلاوت فرمائیں سورۃ العصر اور اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ... بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اس طرح قرأت کرتے تھے وَالْعَصْرِ وَنَوَائِبِ الدَّهْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ وَاِنَّهٗ فِیْهِ اِلٰی اٰخِرِ الدَّهْرِ ... (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ... بن عبدالملک رحمہ اللہ سے ... بیان کیا ہے ... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت یوں تھی وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ وَاِنَّهٗ لَفِیْهِ اِلٰی اٰخِرِ الدَّهْرِ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ... رحمہ اللہ سے ... بیان کیا ہے کہ ... یہ قرأت تھی وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ وَاِنَّهٗ فِیْهِ اِلٰی اٰخِرِ الدَّهْرِ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ تو ... کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔

1۔ المعجم الاوسط ... جلد 5، صفحہ 501 (5097) ... مکتبۃ العلوم ...

2۔ تفسیر ... جلد 30، صفحہ 351 ... بیروت

[illegible] والعصر [illegible]

[illegible] ان الانسان لفی خسر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ابن ابی حاتم [illegible] حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے بیان [illegible] ان الانسان لفی خسر فرمایا [illegible] الا الذین آمنوا [illegible] بالصبر [illegible] محفوظ [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] والعصر ان الانسان لفی خسر [illegible] الا الذین آمنوا وعملوا الصالحت [illegible]

آیاتہا 9 ﴿ سورۃ الھمزۃ مکیۃ ﴾ رکوعہا 1

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

"ہلاکت ہے ہر اس شخص کے لیے جو (روبرو) طعنے دیتا ہے (پیٹھ پیچھے) عیب جوئی کرتا ہے۔ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں! وہ یقیناً حطمہ میں پھینک دیا جائے گا۔ اور آپ کو کیا معلوم حطمہ کیا ہے؟ اللہ کی آگ ہے خوب بھڑکائی ہوئی۔ جو دلوں تک جا پہنچے گی۔ بے شک وہ آگ ان پر بند کر دی جائے گی۔ (اس کے شعلے) لمبے لمبے ستونوں کی صورت میں ہوں گے۔"

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ ان سے کہا گیا: (کیا) یہ آیت وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم سنا کرتے تھے کہ اس سے مراد مشرکین ہیں اور یہ قرآن کریم کی دس سورتوں کے بارے میں فرمایا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت عثمان بن عمر رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم ہمیشہ سنتے رہے ہیں کہ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ ابی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ سدی سے بھی نقل کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت اخنس بن شریق کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا کہ ان کے جسموں سے گوشت آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹا جا رہا ہے۔ تو میں نے پوچھا: کون ہیں (اے جبرئیل)؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو عیب جوئی کرتے رہتے تھے اور میں نے ایک تنگ کنواں دیکھا، میں نے پوچھا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ ہمزہ اور لمزہ ہیں جو عیب جوئی کرتے ہیں اور وہ چیخ رہے ہیں جو ان کے لیے حلال نہیں، پھر میں کچھ عورتوں اور مردوں کے پاس سے گزرا جو اپنے پستانوں سے

[illegible] (1)

[illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible] (4)

[illegible] (5)

[illegible]

[illegible] (6)

[illegible] (7)

[illegible]

[illegible] (8)

---

1 شعب الایمان ج 5 ص 309 (6740) دار الکتب العلمیہ بیروت

2 تفسیر طبری [illegible] جز 30 ص 354 [illegible] دار الفکر بیروت — 3 [illegible] ج 20 ص 355 — 4 [illegible]

5 [illegible] ج 3 ص 458 (3696) دار الکتب العلمیہ بیروت — 6 [illegible] 3499

7 شعب الایمان ج 5 ص 309 (6 [illegible]) — 8 [illegible] ج 2 ص 2013 [illegible]

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی عمر میں اضافہ کرے گا۔

ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ لَيُنْۢبَذَنَّ کا معنی ہے ہر گز اسے ضرور پھینک دیا جائے گا۔

امام ابن جریر نے حضرت حسین بن واقد سے نقل کیا ہے کہ الْحُطَمَةِ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ اس کی ہڈیوں کو کھا جائے گی یہاں تک کہ اس کے دل کے پاس پہنچ کر رک جائے گی اور جب اس کے دل کے پاس پہنچے گی تو اس کی تخلیق کو پھر مکمل کر دیا جائے گا۔

امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ آگ اسے کھاتی رہے گی یہاں تک کہ اس کے دل تک جا پہنچے گی اور وہ زندہ ہوگا۔(1)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ کا معنی ہے بے شک (آگ) ان پر بند کر دی جائے گی۔ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ لوہے کے ستونوں میں۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فی عُمُدٍ پڑھا۔

ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے "بعمد ممدودۃ" پڑھا اور فرمایا یہ آگ کے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ عَمَدٍ سے مراد دروازے ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ انہیں ستونوں میں داخل کرے گا ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال دی جائیں گی اور ان کے دروازے بند کر دیے جائیں گے۔(3)

ابن ابی حاتم نے فِيْ عَمَدٍ کے بارے میں حضرت عطیہ رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جہنم میں لوہے کے ستون ہیں۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہم گفتگو کرتے تھے کہ یہ وہ ستون ہیں جن کے ذریعے جہنم میں اہل جہنم کو عذاب دیا جائے گا۔(4)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ سے مراد طویل اور لمبی بیڑیاں ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ جنہوں نے فی عَمَدٍ پڑھا ہے تو ان کے نزدیک یہ لوہے کے ستون ہیں۔ جنہوں نے فی عُمُدٍ پڑھا ہے تو ان کے نزدیک یہ لمبی رسی ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جہنم کی گھاٹیوں میں

1۔ [illegible] جلد 56 صفحہ 60، [illegible]

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 358، مطبوعہ [illegible] 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 359 4۔ ایضاً

سے دیکھ حوض میں ایک آدمی ہوگا جو فریاد کرے گا یا حنان یا منان پکارے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فرمائیں گے جاؤ میرے بندے کو جہنم سے نکالو۔ چنانچہ وہ اس کے پاس آئیں گے اور اسے منہ کے بل اوندھا پڑا ہوا پائیں گے اور اوپر سے آگ بند ہے پھر وہ عرض کریں گے۔ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ان پر بند کردی گئی آگ ہے تو اب کیا حکم ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے کھول دو۔ چنانچہ وہ اسے کھول دیں گے اور اسے نکالیں گے اور اسے نکال کر جنت کے دروازے پر ڈال دیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے بال، گوشت اور خون سب پیدا فرما دے گا۔ (1)

امام حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نوادر الاصول میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کے دن میری امت میں سے ان لوگوں کے لیے شفاعت ہوگی جنہوں نے کبیرہ گناہ کیے پھر ان کی حالت میں فوت ہوگئے۔ پس وہ جہنم کے پہلے دروازے میں ہوں گے ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوں گے اور نہ ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی نہ انہیں طوق پہنائے جائیں گے اور نہ شیطان کے ساتھ ملائے جائیں گے اور نہ انہیں گرزوں کے ساتھ مارا جائے گا اور نہ ہی ان کو بیڑیاں پہنائی جائیں گے ان میں کچھ وہ ہیں جو ایک ساعت اس میں ٹھہریں گے اور پھر کچھ ایک دن ٹھہریں گے پھر نکال لیے جائیں گے۔ ان میں کوئی ایک مہینہ ٹھہرے گا پھر اسے نکال دیا جائے گا۔ کوئی ان میں سے ایک سال تک رہے گا اور پھر اسے نکال لیا جائے گا۔ اور ان میں سے زیادہ مدت تک اس میں ٹھہرنے والا دنیا کی مثل ٹھہرے گا یعنی دنیا کے پیدا کیے جانے کے دن سے لے کر اسے فنا کیے جانے کے دن تک اور وہ (مدت) سات ہزار برس ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جب موحدین کو اس سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا تو دیگر ادیان والوں کے دلوں میں ڈال دے گا تو وہ انہیں کہیں گے: ہم اور تم دنیا میں اکٹھے رہا کرتے تھے، سو تم ایمان لائے اور ہم نے کفر کیا۔ تم نے تصدیق کی اور ہم نے تکذیب کی اور تم نے اقرار کیا اور ہم نے انکار کیا۔ پس اس نے تمہیں کوئی نفع نہیں دیا کہ ہم اور تم سب اس میں اکٹھے ہیں۔ تم بھی اسی طرح عذاب دیے جا رہے ہو جیسا ہم عذاب میں مبتلا ہیں اور تم بھی اسی طرح ہمیشہ یہاں رہو گے جیسا کہ ہم رہیں گے۔ پس اس وقت اللہ تعالیٰ شدید اظہار غضب فرمائے گا کہ اس سے قبل کبھی کسی شے پر اتنا غضب نہ فرمایا ہوگا اور نہ اس کے بعد کسی شے پر اتنا غضب فرمائے گا۔

چنانچہ وہ اہل توحید کو جہنم سے جنت کے چشمے اور پل صراط کی طرف نکال دے گا اسے نہر حیات کہا جاتا ہے وہاں ان پر اس کا پانی چھڑکا جائے گا۔ تو وہ اس طرح تروتازہ ہو کر نکلیں گے جس طرح کہ سیلاب کے لائے ہوئے کوڑے کرکٹ میں دانے اُگتے ہیں۔ وہاں جو سائے کے قریب ہوگا وہ سبز ہوگا اور جو دھوپ کے قریب ہوگا وہ زرد ہوگا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا "عُتَقَاءُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ" کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزاد کیا ہے۔ سوائے ایک آدمی کے کہ وہ ان کے بعد بھی ہزار برس تک جہنم میں رہے گا۔ پھر وہ پکارے گا "یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ" تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا تاکہ وہ اسے نکال لائے۔ وہ جہنم میں ستر برس تک اسے تلاش میں ادھر ادھر گھومتا پھرے گا مگر اسے نہ پا سکے گا اور واپس لوٹ کر عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! بلاشبہ تو نے مجھے اپنے فلاں بندے کو جہنم سے نکالنے کا حکم

1 ۔ نوادر الاصول، جلد 30، صفحہ 395

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۝ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عبدالمطلب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور حضرت عبدالمطلب [illegible] اشعار [illegible]

لاهم إن المرء يمنع رحله فامنع حلالك
لا يغلبن صليبهم ومحالهم عدوا محالك

"اے اللہ ہر شخص اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے تو بھی اپنے گھر کی حفاظت فرما۔ صلیب والوں کی صلیب اور ان کی قوت تیری قوت پر غالب نہ آ جائے۔"

[illegible] فعلت [illegible] فأمر ما بدا لك
[illegible]

"[illegible] اور [illegible] جس کے ساتھ تیرے کام مکمل ہو جاتے ہیں۔"

[illegible] بجموعهم والفيل كي [illegible]
[illegible] وكعبتنا [illegible]

"وہ آج صبح اپنے لشکروں اور ہاتھیوں کے ساتھ [illegible] تیرے عیال کو قیدی بنا لیں [illegible] اگر تو نے ان کو اور کعبہ کو چھوڑ دیا تو [illegible]۔"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نکل گیا۔ جب [illegible] حضرت عبدالمطلب [illegible] اپنے ساتھیوں [illegible]
[illegible] تو آپ نے اپنے [illegible] گرفتار [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قریب [illegible]
[illegible] اصحاب الفیل کے ساتھ [illegible]
[illegible] حضرت عبدالمطلب [illegible]

[illegible] الحبش [illegible] وقد [illegible] بمكة الأفيالا

[illegible]

وقد [illegible] الفعالا [illegible] أمر [illegible] فعالا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] (1)
[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
[illegible] حضرت عبدالمطلب [illegible] آئے اور
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (2)

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ
قول [illegible] تک کہ جب [illegible] کے قریب پہنچے۔ تو حضرت عبدالمطلب ان کے پاس
آئے [illegible]

1۔ [illegible] جلد [illegible] صفحہ 43 [illegible] بیروت 2۔ [illegible] جلد [illegible] صفحہ 124 [illegible] دار الکتب العلمیہ بیروت

[illegible] سے بیان [illegible] نے مجھے اس گھر (بیت اللہ) کے بارے [illegible] کی [illegible]
[illegible] اس [illegible] اور [illegible] کا ارادہ [illegible] تو آپ سے
[illegible] بیت اللہ میں داخل ہو [illegible]
[illegible] نے [illegible] پہاڑ پر [illegible] تھے [illegible]
[illegible] اللّٰھم ان المرء [illegible] حلالا [illegible] حلالک لا یغلبن
محالھم ابدا محالک اللّٰھم ان [illegible] فعلت فمر ما بدالک "اے اللہ! بے شک [illegible] اپنے گھر کی حفاظت
[illegible] اللہ [illegible] کا حکم ارشاد فرمایا [illegible]
کی جانب سے [illegible] اسی طرح [illegible] فرمائی ہے۔
[illegible] یہاں تک کہ [illegible] اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا۔ (1)

[illegible] عبد بن حمید رحمہ اللہ نے اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان
[illegible] ابرہہ الاشرم حبشہ سے آیا [illegible] ساتھ [illegible] بھی تھے [illegible] بیت اللہ شریف [illegible]
[illegible] کے ساتھ ہاتھیوں کو لائے۔ یہاں تک
[illegible] بیت اللہ شریف کی طرف [illegible] (ہاتھی) [illegible] زمین پر بیٹھ جاتا۔
اور [illegible] اپنے شہروں کی طرف [illegible] تو وہ چل پڑتا [illegible] یہاں تک کہ [illegible]
کے پاس [illegible] اللہ تعالیٰ نے ان پر [illegible] کے پرندوں [illegible] ان پر پتھر پھینکنے لگے یہاں تک
کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] کسی مقام پر [illegible]
[illegible] قوم کے پاس پہنچا [illegible] ہلاک ہو گیا۔

[illegible] سے بیان کیا ہے [illegible] اپنے لشکر اور
[illegible] بیت اللہ شریف کو [illegible] جب
[illegible] بیت اللہ شریف کے قریب پہنچا [illegible]
[illegible] ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ [illegible] آیا اور اس کے
ساتھ ہاتھی بھی تھے [illegible] جب وہ حرم کے پاس پہنچا تو ہاتھی بیٹھ گیا [illegible] حرم میں [illegible] کر دیا۔ اور جب
[illegible] (2) [illegible] کی طرف [illegible] اور
چلنے سے انکار [illegible] تو اللہ تعالیٰ نے ان پر [illegible] پرندے بھیجے [illegible] تھے جو
[illegible] طرح تھے [illegible] ہلاک ہو جاتا تھا۔ (2)

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 583 (3974)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 326 (36635)

[illegible] رضی اللہ عنہما [illegible] کہ [illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] پچاس ہزار سال [illegible] چلا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کرے گا۔

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] (1)۔

[illegible] حضرت ابن مسعود [illegible]
[illegible] (2)۔

[illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] تھے۔

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] کی طرح
[illegible] کی مانند تھی۔

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] کی طرح ہیں۔

[illegible] ابن ابی حاتم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (3)۔

1۔ [illegible] 3/62 [illegible]

2۔ [illegible] 10 [illegible] 3۔ [illegible] 123 [illegible]

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ سبز رنگ کے پرندے تھے۔ اور ایک روایت میں الفاظ ہیں کہ وہ سفید رنگ کے تھے۔ وہ سمندر کی جانب سے آئے ان کے سر درندوں کے سروں کی طرح تھے۔ اس سے قبل اور بعد ایسے پرندے نہیں دیکھے گئے۔ انہوں نے پتھر ان پر پھینکے جس سے ان پر چیچک کی ابتدا ہوئی۔ یہ پہلا دن ہے جب چیچک ظاہر ہوئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ کی تفسیر میں یہ قول بیان کیا ہے کہ جب اصحاب فیل مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے ارادہ سے آئے تو ان کا سردار ابو یکسوم حبشی تھا۔ یہاں تک کہ وہ وادی محسر تک پہنچے۔ تو وہاں ان پر پرندے آ گئے۔ ہر پرندے کی چونچ میں ایک پتھر تھا اور پاؤں میں دو پتھر تھے۔ انہوں نے وہ پتھر ان پر برسائے۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ فرمایا: وہ غول در غول ایک دوسرے کے پیچھے تھے۔ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ فرماتے ہیں: وہ پتھر مٹی کے بنے ہوئے تھے۔ فرمایا: وہ چھوٹے ستاروں کے ٹکڑے تھے یعنی کنکریوں کی شکل میں۔ پرندوں نے وہ پتھر ان پر برسائے۔ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ اور انہیں اس طرح بنا دیا جیسے کھائی ہوئی کھیتی کے بھوسہ اور گلے سڑے پتے ہوتے ہیں۔ فرمایا: پتھروں نے انہیں اس طرح پھاڑ دیا اور کر دیا جیسا کہ اس کھیتی کے پتے پھٹے اور گلے سڑے ہوتے ہیں جو کھائی ہوئی ہو اور بھوسہ ہو۔ فرمایا: اصحاب فیل حضور رحمت ﷺ کی ولادت باسعادت سے پچپن دن قبل مکہ مکرمہ کی طرف آئے تھے۔

امام ابن منذر نے حضرت ابو صالح سے بیان کیا ہے کہ وہ پتھر چنے سے بڑا اور مسور کے دانے سے چھوٹا ہوتے تھے۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عمران رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ بہت سے پرندے بحیرہ سے پتھروں کے ساتھ آئے۔ ان میں سے بڑا پتھر چنے کے دانے کے برابر تھا اور چھوٹا مسور کی مثل تھا۔ (1)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ کی تفسیر میں قول بیان کیا ہے کہ وہ پتھر بندوق کی گولی کی مثل تھے۔ وہ برسائے گئے اور ان پر سرخ مہر لگی ہوئی تھی۔ ہر پرندے کے پاس تین پتھر تھے۔ دو پتھر اس کے پاؤں میں اور ایک پتھر اس کی چونچ میں تھا۔ ان پرندوں نے آسمان سے آ کر ان پر حلقہ بنا لیا پھر ان پر پتھر برسائے، ان میں کوئی جان بچا کر بھاگ نہ سکا۔

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے حضرت نوفل بن ابی معاویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے وہ کنکریاں دیکھیں جو اصحاب فیل پر برسائی گئی تھیں۔ وہ کنکر چنے کے دانے کی مثل تھے اور مسور سے بڑے تھے۔ وہ سرخ اور سیاہ تھے گویا کہ وہ چھوٹے ستاروں کے ٹکڑے ہیں۔ (2)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے حضرت حکیم بن حزام رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ پتھر چھوٹے چنے اور مسور کی طرح تھے۔ وہ برسائے گئے۔ ان پر سرخ مہر لگی ہوئی تھی جیسے کہ ٹکڑے ہوتے ہیں۔ اگر تو ان کے ساتھ غضب نہ دیا گیا ہوتا تو

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 450 (3698)، دارالکتب العلمیہ بیروت 2۔ دلائل النبوۃ از ابو نعیم، جلد 1، صفحہ 155، عالم الکتب بیروت

[illegible] سے [illegible] کہ [illegible] ہے [illegible] (مار) [illegible] دیتے ہیں۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے ان پتھروں کو دیکھا ہے جو [illegible] گویا کہ [illegible] کے [illegible] [illegible] گئے۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے [illegible] ایک [illegible] ان میں سے ایک کو [illegible] پتھر سے مارا گیا۔

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مجھے اس نے بتایا ہے جس نے ہاتھی [illegible] مشغول [illegible] دونوں سے کہا [illegible] مجھے [illegible] تاکہ ان [illegible] بادشاہ کا ہاتھی تھا [illegible] لشکر [illegible] ان کی قوت [illegible] جب [illegible] کے قریب پہنچا [illegible] کی طرف [illegible] تھا وہ بیٹھ جاتا [illegible] تھے اور [illegible] چھوڑ [illegible] پھر نہ اٹھا [illegible] پوچھا گیا [illegible] وہ اپنے شہروں کی طرف [illegible] زمین پر [illegible] تو ان کا کوئی عضو جسم سے کٹ کر گر جاتا یہاں تک [illegible] خثعم تک پہنچے [illegible] مر گیا۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما سے [illegible] بیان [illegible] انہوں نے [illegible] ایک پتھر [illegible] کا گوشت [illegible] اور [illegible] باقی [illegible] اس گوشت [illegible]۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے [illegible] ایک [illegible] سے پوچھا کہ [illegible] مجھے [illegible] ایک [illegible] تھوڑی [illegible] مجھے [illegible] پاؤں میں [illegible] پتھر تھا [illegible] تھوڑی [illegible] اس [illegible] پاؤں کے [illegible] کر رہے تھے۔

سورۃ قریش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ۝ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۝ فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ۝

"اس لیے کہ مانوس کیا قریش کو، (یعنی) مانوس کیا ان کو سردی اور گرمی کے سفر سے، پس ان کو چاہیے کہ وہ عبادت کریں اس گھر (کعبہ) کے رب کی، جس نے انہیں بھوک سے (نجات دے کر) کھانا کھلایا اور امن دیا (ہر قسم کے) خوف سے۔"

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ ... امام حاکم ... امام طبرانی ... امام بیہقی رحمہ اللہ نے خلافیات میں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو سات خصلتوں کے سبب فضیلت عطا فرمائی ہے جو ان سے قبل کسی کو عطا نہیں کی گئیں اور نہ ان کے بعد کسی کو عطا کی جائیں گی۔ ... نبوت ان میں ہے، حجابت ان میں ہے، سقایہ (حاجیوں کو پانی پلانا) ان میں ہے، ... اصحاب الفیل کے مقابلہ میں ان کی مدد کی گئی ... انہوں نے دس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ... اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے قرآن کریم میں ایک سورت نازل فرمائی جس میں ان کے سوا کسی کا ذکر نہیں کیا، وہ سورۃ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ہے۔ (۱)

امام بخاری نے التاریخ میں، امام طبرانی نے الاوسط میں ... حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو سات خصلتوں کے سبب فضیلت عطا فرمائی ... اللہ تعالیٰ نے ان کو فضیلت عطا فرمائی ... اس وقت قریش کے سوا کوئی اللہ کی عبادت نہیں کرتا تھا ... اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں قرآن کریم میں ایک سورت نازل فرمائی جس میں عالمین میں سے ان کے سوا کسی کا ذکر نہیں کیا، اور وہ سورۃ قریش ہے ... امام خطیب رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ... روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

1۔ [illegible] (15446175 ... [illegible] ... جلد 2، صفحہ 756 (16447

نے فرمایا: [illegible] سات خصلتوں کے ساتھ قریش کو فضیلت عطا فرمائی۔ وہ یہ ہیں: میں ان میں سے ہوں، اللہ تعالیٰ نے [illegible] ان میں [illegible] ایک مکمل سورت [illegible] جس میں ان کے سوا کسی اور کا ذکر نہیں [illegible] اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جب [illegible] اللہ تعالیٰ سے [illegible] [illegible] پہنچی ہیں۔

امام عبد بن حمید، ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز مغرب میں بیت اللہ شریف کے پاس لوگوں کو نماز پڑھائی اور سورۃ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ پڑھی [illegible] فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ کی تلاوت کی تو آپ [illegible] انگلی کے ساتھ کعبہ کی طرف اشارہ کرنے لگے۔

امام فریابی، ابن جریر [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ [illegible] رسول اللہ ﷺ کو [illegible] (الحمد [illegible]) [illegible] قریش لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ (1)۔

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ اے قریش [illegible] (کعبہ) کے [illegible] جس نے انہیں [illegible] فاقہ سے نجات بخشی اور انہیں (خوف) سے امن عطا فرمایا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اس طرح پڑھتے تھے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اِلْفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ (2)۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ [illegible] تھے [illegible] قریش کی الفت پیدا کرنے کے لیے ہے۔ [illegible] موسم سرما اور موسم گرما میں [illegible] شام کی طرف سفر کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ وہ اس خانہ (کعبہ) کے رب کی عبادت کی الفت پیدا کریں۔

امام ابن [illegible] ابن ابی حاتم [illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر بیان کی ہے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ [illegible] قریش پر میرا انعام ہے۔ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ [illegible] موسم سرما [illegible] گرمی کے موسم [illegible] طائف میں [illegible] اختیار کرتے تھے۔ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ فرمایا: انہیں چاہیے کہ وہ اس خانہ (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں۔ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ [illegible] جس نے انہیں [illegible] فاقہ سے نجات بخشی اور انہیں [illegible] سے امن عطا فرمایا (3)۔

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 259 (11520)، [illegible]

3۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 30، صفحہ [illegible] بیروت — 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 75-372-74

[illegible] لِاِيْلٰفِ [illegible]
قُرَيْشٍ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ [illegible]
[illegible]
[illegible] 37 [illegible]
[illegible] 35 [illegible] 29

[illegible] لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ [illegible]
[illegible] لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] 372 [illegible]
[illegible] 30 [illegible] 372 [illegible]

[illegible]

[illegible] قریشی [illegible]

[illegible]

[illegible] قریشی [illegible]

[illegible]

[illegible] قریشی [illegible] (2)

1 [illegible] 373 [illegible]

2 [illegible] 3701 [illegible]

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ اہل مکہ موسم سرما اور موسم گرما میں سردی اور گرمی کی تجارت کی غرض سے جب اللہ تعالیٰ کے شہر سے نکلتے تھے اور اہل عرب ان پر امن دیتے تھے اہل حرم ہونے کی وجہ سے ان کو کوئی خوف نہیں رکھتے تھے۔ جب ان کو عرب کسی جگہ پاتے تو [illegible] ان کو کسی قسم کا خوف [illegible] وہ [illegible] کہتے تھے۔ یہ ان [illegible] جب ان [illegible] اس میں سے کسی [illegible] ان کی عزت کی جاتی اور [illegible] (اس قول کی وجہ یہ ہے کہ) یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے قریش کو ذلیل کیا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے گا“ اور یہ بھی فرمایا: ”تم میرے اور قریش کا احترام کرو“۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف میری مدد فرمائی تو لوگ ان کے تابع ہوتے تھے۔ پھر جب مکہ فتح ہوا تو لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے تو اس وقت بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس معاملہ میں قریش کے تابع ہیں۔ ان کے مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع ہیں اور ان کے کافر ان کے کافروں کے تابع ہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت سے اسی طرح مانوس ہو جائیں جیسا کہ سردیوں اور گرمیوں کے سفر تجارت سے مانوس ہو گئے ہیں (1)۔

امام فریابی، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ الفت سے مراد قریش کی محبت اور جماعت ہے انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت سے اسی طرح الفت و محبت کریں جس طرح سردیوں اور گرمیوں کے سفر سے الفت و محبت رکھتے ہیں۔

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ قریش موسم سرما اور موسم گرما میں تجارت کی غرض سے سفر کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اس میں الفت و محبت پیدا کر دی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ قریش سردیوں اور گرمیوں کے موسم میں تجارت کرتے تھے اور وہ سردیوں کے موسم میں یمن اور حبشہ کی طرف جاتے تھے اور یہ علاقے گرم تھے اور گرمیوں کے موسم میں بصریٰ اور شام کی طرف جاتے تھے اور ٹھنڈک حاصل کرتے تھے۔ یہی اس کے ارشاد اِیْلٰفِهِمْ کا مطلب ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قریش کے تجارت کے دو سفر ہوتے تھے۔ ایک گرمیوں کے موسم میں شام کی طرف اور ایک سردیوں کے موسم میں یمن کی طرف (2)۔

امام ابن سعد اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عمرو رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ کا مفہوم

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 375، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 376

سے ان سے (مال) چھینا نہیں جاتا تھا (یعنی) وہ لوٹ مار سے محفوظ تھے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے وَ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں حبشہ کے خوف سے امن عطا فرما دیا۔

امام فریابی، ابن جریر، ابن منذر، اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ کا معنی ہے: اللہ تعالیٰ نے انہیں جذام سے محفوظ رکھا۔(1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل میں اور ابن عساکر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ معاویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا قریش کا نام قریش کیوں رکھا گیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک جانور کی وجہ سے جو سمندر میں ہوتا ہے، سمندری جانوروں میں سب سے بڑا ہے، اسے قریش کہا جاتا ہے، یہ کسی کے پاس سے گزرتا ہے تو وہ کوئی شے بھی گزرتی ہے تو وہ اسے کھا جاتا ہے۔ تو معاویہ نے پوچھا: اس کے بارے مجھے کوئی شعر سنایئے تو آپ نے جمحی کے شعر سنائے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے:

وَقُرَيْشٌ هِيَ الَّتِي تَسْكُنُ الْبَحْرَ ... بِهَا سُمِّيَتْ قُرَيْشٌ قُرَيْشَا

"قریش وہ ہے جو سمندر میں رہتا ہے، اسی کے سبب قریش کا نام قریش رکھا گیا ہے"

تَأْكُلُ الْغَثَّ وَالسَّمِينَ وَلَا تَتْرُكُ ... فِيهَا لِذِي الْجَنَاحَيْنِ رِيشَا

"وہ کمزور اور موٹے (ہر جانور) کو کھا جاتا ہے اور وہاں کسی پروں والے جانور کے پر بھی نہیں چھوڑتا"۔

هَكَذَا فِي الْبِلَادِ حَيُّ قُرَيْشٍ ... يَأْكُلُونَ الْبِلَادَ أَكْلًا كَمِيشَا

"اسی طرح شہروں میں ہے کہ قریش شہروں کو بھی مضبوطی اور جرات کے ساتھ نگل جاتے ہیں"۔

وَلَهُمْ آخِرَ الزَّمَانِ نَبِيٌّ ... يُكْثِرُ الْقَتْلَ فِيهِمْ وَالْخُمُوشَا

"اور انہیں میں ہی آخر زمان پیغمبر ہیں جو ان میں قتل اور زخم کثرت سے کرتا ہے"۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن محمد بن جبیر بن مطعم رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ عبد الملک بن مروان نے حضرت محمد بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: قریش کا نام قریش کب رکھا گیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس وقت وہ لوگ افتراق و انتشار کے بعد حرم پاک میں جمع ہوئے۔ پس اسی اجتماع کے سبب وہ قریش ہے۔ تو عبد الملک نے کہا: میں نے اس طرح نہیں سنا۔ البتہ میں نے تو سنا ہے کہ قصی کو قرشی کہا جاتا تھا۔ اس سے پہلے قریش نام نہیں رکھا گیا۔

ابن سعد نے حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جب قصی حرم میں اترے اور اس پر غالب آ گئے اور بہت خوب صورت افعال کیے تو اسی سبب سے قرشی کہلائے۔ یہ سب سے پہلے ان کا یہ نام رکھا گیا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ قریش کے پاس گئے اور ان سے بہت نامناسب سلوک کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قتادہ! قریش کو گالی نہ دو۔ کیونکہ شاید تو ان میں سے ایسے لوگوں کے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 376، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (2)

[illegible] (3)

[illegible] 4

[illegible]

(32306) [illegible] [illegible] 03 [illegible]
([illegible] 1461 [illegible] 32 [illegible]

[illegible] (1)

[illegible] (2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] قریش [illegible] (3)

امام [illegible] شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ [illegible] (4)

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کو [illegible] (5)

امام ابن ابی [illegible] اور [illegible] نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما سے [illegible] کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] (6)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] (7)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے لیے دعا فرمائی [illegible] (8)

امام ابن ابی شیبہ [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ [illegible] (9)

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] قریش [illegible] (10)

---

1. مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 402 (32382) [illegible]
2. ایضاً (32383)
3. ایضاً (32384)
4. ایضاً (32389)
5. ایضاً (3238[illegible])
6. صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 497 [illegible]
7. مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 403 (32393)
8. ایضاً (32396)
9. ایضاً (32399)
10. [illegible] جلد 2، صفحہ 230 [illegible]

آیاتہا ۷ ｜ سورۃ الماعون مکیۃ ۱۰۷ ｜ رکوعہا ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝

"کیا آپ نے دیکھا ہے اس کو جو جھٹلاتا ہے روز جزا کو۔ یہی وہ (بدبخت) ہے جو دھکے دے کر نکالتا ہے یتیم کو۔ اور دوسروں کو بھی ترغیب نہیں دیتا ہے (دوسروں کو) کہ غریب کو کھانا کھلائیں۔ پس خرابی ہے، ایسے نمازیوں کے لیے۔ جو اپنی نماز (کی ادائیگی) سے غافل ہیں۔ وہ جو ریاکاری کرتے ہیں۔ اور (مانگے بھی) نہیں دیتے روزمرہ استعمال کی چیز"۔

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سورۂ اَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ میں جھٹلانے والے سے مراد کافر ہے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ آیت میں بالدین سے مراد حساب ہے۔(1)

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ فرمایا آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ کیا آپ نے دیکھا ہے اس کو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو جھٹلاتا ہے اور فَذٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا یہی وہ (بدبخت) ہے جو یتیم کو اس کے حق سے دھکے دے کر نکالتا ہے۔(2)

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ مجھے ارشاد باری تعالیٰ فَذٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ کے بارے بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: اس کا معنی ہے وہ یتیم کو اس کے حق سے دور کرتا ہے، پیچھے ہٹا دیتا ہے۔ تو حضرت نافع نے کہا: کیا عرب اس معنی کو پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے حضرت ابو طالب کو کہتے نہیں سنا:

يُقَسِّمُ حَقًّا لِلْيَتِيمِ وَلَمْ يَكُنْ　　يَدُعُّ لَدَى أَيْسَارِهِنَّ الْأَصَاغِرَا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 377، داراحیاء التراث العربی بیروت　　2۔ ایضاً

[illegible] مسعود [illegible] سے [illegible] بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ [illegible] پیچھے [illegible] جاتے۔

[illegible] عبدالرزاق [illegible] حضرت [illegible] سے [illegible] مراد [illegible] (1)

[illegible] حضرت [illegible] رحمہم اللہ نے حضرت [illegible] لو تولیٰ فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] نماز [illegible] پڑھتے ہیں جب [illegible] اور جب [illegible] تو [illegible] سے [illegible] رکھتے ہوئے [illegible] (2)

امام [illegible] ابن مردویہ [illegible] نے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاہُوْنَ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ منافقین ہیں جو لوگوں سے [illegible] نماز کو چھوڑ دیتے ہیں اور [illegible] نماز [illegible] پڑھتے ہیں (یعنی [illegible] کرتے ہیں) (3)

فریابی، ابن جریر، ابن [illegible] نے [illegible] بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مذکورہ آیت میں مراد [illegible] منافقین ہیں [illegible] (4)

امام فریابی، سعید بن منصور، ابو یعلیٰ، [illegible] ابن المنذر، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے [illegible] حضرت مصعب بن [illegible] سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] باپ سے [illegible] آپ نے [illegible] ارشاد الذین ہم عن صلاتہم ساہون [illegible] ہم میں سے کون [illegible] انہوں نے [illegible] بلکہ اس سے مراد وقت ضائع کرنا ہے۔ (5)

امام ابو یعلیٰ، ابن جریر، ابن المنذر، [illegible] طبرانی نے اوسط میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ ارشاد باری تعالیٰ کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مراد وہ لوگ ہیں جو نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کر دیتے ہیں۔ حاکم اور بیہقی نے کہا ہے کہ موقوف روایت زیادہ [illegible] ہے۔ (6)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ [illegible] نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت الذین ہم عن صلاتہم ساہون [illegible] تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! یہ آیت تمہارے لیے [illegible] سے بہتر ہے کہ تم میں سے ہر کسی کو ساری دنیا دے دی جائے۔ [illegible] کہ اگر وہ نماز پڑھے [illegible] اور [illegible] اور اگر وہ نماز ترک کرے تو [illegible] اپنے رب کا خوف نہ ہو۔ (7)

امام ابن جریر [illegible] نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز کو اس کے اوقات سے مؤخر کر دیتے ہیں۔ (8)

---

1. تفسیر عبدالرزاق [illegible] جلد 3 صفحہ 462، 3707 [illegible] 2. شعب الایمان جلد 5 صفحہ 340 (6853) [illegible]

3. [illegible] جلد 30 صفحہ 379 [illegible] 4. ایضاً جلد 30 صفحہ 381 5. ایضاً جلد 30 صفحہ 378

6. ایضاً جلد 30 صفحہ 380 7. ایضاً 8. ایضاً جلد 30 صفحہ 378

[illegible] الغرض [illegible] نماز کے اوقات ضائع کر دیتے ہیں۔

[illegible] حضرت [illegible] سے روایت [illegible] کہ ایک آدمی نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا [illegible] وہ آدمی [illegible] وقت [illegible] (1)

امام [illegible] نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ساھون کا معنی لاھون ہے یعنی غافل ہیں (2)

امام [illegible] نے حضرت [illegible] سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس طرح قرأت کرتے الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔

امام [illegible] نے حضرت عطا [illegible] سے بیان کیا ہے کہ [illegible] سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں [illegible] عن صلاتھم ساھون فرمایا [illegible] فی صلاتھم نہیں کہا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] وہ آدمی ہے جو [illegible] نہیں [illegible] توجہ [illegible] ہے۔

امام ابن [illegible] اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ وہ ریاکاری کے لیے نماز پڑھتے ہیں [illegible] (3)

امام [illegible] اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] نماز [illegible] (4)

امام ابن [illegible] ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ الذین ھم یراءون کا مفہوم ہے [illegible] ریاکاری کرتے ہیں (5)

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ [illegible] ابن جریر [illegible] ابن ابی حاتم، طبرانی [illegible] اور بیہقی نے [illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ [illegible] ڈول، ہنڈیا اور ترازو [illegible] (6)

1۔ تفسیر [illegible] جلد 30، صفحہ 31464 (37) [illegible] العلمیہ بیروت

2۔ [illegible] جلد 30، صفحہ 300 [illegible]

3۔ ایضاً

4۔ [illegible] جلد 3، صفحہ 453 (3708)

5۔ تفسیر [illegible] جلد 30، صفحہ 381

6۔ [illegible] 1 [illegible] 234 [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت [illegible] اصحاب [illegible]
بیان [illegible] الماعون [illegible] ڈول [illegible] کی چیزیں ہیں۔(1)

امام [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ [illegible]
[illegible] ہے۔

امام [illegible] سے روایت بیان کی ہے [illegible] مسلمان منافقین سے
[illegible] تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
ویمنعون الماعون۔(2)

امام [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] کہ حضور نبی کریم
[illegible] آیت [illegible] ایک دوسرے سے [illegible]
[illegible] جیسے کلہاڑی [illegible] اور [illegible]۔(3)

امام [illegible] بیان کی [illegible]
[illegible] کے پاس [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] آپ [illegible] ؟ تو آپ ﷺ نے
فرمایا: [illegible] استعمال کی چیزیں [illegible] عرض کی [illegible] (روزمرہ استعمال کی چیزیں) کیا ہیں؟ آپ
ﷺ نے [illegible] پانی [illegible] ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا [illegible]
[illegible] جس کے ساتھ [illegible] کام [illegible] کرتے ہیں [illegible] کیا ہے؟ تو آپ
ﷺ نے فرمایا: [illegible] ہیں۔

امام [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
مسلمان مسلمان کا بھائی ہے [illegible] استعمال کی چیزیں [illegible] لوگوں نے عرض کی [illegible] یا رسول اللہ ﷺ
[illegible] کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ [illegible] پانی [illegible] ؟ تو
آپ نے فرمایا: [illegible] جس کے ساتھ تم [illegible] کرتے ہو [illegible] لوگوں نے [illegible] کیا ہے؟
آپ نے فرمایا: [illegible] ہے۔

امام [illegible] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے [illegible] بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
[illegible] کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے [illegible]
[illegible] (الماعون) [illegible]

1۔ [illegible] 2۔ [illegible] (2117) [illegible]
3۔ [illegible]

میں سے جو کچھ کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ... تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہنڈیا، ڈول اور اس کے مثل اشیاء۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ... سے روایت کیا ہے کہ ام المومنین نے بتایا کہ ... وہ چیزیں ہیں ... میں نے عرض کی: ماعون کیا ہیں ... (1)

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے یوں بیان کیا ہے کہ الماعون سے مراد کلہاڑی، ہنڈیا اور ڈول ہیں۔(2)

امام آدم، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، بیہقی اور ضیاء مقدسی ... نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ویمنعون الماعون کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اس سے مراد گھر کا وہ سامان ہے جو عاریۃً دیا جا سکتا ہو۔(3)

امام فریابی رحمۃ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی الماعون سے مراد یہی ذکر کیا ہے۔

امام فریابی، ابن سعد اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے الماعون کے بارے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد ... گھر کا سامان ... کے لیے ہلاکت ہے؟ فرمایا نہیں، بلکہ جب کوئی ... کرے تو اس کے لیے ہلاکت ہے، جب وہ نماز سے غافل ہو اور ریاکاری کرے اور روزمرہ استعمال کا سامان مانگنے پر بھی انکار کرے۔

امام فریابی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ الماعون سے مراد زکوٰۃ مفروضہ ہے جس کو وہ ریاکاری کے ساتھ ادا کرتے ہیں ... زکوٰۃ کو ادا نہیں کرتے۔(4)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے ویمنعون الماعون کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ منافقین ہیں، نماز ظاہر ہے ... سے پڑھتے، اور زکوٰۃ ... روک لیتے تھے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ الماعون سے مراد زکوٰۃ ہے۔(5)

امام عبد الرزاق، فریابی، سعید بن منصور، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت ابن الحنفیہ رحمۃ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: الماعون سے مراد وہ مال ہے جس کا حق ادا نہ کیا جائے۔ میں نے ان

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 308 (11522)، دار الفکر بیروت
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 387، داراحیاء التراث العربی بیروت
3۔ ایضاً
4۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 585 (3977)، مکتبہ العصریہ بیروت
5۔ سنن کبریٰ للبیہقی، جلد 4، صفحہ 184، دار الفکر بیروت

سے کہا: بے شک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے: اس سے مراد وہ چیز ہے جو لوگ عاریۃً لیتے ہیں، آپس میں ایک دوسرے کو دیتے رہتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: ہو سکتا ہے کہ ماعون سے مراد حق ہو۔ (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ماعون میں سب سے اعلیٰ درجہ زکوٰۃ ہے اور اس کے ادنیٰ درجہ میں چھلنی، ڈول اور سوئی وغیرہ ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ لغت قریش کے مطابق الْمَاعُوْنَ سے مراد مال ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ ان دونوں نے کہا: الْمَاعُوْنَ سے مراد زکوٰۃ ہے۔ (3)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے محمد بن کعب سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الْمَاعُوْنَ سے مراد المعروف (نیکی) ہے۔ (4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اصول کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ الْمَاعُوْنَ کے مفہوم کے بارے لوگوں کے مابین اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے: وہ زکوٰۃ نہیں دیتے۔ بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ اطاعت سے انکار کرتے ہیں۔ اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ عاریۃً کوئی شے نہیں دیتے۔

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کے تحت یہ قول فرمایا ہے کہ انہوں نے اس کے بعد اسے عاریۃً نہیں دیا۔ (5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 383، داراحیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 389
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 2، صفحہ 421 (10634)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 383
5۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 388

سورۃ الکوثر [illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

[illegible] (حوض کوثر عطا کیا) [illegible] اپنے رب کے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] سورۂ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible] إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ [illegible] آپ نے فرمایا [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] آپ نے فرمایا [illegible]

[illegible] آپ کے سامنے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] الأكرم [illegible] والصواب

تعالیٰ (جو عظمت و کبریائی میں سب سے بڑا ہے) نے آپ کو کوثر عطا فرمایا۔ اس میں بے شمار نعمتیں اور خیر جمع ہو جاتی ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویہ اور بیہقی نے سنن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہلکی سی نیند میں تھے پھر تبسم کرتے ہوئے سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا: ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔ پھر مکمل سورۃ الکوثر پڑھی۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو میرے رب نے جنت میں مجھے عطا فرمائی ہے۔ اس میں خیر کثیر ہے۔ قیامت کے دن میری امت اس پر آئے گی (اور اس سے سیراب ہوگی) اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ ان میں سے ایک بندے کو کھینچ کر نکال دیا جائے گا۔ تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ بھی میری امت میں سے ہے۔ تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے جو کچھ اس نے آپ کے بعد کیا ہے۔ (1)

امام مسلم اور بیہقی رحمہما اللہ نے ایک دوسری سند سے اس طرح بیان کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آخر سورت تک یہ سورۃ الکوثر پڑھی۔ علامہ بیہقی نے کہا ہے کہ اہل علم، سیرت اور مغازی کے درمیان یہ مشہور ہے کہ یہ سورت مکی ہے اور یہ الفاظ اس کے مخالف نہیں ہیں۔ یہی مشابہ اور معقول ہے۔

امام طبرانی، امام حاکم اور آپ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ پڑھی۔ (2)

امام احمد، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کوثر عطا کی گئی۔ وہ جنت میں ایک نہر ہے جو جاری ہے اور اس میں کوئی شگاف نہیں۔ اس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے گنبد ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ اس کی مٹی تک مارا تو وہ انتہائی خوشبودار کستوری تھی اور اس کے کنکر موتی ہیں۔

امام طیالسی، ابن ابی شیبہ، احمد، عبد بن حمید، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں جنت میں داخل ہوا تو اچانک میں ایک ایسی نہر پر پہنچا جس کے دونوں کنارے موتیوں کے خیمے تھے۔ تو میں نے اپنا ہاتھ وہاں تک مارا جہاں پانی چل رہا تھا۔ تو انتہائی خوشبودار کستوری تھی۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل علیہ السلام! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔ (3)

امام احمد، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کوثر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جنت میں ایک نہر ہے جو میرے

1۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 172، قدیمی کتب خانہ کراچی
2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 281 (3015)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ 103، دار صادر بیروت

[illegible]

پوچھا رسول اللہ ﷺ کوثر کیا ہے؟ کیا یہ کوئی شے ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ نہر ہے جو مجھے عطا کی گئی ہے۔ پھر اس نے عرض کی: کیا اس کے کناروں پر موتی بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اس کی کنکریاں ہیرے، جواہر ہیں اور اس کے کنارے موتی ہیں۔ اس سے زیادہ خوبصورت کوئی شے نہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں، اس کے اوپر کناروں پر سونے کے تار درخت ہیں جن کی شاخیں لمبی ہیں جن پر پھل لگے ہوئے ہیں۔ اس نے عرض کی: کیا ان پر پرندے بھی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، وہاں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹ کی گردنوں کی طرح ہیں۔ اس نے کہا: یہ تو بہت اچھے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا کھانے والا ان کی طرف دیکھتا ہے...

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ کوثر جنت میں ایک نہر ہے اس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے گنبد ہیں جن میں حضور ﷺ کی ازواج مطہرات ہوں گی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے: جو پسند کرے کہ وہ کوثر کے بہنے کی آواز سنے تو وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ لے۔(1)

ابن جریر اور ابن عساکر نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ کوثر سے مراد دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔(2)

امام بخاری، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کوثر سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی رحمت ﷺ کو عطا کیا، خیر کثیر، قرآن اور حکمت ہے۔(3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کوثر سے مراد قرآن ہے۔

امام ابن ابی حاتم، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ پر یہ سورت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے کہا: یہ قربانی کیا ہے جس کا حکم مجھے میرے رب نے دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس سے مراد قربانی کرنا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دے رہا ہے کہ جب آپ نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہیں تو آپ اپنے ہاتھوں کو اٹھائیں (یعنی رفع یدین کریں) اسی طرح تکبیر کہیں جب رکوع کریں اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھائیں۔ کیونکہ یہ ہماری نماز ہے اور ان ملائکہ کی نماز ہے جو ساتوں آسمانوں میں ہیں۔ ہر شے کے لیے زینت ہے اور نماز کی زینت ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کرنا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رفع یدین اس عاجزی میں سے ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا: فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ (المومنون: 76) (4)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 393، داراحیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 393　3۔ ایضاً

4۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 586 (3981)، دار الکتب العلمیہ بیروت

5۔ ...

[illegible]

[illegible] رحمہ اللہ نے حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کا معنی ہے اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔ آپ تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ اٹھائیں۔ (1)

[illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی تفسیر اسی طرح بیان کی ہے کہ [illegible] اپنے [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible]

امام بخاری رحمہ اللہ نے [illegible] ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، [illegible] نے الافراد میں، ابو الشیخ، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے تحت فرمایا کہ آپ نماز میں [illegible] دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی کے درمیان رکھیں اور پھر دونوں کو اپنے سینے پر رکھیں۔ (2)

امام ابو الشیخ اور بیہقی رحمہما اللہ نے سنن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ (3)

امام ابن ابی حاتم، ابن شاہین نے السنۃ میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ نے نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ (4)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اسی آیت کے تحت حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ جب آپ نماز پڑھیں اور رکوع سے اپنا سر اٹھائیں تو سیدھے کھڑے ہو جائیں۔

[illegible] ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ سے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ آپ اپنے سینے

[illegible] تکبیر تحریمہ کے وقت [illegible] [illegible] عبداللہ بن مسعود [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

(1) [illegible] جلد 30، صفحہ 396 (2) [illegible] جلد 30، صفحہ 397 [illegible]

(3) [illegible] جلد 14، صفحہ 19 (2879) [illegible] (4) [illegible] جلد 14، صفحہ 19 (13906)

[illegible]

[illegible] (4)

[illegible]

[illegible] (5)

[illegible]

[illegible] (6)

[illegible]

[illegible] 30 [illegible] 397

[illegible] 35 [illegible] 409 [illegible] 30 [illegible] 401 [illegible] 259 [illegible]

[illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] کیا ہے کہ [illegible]

[illegible] ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا﴾ (النساء [illegible])

امام [illegible] حضرت [illegible] (2)

[illegible] حضرت ابن عباس [illegible] حضرت قاسم [illegible] ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ [illegible] (3)

[illegible] رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے [illegible] ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ [illegible] (4)

امام [illegible] حضرت قاسم [illegible]

1 [illegible]

2 [illegible] 128

حال میں تھے۔ ... تو اس وقت عرب کی عادت تھی ... جب حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیٹے کے وصال کے بعد ابتر ہو گئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکوثر نازل فرمائی اور فرمایا اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو آپ کے ساتھ ... سے حضرت قاسم کے وصال کی مصیبت اور تنگی کے عوض ... فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ راوی نے کہا ... نے اسی طرح ... عاص بن وائل کے متعلق نازل ہوئیں۔

امام زبیر بن بکار اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت قاسم مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کے جنازہ سے گزرے تھے کہ آپ ﷺ کا گزر عاص بن وائل اور اس کے بیٹے عمرو کے پاس سے ہوا۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو اس نے کہا میں واقعی اس سے عداوت رکھتا ہوں۔ تو عاص بن وائل نے کہا: اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ابتر ہو گیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ نازل فرمائی۔(1)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ عاص بن وائل کے بارے نازل ہوئی۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت شمر بن عطیہ سے بیان کیا ہے کہ جب کسی آدمی کا بیٹا فوت ہو جاتا تو قریش کہا کرتے تھے "بُتِرَ فلان" کہ فلاں بے نام و نشان ہو گیا ہے۔ پس جب حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے وصال فرما گئے تو عاص بن وائل نے کہا: آپ تو ابتر ہو گئے۔ الابتر سے مراد منفرد یعنی اکیلا اختیار کیا جاتا ہے۔

امام ابن سعد، ابن جریر، عبد الرزاق، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ شَانِئَكَ کا معنی ہے بے شک آپ کے دشمن۔(3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عطا رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ شَانِئَكَ سے ابو جہل مراد ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت شمر بن عطیہ رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط کہتا تھا کہ اس نبی (ﷺ) کے لیے کوئی بیٹا باقی نہیں رہے گا اور یہ ابتر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ نازل فرمائی۔(4)

1۔ ... جلد 3، صفحہ 125، دار الفکر بیروت

تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 400، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ ایضاً

3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 401

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! نہ میں عبادت کرتا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔

[illegible] قل یا ایہا الکافرون [illegible]

[illegible] قریش [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ [illegible] قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

[illegible]

[illegible] اگر [illegible] تو ہم آپ [illegible] کے لیے [illegible] کی طرف لوٹ آئیں [illegible] (1)

[illegible] کے اصحاب میں حضرت سعید بن مینا [illegible] مطلب اور امیہ بن خلف [illegible] (ﷺ) [illegible] ہم آپ کے معبود کی عبادت کرتے ہیں اور ہم اس میں آپ کے شریک [illegible] آپ تمام [illegible] ہم [illegible] اگر [illegible] جو آپ [illegible] اس سے زیادہ [illegible] ہم [illegible] حصہ لے لیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں مکمل سورۃ الکافرون نازل فرمائی۔ (2)

[illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ قریش نے کہا [illegible] آپ ہمارے معبودوں [illegible] تو ہم بھی آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ مکمل سورت نازل فرمائی۔

[illegible] حضرت [illegible] سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سورت کو مقشقشہ بھی کہا جاتا ہے۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ پھر آپ مقام ابراہیم کے پاس آئے اور یہ آیت پڑھی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (البقرہ 125) پھر آپ نے دو رکعت [illegible] فاتحۃ الکتاب (سورۃ الفاتحہ) پڑھی۔ اور سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ پڑھی [illegible] لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ [illegible] وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ [illegible] پھر آپ نے [illegible] سورۃ فاتحہ [illegible] کے ساتھ سورۃ الکافرون پڑھی: قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ [illegible] اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کروں گا۔ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ [illegible] میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کروں گا۔ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ پھر آپ نے [illegible]

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔ (3)

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتوں میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔ (4)

---

1. [illegible] جلد 3 صفحہ 469 (1722) دار الکتب العلمیہ بیروت
2. تفسیر طبری [illegible] جلد 30 صفحہ 404
3. سنن ابن ماجہ [illegible] جلد 1 صفحہ 451 (833) دار الکتب العلمیہ بیروت
4. ایضاً جلد 2 صفحہ 58 (1166)

بیہقی نے سنن میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی قرأت فرمائی۔(1)

امام ... رحمہ اللہ نے حضرت ابی ... رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سورت کی تلاوت کے ... "...". ...

امام مسلم، ابو داؤد، نسائی اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو رکعتوں میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی قرأت فرمائی۔(3)

امام ابن ابی شیبہ، احمد، ترمذی (آپ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے)، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو پچیس مرتبہ دیکھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بیس مرتبہ دیکھا کہ آپ ﷺ دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو رکعتیں مغرب کے بعد پڑھتے تھے اور ان میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی قرأت فرمائی۔(4)

امام ابن مردویہ، حاکم نے الکنی میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو چالیس صبحوں تک دیکھا۔ اور میں نے آپ کو فجر کی دو رکعتوں میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا اور آپ فرماتے: ان دونوں میں سے پہلی ایک قرآن کے چوتھائی اور دوسری قرآن کریم کے تہائی کے برابر ہے۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتوں میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔(5)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی تو یہ اس کے لیے چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

امام طبرانی نے صغیر میں اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی گویا اس نے چوتھائی قرآن کریم پڑھا اور جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی گویا اس نے قرآن کریم کا تیسرا حصہ پڑھا۔(6)

حضرت مسعود رحمہ اللہ نے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی سے حدیث بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: یہ دو سورتیں کتنی عمدہ ہیں جنہیں دو رکعتوں میں پڑھا جاتا ہے یعنی "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۔

1۔ سنن کبریٰ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 243 (9024-35) ... 2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 212 (6-330)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 251، قدیمی کتب خانہ کراچی 4۔ سنن ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 48 (1149)، دار الکتب العلمیہ بیروت

6۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 492 (2523)، دار الکتب العلمیہ بیروت 6۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 500 (2527)

146

امام احمد، ابن الضریس، بغوی اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب میں مہاجر (ابو الحسن) سے ایک آدمی سے جس نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے، روایت بیان کی ہے کہ اس نے کہا: میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا تو آپ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے، وہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی شرک سے بری ہو چکا ہے۔ ایک اور آدمی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ رہا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے سبب اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بےشک اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت فروہ بن نوفل بن معاویہ اشجعی رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے وہ بتائیے جو میں اپنے بستر پر جاتے وقت پڑھا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھا کرو، یہ شرک سے برأت کا بیان ہے۔ پھر میرے باپ نے کہا: اس کے بعد سے وفات تک (مرنے کے وقت تک) کسی دن اور رات پڑھنے میں خطا نہیں کی۔ (1)

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبد الرحمن بن نوفل اشجعی سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ایسی چیز سکھائیے جو میں سوتے وقت پڑھوں اور مجھے ایسی آیت کا حکم دیجیے جو مجھے شرک سے بری کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھا کرو۔ راوی نے فرمایا: اس کے بعد میرے باپ نے دنیا سے رخصت ہونے تک کسی دن اور رات میں اس سورت کو ترک نہیں کیا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت نوفل بن معاویہ اشجعی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: جب تو سونے کے لیے اپنے بستر پر آئے تو قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھ لے، کیونکہ جب تو یہ پڑھے گا تو تو شرک سے بری اور محفوظ رہے گا۔

امام احمد اور طبرانی رحمہما اللہ نے الاوسط میں حضرت حارث بن جبلہ رحمہ اللہ سے اور امام طبرانی رحمہ اللہ نے کہا حضرت جبلہ بن حارثہ رحمہ اللہ سے جو کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں، سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے کوئی ایسی شے بتائیے جو میں سوتے وقت پڑھا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے وقت جب تو اپنے بستر پر جائے تو قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک پڑھا کر، کیونکہ یہ شرک سے برأت کا اظہار ہے۔ (2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: سونے کے وقت قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھا کر، کیونکہ یہ شرک سے برأت کا اظہار ہے۔ (3)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن بریدہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منافق نماز

1۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 176، مطبوعہ وزارت تعلیم اسلام آباد
2۔ مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 168 (17003)، دارالفکر بیروت
3۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 499 (2522)، دارالکتب العلمیہ بیروت

یعنی (چاشت کی نماز) پڑھتے تھے اور اس میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھتے تھے (1)۔

امام ابو یعلیٰ اور طبرانی رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہاری ایک ایسے کلمہ پر راہنمائی کروں جو تمہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے نجات دے، جب تم سونے لگو تو قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھا کرو (2)۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے بستر پر جائے تو قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھ لیا کر۔ اور حضور نبی کریم ﷺ کبھی بستر پر تشریف نہیں لے گئے مگر آپ نے قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی یہاں تک کہ اسے ختم کیا (3)۔

ابن مردویہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو سورتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تو اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔ وہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہیں۔

امام ابو عبید نے فضائل میں اور ابن ضریس نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جس نے رات کے وقت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھیں اس نے (عمل میں) اچھا اور عمدہ عمل کیا۔

امام طبرانی نے معجم صغیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک بچھو نے آپ کو ڈس لیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے، یہ نہ نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ دوسرے کو۔ پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور اس پر ملنے لگے اور ساتھ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے رہے (4)۔

امام ابو یعلیٰ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جبیر! کیا تو پسند کرتا ہے کہ جب تو سفر پر نکلے تو وہاں تو اپنے ساتھیوں کی مثل سب سے اچھی حالت اور سب سے زیادہ زادِ راہ والا ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پانچ سورتیں پڑھ: قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور ہر سورت کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کر۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں مالدار تھا اور کثیر مال والا تھا، جب میں سفر پر نکلتا تو میری حالت کمزور ہو جاتی اور زادِ راہ کم ہو جاتا، جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ سورتیں بتائیں اور میں نے یہ پڑھیں میری حالت سب سے اچھی ہوگئی اور زادِ راہ سب سے زیادہ ہو گیا یہاں تک کہ میں اپنے سفر سے واپس لوٹ آتا (5)۔

ابن ضریس نے عمران بن ... سے بیان کیا ہے کہ ابو الجلد اسے ... کہتے ہیں ... قرآن کو ... سے ... برأت کرتی ہے۔

---

1. ... جلد 4، صفحہ 203 (6621)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2. مجمع الزوائد، جلد 10، صفحہ 160 (17035)، دار الفکر بیروت　3. ایضاً، صفحہ 34 (17031)
4. ... جلد 5، صفحہ 19 (4246)　5. مسند ابو یعلیٰ، جلد 6، صفحہ 265 (7382)، دار الکتب العلمیہ بیروت

آیاتہا ۳ | سورۃ النصر مدنیۃ ۱۱۰ | رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

"جب اللہ کی مدد آپہنچی اور فتح (نصیب ہو جاتی ہے)۔ اور آپ دیکھ لیں لوگوں کو کہ وہ داخل ہو رہے ہیں اللہ کے دین میں فوج در فوج، تو (اس وقت) اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کیجئے اور (اپنی امت کے لیے) اس سے مغفرت طلب کیجئے۔ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے"۔

ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ مدینہ طیبہ میں نازل کی گئی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ مدینہ طیبہ میں نازل کی گئی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت بیان کیا ہے کہ سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ساری کی ساری فتح مکہ اور لوگوں کے دین میں داخل ہونے کے بعد مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ اس میں آپ ﷺ کو آپ کے وصال کی خبر دی جا رہی ہے (1)۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، بزار، ابو یعلیٰ، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قول بیان کیا ہے کہ یہ سورت ایام تشریق کے درمیان منیٰ کے مقام پر حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔ اس وقت آپ ﷺ حجۃ الوداع میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پہچان لیا کہ یہ حجۃ الوداع ہے (2)۔

امام ابو عبید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس طرح قراءت کی ہے۔ اِذَا جَآءَ فَتْحُ اللّٰهِ وَالنَّصْرُ۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ الفتح سے مراد فتح مکہ ہے اور وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا کے تحت کہا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بتا دیا کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ اس وقت آپ کا وصال ہو جائے گا (3)۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ اَفْوَاجًا سے مراد لوگوں کے گروہ ہیں۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 408، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 5، صفحہ 447، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 405-09

[illegible] اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ [illegible]
[illegible]

[illegible] اذا جاء نصر اللہ والفتح [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] سورۂ [illegible]
[illegible] نصر اللہ والفتح [illegible]
[illegible]

[illegible] جب سورۂ اذا جآء نصر اللہ
والفتح [illegible] میری موت قریب ہے۔

[illegible]
[illegible]

امام [illegible] رحمہم اللہ نے
[illegible] اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل
[illegible]
[illegible]

[illegible] رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس [illegible]
[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]
[illegible] (5)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] 30 [illegible] 407 [illegible]
[illegible] 3741 [illegible]

[illegible] یہ سورۃ [illegible] سب سے پہلا [illegible] ہے۔ [illegible] ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] اذا جاء نصر اللہ والفتح [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] سبحان ربی وبحمدہ [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

امام طبرانی رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اذا جاء نصر اللہ والفتح [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] ہجرت کے [illegible] قائل [illegible] اعمال [illegible] کا اعلان [illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] فرمایا [illegible] علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ [illegible] سبحان ربی وبحمدہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] قرآن [illegible] اعمال [illegible] قرب [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] حضرت [illegible] (1)

1 [illegible] 4431 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 78 [illegible] 743 [illegible]

... جس سے وحدت مذہب کی جا سکتی ہے ... قرآن کی ... اور اطاعت و پیروی کر دو تو ہدایت پا لو گے ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ... عرب میں سب ... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ... آپ کی ... حضرت عباس ... کے ساتھ ... آپ کے ... آپ ... کیا ... دونوں کی ... دیکھا۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے بارے میں ... آپ ... کے ... جب آپ لوگوں کو دیکھیں کہ وہ گروہ در گروہ اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں ... توبہ قبول کرنے والا ہے ... فرماتے ہیں کہ جس وقت آپ کی موت ... ہے ... کے لیے ... توبہ قبول کرنے والا ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے تحت یہ تفسیر بیان کی ہے کہ یہ علم اور حد ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے لیے اس کی حد بیان کی ہے اور آپ کو اپنے وصال کی خبر دی ہے کہ عنقریب آپ فتح کے بعد باقی نہیں رہیں گے مگر تھوڑا عرصہ۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ... قرآن کریم میں ... سب سے آخری سورت ... اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت ابو بکر سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر سورۃ النصر نازل کی گئی ... آپ نے ... کیا آپ کو اپنے وصال کی خبر دی گئی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کا ارادہ فرمایا تو آپ مدینہ طیبہ سے رمضان المبارک میں روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے اس وقت رسول اللہ ﷺ کو مدینہ طیبہ آئے ہوئے آٹھ سال ... نصف گزر چکا تھا ... رمضان المبارک کے ... کو آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح کر لیا 1

امام ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ پڑھتے تھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ کثرت سے یہ پڑھتے ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 5، صفحہ 323 ...

وبحمدہ واستغفر اللہ واتوب الیہ" تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ عنقریب میں اپنی امت سے ایک علامت دیکھوں گا، سو جب میں اسے دیکھوں تو کثرت سے یہ کلمات پڑھوں "سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ واتوب الیہ" اور تحقیق میں نے وہ دیکھ لی ہے "اذا جاء نصر اللہ والفتح" سے مراد فتح مکہ ہے۔ "ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا"۔(1)

امام بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں کثرت سے یہ کہا کرتے تھے "سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی" اور آپ قرآن حکیم کی یہ تفسیر کرتے تھے یعنی اذا جاء نصر اللہ والفتح۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب سے رسول اللہ ﷺ پر یہ سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل کی گئی ہے تو آپ ﷺ کثرت سے یہ کلمات کہتے "سبحانک اللھم ربی وبحمدک اللھم اغفرلی"(3)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور ﷺ کی حالت یہ تھی کہ آپ ﷺ اٹھتے بیٹھتے، آتے جاتے یہی کلمات کہتے تھے "سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ" تو میں نے اس بارے آپ سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح آخر تک پڑھی۔(4)

امام احمد ... نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے: جب سورۃ نصر نازل ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ کثرت سے یہ دعا کرتے تھے "سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی انک انت التواب الغفور"(5)

امام حاکم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ دعا کرتے تھے "سبحانک ربنا وبحمدک" اور جب اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل ہوئی تو پھر اسی طرح کہتے "سبحانک ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی انک انت التواب الغفور"(6)

امام ... نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ جب اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل یمن آئے ہیں، ان کے دل نہایت نرم ہیں، ایمان یمانی ہے، فقہ یمانی ہے اور حکمت یمانی ہے۔

1۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 192، قدیمی کتب خانہ کراچی   2۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 742، قدیمی کتب خانہ کراچی
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 407، داراحیاء التراث العربی بیروت   4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 409   5۔ ایضاً
6۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 587 (3963)، دارالکتب العلمیہ بیروت

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوئے اور عنقریب وہ گروہ در گروہ اس سے نکل بھی جائیں گے جیسا کہ وہ گروہ در گروہ داخل ہوئے تھے۔

اور طبرانی نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے میری وفات کی خبر دی گئی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کے لیے آخرت دنیا سے بہتر ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بے شک لوگ گروہ در گروہ اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہوئے ہیں اور عنقریب وہ گروہ در گروہ اس سے نکل جائیں گے۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصر اللہ والفتح اور یمن والے آئے تو وہ نرم دل اور خوش طبع لوگ ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہوئے ہیں۔

سورۃ اللہب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝
سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝
فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ابو لہب کی بیوی [illegible] تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] (1)

امام [illegible] ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت [illegible] سے وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کی تفسیر [illegible] (2)

امام [illegible] (3)

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کی تفسیر [illegible] فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ [illegible]

امام [illegible] رضی اللہ عنہ سے حَمَّالَةَ الْحَطَبِ [illegible]

امام [illegible] ابن ابی حاتم [illegible] فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ [illegible] (5)

امام [illegible] رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ [illegible]

1۔ تفسیر طبری، جلد 30، صفحہ [illegible] 2۔ ایضاً

3۔ [illegible] 4۔ ایضاً 5۔ [illegible] جلد 30، صفحہ 15 [illegible]

گردن میں وزنی لوہے کی رسی ہوگی۔

امام ابن جریر نے نقل کیا ہے ... ابن عساکر نے ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَامْرَاَتُهٗ ۚ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کی تفسیر میں یہ بیان کیا ہے کہ ... اور حضور نبی کریم ﷺ کے راستہ میں پھینک دیتی تھی ... حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کا ... [illegible] ... فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ... [illegible] ... (1)

امام ابن عساکر نے ایک سند کے ساتھ ... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ... میرے چچا ... ہیں۔ ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہیں ... اور ... حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں ... اللہ تعالیٰ ... اور ایک عبد العزیٰ ہے ... ابو لہب ... [illegible] ... (2)

امام ابن ابی حاتم ... حضرت جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ابو لہب ... [illegible] ... حضور نبی کریم ﷺ ... (3)

امام ابن مردویہ ... حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم سے روایت بیان کی ہے کہ ... بنت ابی لہب ہجرت کر کے آئی ... تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ ... حضور نبی کریم ﷺ ... [illegible] ... میری شفاعت ... قیامت کے دن ... [illegible] ...

1۔ ... جلد 30، صفحہ 419، ...
3۔ ... جلد 3، صفحہ 167 تا 172

آیاتہا ۴ | سورۃ الاخلاص مکیۃ | رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۟

(اے حبیب!) آپ فرما دیجئے وہ اللہ ہے یکتا۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

امام احمد، امام بخاری نے تاریخ میں، ترمذی، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابن ابی حاتم نے السنۃ میں، بغوی نے معجم میں، ابن المنذر نے العظمۃ میں، حاکم، آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ مشرکین نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہا: اے محمد (ﷺ)! ہمارے لیے اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ کیونکہ کوئی شے پیدا نہیں کی جائے گی مگر وہ عنقریب مر جائے گی اور کوئی شے نہیں مرے گی مگر اس کا وارث بنایا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کو موت آئے گی اور نہ اس کا وارث بنایا جائے گا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اس کا کوئی شبیہ نہیں اور نہ کوئی ہمسر ہے۔ اور اس کی مثل کوئی شے نہیں۔ (1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مشرکین نے کہا: اے محمد ﷺ! ہمیں اپنے رب کے بارے بتائیے۔ ہمیں اپنے رب کا وصف بیان کیجئے، وہ کیا ہے؟ اور وہ کس شے سے ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ (2)

امام ابن المنذر اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے یہی قول بیان کیا ہے کہ احزاب نے کہا: ہمارے لیے اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ تب حضرت جبرئیل علیہ السلام مذکورہ سورت لے کر حاضر ہوئے۔ (3)

امام ابو یعلیٰ، ابن جریر، ابن المنذر، طبرانی نے الاوسط میں، ابو نعیم نے الحلیۃ میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے سند حسن کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی: اپنے رب کا نسب بیان کیجئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ (4)

امام طبرانی اور ابو الشیخ رحمہما اللہ نے العظمۃ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قریش نے کہا

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 172، [illegible]
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 418، [illegible]
3۔ ایضاً
4۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد 2، صفحہ 287 (2040)، [illegible]

پاس اللہ تعالیٰ ... اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ نازل فرمائی۔

... طبرانی نے اوسط میں ... قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ خیبر کے یہودی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور ... سے، آدم علیہ السلام کو ... سے، ابلیس کو آگ کے شعلے سے، آسمان کو دھوئیں سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے تخلیق فرمایا ہے۔ آپ ہمیں اپنے رب کے بارے میں بتائیے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ لے کر حاضر ہوئے۔ فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اس کی کوئی شاخیں نہیں جو مشرق و مغرب ... اَللّٰهُ الصَّمَدُ ... لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ اس کا ... وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اس کی مخلوق میں سے کوئی شے ... [illegible] ... اس صورت میں جنت ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہے ... [illegible] ... (قرآن) ... [illegible] ... اور جس نے ... [illegible] ... الفردوس میں ... [illegible] ... اور جس نے ... [illegible] ... رسول اللہ ﷺ ... [illegible] ... اس سے پوچھو ... [illegible] ... رسول اللہ ﷺ ... [illegible] ... تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی محبت نے اسے جنت میں داخل کر دیا ... [illegible] ... بیان تک کر دیا ہوتی۔

... [illegible] ... حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ... [illegible] ... حضرت ابراہیم علیہ السلام ... [illegible] ... رسول اللہ ﷺ کی طرف چلے ... [illegible] ... رسول اللہ ﷺ نے ... [illegible] ... آپ ﷺ نے فرمایا قریب ہو ... [illegible] ... آپ ﷺ نے ... [illegible] ... میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تو تورات میں ... رسول اللہ ... [illegible] ... آپ ... [illegible] ... رب کی صفات بیان کیجئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ

74

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 2 [illegible] 7 [illegible] 1430/303 [illegible]

3 [illegible] 30 [illegible] 6 [illegible] 7 [illegible]

اس وقت قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مکمل صورت میں نازل ہوئی۔(1)

وہ روایت جسے احمد نے نقل کیا ہے، الجسم والعلیل میں، ابن منیع، محمد بن نصر، ابن مردویہ اور ضیاء رحمہم اللہ نے مختارہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھی تو گویا اس نے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کی۔

دس مرتبہ پڑھنے ... قرأت کی اور بیہقی نے شعب ... نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ دو سو مرتبہ پڑھی اس کے دو سو سال کے گناہ بخش دیے گئے۔(2)

امام احمد، مرزی، ابن العربی اور بیہقی رحمہم اللہ نے ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: میں اس سورت (اخلاص) سے محبت کرتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ تیری محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا ہے۔(3)

... ابو یعلیٰ اور ابن الاعرابی رحمہم اللہ نے ... میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کیا تم میں سے کوئی رات کے وقت تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا، بے شک یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔(4)

امام ابو یعلیٰ اور محمد بن نصر رحمہما اللہ نے کتاب الصلوٰۃ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پچاس مرتبہ پڑھی اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیے گئے۔

امام ترمذی، ابو یعلیٰ، محمد بن نصر، ابن عدی اور بیہقی نے شعب میں رحمہم اللہ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر روز دو سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے پندرہ سو نیکیاں لکھتا ہے اور اس سے پچاس سال کے گناہ مٹا دیتا ہے مگر یہ کہ اس کے ذمہ کوئی قرض ہو۔(5)

ترمذی، ابن عدی اور بیہقی نے ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی رات کے وقت اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو وہ اپنے دائیں پہلو پر سوئے اور سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو رب کریم اسے فرمائے گا: اے میرے بندے! اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔(6)

امام ابن سعد، ابن ضریس، ابو یعلیٰ اور بیہقی رحمہم اللہ نے دلائل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ شام میں تھے کہ آپ کے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا: اے محمد (ﷺ)! حضرت معاویہ بن معاویہ مزنی فوت ہو گئے ہیں۔ کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 419، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 507 (2548)، دار الکتب العلمیہ بیروت   3۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 114، وزارت تعلیم اسلام آباد

4۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد 3، صفحہ 401 (4406)، دار الکتب العلمیہ بیروت   5۔ سنن دارمی، جلد 2، صفحہ 133   6۔ ایضاً

ہاں وجہ ٹیلوں سے درمیں۔ پھر اچانک آپ کے لیے ہر شے زمین اور عرش کے ساتھ پست کی گئی (یعنی تمام زمین ہموار ہو گئی) اور پھر ان کی چار پائی آپ ﷺ کو سامنے دکھائی گئی اور آپ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ تو حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کس وجہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت عطا ہوئی ہے؟ عرض کی: وہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سے محبت کرتا تھا اور شب و روز میں چلتے پھرتے تو اس سورہ یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے جب انکی پیٹھ ہر حال میں اور بیٹھے ہوئے آتے جاتے اور سوتے وقت پڑھتے رہتے تھے۔(1)

امام ابن سعد، ابن الضریس، بیہقی نے دلائل میں اور طبرانی نے دوسری سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تبوک کے مقام پر تھے کہ ایک دن ایسی روشنی، شعاعوں اور نور کے ساتھ سورج طلوع ہوا کہ اس سے پہلے گزشتہ دنوں میں ہم نے اس طرح نہیں دیکھا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ اس کی روشنی اور نور پر تعجب فرمانے لگے حتی کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آپ کے پاس آئے۔ تو آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے پوچھا: آج کیا ہے کہ سورج اتنی روشنی اور شعاعوں کے ساتھ طلوع ہوا ہے کہ میں نے گزشتہ دنوں میں اسے اس طرح طلوع ہوتے نہیں دیکھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس کا سبب یہ ہے کہ آج مدینہ طیبہ میں حضرت معاویہ بن معاویہ لیثی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار ملائکہ ان پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے بھیجے ہیں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کس سبب سے ہے؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: وہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کثرت سے اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اور رات دن کے اوقات کثرت سے پڑھتے تھے۔ آپ بھی اسے کثرت سے پڑھیے کیونکہ اس میں تمہارے رب کا نسب ہے۔ اور جس نے اسے پچاس مرتبہ پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے پچاس ہزار درجات بلند فرما دیتا ہے اور اس سے پچاس ہزار گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے لیے پچاس ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اور جس نے اس سے زیادہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لیے اضافہ فرما دے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں زمین کو سمیٹ دوں اور آپ ان پر نماز جنازہ پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی۔(2)

امام ابن عدی اور بیہقی رحمہما اللہ نے الشعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی اس کے پچاس سال کے گناہ مٹا دیے گئے۔ بجز اس کے کہ وہ چار کاموں سے اجتناب کرے: خون (قتل)، اموال (چوری)، شرمگاہ اور شراب نوشی۔(3)

ابن عدی اور بیہقی نے الشعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جس نے دو سو بار فرض نماز کی طرح باوضو سو بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی اور ابتدا فاتحۃ الکتاب (سورۃ فاتحہ) سے کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے، اس کے دس درجات بلند کرتا ہے اور اس کے لیے جنت میں سو محل بنا

1۔ مجمع الزوائد، جلد 9، صفحہ 256، دارالکتب العلمیہ بیروت
2۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 245
3۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 508 (2551)، دارالکتب العلمیہ بیروت

دیتا ہے (اور یہ اپنے پڑھنے والے کے لئے) گویا کہ اس نے تہائی قرآن کریم پڑھا ہے۔ یہ سورت شرک سے طہارت ہے، ملائکہ کو حاضر کرنے والی اور شیطان کو دور بھگانے والی ہے۔ اس کی گونج عرش کے اردگرد ہوتی ہے، یہ اپنے قاری کا ذکر کرتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب وہ اس کی طرف نظر فرماتا ہے تو اسے کبھی بھی عذاب نہیں دیتا۔ (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جس نے ان کو حالت ایمان میں پایا وہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے اور جس حور عین کے ساتھ چاہے شادی کرے۔ وہ آدمی جس نے اپنے قاتل کو معاف کیا، جس نے مخفی دین (قرض) ادا کیا اور جس نے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ان میں سے ایک عمل کی بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ان میں سے ایک عمل کا (اجر) بھی یہی ہے۔ (2)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے اوسط میں ایک سند کے ساتھ جس میں مجہول راوی ہے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر روز پچاس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی قیامت کے دن اسے قبر سے اس طرح بلایا جائے گا: اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے اٹھو اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (3)

امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے الحلیہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کھانے کے وقت بسم اللہ شریف بھول جائے تو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ سکتا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت جریر بجلی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے گھر داخل ہوتے وقت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی تو یہ اس گھر والوں اور پڑوسیوں سے فقر (محتاجی) کو دور کر دے گی۔ (4)

امام بزار اور طبرانی رحمہما اللہ نے الصغیر میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی گویا اس نے تہائی قرآن کریم پڑھا۔ اور جس نے قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی تو گویا اس نے چوتھائی قرآن کریم پڑھا۔ (5)

امام طبرانی نے اوسط میں اور ابو نعیم رحمہما اللہ نے الحلیہ میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنی اس بیماری کے دوران قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی جس میں وہ فوت ہو جاتا ہے تو اسے اپنی قبر میں فتنے میں مبتلا نہیں کیا جاتا اور وہ عذاب قبر سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے اور قیامت کے دن ملائکہ اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھائیں گے یہاں تک کہ وہ اسے پل صراط سے گزار کر جنت کی طرف لے جائیں گے۔ (6)

1۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 506 (2540)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ مسند ابو یعلیٰ، جلد 2، صفحہ 196 (1788)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 326 (11541)، دار الفکر بیروت
4۔ ایضاً، جلد 10، صفحہ 179 (17075)
5۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 305 (11546)
6۔ ایضاً (11536)

امام احمد رحمہ اللہ نے نقل کیا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن ہے۔

ابن ضریس، بیہقی نے ... کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور دوسری میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور جب سلام پھیر دیا، میں نے تمہارے سامنے تہائی قرآن اور ربع قرآن کی قراءت کی ہے۔ (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تبوک میں تھے کہ آپ کے پاس حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا: اے محمد ﷺ حضرت معاویہ بن معاویہ کے جنازہ میں حاضر ہو جایئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نکلے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ اترے۔ تو انہوں نے اپنا دایاں پر پہاڑوں پر رکھا تو وہ سارے جھک گئے اور اپنا بایاں پر زمین پر رکھا یہاں تک کہ آپ مکہ اور مدینہ طیبہ کو دیکھنے لگے۔ اور رسول اللہ ﷺ، حضرت جبرائیل امین اور ستر ہزار ملائکہ نے نماز جنازہ پڑھی۔ جب فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل! حضرت معاویہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ اس مقام تک کیسے پہنچے؟ تو انہوں نے جواب دیا اس لیے کہ وہ اٹھتے، بیٹھتے اور سواری پر چلتے ہوئے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔

امام ابن ضریس رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی تھے جنہیں معاویہ بن معاویہ کہا جاتا تھا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو وہ مدینہ منورہ میں بیمار تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس دن تبوک میں تھے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آپ کے پاس حاضر ہوئے اور بتایا کہ حضرت معاویہ بن معاویہ کا وصال ہو چکا ہے۔ یہ خبر سن کر آپ ﷺ غمزدہ ہو گئے۔ پھر انہوں نے عرض کی: کیا آپ کو اس سے خوشی ہوگی کہ میں آپ کو ان کی قبر دکھا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ انہوں نے اپنا پر زمین پر مارا تو کوئی پہاڑ باقی نہ رہا مگر پست ہو گیا۔ یہاں تک کہ ان کی قبر ظاہر ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی اور حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آپ کے دائیں جانب تھے اور ملائکہ کی صفیں ... تک پھیلی ہوئی تھیں۔ یہاں تک کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے جبرئیل! حضرت معاویہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس رتبہ پر کس ذریعے سے پہنچے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے اور سوتے وقت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔ مجھے آپ کی امت کے بارے میں امید ہے کہ یہاں تک کہ ان میں یہ صورت پیدا ہو گی۔

طبرانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی تو اسے موت کے سوا کوئی شے جنت میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتی۔ (2)

امام بخاری رحمہ اللہ نے تاریخ میں ... سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ... میں سے ایک ... ہے ...

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 27 (11310)، دار الفکر بیروت   2۔ ایضاً، جلد 10، صفحہ 128 (16922)

سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت جبریل امین علیہ السلام انتہائی حسین صورت میں مسکراتے ہوئے اور انتہائی مسرت کرتے ہوئے میرے پاس آئے اور کہا: اے محمد ﷺ! العلی الاعلیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہر شے کا نسب نامہ ہے اور میرا نسب نامہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہے۔ آپ کی امت میں سے جو بھی اپنی زندگی میں ہزار مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے میرے پاس آیا میں اسے اور میرے عرش کی قسم اسے ہم حمد کا جھنڈا عطا کروں گا اور اس کے حق میں اس کی شفاعت قبول کروں گا جو اس کا والد ہے یہاں تک کہ جب وہ دنیا سے رخصت ہو تو میں قسم اٹھاتا ہوں کہ جبرئیل کے لیے موت کا واقعہ بیچ میں اس کی روح قبض نہ کرتا۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس نے سفر کا ارادہ کیا اور اپنے گھر کی چوکھٹ کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے واپس لوٹنے تک اس کا محافظ و نگہبان ہوگا۔

امام ابن النجار رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مغرب کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل دو رکعتیں پڑھیں ان میں سے پہلی رکعت میں الحمد اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھتا ہے۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتا ہے۔ تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔

امام ابن السنی رحمہ اللہ نے عمل الیوم واللیلۃ میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کی نماز کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سات سات مرتبہ پڑھیں اللہ تعالیٰ اسے دوسرے جمعہ تک برائی اور معصیت سے بچا کر رکھے گا۔

امام حافظ ابو محمد حسن بن احمد سمرقندی رحمہ اللہ نے فضائل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی گویا کہ اس نے ایک تہائی قرآن کریم پڑھا اور جس نے دس مرتبہ اسے پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیا۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! تب ہم اس کی کثرت کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر واطیب۔ آپ نے یہ کلمہ دو یا تین مرتبہ دہرائے۔

آپ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی گویا اس نے تہائی قرآن کریم پڑھا۔ اور جس نے دو بار پڑھی تو گویا اس نے دو تہائی قرآن پڑھا۔ اور جس نے تین بار پڑھی گویا اس نے وہ سب پڑھا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔

امام سمرقندی نے ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی اس پر برکتیں نازل کی گئیں۔ اور جس نے دو بار پڑھی اس پر بھی برکتیں نازل کی گئیں اور اس کے گھر

والوں پر بھی۔ اور جس نے تین مرتبہ پڑھی تو اس کے گھر والوں پر اور پڑوسیوں پر بھی رحمتیں نازل کی جاتی ہیں۔ جس نے بارہ مرتبہ اسے پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں بارہ محل بنا دیتا ہے۔ اور جس نے بیس مرتبہ پڑھی وہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ … ہوگا۔ آپ ﷺ نے اس ارشاد کے وقت اپنی درمیانی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو ملا کر … اور جس نے سو مرتبہ … اللہ تعالیٰ اس کے … گناہ معاف فرما دیتا ہے سوائے قرض اور خون کے … اور جس نے … مرتبہ پڑھی … اور جس نے چار سو مرتبہ یہ سورت پڑھی تو اس کے لیے چار سو شہیدوں کا اجر ہے جن میں سے ہر ایک کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی گئیں اور اسے شہید کر دیا گیا۔

اور جس نے ہزار مرتبہ یہ سورت پڑھی تو وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا یا اسے دکھا دیا جائے گا۔

بیہقی نے بھی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی گویا اس نے ایک تہائی قرآن پڑھا۔ اور جس نے دو بار پڑھی گویا اس نے دو تہائی قرآن پڑھا۔ اور جس نے تین بار یہ سورت پڑھی تو گویا اس نے مکمل قرآن کریم پڑھا۔

امام مرہبی (?) رحمہ اللہ نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے … مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی … اللہ تعالیٰ کے نزدیک … (چالیس) … سے زیادہ پسندیدہ ہے جنہیں … کے راستے میں لگام ڈالی گئی ہو اور زین پہنائی گئی ہو۔

… نے حضرت کعب الاحبار رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ … (جہنم کے خوف) … جنت میں جہاں چاہے گا اجر پائے گا شہید … آدمی جس نے ہر … سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے یہ قول بھی نقل ہے کہ جس نے دن یا رات میں دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، آیت الکرسی پڑھنے پر مداومت اختیار کی اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی واجب کر لی۔ وہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوگا اور شیطان سے محفوظ ہو گیا۔

… نے حضرت … رحمہ اللہ کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے … نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے … اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم سے براءت … روز قیامت … لکھ دے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سورۃ الفاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس سے فقر دور فرما دے گا اور اس کے گھر میں خیر و برکت میں اضافہ فرما دے گا یہاں تک کہ اس کا فائدہ اس کے پڑوسیوں تک بھی پہنچے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے بھی حضرت ابو بکر … رحمہ اللہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ … ہم دونوں نے … رضی اللہ عنہ سے … حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب

صور میں پھونکا جائے گا ... کا اسم ... ہو گا اور ملائکہ ... کی طرف ... نکل جائیں گے اور وہ مسلسل قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا غضب ٹھنڈا ہو جائے گا۔

امام ابن ... رحمہ اللہ نے ... میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ہزار مرتبہ پڑھی تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو خرید لیا۔

امام ابن ... رحمہ اللہ نے ... میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رات یا دن کے وقت تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھی تو یہ قرآن کریم کی مقدار ہے۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: قسم بخدا! یا رسول اللہ ﷺ تب ہم کثیر محلات حاصل کریں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی حق میں دینے والا اور فضیلت عطا کرنے والا ہے۔ ... اللہ تعالیٰ ... دینے والا اور بہت زیادہ وسعت والا ہے۔

امام بخاری، مسلم، نسائی اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سریہ پر بھیجا۔ تو وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے وقت قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھ کر ختم کرتا تھا۔ پس جب وہ لوٹ کر واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھو کہ کس شے کے سبب وہ ایسا کرتا رہا ہے؟ چنانچہ انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا: اس لیے کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ سو وہ لوگ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو صورت حال سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اطلاع کر دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ "أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُحِبُّهُ" (1)

امام ابن ... رحمہ اللہ نے حضرت ... رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ کتاب اللہ میں ایک سورت ہے لوگ اسے چھوٹی گمان کرتے ہیں اور میں اسے انتہائی عظیم اور طویل دیکھتا ہوں۔ ... اس کے ساتھ محبت کرنے والے سے محبت کرتے ہیں ... اور کسی شے کی آمیزش نہیں۔ پس تم میں سے جو کوئی اس کی قرأت کرے تو اسے مکمل کرے ... اس کے ساتھ ... سورت ... اور صمد ہے کی۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: بے شک میں ایک ... قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ کی قرأت انتہائی پسند ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس کی محبت نے جنت کی بشارت دے دی۔

امام عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، ... رحمہم اللہ نے حضرت ... رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے

1۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 271، ... کتاب ...

حضرت بریدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور یہ دعا مانگ رہا ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے واسطے سے دعا کی ہے جس کے ذریعے جب دعا مانگی جائے تو قبول ہوتی ہے اور جب سوال کیا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔[1]

ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس نے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سورت پڑھی تو اس نے گویا تہائی قرآن پڑھ لیا۔

امام دارقطنی نے الافراد میں اور خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے تاریخ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب بھی گھر سے نکلتے تو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ کر نکلتے [illegible]۔

ابن النجار نے تاریخ میں حضرت ... رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز فجر کے بعد دس مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے۔

امام ابو عبید رحمہ اللہ نے فضائل میں حضرت ابو طالب ... سے روایت بیان کی ہے کہ ایک رات میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا ... جب تہائی قرآن کی تلاوت کرتے تو ... [illegible] ... حضور نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔

ابن ... رحمہ اللہ نے حضرت ... سے روایت بیان کی ہے کہ ... جس نے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تین بار پڑھی تو گویا اس نے سارا قرآن کریم پڑھا۔

... رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے فجر کی نماز پڑھی، پھر کوئی گفتگو نہ کی یہاں تک کہ دس مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھی تو اس دن اسے کوئی گناہ اور شیطان کی جانب سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

امام ... رحمہ اللہ نے ... رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جس نے ... سے پہلے سورۂ ... پڑھی ... اسے ... کے برابر اجر عطا کیا جاتا ہے۔

امام ابن مبارک نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جب ... حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ساتھ کی تو آپ ﷺ نے ... پانی منگوایا ...

[1] سنن ابی داؤد ... 3857/1315 ... کتب ... [illegible]

[illegible] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ [illegible] (1)

[illegible] بیان کی ہے کہ [illegible] تفسیر

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] (2)

امام احمد نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ ایک مجلس میں [illegible] قرآن [illegible] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ [illegible]

[illegible] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible] قرآن [illegible] صحابہ کرام نے عرض کی: کون [illegible] طاقت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: [illegible] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ [illegible] قرآن کریم کے [illegible] ہوتی ہے (3)

امام احمد [illegible] رحمہم اللہ نے [illegible] سند کے ساتھ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی [illegible] نے فرمایا [illegible] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ [illegible] جنت میں محل [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی [illegible] تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ [illegible] (4)

امام سعید بن منصور [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہم غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے [illegible] نماز فجر [illegible] رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ [illegible] رکعت میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قراءت فرمائی [illegible] آپ نے سلام [illegible] فرمایا [illegible] سورتوں کی قراءت [illegible]

امام محمد بن [illegible] کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ [illegible] (5)

[illegible] بخاری [illegible] روایت [illegible] نسائی [illegible]

1. [illegible] جلد 1، صفحہ 25 [illegible] 2. [illegible] جلد 2، صفحہ 510 (557) دار الکتب العلمیہ بیروت

3. [illegible] صفحہ 308 (11552) [illegible] 4. [illegible] جلد 7، صفحہ 304 (11535)

5. [illegible] صفحہ 309 (11557)

رحمہم اللہ نے الشعب میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے
کہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی رات کے وقت تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟ صحابہ نے عرض کی آپ ﷺ
سے یہ ظاہر ہوا کیونکہ ہمیں یہ طاقت نہیں رکھتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قل ہو اللہ احد پڑھنا
تہائی قرآن کے برابر ہے (1)۔

امام احمد اور طبرانی نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں بیان
کیا کہ وہ رات بھر قل ہو اللہ احد پڑھتا رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت واجب کردی (2)۔

امام عبد بن حمید، مسلم، ابن ضریس اور نسائی رحمہم اللہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہر رات تہائی قرآن کریم پڑھنے سے عاجز ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہم تو
اس سے بہت کمزور ہیں اور بہت عاجز ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو تین اجزاء میں تقسیم فرمایا
ہے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن ہے (3)۔

امام مالک، احمد، بخاری، ابو داؤد، نسائی، ابن ضریس اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو سورۃ اخلاص پڑھتے سنا کہ وہ اسے بار بار دہرا رہا ہے جب صبح ہوئی تو
وہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات
کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! یہ نصف قرآن کے برابر ہے (4)۔

امام احمد، بخاری اور ابن ضریس رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی رات کے وقت ایک تہائی قرآن کریم پڑھنے سے عاجز ہے؟ [illegible]
تو یہ ان پر گراں گزرا۔ انہوں نے عرض کی: ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ
الواحد الصمد تہائی قرآن ہے (5)۔

امام احمد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ساری
رات قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے رہے، کسی نے اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس
ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! بے شک یہ سورت نصف قرآن یا تہائی قرآن کے برابر ہوتی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت قتادہ بن نعمان
رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ مقدس میں قیام کیا اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مکمل سورت
پڑھی۔ پھر اسے بار بار پڑھتا رہا، اس پر کچھ زائد نہ کیا۔ جب ہم نے صبح کی تو ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے متعلق

1۔ شعب الایمان جلد 2 صفحہ 503، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 271، قدیمی کتب خانہ کراچی
2۔ مجمع الزوائد جلد 7 صفحہ 303 (11632)، دار الفکر بیروت
4۔ صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 750، قدیمی کتب خانہ کراچی
5۔ ایضاً

جب تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] (1)

امام احمد اور نسائی [illegible] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ [illegible] (2)

[illegible] رحمہ اللہ [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی [illegible] تہائی قرآن [illegible] افضل ہے [illegible] (3)

امام احمد [illegible] رحمہ اللہ نے [illegible] حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (4)

امام [illegible] منصور [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو سورۂ اخلاص پڑھتے سنا [illegible] تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] تجھے عطا کیا جائے گا۔

امام سعید بن منصور [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس نے فجر کے بعد [illegible] قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی [illegible] اس دن اسے کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا، اگرچہ شیطان [illegible] کوشش کرے۔

امام سعید بن منصور [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہما سے [illegible] روایت بیان کی ہے کہ جس نے عشا کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد [illegible] مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی تو [illegible] اس کے لیے جنت میں دو محل [illegible] گے۔

امام ابن [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے [illegible] روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد [illegible] مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی [illegible] جنت میں [illegible] گے۔

امام سعید بن منصور [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس نے چار رکعتوں میں [illegible] سورۂ اخلاص پڑھی [illegible] تو اللہ تعالیٰ اس کے [illegible] گناہ بخش دیتا ہے [illegible]

1. [illegible] جلد 2 صفحہ 502، 2532 [illegible]
2. [illegible]
3. [illegible] جلد 7 صفحہ 395، 1599 [illegible]
4. [illegible] جلد 7 صفحہ 501، 2544 [illegible]

[illegible]

[illegible] ... قل ھو اللہ احد ... [illegible]

[illegible] حضرت ... [illegible]

[illegible] ... قل ھو اللہ احد ... قل اعوذ برب الفلق ... قل اعوذ برب الناس ... [illegible]

[illegible] رسول اللہ ... [illegible] ... قل ھو اللہ احد ... قل اعوذ برب الناس ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ حجرہ میں اپنی انگلی داخل فرماتے ہوئے تشریف لے گئے پس وہاں پہنچے اور ساتھ والے چلے گئے اور ساتھ ہی میں بھی پہنچ گیا ... تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور ساتھ ساتھ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر سنائیں۔ (1)

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ نے عظمہ میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں علی بن ابی طلحہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الصمد کی تفسیر یہ نقل کی ہے کہ الصمد وہ سردار ہے جو اپنی سیادت و سرداری میں مکمل ہو، اور وہ شریف ہے جو اپنی شرافت میں کامل ہو، اور وہ عظیم ہے جو اپنی عظمت میں مکمل ہو، وہ حلیم ہے جو اپنے حلم میں کامل ہو، وہ غنی ہے جو اپنے غنا میں کامل ہو، اور وہ جبار ہے جو اپنے جبروت میں مکمل ہو، وہ عالم ہے جو اپنے علم میں کامل ہو، اور وہ حکیم ہے جو اپنی حکمت و دانائی میں کامل ہو، اور وہ ذات جو سیادت و شرف کی تمام انواع میں کامل و اکمل ہو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے۔ یہ اس کی صفت ہے۔ یہ اس کے سوا کسی کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں اور نہ ہی اس کی مثل کوئی شے ہے۔

امام ابن منذر، ابو الشیخ نے عظمہ میں اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو سات آسمانوں اور سات زمینوں کی بنیاد بنایا ہے۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی مخلوق میں سے کوئی بھی برابری کرنے والا اور کوئی بھی اس کا ہمسر اور مقابل نہیں۔ (2)

1۔ معجم الاوسط، جلد 2، صفحہ 618 (2675)، مکتبہ المعارف ریاض

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 424، داراحیاء التراث العربی بیروت

آیاتہا ۵ | سورۃ الفلق مکیۃ | رکوعہا ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠

"آپ عرض کیجئے میں پناہ لیتا ہوں ... پروردگار کی۔ ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا ہے۔ اور (خصوصاً) رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں ... پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔"

امام احمد، امام بخاری اور امام نسائی رحمہم اللہ نے ... سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ... مصحف سے ... دونوں سورتوں کو ... اور کہتے تھے کہ قرآن ... میں سے نہیں ہے۔ بے شک یہ دونوں کتاب اللہ میں سے نہیں ہیں ... حضور نبی کریم ﷺ کو ان سے تعوذ کا حکم دیا گیا ہے ... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کی قراءت نہیں کرتے تھے ... صحابہ کرام میں سے کسی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی موافقت نہیں کی۔ حالانکہ حضور نبی کریم ﷺ سے صحیح روایات کے ساتھ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے نماز میں ان دونوں کی قراءت کی ہے اور ان دونوں کو مصحف میں ثابت رکھا گیا ہے۔ (1)

امام طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے ان دونوں سورتوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے کہا گیا تو میں نے کہا، پس تم بھی اسی طرح کہو جیسے میں نے کہا ہے۔" (2)

امام احمد، بخاری، نسائی، ابن حبان اور ابن مردویہ نے حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں مدینہ طیبہ آیا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا: اے ابو المنذر! میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے مصحف میں معوذتین نہیں لکھتے۔ تو انہوں نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں نے ان دونوں کے بارے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور جب سے میں نے پوچھا ہے اس وقت سے مجھ سے کسی نے ان کے بارے میں سوال نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کہا گیا ہے کہ کہو تو میں نے کہا، پس تم بھی کہو۔ چنانچہ ہم اسی طرح کہتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

امام سعید بن منصور اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ... سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت ... رضی اللہ عنہ ... کو ... پڑھتے ہیں۔ ... قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھتے ہیں۔ تو انہوں نے

1۔ ... جلد 7، صفحہ 412 (11582-6313) ...   2۔ ... جلد 7، صفحہ 412 (11584)

فرمایا: اے جابر پڑھو ... یہ دونوں قرآن میں شامل ہے۔

امام احمد، امام نسائی اور امام بیہقی رحمہم اللہ نے عمدہ سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ سواری پر سوار تھے ... میں نے آپ کا قدم مبارک پکڑا ... آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو قل اعوذ برب الفلق تو میں نے یہ سورت پڑھی ... رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت پڑھی۔ پھر آپ نے قل اعوذ برب الناس پڑھی ... رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو ان دونوں کی قراءت کیا کرو۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیات نازل کی گئی ہیں کہ ان کی مثل مجھ پر نازل نہیں کی گئیں اور وہ معوذتین ہیں۔ (1)

امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن الانباری فی المصاحف میں اور امام ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھ پر کچھ آیات نازل کی گئی ہیں جن کی مثل میں نے کبھی نہیں دیکھیں (یعنی) قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ (2)

امام ابن خزیمہ، امام ابن الانباری، امام حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، امام ابن مردویہ اور امام بیہقی نے شعب میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ اور ہم جحفہ اور ابواء کے درمیان تھے کہ اچانک شدید ہوا اور تاریکی نے ہمیں ڈھانپ لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ! تم بھی ان دونوں کے ساتھ پناہ طلب کرو، کیونکہ ان دونوں کی مثل کے ساتھ پناہ طلب کرنے والوں نے پناہ طلب نہیں کی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو نماز میں ان دونوں کے ساتھ امامت کراتے ہوئے بھی سنا ہے۔ (3)

امام ابن سعد، امام نسائی، امام بغوی اور امام بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو حابس جہنی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابو حابس رضی اللہ عنہ! کیا میں تجھے وہ افضل ترین شے نہ بتاؤں جس کے ساتھ پناہ مانگنے والے پناہ طلب کرتے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ہاں کیوں نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس، یہ دو سورتیں ہیں۔ (4)

امام ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امام بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید الخدری

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 319 (11555)، دار الفکر بیروت
2۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 272، قدیمی کتب خانہ کراچی
3۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 511 (2563)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ سنن نسائی، جلد 2، صفحہ 311، وزارت تعلیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امام [illegible] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ ﷺ نے مجھے [illegible] قل اعوذ برب الفلق [illegible] قل اعوذ برب الناس [illegible]

[illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ [illegible] سورتوں کی قرات [illegible] فرمایا [illegible] ان کی مثل نہیں پڑھیں۔

امام نسائی [illegible] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھے [illegible] فرمایا پڑھو میں نے عرض کی [illegible] قل اعوذ برب الفلق [illegible] قل اعوذ برب الناس [illegible] ان کی مثل ہرگز نہیں پڑھو گے۔(4)

---

1. [illegible] جلد 2 صفحہ 27 [illegible]
2. [illegible] جلد 4 صفحہ 590 [illegible]
3. [illegible] جلد 2 صفحہ 517 [illegible]
4. [illegible] جلد 2 صفحہ 312 [illegible]

ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ثابت بن قیس بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور وہ [illegible] تھے تو آپ ﷺ نے معوذات پڑھ کر ان پر دم کیا اور یہ کہا [illegible] اللّٰھم رب الناس اکشف البأس عن ثابت بن قیس بن شماس [illegible] اللہ م ہمارے لوگوں [illegible] ثابت بن قیس بن شماس [illegible] پھر آپ نے اس کی [illegible] کھانا [illegible] بھی [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]۔

امام [illegible] نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا جب فجر طلوع ہوئی آپ ﷺ نے اذان کہی [illegible] اقامت کہی۔ پھر مجھے اپنی [illegible] جانب کھڑا کیا۔ پھر آپ نے دو سورتوں کے ساتھ قراءت کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے کیسے دیکھا؟ میں نے عرض کی میں نے دیکھ لیا ہے یا رسول اللہ ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تو ان دونوں کو پڑھا کر جب بھی تو سوئے اور جب بھی تو اٹھے۔[1]

امام ابن الانباری نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عقبہ بن عامر کو فرمایا سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھا کر کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن کی پسندیدہ سورتوں میں سے ہیں۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑے چل رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے عقبہ! کیا میں تجھے ایسی دو سورتیں نہ سکھاؤں جن کی قراءت بہترین ہے اور نفع مند ہے؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور جب آپ نے اتر کر [illegible] تو آپ نے صبح کی نماز میں ان دونوں کی قراءت کی۔ پھر آپ نے فرمایا اے عقبہ تو کیسے دیکھتا ہے۔[2]

امام [illegible] رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو سخت درد ہو جاتا تھا تو آپ ﷺ نے اسے [illegible] دیا اور ایک آدمی [illegible] ارشاد فرمایا کہ [illegible] یہ پڑھے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ [illegible] ہوگی اور [illegible]۔

امام [illegible] سے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے حدیث [illegible] کی ہے [illegible] نے رسول اللہ ﷺ کو بیان [illegible] [illegible] کی [illegible] پیش کی تو اس میں بڑی شدت [illegible] آپ ﷺ نے حضرت [illegible] [illegible] فرمایا [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے [illegible] ان پر [illegible] پڑھ [illegible] انہوں نے عرض کی میں کیا پڑھوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھو قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تو اس کی مثل سورت کے ساتھ تعوذ نہیں پڑھے گی۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6 صفحہ 45 (29211) دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ [illegible] جلد 1 صفحہ 366 (877) دار الکتب العلمیہ بیروت

امام ابن الانباری رحمہ اللہ نے ... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ...
کہ آپ ... پڑھا کرتے تھے ... اٹھتے ... تھے۔

امام ... رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے ... تو قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
پڑھتے تو کہتے أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور جب قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے تو کہتے أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

... حضرت ... سے روایت ... آپ ... سے روایت بیان کی ہے۔
... ہر رکعت میں ... ساتھ آپ پڑھا کرتے تھے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین پڑھتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے اہل خانہ میں سے ایک عورت کے گلے میں ایک دھاگہ دیکھا جس پر تعویذ لکھے تھے تو آپ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا آل عبداللہ شرک سے غنی ہو چکی ... پھر فرمایا ... تعویذ اور ... شرک ہیں۔ تو اس عورت نے کہا ... میری آنکھ میں ... شکایت کرتی ہے ... تو وہ ... اس کا علاج ... کرتی ہے ... اسے ... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک شیطان ... کسی کے پاس آتا ہے اور وہ اس کی آنکھ میں ... جب ... دم کرایا جاتا ہے تو وہ رک جاتا ہے ... اور ... پڑھ ... بسم اللہ الرحمن الرحیم ... سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھے۔ ان شاء اللہ تیرے لیے شفا ہو گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے مسند میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہودیوں میں سے ایک آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ پر جادو کیا اور آپ بیمار ہو گئے۔ پھر حضرت جبرئیل امین معوذتین لے کر حاضر ہوئے اور آپ ﷺ پر ... حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا کہ یہودیوں میں سے ایک آدمی نے آپ پر جادو کیا ہے ... اور وہ جادو فلاں کنویں میں ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا ... لگے ... پڑھتے ... یہاں تک کہ حضور نبی کریم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے گویا کہ آپ ... کھول دیے گئے ہوں ... اور ... ٹھیک ہو گئے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے دلائل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک یہودی لڑکا تھا جو آپ کی خدمت کرتا تھا ... لبید بن اعصم ... وہ یہودی آپ کے ساتھ مسلسل ... یہاں تک کہ ... حضور نبی کریم ﷺ پر ... حضور نبی کریم ﷺ ... [illegible] ... آپ کو تکلیف ... ایک رات رسول اللہ ﷺ ... دو فرشتے آپ کے پاس آئے، ان میں سے ایک آپ کے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤں کی جانب ... جو سر کی جانب تھا اس نے پاؤں کی جانب بیٹھنے والے سے ... کیا تکلیف ہے؟ ... اس نے جواب ... جادو کیا گیا ہے۔ اس نے ... کس ...

[illegible]

[illegible] قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ [illegible] مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ [illegible]

[illegible] چنانچہ آپ [illegible] (1)

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] روایت بیان کی ہے کہ

[illegible]

[illegible] آیت نازل [illegible] قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ [illegible] مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ [illegible] وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ [illegible] وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ [illegible]

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

1۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] صدوق [illegible] القلب [illegible]

عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ الفلق کا معنی الخلق جس کی پیدائش ہوئی ہے (1)۔

امام احمد، ترمذی، ابن جریر اور حاکم رحمہم اللہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ نے سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات چاند کی طرف دیکھا جب کہ وہ طلوع ہو رہا تھا اور فرمایا: اے عائشہ! رضی اللہ عنہا اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کر۔ کیونکہ یہی غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ہے (2)۔

ابن جریر، ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ سے مراد نکلنے والے ستارے کے شر سے پناہ طلب کرنا ہے اور وہ ثریا ستارہ ہے (3)۔

امام ابن جریر اور ابو الشیخ رحمہما اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے اس آیت کے تحت بیان کیا ہے کہ عرب کہتے ہیں: غاسق سے مراد ثریا کا گرنا ہے۔ اس کے گرنے کے وقت بیماریاں اور طاعون کی کثرت ہوتی ہے اور اس کے طلوع کے وقت (یعنی طلوع ہونے کے وقت) وہ اٹھ جاتی ہیں (4)۔

امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ستارے طلوع ہوں گے تو ہر شہر سے آفت اٹھا لی جائے گی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کا یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ ستارے کے شر سے جب وہ ڈوبنے لگے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ غاسق سے مراد سورج کا گرنا ہے اور غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کا مفہوم ہے سورج جب غروب ہو جائے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ رات کے شر سے جب وہ آنے لگے (5)۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ آپ مجھے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کے بارے بتائیے تو آپ نے فرمایا کہ غاسق سے مراد ظلمت اور تاریکی ہے اور وقب سے مراد اس کی شدید سیاہی اور تاریکی ہے۔ جب وہ ہر شے میں داخل ہو جائے۔ کیا تو نے [illegible] کیا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 428، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 172 [illegible]
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 430 4۔ ایضاً 5۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 429

عرب اس شعر میں بھی معروف ہے؟ جب نابغہ بن ذبیان کو کہتے ہوئے نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

فلنت بحوب بدها ربي لامة　　حتى اذا ما انجلى عن الظلام الفلق

یہاں تک کہ صبح کے پھٹنے تک

وليت العذاب عليهم شكيهم　　فحجتهم عن شقشقة واحدة

"ان پر عذاب بھیجا گیا تو ان کا حال یہ تھا کہ ایک ہی چیخ نے انہیں ختم کر دیا"۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے غاسق اذا وقب کا یہ معنی ذکر کیا ہے کہ رات جب داخل ہو جائے۔ (1)

امام ابن منذر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا النفثت کا معنی ہے جادو کرنے والی عورتیں

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے النفثت فی العقد کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم ذکر کیا ہے کہ اس سے مراد جادوگر جو پھونک سے جلانے والے ہیں۔ (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ النفثت سے مراد جادو کرنے والے ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ النفثت فی العقد کا معنی ہے دھاگوں کی گرہوں میں پھونک لگانے والیاں۔ (3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے گرہ لگائی پھر اس میں پھونک ماری تو اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا تحقیق اس نے شرک کیا"۔

امام حاکم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو فرمایا: کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو مجھے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کیا تھا؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ تو آپ ﷺ نے یوں دم فرمایا: "بسم الله أرقيك والله يشفيك من كل داء فيك من شر النفاثات في العقد ومن شر حاسد إذا حسد" تو آپ ﷺ نے تین بار دم فرمایا۔ (4)

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض میں درد محسوس کیا تو آپ نے صحابہ کرام کے پاس جانے میں تاخیر کر دی۔ پھر آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت ... رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: کون سی شے ہے جس نے آپ کو ہمارے پاس آنے سے روکے رکھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے مرض میں درد محسوس کیا ہے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے اپنا ہاتھ میرے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 429، داراحیاء التراث العربی بیروت　　2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 431　　3۔ ایضاً

4۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 590 (3990)، دارالکتب العلمیہ بیروت

... تو سب سے ... پڑھا "بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك ومن شر كل حاسد ... ومن شر كل ذي عين"
... ومن شر النفاثات في العقد ومن شر حاسد إذا حسد" آپ نے فرمایا: پھر بھی ... ہے
...

... سے ... اللہ تعالیٰ ... حضرت ... کی حفاظت ... ومن شر حاسد إذا حسد سے ... بیان ... (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے تحت ... بیان کیا ہے کہ مراد یہودی ہیں جو کہ اسلام سے حسد کرتے تھے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے: ومن شر حاسد إذا حسد سے مراد نفس آدم کا نفس ہے اور اس کی نظر ہے (یعنی انسان کا نفس اور اس کی نظر کے شر سے میں پناہ مانگتا ہوں)۔

ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ حاسد کی نظر اور اس کے نفس کے شر سے۔ (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو تکلیف ہو رہی تھی تو انہوں نے یہ پڑھا: "بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك من حسد حاسد وكل عين، بسم الله يشفيك"

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور یہ پڑھ کر دم کیا: "بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك من كل حاسد وعين، الله يشفيك"

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلند درجات طلب کرنے والے، احسان جتلانے والے، بخیل، ... اور حسد کرنے والے کے لیے نہیں کھلیں گے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الشعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک آدمی اس راستے سے آئے گا۔ پس انصار میں سے ایک آدمی آیا، اس کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا اور وہ اپنے جوتے اپنے بائیں ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھا۔ اس نے سلام عرض کیا۔ پھر جب دوسرا دن تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسی طرح فرمایا تو پھر بھی وہی آدمی ...

1۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 273 (6608)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ ... جلد ... صفحہ 432 ... بیروت

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] (3)

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] (4)

آیاتہا ۶ — سورۃ الناس مدنیۃ — رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

"(اے حبیب!) عرض کیجئے میں پناہ لیتا ہوں سب انسانوں کے پروردگار کی۔ سب انسانوں کے بادشاہ کی۔ سب انسانوں کے معبود کی۔ (پناہ مانگتا ہوں) بار بار وسوسہ ڈالنے والے (اور) چھپ جانے والے کے شر سے۔ جو وسوسے ڈالتا ہے لوگوں کے دلوں میں۔ خواہ وہ جن میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔"

ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سورۃ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

[illegible] رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے [illegible] انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ [illegible] (الاتقان) [illegible] ہے۔

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت بیان کی ہے کہ غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ عام وسوسہ اسی سے ہوتا ہے۔1

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آدمی کے [illegible] کو [illegible] سے [illegible] کرتے [illegible] ہے۔

امام ابو [illegible] رحمہ اللہ نے کتاب [illegible] میں حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ بھی ہے: اللّٰهُمَّ اعْمُرْ قَلْبِيْ مِنْ وَسَاوِسِ ذِكْرِكَ وَاطْرُدْ عَنِّيْ وَسَاوِسَ الشَّيْطَانِ (اے اللہ! میرے دل کو اپنے ذکر سے آباد کر اور شیطان کے وسوسوں کو مجھ سے دور ہٹا دے)۔

امام [illegible] رحمہ اللہ نے کتاب [illegible] میں مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ کے تحت حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ شیطان [illegible]

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 1، صفحہ 115 (1201)، [illegible]

[illegible] اور جب (بندہ) اللہ تعالیٰ کا [illegible] ذکر [illegible] پیچھے ہٹ جاتا ہے [illegible] لوٹ آتا ہے
یہی معنی الوسواس الخناس کا ہے۔

[illegible]

[illegible] الوسواس الخناس کا مفہوم ہے (1)

[illegible] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ [illegible] رسول اللہ ﷺ کو یہ [illegible] شیطان [illegible] ایک [illegible] جب [illegible] غافل ہو جاتا ہے [illegible] وسوسہ اندازی کرنے لگتا ہے۔ اور اگر [illegible] اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے [illegible] پیچھے ہٹ جاتا ہے [illegible] الوسواس الخناس [illegible] ہے۔

[illegible] ابن جریر [illegible] رحمہم اللہ نے [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ شیطان ابن آدم کے دل پر [illegible] جب وہ بھول جاتا ہے اور غافل ہو جاتا ہے تو شیطان وسوسہ اندازی کرتا ہے اور جب آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اس سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ (2)

امام [illegible] ابن جریر [illegible] رحمہم اللہ نے [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے [illegible] (شیطان) [illegible] جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے [illegible] غافل ہو جاتا ہے [illegible] الوسواس الخناس۔ (3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ [illegible] پیچھے ہٹ جاتا ہے [illegible] انسانوں [illegible] شیطان [illegible] شیطان [illegible] (4)

[illegible] حضرت [illegible] رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے بے شک شیطان کے لیے انسان [illegible] رہتا ہے۔

1۔ مسند [illegible]، جلد 3، صفحہ 433 (4293)، [illegible] العلمیہ بیروت
2۔ تفسیر طبری، [illegible] جلد 30، صفحہ 433، [illegible] بیروت
3۔ ایضاً
4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 434

[illegible] اللہ [illegible] کیا ہے کہ حضرت

[illegible] انسان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ [illegible] سے یہ قول [illegible] کیا ہے کہ شیطان کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

امام [illegible] من الجنة والناس کے تحت یہ قول [illegible] ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت قتادہ [illegible] من الجنة والناس کے تحت یہ قول [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں [illegible]

[illegible] جنات [illegible] (1)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] [illegible] اللهم [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] [illegible] القنوت [illegible] اللهم انا نستعينك

ونستغفرك ونؤمن بك [illegible] ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك نعبد ولك نصلي و

نسجد [illegible] نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالكفار ملحق ۔

[illegible] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، اللهم انا

نستعينك [illegible] ولا نكفرك [illegible] ونترك من يفجرك ، بسم الله الرحمٰن

الرحیم ، اللهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد واليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى

عذابك ان عذابك بالكفار ملحق [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونثني

عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم [illegible] ولك نصلي ونسجد [illegible]

ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالكفار ملحق ۔

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك

من يفجرك اللهم اياك نعبد ولك نصلي ونسجد واليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى

عذابك ان عذابك بالكفار ملحق ۔

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] بسم الله الرحمٰن الرحيم [illegible] بسم الله الرحمٰن

الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ لَا تَنْزِعُ مَا تُعْطِيْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَغُفْرَانَكَ وَحَنَانَيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ عبد العزیز بن مروان نے عبد اللہ بن زریر غافقی کو بلوا بھیجا اور کہا: قسم بخدا میں تجھے جو سوال کرنے والا گمان کرتا ہوں اور تو عرب ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تو قرآن اچھی طرح پڑھتا ہے؟ اس نے جواب دیا کیوں نہیں۔ قسم بخدا میں یقیناً قرآن پڑھتا ہوں اور میں اس سے وہ بھی پڑھتا ہوں جو تم نہیں پڑھتے۔ تو عبد العزیز نے اسے کہا وہ کیا ہے جو قرآن کریم میں سے تم نہیں پڑھتے؟ اس نے کہا قنوت۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ قرآن کریم میں سے ہے۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت عطا بن سائب رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ابو عبد الرحمن یہ پڑھا کرتے تھے:

"اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک الخیر ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد نرجو رحمتک ونخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق" اور ابو عبد الرحمن نے نقل کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہیں پڑھا کرتے تھے اور یہ خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں پڑھا کرتے تھے۔

امام محمد بن نصر نے حضرت شعبی سے بیان کیا ہے کہ میں نے پڑھا یا اس نے مجھے پڑھایا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مصحف میں دو سورتیں پڑھیں اللھم انا نستعینک اور اللھم ایاک نعبد۔ ان دونوں کے درمیان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے اور ان دونوں سے پہلے مفصل میں سے دو سورتیں ہیں اور ان کے بعد مفصل میں سے دو سورتیں ہیں۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وہ وتر کے قنوت میں ان دو سورتوں کو پڑھنا مستحب قرار دیتے تھے یعنی "اللھم انا نستعینک" اور "اللھم ایاک نعبد"۔

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وتر میں دو سورتیں پڑھتے ہیں:

"اللھم ایاک نعبد" اور "اللھم انا نستعینک ونستغفرک"

محمد بن نصر نے حصیف سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عطا بن ابی رباح سے پوچھا: قنوت میں کون سی شے پڑھا کرو؟ تو انہوں نے کہا یہ دو سورتیں جو حضرت ابی کی قراءت میں ہیں یعنی "اللھم انا نستعینک" اور "اللھم ایاک نعبد"

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم قنوت کی دو سورتوں سے ابتدا کرتے ہیں۔ پھر کفار کے خلاف دعا کرتے ہیں۔ پھر مومن مردوں اور عورتوں کے حق میں دعا کرتے ہیں۔

[illegible]
[illegible] بسم الله الرحمن الرحيم [illegible]
[illegible] عصمت الله [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] پہلے [illegible] کر لیا۔

امام ابن ابی شیبہ [illegible] حضرت [illegible] بیان کیا ہے کہ رسول
اللہ ﷺ [illegible] لعن الله [illegible]
[illegible] عصمت الله [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الحمد لله رب العالمین [illegible] الحمد لله الذی خلق السموات [illegible]

[illegible]

[illegible] والحمد لله کثیرا وسبحان الله بکرۃ واصیلا، والحمد لله الذی انزل علی عبدہ الکتاب [illegible]

[illegible] الحمد لله [illegible] الحمد لله فاطر السموات [illegible]

[illegible] الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] السموات [illegible]

[illegible] -

اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جس نے قرآن کریم کا علم چاہا
معنی کا مطلوب ہوتا ہے۔

اور ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ سے روایت کی، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ تفسیر کی چار صورتیں ہیں: ایک وہ جس کو عرب اپنی زبان سے پہچانتے ہیں، دوسری وہ تفسیر جس کی لاعلمی میں کسی کو معذور نہیں سمجھا جاتا، تیسری وہ جسے علماء جانتے ہیں، اور چوتھی وہ تفسیر جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اور ابو یعلیٰ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کریم سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے، ان میں سے ہر آیت کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے، اور ہر حد کے لیے ایک مطلع ہے۔ "ظہر" سے مراد الفاظ ہیں اور "بطن" سے مراد معانی ہیں، اور "حد" سے مراد وہ ہے جس پر الفاظ و معانی ختم ہو جاتے ہیں، اور "مطلع" سے مراد وہ ہے جس کے ذریعہ اس تک پہنچا جائے۔ [illegible]
حروف اس حد تک پہنچے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کی ابتداء میں اس بارے میں ذکر کیے ہیں اور ان کا کلام یہ ہے: "العجاب فی بیان الاسباب" کے مطابق ائمہ کے طبقہ میں سے جنہوں نے تفسیر کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے وہ یہ ہیں: ابو جعفر محمد بن جریر طبری، ان کے بعد ابوبکر محمد بن ابراہیم بن منذر نیشاپوری، اور ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم بن ادریس رازی ہیں، اور ان کے شیوخ کے طبقہ میں سے عبد بن حمید بن نصر الکشی ہے۔ [illegible] تفسیر میں سے ان میں سے ذکر کیا ہے، اور علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے تو بہت سی [illegible] ذکر کیا ہے جس میں دوسرے ان کے ساتھ شریک نہیں [illegible] اور اکثر آیات کا معانی اور بعض اقوال کو ترجیح دینے کے لیے تحقیق کے انداز میں ہے۔ ان کے بعد جن کسی نے بھی تفسیر میں [illegible] بہت زیادہ نہیں کیا، کیونکہ آپ اس مقام پر [illegible] تھے۔ جب کوئی اور فن غالب ہو جاتا ہے اور وہ اس میں مشغول ہو جاتا ہے اور اس کے سوا دوسرے فن میں کمزور ہوتا ہے۔ اور جن لوگوں نے تفسیر کے بارے میں کلام کرنے میں شہرت پائی ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اصحاب ہیں۔ ان میں سے مجاہد ہیں اور [illegible] حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ہیں، اور آپ سے ابن ابی نجیح رحمہ اللہ نے تفسیر روایت کی ہے جو بہت مشہور ہے۔ [illegible] حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ ہیں، ان سے حسن بن واقد عن یزید النحوی کی سند سے تفسیر روایت کی گئی ہے۔ نیز محمد بن اسحاق عن محمد بن ابی محمد مولیٰ زید بن ثابت عن عکرمہ یا سعید بن جبیر، اس سند کے اس مقام پر شک ہے، [illegible] روایت ثقہ ہے۔ اور معاویہ بن صالح عن علی بن ابی طلحہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے بھی تفسیر مروی ہے۔ اس سند میں علی صدوق راوی ہیں۔ ان کی ملاقات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نہیں ہوئی، لیکن انہوں نے آپ کے ثقہ اصحاب سے روایات حاصل کی ہیں۔ [illegible]

ہے کہ امام بخاری اور ابن ابی حاتم وغیرہ اسی نسخہ پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور ایک سند اس طرح ہے: ابن جریج عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ لیکن اس روایت میں جو سورۂ بقرہ اور آل عمران سے متعلق ہے، محل نظر ہے۔ اور ان کے علاوہ جو ... ہیں۔ ابن جریج نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ لہٰذا وہ سند منقطع ہے۔ ابن جریج کی سند کے ضمن میں ... ذکر کی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے والے ضعیف راویوں کی روایات میں سے وہ تفسیر ہے جو محمد بن سائب کلبی کی طرف منسوب ہو۔ کیونکہ وہ ابو صالح سے روایت کرتے ہیں۔ اور ابو صالح کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اور پھر وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ اور کلبی کو (ابو حاتم) ... نے کذب سے متہم کیا ہے۔ ... تو انہوں نے اپنی مرض الموت میں اپنے اصحاب کو کہا: جو کچھ میں نے تمہیں ابو صالح سے روایت کیا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔ اور کلبی کی ضعف کے سبب جو تفسیر ان سے مروی ہوئی وہ بھی اسی طرح ضعیف ہوئی۔ اور اس سے بھی زیادہ ضعیف محمد بن مروان سدی الصغیر ہے۔ اس نے اپنے شیخ محمد بن مروان سے تفسیر روایت کی ہے۔ اور ایک انتہائی ضعیف راوی صالح بن محمد ترمذی ہے۔ اور راویوں میں سے جنہوں نے کلبی سے تفسیر روایت کی ہے۔ ان میں سے حضرت سفیان ثوری اور محمد بن فضیل بن غزوان ہیں۔ اور (ابن عباس) سے پہلے کے ضعیف راویوں میں سے حضرت حبان ہیں۔ وہ بھی ابن علی العنزی ہیں۔ اور ان میں سے ایک جویبر بن سعید ہیں۔ یہ کمزور راوی ہے۔ اس نے ضحاک بن مزاحم سے تفسیر بیان کی ہے۔ اور حضرت ضحاک صدوق ہیں۔ اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ... انہوں نے آپ سے کچھ نہیں سنا۔ اور جنہوں نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر روایت کی ہے ان میں علی بن الحکم ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہے اور علی بن سلیمان ہیں۔ یہ صدوق راوی ہے۔ اور عبید بن سلیمان عطیہ بن الحارث ہیں۔ اور ان میں کوئی حرج نہیں۔ اور ان میں سے عثمان بن عطاء خراسانی ہیں۔ یہ اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر روایت کرتے ہیں۔ اور ان کے باپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا۔ ان میں سے ایک حضرت اسماعیل بن عبدالرحمٰن السدی ہیں۔ یہ کوفہ کے رہنے والے صدوق راوی ہیں۔ لیکن انہوں نے کئی طرق سے تفسیر جمع کی ہے۔ مثلاً عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، عن مرہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ اور کئی دیگر لوگوں کے واسطے سے مختلف صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اور دیگر افراد سے بھی۔ اور انہوں نے تمام روایات کو خلط ملط کر دیا۔ لہٰذا ثقہ راویوں کی روایات ضعیف راویوں کی روایات سے ممتاز نہیں رہیں۔ اور سدی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے علاوہ کئی صحابہ سے ملاقات کی ہے۔ اور بسا اوقات ان کا سدی صغیر سے اشتباہ بھی ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک ابراہیم بن حکم بن ابان العدنی ہیں اور یہ ضعیف ہے۔ یہ اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر بیان کرتا ہے۔ اور علماء نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ کیونکہ حضرت ابن عباس کے ذکر کے ساتھ بہت سی احادیث کو اس نے متصل کر دیا ہے۔ اور اس راوی سے آپ کی تفسیر جو ... نے روایت کی ہے ان میں سے ایک اسماعیل بن ابی زیاد شامی ہیں۔ یہ بھی ضعیف راوی ہے۔ اس نے بہت سی تفاسیر جمع کی ہیں۔ ان میں کئی بھی ہیں اور

... جو پچھلی کتابوں سے واقف تھے۔ ان میں سے ایک حضرت عطاء بن دینار ہیں۔ یہ ... ہیں۔ یہ
حضرت سعید بن جبیر کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر روایت کرتے ہیں اور ان سے آگے ابن لہیعہ نے
... روایت کی ہے۔

... ایک روایت
... ہے۔ ... ابن ابی حاتم ... سلیمان ... روایت ہے۔ ...
سعید بن ابی عروبہ ... روایت ہے۔ ... تفسیر ... ابو العالیہ ...
... کا نام ... روایت کی ...
بن ابی جعفر ... ربیع بن انس کی روایت ہے۔ ان کی تفاسیر میں ایک مقاتل بن حیان کی تفسیر ہے۔ اس کی سند ...
... مقاتل بن حیان ... مقاتل بن سلیمان ...
... زید بن اسلم کی تفسیر ہے کہ ان کے بیٹے
عبد الرحمن ان سے روایت کرتے ہیں ...
نے اپنے باپ اور دوسروں سے روایت کیا ہے۔ اور ان میں بہت سی ایسی اشیاء ہیں کہ کوئی بھی انہیں ان کی طرف منسوب نہیں
کرتا۔ عبد الرحمن ضعیف راویوں میں سے ہے اور ان کا باپ ثقہ راویوں میں سے ہے۔ اور ان میں مقاتل بن سلیمان کی تفسیر بھی
ہے۔ علماء نے اس کی نسبت کذب کی طرف کی ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ... مقاتل ... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس
لیے یہ قول ... کیونکہ ... مشہور تھا اور اس مقاتل کی تفسیر ابو عصمہ نوح بن ابی
مریم ... سے مروی ہے۔ علماء نے اسے بھی کذب کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور مقاتل سے حکم بن ہذیل نے بھی روایت کیا
ہے اور وہ ضعیف راوی ہے۔ لیکن اس کی روایات ابو عصمہ سے بہتر ہیں۔ اور ان میں سے یحییٰ بن سلام مغربی کی تفسیر ہے۔ یہ
بہت بڑی تفسیر ہے۔ ... اس کی اکثر روایات تابعین اور دوسروں سے منقول ہیں۔ ...
ہے۔ اور اس میں ... منکر روایات ہیں اور اس کے شیوخ میں سعید بن ابی عروبہ، مالک، ثوری ... جیسے افراد
ہیں۔ اور ان میں سے ... سنید کی تفسیر ہے۔ اس کا نام حسین بن داود ہے اور ... شیوخ ... ہیں۔ اور یہ اکثر
... اور ... سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان میں ... ہوتی ہے۔ ان کی تفسیر یحییٰ بن سلام کی
تفسیر کی طرح ہے۔ اور اس ... روایات ابن جریج ... مقصود ہے
... موسیٰ بن عبد الرحمن ثقفی صنعانی نے جمع کیا ہے۔ ... ابن جریج عن عطاء عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ابن حبان نے موسیٰ کی نسبت ... کی ہے۔ اور اس نے موسیٰ
عبد الغنی بن سعید ثقفی سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اسباب نزول میں بہت ... کتب مغازی میں پائی

[illegible] صحت [illegible] [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] [illegible] روایت کے [illegible]

تمت بالخیر

[illegible] تفسیر مظہری [illegible] اختتام [illegible]
[illegible] 2004ء [illegible] 1423ھ [illegible] اختتام [illegible]
[illegible] سال [illegible] ترجمے [illegible] پیارے حبیب
[illegible] کے وسیلہ سے [illegible] تفسیر کے [illegible] کا سبب بنا ہے [illegible]
[illegible] بخشش [illegible] اور [illegible]
[illegible] قبول [illegible] اجابت کا [illegible]

آمین بجاہ نبیك الكريم عليه افضل الصلوة والتسليم وصلى الله على خير خلقه سيدنا ومولانا
محمد وعلى آله وصحبه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔